…بادشاہ متخلص بہ سفیر

قطعہ تاریخ طبعزاد خواجہ بادشاہ صاحب سفیر مصنف مثنوی ہذا

کیا چھپی مثنوی عجیب و غریب — گل کھلے تازہ تازہ مضمون کے
مصرعہ سال ای سفیر سُنا — باغ پھولے یہ طبع موزون کے ۱۲۹۱

قطعہ تاریخ طبعزاد خواجہ فضل حسین متخلص بہ قدیر شاگرد و خلف الصدق خواجہ بادشاہ متخلص بہ سفیر

مطبوع ہوئی جو گلشن عشق — حاصل ہوئی دید سے مسرت
کیون غنچۂ دل ہو نہ شگفتہ — ہر بیت ہے گلشن محبت
از بسکہ طلسم سے ہے مملو — ہر لفظ ہے سحر اور کرامت
لکھ سال یہ طبع کا قدیر اب — مصرع ہی ہر اک طلسم الفت ۱۲۹۱ھ

قطعہ تاریخ جناب سید وزیر علی صاحب متخلص بہ صبا شاگرد میر محمد رضا خان صاحب عرف فتح الدولہ بہادر متخلص بہ برق

یہ مثنوی ہی جناب سفیر کی عمدہ — سنی نہ کان نے ایسی نہ آنکھ سے دیکھی
کہا یہ نور نے منقوطین بیا مصرع — کتاب عشق و محبت کی اب نئی چھاپی ۱۲۹۱

قطعہ تاریخ جناب شیخ محمد جان صاحب متخلص بہ شاد شاگرد میر کلو صاحب دہلوی متخلص بہ عرش

جو مطبوع جہان شد مثنوی — چمن پیرا مسمی گلشن عشق
رقم شد مصرع تاریخ ہجری — بہار آرا آبادا گلشن عشق ۱۲۹۱ھ

ایضاً سن عیسوی

چون مثنوی مع تصاویر — مطبوع شدہ مرقع آہنگ
نقاش خرد نوشت تاریخ — بتخانہ چین کہ نقش ارژنگ ۶۱۸

قطعہ تاریخ جناب سید حسن صاحب متخلص بہ لطافت

جو کہ ہین خواجہ بادشاہ سفیر — عندلیب ریاض صدق و صفا
مثنوی ہم یہ اونہین کی ہے رنگین — جس پہ سو جان سے غنچہ لب ہین فدا
سیر کرتا ہی جو کوئی اسکی — لطف گلگشت کا ہے ملتا ہا
طرفہ گلزار ہے پئے احباب — سنکے پاتے شگفتہ دل ہین مزا

سنکر یہ جب لقائی پری
لیس پہر امثل تیر مطلب پر
اب یہ بیکار سب بناوٹ ہی
کسی احمق کو دو یہ دم جا کر
یاد ہی بہولونگی نہ مین زنہار
چلو اب ہنسکی مجہسے بات کرو
پہر گیا سر نہ اتنا بکواو
اسنی جسوقت دیکہا ایسا رنگ
نیند مین جب خوب غافل ہو
وہ پری رو اوسی جلائی کہو
وقت ایسا جو اوسکی ہاتہہ آیا
اوس پری نے زراہ ادائی کی
پا کے غافل نکال لی حسرت
نہین بہتر یہ ظلم ای خودسر
سنتے ہی یہ سخن وہ غیرت ماہ
اب تلک دل ہنسی تھا یون
آ ناتہا اوس او جہڑکی کو نہی
شرم آلودہ وہ نگاہ شریر
سانس جب دم چڑہنی لگی تیسے
ہی کیون ضد نیچا تو لتسے
چہوڑ للہ ایسی گہات
ری شامت زدہ ذرا دم لی
ری ہاتہہ پاؤن نکر دا

لیجیے رحم مجہپہ ای گل تر
وہ بہ رنگ کمان کشیدہ ادا
اپنی مطلب کی یہ لگاوٹ ہی
مجہسے سیکہو نہو تمیز اگر
اپنی عزت اور آپکا انکار
کسی نادان سی داؤن گہات کرو
اپنے معشوق پاس اب جاؤ
اور ہوا حل عقدۂ دل تنگ
پہر نکالو جو حسرت دل ہو
ناز شوخی ہی کچہہ دکہا نکو
اوس پری رو کو نیند مین پایا
اوسکے گہری لی داہنی انگڑائی
اور ہوا اس بیحیائی پر لعنت
اب تو کر میری حالت پہ نظر
بولی یون ہنسکی سچ کہو اللہ
زرد ا و ٹہتا ہی مسکی پہلو مین
بہول کر پہر مین آئی کبہی
رنگ رخسار خون سی تغیر
یون لگی کہنی پہر منت سی
سینہ زوری یہ ناتوانون سی
آگ لگجائی تیری پاتو نکو
دلمین شرم کن
کتنا ای غارتی

گر یہی ہی تو ہو ہوئی تقصیر
کہتی ہی ہنسکی یون عبیر سرور
جلسا زیہ اپنی کرتے ہو نا
مانون یہ بات دلسی کہنو دو
کیا سمجہکر یہ اب لگاوٹ ہی
درد سر مین ہی مجکو سونی دو
جسکی خاطر کر رہی کرتے تہے
دلسی یہ سوچکر نکالی چال
دلمین اپنی یہ بات ٹہہرا کر
پہیر کر منہ کو اک کہا اونسی
دیکہا اوسکو نیند مین غش ہر
بولی یون مسکرا کی وہ بدم
سنکی اوس حیلہ ساز کا کلام
زخم دل پر نہ اب نمک چہڑکو
اور اب کچہہ ہی آرزو باقی
نیند کہاں ہی اپنی کیا کو سون
کہینچی اوسدم کا کیا بیان نقشا
ہاتہا پائی وہ اور یہ ہرکی
تہی عداوت یہ کسکی پہر ساتہہ
سر کو شک غضب سے پہلو نگی
دیکہہ پہر چہم اپنی سنبہل لی
تر پسینی مین ہو گئی ہی ہی
تہی کا تہی کہنی اپنی لب

اب ایسی کرونگا مین تقریر
الامق عفو یہ نہین ہی قصور
جانتی ہو کہ ہون بہت دیوانہ
جاہا اب تم یہ ایسی ہو کا فور
خوب سمجہی ہون تن بناوٹ ہی
دل تو میرا اٹہکانی ہونی دو
غم مین جس سرو قد کی مرتی تہی
اسکو سوتا جانی دیکہی فی الحال
ہوا خاموش یہ مہ انور
سو رہو دفعتاً بناوٹ سی
لپٹا آخر یہ کہول کر آغوش
ہاتہہ سی تیری آیا ناک مین دم
یون لگا کہنی یہ قمر اندام
سائل بوسہ کو نہ یون جہڑکو
کیون اوٹہا رکہی جسکی باقی
جسکی باعث سی منفعل مین ہون
تہا عجب طرح کا وہان نقشا
سنتی تہی وہ نہ بات مطلب کی
صاف کرتا ہی تو جو مجہپر ہاتہہ
موذی اہبات کی سزا دونگی
ہو گئی گل ہوئی گلابی یہ نیلی
کیون مین کمبخت سو گئی ہی ہی
کبہی کہتی تہی ہائی کہا عضب

اسکو ناز و نعم سے پالا ہے
وہ سوتے مین بھی نہین نکالا ہے

اسکا منہ دیکھتے گذرتی ہے
ضد ہر اک بات پہ یہ کرتی ہے

ابھی کمسن ہے اور ہے نادان
کیا کرون اسکا حال تم سے کہون

نیک و بد جانتی نہین اللہ
دوست دشمن سے بھی نہین آگاہ

لاڈلی ہے یہ سب گھرانیکی
نہین خوگر ہے رنج اٹھانیکی

اوسکو سمجھا کے یہ کیا رخصت
بے بہا اور اک دیا خلعت

کر کے سکھپال مین سوار کیا
مٹھی بھر بھر کے زر نثار کیا

ہو گئی پھر جلو جلو کی دہوم
ہوا در پر سوارونکا ہجوم

خوب اوسنے جہیز بھی پایا
گھر مین اپنے وہ بیاہ کر لایا

باپ اوسکا ہوا تھا ایسا شاد
جتنے قیدی تھے کر دیے آزاد

جو تھی چاہ اوسنے جب فراغت کی
اور بھی ایک بزم عشرت کی

تھے وہ محروم اوسکی وصلت سے
تھی اسی آرزو مین مدت سے

آرزو اور کچھ سمجھانے لگی
طبع مشتاق رنگ لانے لگی

دیکھا جب اوسنے ہے نہ ایسا دل
بولی وہ ناز سے بڑے ہو لاہو

جلد بازی سے تجکو رغبت ہے
ایسی باتوں سے مجکو نفرت ہے

واہ کیا طرفہ اضطرابی ہے
ارے ان باتون مین خرابی ہے

جب راضی ہوئی وہ مہ تنویر
کی پھر اوسنے یہ وصل کی تدبیر

کہتے ہے یادسا حرا ژدر
مین نہوتا تو بچتین تم کیونکر

سنی اوسنے جو یہ پتے کی بات
تھی جو تہ سے اوسکی خالی بات

یاد رکھیگا یہ ہماری بات
ہے غلط آپکی یہ ساری بات

پر بزرگونکا قول سچا ہے
کہہ گئے ہین جو پیش آتا ہے

سامنا آج یہ اوسیکا ہے
تمنے کلمہ وہی سنایا ہے

سنکے یہ بات شرمسار ہوا
یون سخن گو وہ گلعذار ہوا

نہین اسمین ...
جانتی ہو تمین ...

افسد آئین کی ہے یہی خبر
ہو کے بے اختیار ...

دیر خاصی مین جنکہ ہوتی ہے
خوف سے آنکھین بند ...

اپنی سایہ سے بھی یہ ڈرتی ہے
خود منانا اگر خفا ...

بخشدینا اگر خطا ہو جائے
اپنی آغوش مین لے ...

اوسنے ہر ایک کو سلام کیا
ساتھ ہر اک رفیق و ...

اوسگھڑی وہ بھی جمع دسوا ہوا
ہوئی والنے برات و ...

ہو چکین جب سواریان ساری
ہجم اون استانکا ہو ...

گر لکھون اوس جہیز کی تفصیل
ابھی جو چیز تھی خدائی ...

دینی والین کو وہ منہ دکھائی ہے
اوس سے بڑھکر جہیز ہاتھ آ ...

بدر بانو کو بیاہ کر لایا
ٹھن گئی اور اسکی کچھ جی ...

جب وہ باہم ہوئی مسہری پر
دونون ہاتھون نے بند ستی کی

دل نے کچھ آرزو پرستی کی
چٹکیان لونگی اب جو آیا ہاتھ

پھر توڑونگی گر بڑھایا ہاتھ
کسقدر جلد تو ہوا بیتاب

ایسی گستاخیان کرینگی خراب
کیر ہے ہو کر کہا کہ جلد ...

بولا یہ راستی سے بوسہ دو
یون زبان پر سخن یہ لانے لگا

اپنے احسان کو جتانے لگا
تمنے اصلا نہ قدر دانی کی

ہمنے کیا کیا نہ جانفشانی کی
تمنے اب مجکو کر دیا معقول

بولی ہنسکر کہ ہان بجا معقول
نہین نہار ہو لتا انسان

ایک تو قرض دوسرے احسان
لے نہ زنہار ہو لکر انسان

قرض بصیرا و جہی کا احسان
حال دل گفتن احتیاجی نیست

کردہ خویش را عملاجی منت
بات اسمین فقط ہے بیا بجان

تم جو سمجھے ہو وہ غلط ہے گمان

تم ہمیں دیکھو ہم تمہیں دیکھیں

ڈالا اوس نے دوشالہ کا سر پر
کھولدو اپنی نرگسی آنکھیں

بولی دولہا سے وہ کہ میں قربان
الغرض ویسے جو جو سکھلایا

کہو تم اسطرح دولہن سے بیان
اوسی صورت سے وہ بجا لایا



شرم سے منہ کی تھی اپنی لکھہ
اب تو بلّٰہ آنکھوں کو کھولو
بولا نوشاہ یاں سے آئی مراد
اوسنے چھپوائی اسطرح سے بات
شاہ ہو کر وہ مصر کا کہانا
حسن آرا کی جا بجا پخت و پز
دیا سب نے سلامی میں زر و مال
پھر تو میرا سنون ہو کر ہم
اقربا سب تو اوس سے ملنے لگے
جلد ایجاب تمھیں بلانے لگی
ہو رہی تھی ادھر تو یہ گفتار
صاحبو ہم ختائی دیتی ہیں
اسمیں نوشاہ کبھی یہاں آیا
یوں لگی کہنے اوس سے وہ مگر

اوس پری نے مگر نہ کہولی آنکھ
دیکھو دولہا کی روئے نور کو
للہ الحمد جلد پائی مراد
رال ٹپکے اگر کہوں وہ بات
اک ادا سے وہ اسکا دکھانا
اسطرف آئی تھی وہ تیوری سے
طول ہو گر کہوں میں اسکا حال
پانے گائی اسطرح اوسے ہم
روئی ایسا کہ دل ہی ہلنے لگی
پائین خود دیکھو کیا اوسکی
رو کے تب سنکے ناگہاں بار بار
دیکھو نوشاہ یہاں اب آئے پھر
ساتھ کو پیش سجا لایا
لو بندہی یہ دیکھا ہی کہو اکل تری

یوں لگی کہنے ڈومنی دولہن
بعد دم بھر کے پھر وہ یوں لی
ہو گئی شاد سنکے وہ چنچل
گر کروں کچھ صفات اسکی رقم
کر کے رسموں سے فرصت آخر کار
اوسی شہزادی کی عزت تمام
دولہا والوں کو یہ ہوئی عجلت
ہو گئے فرط غم سے دل مملو
کوئی بولی مگر یہ زاری
گو کہ یہ ہجر ناگوارا ہے
کہا خواجہ سرا نے یہ آکے
ہو گئی ہوشیار سب خبر پاکے
اوسنے خوش ہو کے پھر بلائیں لیں
میں تو ہر طرح تم سے ہوں نادم

نہ کرو اب حجاب میں قربان
کیوں میاں کہو آنکھ اب کہولی
سر سے اونکو اولٹ دیا آنچل
غنچہ شاخ نبات نال قلم
آیا محفل میں وہ قمر رخسار
آئے تھے اوسکے ساتھ اس ہنگام
کر دو جلدی دولہن کو اب رخصت
سب کی آنکھوں سے گر پڑے آنسو
بہاری کر نہ اپنا دل اری
بیاہی لڑکی یہ کیا اجارہ ہے
جسکو چھپنا ہو وہ چھپے جاکر
جسکو چھپنا تھا وہ چھپیں جاکر
چومی پیشانی اور دعائیں دیں
اسکی لیجیو خبر یہ مگر لازم

بلی رہی تہی اوسی جو اہل شعور
دہ دو قلیان تہا دو شمع طور

صدر مین ایک مسند پرزر
جسپہ پڑتی تہی چشم شمس و قمر

کیجیے شمع لگن کا کیا ذکر نور
یاد آتی تہی روشنی طور

تہین وہ دیوار گیریان با آب
کہیے پستان حور کا ہین جواب

کہین ہرکارونکی تہی گہما گہمی
بانچی او ٹہو جلد ہوشیار

سنی جسوقت اوسنی یہ تقریر
بیٹھی اوٹھکر وہ شوخ پر تدبیر

پیشواز اوسنی پہنی کرکے سنگار
ہوچکی جب درست آخر کار

اوٹھی بستر سے جب وہ بانداز
چلے سازندے ساتھ لیکر ساز

دیکھا جسنے مست مارا اک بہالا
تیغ ابرو سے قتل کر ڈالا

ڈہارے یون نے کہا علی کی امان
رہی اسنے ہم پر بنی کی امان

ناچی اسطرح سے وہ برق عذار
جیسے بجلی چمکتی ہے ہر بار

اسقدر وہ پری تہی خوش آواز
ہوگئی بند سنکے جسکو ساز

ختم ہوا اوسکا بزم مین آنا
ہوا موقوف ناچ اور گانا

ملک املاک و مال و زر کے سوا
سو کرور اشرفی یہ مہر بندہا

ہوگئین سبکو کشتیان تقسیم
حال کیا اونکا کیجیے ترقیم

ہو گھڑی عطردان مینا کار
جنکی صنعت پہ ہووے کار نثار

لگا ہے اس ہین وہ مبارک باد
دیتی تہی آسمان سے زہرہ ادا

پایا ہر اک نے اسقدر انعام
تر ہا اونکو ملین جو حص کا نام

بیٹھا مسند پہ جبکہ وہ جا کر
وان بٹھایا دولہن کو بھی لاکر

بعد مدت کے زیر چرخ نہان
مہ و خورشید کا ہوا ہے قران

شمع کا جھلملانا وہ ہر بار
وہ نمود سحر وہ صوت ہزار

جمع میراسنین تہین بہر رسوم
کرتی تہین بنگ کی طلب میرزا

ڈومنی اومنین جو بیگانہ تہی
بلکہ علامہ زمانہ تہی

ہر طرف فرش قاقم و سنجاب
سن لین ہیچ و دونا

اک قرینہ سے لاکہون مرد و زن
بتکلف رنگ تہیان انجمن

رکہتی تہی ایسا نور فرشی جہاز
مین ہو عین تجمل طور فرشی جہاز

سیکڑون طائفے بہی ایسے تہے
کہ زنانی ہین جنکی شہرہ تہے

منتظر ہین تمہارے سب جاؤ
چہوٹی گوہر کو اب بدلواؤ

سر مین کی کنگہی پان بہی کہایا
لب پہ سرخی غضب کی وہ لایا

ناز کی سے چڑہا کے چہرہ ابرو
پاؤن مین اپنے باندہ کر گھنگرو

بانکپن سے چلی وہ پہنچو نکے بہل
ہر قدم پر دکہاتی تہی چھل بل

یوہین سرک سے آنکہہ لڑتی ہوئی
آئی وہ بزم مین اکڑتی ہوئی

ہو مبارک گھڑی یہ شادی کی
گائین اسسال مین ہم آکے چہٹی

بہائو کا اوسکی طور ایسا تہا
دم ہر اک شخص اپنا دیتا تہا

مہر تابان نے منہ جو دکھلایا
پہر تو قاضی برای عقد آیا

رہی تا دیر مہر پہ تکرار
بعد رد و بدل کے آخر کار

ہوچکی جب نکاح سے فرصت
پیا دولہا دولہن نے پہر شربت

نورہ پوش اونپہ سر بسر زر بست
دور سے تو انکی سنتے تہا لب

ہوگئی جمع طائفے سارے
عقد پروین ہین جسطرح تاریخ

تو بین بہی سر ہوئین بجا کے سلام
جز مبارک اور نہتی آواز

اسمین دولہا ہوا محل طلب
لگین وان ہونے رسمین سب

بیٹھے وہ دونو جبکہ اکجا پر
دیکھکر اونکو بولی اہل نظر

قابل دید تہی وہ بزم اسوقت
نیند مین جو تہا ہر اک انسان

بہنی بہنی دولہن کی وہ بو
وہ معطر شہانا اوسکا لباس

حسب دستور اوسگہڑی شاہ
لگا سب کرنے ہمین خاطر خواہ

دیکھکر اچھی بات کا مصرف
لائے ہاتہ مونہ آرسی مصحف



زیب مسند ہوا وہ جب آکر
بیٹھے پہلو میں اوسکے سب آکر
یہ پری زاد وہ سلیماں ہے
کیا نہیں انکی پاس ساماں ہے

قابل دید وہ بھی جلسا تھا
بزم انجم کو بھی نہ رتبہ تھا
جلوہ آرا تھے سب حسین جہاں
حسن میں غیرت مہ تاباں

پیچھے اوسکے بھی وہ عالم تھا
قابل دید اونکا دم خم تھا
بزم میں تھا غنیمت اونکا دم
بھرتی تھی ساری صحبت آدم

حسن محفل بھی کتنے حقے تھے
نیچے پر زرتار اوڑھے تھے
لعل و الماس کی وہ گرگریاں
اونکو سب لی رہے تھے غنچہ دہاں

اور کلیونمیں مثل گل تھی مہک
خوشنما بے نظیر تھیں بیشک
تیغ سی سب کیا دم صحبت
لبو رسنے وستگی کی لی بیعت

کیا ہیں لب و بستگی کا نور کرن
تخت ہی جو آستیں جو رکھوں
خود بصورت ہر ایک تھی تمثال
گلشن حسن کی کلی تمثال

مثل و مباز دم وہ تھی تصویر
اوسی ہر ایک لب کے لیتی تقریر
خوشنما وہ ہر ایک چیز تھا
بہتر صرخ سی بھی بہتر تھا

گرچہ تھی پاسون تھی زیبا ہے
حسن محفل کو تاج زیبا ہے
تھی مشبک جو کتنی ہی چیز
اونمیں آتی تھی یوں نظر

جیسے جگنو ہوں کہیں
یا مئے سرخ ساغر جم میں
صورت طبع نازک و لداب
رنگ اپنا بدلتی تھی ہر بار

تھے جو طاؤس اونکی ڈھکنو
مرغ زریں تھے کہیں
حسن طاؤس میں کہاں ایسا
کسی محرم کی ہے مگر

قابل دید ہے ہر اک نہ سمجھ
کہیں ہے زلف جو اسکی تصویر
نہیں وسمیں
دل عاشق اسیر گیسو تھے

خوشنما خوش بہار زیر انداز
سب جو اسنگار زیر انداز
تھے جو اس نگار محفل ہونے
دیر رہے تھے بہار گل سے

تھا یہ ہر اک بشر کا اوسپہ گماں
اوتر آئی زمیں پہ کہکشاں
حقہ میں ہر ادا تھا تباکو
جس سے اٹھی صفا

جب برات آئی کچھ پہر سے سوا
غسل کے واسطے گیا وہ ماہ
سر پہ مندیل تھی مرصع کا
غیرت مہر تھا رخ روشن
تھی دولھن کیطرف بھی الیسی دھوم
تھا او نہیں لوگو نکا و باں پہ ہجوم
ٹوٹکے چاو کے بہی ہوتے
ایک اک بات پر تھی بسم اللہ
سہرے انداز سے کوئی دیکہ
کوئی کہتی تھی اب نہیں کچہ رات
منتظر دل ہر ایک کا تہا

سہرا گہر سے عروس کے آیا
سب نکے آیا و باں سے پہر نوشاہ
گل خورشید جیسے کیجے نثار
تہی عیاں گرد آفتاب کرن
سیہاگنو نکا حد سے بڑہکے ہجوم
کر رہی تہیں وہ سب دلہن کا بناؤ
دو وہ میں لٹ دولہن کی رکہتے تہے
مانگتے تہے دعائیں وہ لبخواہ
ہاتہ میں اپنے آئینہ لیکے
تو نکو آئیگی اب یہ برات
اسمیں دولہ او دہر سوار ہوا

عرض خواجہ سرا نے کی آکر
زیب تن تہا وہ خلعت پر زر
تہیں سہرا تہا روہی انور پہ
تہی جواہر کے جیغہ و سرپیچ
جلوہ آرا تہی جسطرح پہ دولہن
کچہ جو آئین تہی بیاہ کی خاطر
جہینکنے کی منا ہی تہی وہاں
کوئی اپنے سنگار میں مشغول
مردم دیدہ سے لڑاتی تہی آنکہ
ساعت زہرہ نکلی جاتی ہے
اہل محفل تو بیٹہے تہے تیار

پہر حمام چلے اسی گل تر
تہی تکو اوسمیں لعل اور گوہر
کہیے تہا وہ ہجوم تار نظر
جسکے آگے تہی مہر و ماہ بہی ہیچ
تہیں ہماند یہ جو کہ اور رفیق
اوسکہڑی اوسجگہ پہ تہیں حاضر
سب پہ تاکید ہوتی تہی ہر آن
کوئی اپنی نکہار میں مشغول
تہر سے گہر اوسے دکہاتی تہی آنکہ
دیکہیے کب برات آتی ہے
ہوئی ہر سو چلو چلو کی پکار



مختلف انکے شمعدان وہ پہنے
لیے تھے سر پہ باہم وہ مزدور
روشنی کا ہوا نہ الا ہاتھ
تھا فرشتی پلور کے نایاب
قصر شاہی سے تا در گلزار
لاکھوں خدام ایک سو حاضر
خرچ کرتے تھے جابدانی کے
ورکے آگے کہار وہ نکاوہ
نقشہ کیا اونکا کیجے تحریر
ون عیان اونکی جسن شباب
[illegible] رخنیر کسیکے تھی جنبان
[illegible] تھیں وہ ادا کی ساتھ
[illegible] آنکھیں [illegible]

سب اونکی جدا تھی کچھ تزئین
کوسون پھیلا ہوا تھا انکا نور
اک نئی ڈھنگ سے نکالا تھا
کنول اونپر چڑھے تھے خوش آب
دونوں جانب سٹرک کے انکی قطار
مستعد اہتمام میں ناظر
تھے دو چٹے سبھی کا مدانی کی
لیے اسباب سیکڑون فردوس
تھی ہر اک ماہ قابل تصویر
جیسے سرو ڈوبے تیونمین آب
اور کسیکے جبین تھی افشان
رحم سے اونکا تھا جفا کی ساتھ
یہ کیا یاد بھول کر بھی ہمیں
دل میں اپنے بہت خفیف تھی وہ
ایکدن بھی ذرا نہ آیا خیال
بیٹھیں محفل میں جا کی وہ جسدم
[illegible] طرح سے جما کی تھی
[illegible] ماہ کامل سے
[illegible] شان شوکت سے
[illegible]

نور کے سانچے مین ڈھلی تھیں [illegible]
الغرض آئی جب برات کی رات
نقرئی اور طلائی سب تھا [illegible]
بیچ میں ٹھاٹھ ہو نکی رکھے تھے
دولت یہ اثردہام کثیر
جمع تھیں ایکجا سجادار
صورتیں سب کی نفیس او مقبول
امرا زادیوں کا وہ آنا
پہنے تھیں وہ لباس شب زر
اس سجاوٹ پہ تھی ہاتھ کی جا
سادگی پر کسیکی تھا عالم
ملتی تھی اک سے ایک غنچہ دہن
سنہدی پا اونکی کچھ پہ جھٹ جا
میری تماکو کرنہ الفت تھی
آدمی بھیجکر منگائیں خبر
طائفے جسقدر کہ تھے ممتاز
تھا دولہن کیطرف تو سیاہان
یہ زمین آسمان سے تھی بڑھکر
زیب مسند میں شاہ ہفت اقلیم
روشنی کی سجی ایسی تیاری
[illegible] ہوا اظہار روشنی کا [illegible]
[illegible]

آتا تھا اونکی تو تشنی یہ سحب
تھی وہ ہمسر شب برات کی رات
لعل و یاقوت کے چراغ او [illegible]
نئے انداز او نکی طور نئے
مجمع سیکڑوں صغیر و کبیر
کر رہی تھیں وہ چہلیں آپس میں
کام میں اپنے سبکے سب مشغول
ہر قدم پر کمر کا بل کھانا
زیب تن اونکی بے بہا زیور
دل نظر باز ونکی ہو بے پامال
تھا کسیکا بناؤ قہر و ستم
شکوہ آمیز کرتی تھی یہ سخن
دو گھڑی کو اگر چلی آتی
کچھ حمیت تھی کچھ مروت تھی
اسقدر ہو گیا ہے دل پتھر
ہوئی حاضر وہ لیکی اپنی ساز
بزم نوشاہ کا ہے کیجے بیان
ہے ہر اک شخص شکل شمس و قمر
دست بستہ [illegible]
بیچ خورشید [illegible]
[illegible]

کامدانی کا وہ پہر اہتا
بادلہ کا جو اوسمین گہچا تہا
سانڈنی بہی ہر اک تہی بیکل
تہے گلو میں جو اونکے زنگ طلا
آگے چہڑکاو کرتے جاتی تہی
تہا بہر امشکو میں سجا ہی آب
سیکڑوں بہشتی تہی سوار نکے
گہوڑے ہی خاصگی کے ایسے تہی ہمراہ
کیا کہوں اونکی تیز رفتاری
اک اشارے کے ساتھ جست اوس رخش
سب کے سب شکل پری ہی پیکر
چوہیں زین طلائی اتاری
چوبدار اونکا تہا تہامتی تہا بار
چند شاطر بہی ایسے پیدل

جسکا ٹہہرہی وہ ہوا اوڑتا تہا
فلک جاہ کا شریا تہا
چال میں تہین وہ غیرت صرصر
کرتی تہی جو لگو بیکل اونکی صدا
گرد رہ کو بٹہاتی جاتی تہے
کیوڑا اور بید مشک اور گلاب
کچہ رسالہ تہے نیزہ دار و ہکی
ابلق چرخ کی تہی تو زنگاہ
باد صرصر بہی چال میں ہاری
تہی نکہ اونکو جا بجا ہمین
ساز اونکے تمام تہی زر در
کارچوبی لباس تہا ساری
سب کے ہاتھوں میں رنگا رنگ عصا
سونی چاندی کا اونکو تقل [illegible]
عود و عنبر سا کرتی تہی وہ بوجو

برق بہی شرمسار ہوتی تہی
اک قرینے سی ست ستر ہوا
سب جواہر نگار اونکے ساز
کتنے سقے بہی تہی ساہ منیر
پگڑیاں باندہنو کی تہین
تہین قرینے سے پلٹنیں جنگی
آگے ماہی مراتب ایسا تہا
بال بہو پیسے اور ست پاک
آمدنی چلتی تہو تہو کرتی ہاتی
تازیانہ کی گر ہوا لگہا
ڈنکو والی بہی تہی جاوڑے کے ساتھ
کہیں شہنا نواز اونکی یا در [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شان حق شوکت تمام ہوتی تہی
تہا نشو نما نہو تہا اپنی اپنی
مثل طاؤس [illegible] سب الناز
اک ادا سی [illegible]
[illegible]
ترکی و رومی و [illegible]
ملزمین [illegible] یکتا تہا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

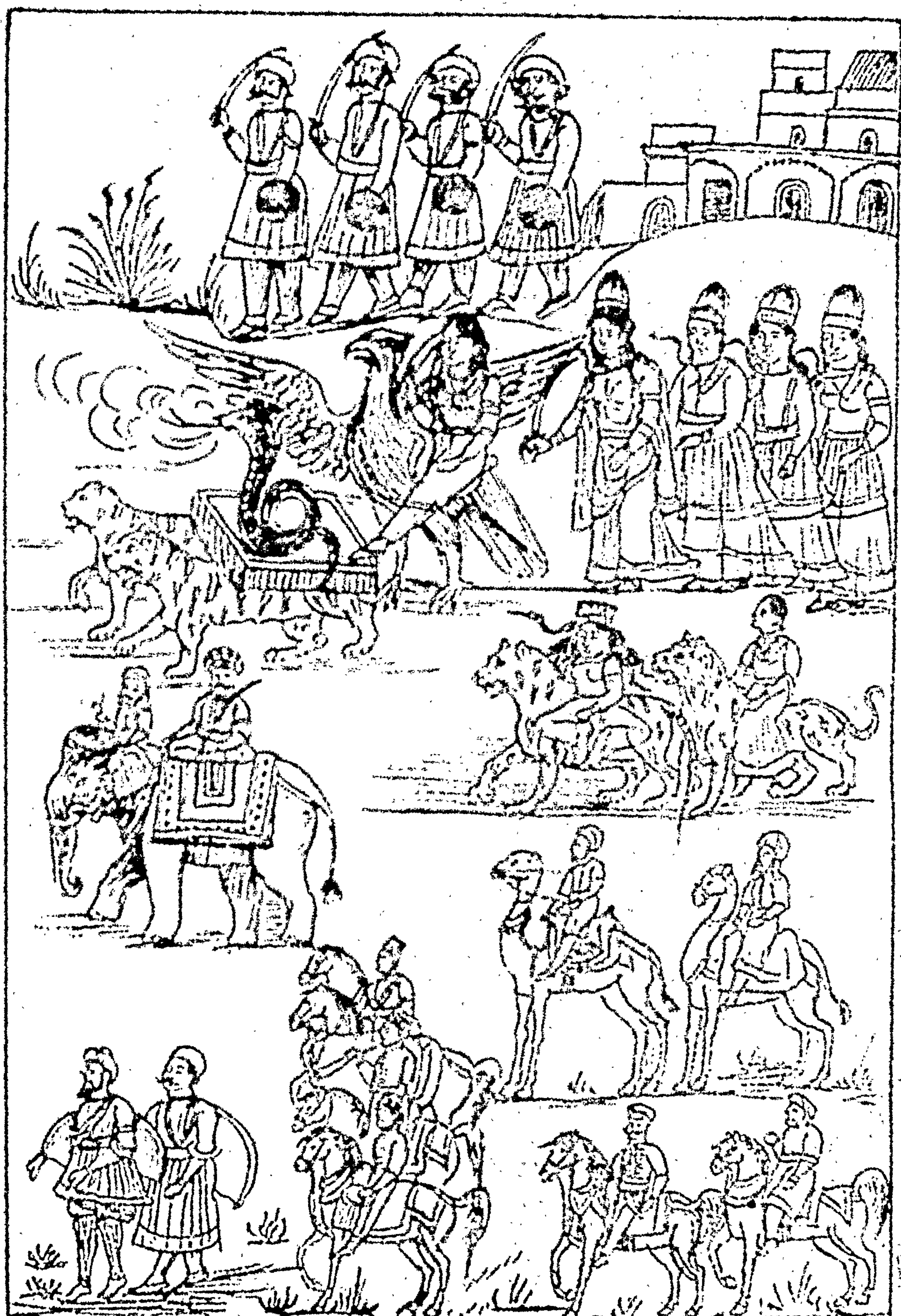


پہلی بہی کی تہی کسقدر جلدی
ہوئی خاموش سنکے یہ تقریر
تہی یہ اوس غمزدہ پہ بہاری رات
اپنے دربار عام مین آیا
نہ کرو دیر اب خدا کے لیے
عرض کی اونسے یہ بات سب نے تمام
رو کی اونسے سواری نازکی پہ
یہی کہتے تہے شکر ای غفار
اٹہی چار ون طرف سے یہ خلقت
دن خدا نے جو یہ دکہایا تہا
چلنے پہرنے سے جو کہ تہی بیکار
سنی نوبت کی آتی تہین آواز
فوج کا اوسکی تہا نہ اٹہا تہا
فوج کے آگے آگے لکہ ابر
ابر کے نیچے ایک حور تہی
تہے زمرد کی کانو مین رہے
بعد ان سبکے اک ارابا تہا
اوسپہ بیٹہا تہا اک بڑا اژدر
بعد اوسکے نفیر و نقارہ
سر پہ اوسکے جسکے جہلاری تاج
لنگا جمنی تہے ہاتہون مین ستون
دیکہی پہر اوسکے پیچہے ایسی فیل
سب مرصع دانت تہین سر بان

راس آئی نہ وہ مگر جلدی
رکہی ضبط کرکے وہ دلگیر
کچہہ عجب کرب سے گذاری رات
جمع ہر ایک کو جو وان پایا
دل تڑپتا ہی مہ لقا کے لیے
شوق سے اب حضور ہوں سوار
وان لگا کرنے انتظار لیسر
تونے آباد پہر کیا یہ دیار
ہو گئی ایسی اوسجگہ کثرت
کون تہا جو وہان نہ آیا تہا
دیکہنے وہ پہلی جو کہ سوار
دیدہ شوق سبکے ہو گئی باز
کبہی ایسا نہ دیکہا بہالا تہا
وہ سپاہی مین غیرت دل گہر
تاج سر پر تہا جو تصویر تہی
ہیرے ہاتہون مین چہڑا اوکڑے
ڈہنگ اوسکا بہی بڑا لا تہا
تہا وہ سو گز سے بہی سوا اونچا
تخت نیلم پہ ایک مہ پارہ
کر رہا تہا وہ گوہر باری تاج
صورتین تہین کہ تہے طلسم کے پہول
کوہ سے بہی فزون تہے اونکے ڈیل
پر جواہر کی تہین سجی برنان

اپنی قسمت سے ہی خطر کا مقام
شوق دیدار مین نہ تہا آرام
ہو گئی جسگہڑی نمود سحر
اسطرح کی وزیر سے گفتار
رات کاٹی ہی ہمنے مر مر کر
سنتے ہی یہ سوار شاہ ہوا
اسقدر شادی سب عیت تہی
جبکہ مشہور ہو گئی یہ خبر
دخل کیا جا سکی اوہر سے اودہر
اور نکلے تہے گہر سے پردہ نشین
مثل نرگس ہر ایک تہا نگران
نظر آیا طلسم کا سامان
کارچوبی تو وردیان سپاہی
برق کی وہ تڑپ ابر کا شعلہ
ایک طاؤس پر سوار وہ ماہ
تشتیہ سینہ در کہا تہا ہاتہ
بدلے بیلو کے تہی جتی ہوی شیر
منہ سے شعلے بہی وہ نکلتے تہے
پشت پر شیر کے وہ رکہا تہا
ساحرہ دہنی بائین تہین دیکہا
سبکی سب وہ زبان سحر شعار
جہولین سب پڑی تہین پر زر
آگے اون سبکے ایک فیل کلان

اس خوشی کا بخیر ہوا انجام
نہ کیا ایک دم ذرا آرام
بادشہ خوابگاہ سے اوٹہکر
کہو سامان تو ہو سب تیار
گیا کہین جسطرح ہوئی ہی سحر
ساتہہ ہر ایک خیر خواہ ہوا
جسطرف دیکہو بزم عشرت تہی
رہ گیا بادشاہ نا کے پر
بڑہ نہ سکتا تہا آگے یک نقطہ
پہر دیدار اوسجگہہ آئین
تا نظر آئے وہ مہ تابان
ہو گیا دیکہکر ہر اک حیران
پگڑیان سب سبز و پیہ زنگاری
جاگ اوٹہی تہی خفتگان گور
ڈالتی تہی غضب سے سب پہ نگاہ
راست جیسا اوسکے لاکہہ جادو گر
اور حمائل گلون مین تہی شمشیر
دیکہکر اوسکو سب دہلتی تہی
ایسی صورت سے ساتہہ ڈنکا تہا
لے تہین منہ پہ مو تیغہ نکلی آگ
اپنے جادو سے شیر پر بیٹہی تہین
شب تیرہ مین تہی عیان اختر
تہا جو اہر نگار اوسپہ نشان



انجمن میں پھر امین جب آیا
غضب کی جمیت میں اب نہیں طاقت
صبر لازم ہے کیوں پریشاں ہو

اوسنے بیساختہ یہ فرمایا
قتل کرتا ہے جو مدینہ فرقت
ظالمین انسے اب ہم انسان ہم

بچاؤ للہ جلد ہو سکتا ہو
کہا اونے ذرا ٹھہر جاؤ
ہے خلاف خدا نہ کوئی بات

میری نور نظر کو دکھلا دو
اب خدا کے لیے نہ گھبراؤ
تھوڑا سا دن ہے او ساری رات

ہوا صد شکر ملک یہ آباد
تھا بغیر آپ کے ہر اک برباد

باپ کی ہجر میں جھکا یا سر
پائمال ہو رہا تھا جیسے [illegible]

خوش ہو سینے سے او سکو لپٹایا
یہ زبان پر کلام وہ لایا

تو نے آقا سے جو رفاقت کی
تھی نشانی یہی شرافت کی

جلد خادم کو دیجئے رخصت
تا سناؤں یہ مژدہ عشرت

جب سنی یہ وزیر کی تقریر
دے کے خلعت اور [illegible]

کل سحر کو یہ خانہ زاد ضرور
ہووے گا آپ کے آستان حضور

شاہ کے پاس شاد و شاد آیا
پھر وہ رستے سے وہ بامراد آیا

تھا یہ بالکل غلط کہ آیا غنیم
لا کے تشریف وہ شہ حلیم

وارث تاج و تخت آیا ہے
یوں یہ اللہ نے دکھایا ہے

[illegible] بادہ بھی سب [illegible] اسکا
جب سنا شاہ نے کلام اوسکا

شاد ہو ہو کے پھر کیا ارشاد
[illegible] ہر اک [illegible]

[illegible] کو [illegible]
[illegible]

ہیں سر [illegible]
[illegible]

پھر مکان پر خوشی کی [illegible]
[illegible]

تا بدولت [illegible]
[illegible]

تخت پر او سکو [illegible]
[illegible]

جب سنی [illegible] نے تقریر
کی [illegible] سب [illegible]

تو مبارک ہو [illegible]
[illegible]

[illegible] غنیم آیا ہے
[illegible] ہے

[illegible]
دیکھ آیا [illegible]

[illegible]
تھی [illegible] کی ذرا امید

ہو وے [illegible]
[illegible]

دیکھا [illegible]
بیٹا [illegible] ہو گیا [illegible]

یہی لازم تھا [illegible]
شکر ہے اللہ [illegible] ہوا [illegible]

پھر یہ شہزادے نے گزارش کی
[illegible]

ہونے لگے [illegible]
دیکھتے ہی [illegible] وہ غلام [illegible]

[illegible]
[illegible] بعد تسلیمات

[illegible]
[illegible] آیا [illegible] ہو گیا رخصت

عرض کی یہ کہ اے فریدوں بخت
ہو مبارک ہمیشہ تاج اور تخت

رونق [illegible]
تا یہ زندگانی سلطان

جسکا ایسا پسر ہو با اقبال
وہ سپاہ غنیم کیا ہے مجال

[illegible] وہ سناتا تھا
[illegible]

[illegible]
سب [illegible] پریشان

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] ہر اک مسرور

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] سب ہیں [illegible]

[illegible]
[illegible] یوں کلام کیا

[illegible]
[illegible] کا جو سر جاتا تھا

[illegible]
[illegible] بھی [illegible] لائے ہیں

[illegible]
حق نے اپنی دکھائی قدرت

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

ہفت کشور کی فوج اگر آئی
جب بھی اس ملک کو نہ تم پائی
سرکشی کا فراد کھا دیتا
خاک میں فوج سب ملا دیتا
غم فرزند سے ہے دل بگڑی
ہوش سکو ہے کون کی لڑائی
ہمنے خود سلطنت کو چھوڑا ہے
اس حکومت سے منہ کو موڑا ہے
بھیجئے تاج و تخت لو آکر
جسکو چاہو سنو ابھی آکر
جنگ منظور خود نہیں ہمکو
وہ جگہ ہے ہنسی کی کہیں ہمکو
درد آمیز سنکے یہ تقریر
آبدیدہ چلا وہ آنسو وزیر
ایک ہرکارہ ہے لے ادھر آکر
اوسکے ہمراہ لگا کر دی خبر
گفتگو کو وزیر آتا ہے
کچھ زبانی پیام لاتا ہے
جب یہ اوس راز سے ہوا آگاہ
اوسکے لینے کو بھیجے تھے دو سپاہ
خود بھی دربار عام میں آیا
تخت زریں پہ جلوہ فرمایا
عرض کی مرد ہی نے پھر آکر
آیا وہ آستان دولت پر
بولا اصلا نہ کوئی مانع ہو
جسطرح آئے پائینہ آئی دو
روبرو اوسکی جب وزیر آیا
کورنش باادب بجا لایا
پڑی اس ماہ پیر جا اوسکی نظر
دلسے بولا یہ مضطرب ہو کر
میری شہزادی کی یہ صورت ہے
وہی سیرت ہے وہی خصلت ہے
خود ہی کچھ سوچ کر کیا یہ بیان
ایسا پایا ہے ہمنے تخت کہاں
کہ نظر آئے وہ مہ انور
لا نہ ایسا خیال تو دل پر
وہ جو ہوتا تھا ہم کیوں کرتا
جنگ کا انصرام کیوں کرتا
ایک صورت کی ہیں ہزار بشر
یہ عدو ہے کہاں وہ رشک قمر



بعد دم بھر کے پھر وہ نیک خصال
ملتمس یوں ہوا بحزن و ملال
ہے ہمارا جو خسرو جم جاہ
غم فرزند سے بہت ہے تباہ
آپکے آنے کی سنی جو خبر
مجھکو بھیجا ہے ای فریدون فر
ہو جو منظور بھیجیے [illegible]
پا کے ہے عرض جا کے خانہ زاد
کہکے یہ کہدیا پیام شاہ
جب سنا اوسنے وہ کلام شاہ
خوب تم پایہ رنگ ابر بہار
کی یہ اوسکی جو ابھی گفتار
مجھکو وا اشتہ یہ خیال نہیں
سرکشی کچھ کروں مجال نہیں
حیف تمنے نہ مجھکو پہچانا
بلکہ اپنا عدو مجھے جانا
گر پڑا پاؤں پر یہ سنکے کلام
ہو گئے دور دلسے سب آلام
باندھ کر ہاتھ کو یہ کی تقریر
گفتگو فرمائیے مری تقصیر
شک تو ہوتا تھا مجھکو یہ ہر گام
کہ یہی ماہ ہے چراغ دربار
پہنچ ایسا پڑا تھا دو بر ندھا
تو نہی گر رہا تھا میرا خیال

دیکھنا مہر لقا کا خواب میں نورالدین کو اور روانہ ہونا اپنے وطن کو

ساقیا دے وہ جام شیشہ گوں کا
ہو یہ ادراک جس سے آگے جو ہا تا
کھل گئی آنکھ اسکی آدھی رات کو
تب وہ سر ہانے سے اٹھ بیٹھا
جلد سامان سفر کا کچھ کیا
پہ نہ دریا [illegible] سفر کا
اپنے [illegible] کا جب پیدا
ہو گیا [illegible] شب [illegible]
[illegible] اوسکا [illegible] دیا
دو پہر دن [illegible]
اس طرف تھا وہ نورالدین
گلہ [illegible] جب [illegible]
سب [illegible] ہوئی [illegible]
ایک دن آ بیٹھا [illegible] شہر [illegible]
[illegible] اسطرح [illegible] دیا
ایک [illegible] آپ بیٹھا
برق کی طرح بیقراری تھی
ہو گیا شاد یون کیا ارشاد
جا بسا فوج ہی او [illegible]
[illegible] ملک مین ہوا [illegible]
[illegible] وزیر کو [illegible]
ایلچی [illegible] تم ہو [illegible]

جسمین سو رہا تھا صحن [illegible]
خواب میں نورالدین کو دیکھا
رو دیا اس وقت وہ بے اختیار
رنج ہوا کا جہان [illegible]
دیر ہوئی [illegible]
دامن [illegible] سفر [illegible]
اور سبھی [illegible] سامان
اس سفر کی [illegible]
پہنچ کر حرف طلب [illegible]
ہوا راہی جب [illegible]
پہنچ فرزند [illegible]
نہ ملا کچھ نشان کسی [illegible]
جب یہ [illegible] اتفاق
[illegible] تا کوئی [illegible]
والسے وہ اپنے شہر [illegible]
تھا یہی شغل [illegible]
ابر کی طرح اشکباری تھی
یہیں خیمہ بہار ہو [illegible]
ہر جگہ پہ قیام کرنے لگی
بادشہ کو بھی یہ لگا [illegible]
عرض [illegible] شاہ [illegible]
آخری کار [illegible] لاؤ

اور کہین [illegible]
[illegible] حال [illegible] ہوا
[illegible] ہوا
پر [illegible] سے [illegible]
[illegible]
[illegible] طرف [illegible]
[illegible] اس [illegible]
تھا جو [illegible] سلطان
[illegible] تھا [illegible] کیا
ساتھ [illegible]
آخرالامر [illegible] سے
اوسکا [illegible]
[illegible] شہر [illegible]
[illegible]
سلطنت [illegible]
[illegible] کی طرح [illegible] تھا
ایک مدت کے بعد [illegible]
حکم [illegible] سے [illegible]
ساتھ تھا جو [illegible]
ایک سرکش غنیم آیا ہے
سنکے یہ حال [illegible]
اوسکی حشمت [illegible] تم نہ [illegible]

[illegible] ہمارا خواب
[illegible]
جب وہ آیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
اب [illegible]
[illegible] ہوا
وہ جو تھا اوسکا [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] تھا ایک [illegible]
[illegible]
[illegible] غم [illegible]
[illegible] بیان [illegible]
ایک [illegible]
[illegible] وزیر کو [illegible]
آتش غم [illegible] تھا
ہو پہنچا پاس [illegible] شہر [illegible]
شاد ہو [illegible] کیا [illegible]
اوترا اوس فوج [illegible]
فوج قہار ساتھ لایا ہے
[illegible] جو مرضی ہو
[illegible] یون کرنا

راضی وہ تھا وزیر کو پاکر ۔ اپنے گھر میں تھی وہ جاکر
ہنسی اسقدر جو اسکو آتی تھی ۔ مثل بسمل وہ لوٹی جاتی تھی
جبکہ یہ مہ لقا نے دیکھا رنگ ۔ فرط حیرت سے ہو گیا وہ دنگ
بولی دیکھئے آئی ہو لینا کسی بات ۔ کیسے دیتے ہو مجکو تم یہ مات
شیفتہ ہو گیا ہے زہرہ پر ۔ دل غضب کا ایسا ہے زہرہ پر
اسکی طرح وہ بھی لایا رنگ ۔ دیکھو جا کر کہاں جما ہے رنگ
جاؤ اب اور دلگی ہوگی ۔ رات دن اسکی کہانی سنو گی
اوس پری پیکر کی یہ تقریر ۔ یون لگا کہنے یہ تمہر منو پیر
اسلیے عذر بھی کرتا ہوں ۔ فقط آزردگی سے ڈرتا ہوں
تہ سے خالی نہیں ہے تیری بات ۔ کہ بیان کونسی ہے ایسی بات
کہا اسنے بجا ہے میرا خوف ۔ دل پہ چھایا ہوا ہے تیرا خوف
جسکے گھر سے آئی یہ سنی تقریر ۔ شاد ہوکر یہ اوسنے کی تقریر
گر اجازت خوشی سے مجکو دو ۔ تو بلا سے یہاں ہمیشہ رہو
اوسنے جسوقت یہ سنا تو کہا ۔ دلمیں تو کچھ پری کی وہ غیرت ہو
سحر کے فن میں کیا تھی وہ یکتا ۔ یہی آتا ہے میرے دلکو خیال
سحر اک دن کرینگی مجھپہ ضرور ۔ یاد رکھو یہ بات ہوگا قصور
نہیں مجکو کسی سے کچھ مطلب ۔ ہے بلانیکا اونکی بس یہ سبب
اونکی باعث ہوا ہے یہ منصب ۔ ورنہ رہتا سدا فراق حبیب
[illegible] ۔ یہی نیکی کا ثمرہ ہوتا ہے
[illegible] ۔ جسکے گھر سے اونکی بات سے پچھ خط
[illegible] ۔ اسلیے ہمراہ نذر کے خاطر
[illegible] ۔ [illegible] جو اوتمین جلد سے سوا
[illegible] ۔ [illegible] تم ہنا محبت کی

سانحہ جب وہ یاد آتا تھا ۔ دلکو اسکے وہ گدگداتا تھا
دلمیں کہتی تھی دلگی تو ہے ۔ عقد زہرا کا ہو جو مونس سے
کہ یہ جہاں ہنستی ہو کسلیے کیا ہے ۔ کیا تمہیں یاد وہ کہانی ہے
اپنی مونس کی لو خبر جاکر ۔ دیکھنا تو تم بھی اک نظر جاکر
ہجر میں اوسکی بیقرار ہے وہ ۔ ابر کیطرح اشکبار ہے وہ
اوس پری نے سنا جب احوال ۔ ہنسکے کہنے لگا وہ تمثال
جبکہ اپنے وطن میں پہونچیگا ۔ عقد اسکا میں اوس سے کرونگا
کہیو اک بات اچھی مانو تم ۔ کچھ نہ اوسمیں فریب جانو تم
بولی وہ ماہ وش بتا کیا ہے ۔ کیوں مجھے اسقدر بناتا ہے
جسکے اظہار میں ہے یہ دہشت ۔ جلد بتلا کہ مجکو حیرت ہے
بولی کچھ سوچکا وہ غیرت حور ۔ جلوہ اچھا کرونگی میں منظور
اسلیے میرا وٹھانی تھی تمہیں ۔ مہر افزا اور جو ہیں ناہید
کہ وہ محسن بڑی ہماری ہیں ۔ بلکہ مشتاق ہیں تمہاری ہیں
پر کہا یون بلا لو اونکو تم ۔ بات میری اگر یہ مانو تم
سوت کا رشک سبکو ہوتا ہے ۔ پاسداری کا دلسے ہوتا ہے
کہا اسنے نہ یہ خیال کرو ۔ دلمیں اسکا نہ کچھ ملال کرو
وقت بدین میری کیا فرق ملکہ ہو ۔ قدرت حق سے وہ شفیق اوسکی ہو
فرق ہوتا جو اونکی الفت میں ۔ قید رہتی طلسم الفت میں
سنکے یہ بات کچھ نہ حجت کی ۔ دل سے اوسدم اسے اجازت دی
نہ کیا ایکنے بھی کچھ انکار ۔ کرکے سامان سفر کا تیار
شادمان ہوکے دلمیں اسحال ۔ چند دنمیں یہاں ہوئی داخل
بار سے بار پسی وہ نذر دین ۔ وہ بھی دلکھولکر خوشی سے ملین
ساغر دوستی کا دور ہوا ۔ پڑ گیا ربط اور طور ہوا

بھیجی ہے دخت رز کا گر اظہار — ہاں مین اوسکی بیٹھی ہین منگوار
چاہتا ہون بسر ہو یون اوقات — ہم نقل دخت رز رہی دن رات
بدر بانو کی تھی جو دخت وزیر — جو روش رشک گل قمر تنویر
آیا مونس کہین جو وقت سحر — پڑ گئی اوس حسین پر اسکی نظر
آنکھین کچھ کچھ خمار آلودہ — بادہ حسن سے تھین آسودہ
رخ روشن پہ بال بکھرے تھے — ابر کے یا قمر پہ سے لگے تھے
تیر الفت جگر کے پار ہوا — باغ عشرت نگہ مین خار ہوا
ضبط آہ وفغان کو کرنے لگا — مرض عشق سے وہ مرنے لگا
حال اسکا کھلا جو زہرہ پہ — اوسنے خونریز لونپہ باندھی کمر
سیدھی باتون پہ تیوری تھی نگاہ — نشتر دلمین وہ چبھوتی تھی نگاہ
اسقدر سنگدل تھی وہ خود سر — کی نظر کچھ نہ بیقراری پر
بر نہ آئیگا تیرا مطلب دل — جعلساز سے ہوگا کیا حاصل
مجھکو باور کبھی نہ آئیگا — گر تڑپ کر تو مر بھی جائیگا
باندھتی ہون مین تیرے گر بہانے — ایسی باتین نہ کر تو میرے سامنے
نہین تقصیر اسمین تیری ہے — منہ لگانیکی اپنی خوبی ہے
ارے بدنام کیون ہو عورتین تیرے لیے — دوستی زہر ہے یہ میرے لیے
ایکدن جان دونگا تنگ آکر — خون ناحق یہ ہوگا گردن پر
دہمکی دیتا ہے کسکو او بد ذات — مانتی کی نہین مین تیری بات
منتین کر رہا تھا یہ دلگیر — دے رہی تھی جواب سے وہ شریر
اوسنے دیکھا عجیب سامان ہے — لب خندان ہے اگر گریان ہے
کیون نہین کرتی ہو قبول اسکو — کر دیا کسلیے ملول اسکو
عقد ہوگا کسیکے ساتھ ضرور — ہے یہ بیجا تمہارا کبر و غرور
سنکے یہ بات لاجواب ہوئی — غرق بحر خجالت آب ہوئی

زاہد خشک کچھ نہین تدبیر — عاشق رو رہے پہ جبین تقدیر
کہدے مطرب سے چھیڑے جلد ساز — اب کہلا چاہتا ہے عشق کا راز
اوس پری رو کا نام زہرا تہا — حسن کا اوسکی ایک شہرا تہا
سو کر اوٹھی تھی وہ پری صورت — قابل دید اوسکی تھی صورت
لب پہ اوسکی جو تھی مسی تھی — وہ بھی اوسوقت قہر کرتی تھی
دیکھا یہ جبکہ اوس پری کا رنگ — دفعتا اوسکی دلکا بدلا رنگ
خوف سلطان جو سد باب ہوا — آتش غم سے دل کباب ہوا
کف افسوس وہ ملتا تہا — شمع سان سوز غم سے جلتا تہا
روز تیغ ادا سے وہ قاتل — دل عاشق کو کرتی تھی بسمل
آخر اک روز تخلیہ پاکر — گر پڑا اوسکے پاؤن پر جاکر
لگی کہنے کہ خیر ہے کیا ہے — کسلیے پاؤن پر تو گرتا ہے
عشق اپنا کسے جتاتا ہے — بیقراری کسے دکھاتا ہے
کون تجھکو کہے کہ مرتا ہے — سب بناوٹ ہے ٹھٹا کرتا ہے
ہے ارادہ یہ ایسی صورت پر — ہونگی مائل نہ بھوندی صورت
کتنا بد ذات مردوا ہے تو — بخدا اسقدر بری خو ہے
کہا اوسنے کہ اے بت مغرور — اب زیادہ نہ کیجیے رنجور
بولی تیوری چڑھا کے وہ شریر — یہہ کیسی اور سے تو کر تقریر
میری جوتی یہ بھی نہوگا جنون — یونہین بکتی ہین لاکھون پر جنون
حسن آرا وہاپنہ آنکلی — پہرتی پہرتی ادہر بھی جا نکلی
بیٹھی وسجا یہ وہ پری بیکل — بولی زہرہ سے اسطرح مشکل
چاہنے والا کب میسر ہے — سمجھو تو کیا شے دلبر ہے
اس سے کرلو اگر ارادہ ہے — یہ بھی صاحب وزیر زادہ ہے
بولی یون باندھ کر وہ دست ادب — حکم سے کرتی ہون عمل دل سے سب

جا کے والنسی سواری لا اتیل
جا کے رتھ سے لایا یہ سکھپال
پھر تو مونس بھی آ بہر آیا
کون ہیں آپ اے خجستہ نہاد
مہ لقا ہے جو آپ کا شوہر
ہیچ کی اسنے جب سنی تقریر
سنکے اسنے بھی آنکھیں نیچی کیں
بعد دم کے پھر یہ کی گفتار
اب میں دیتی ہوں خود قسم تمکو
تمسے میرا گلا بھی بیجا ہو
ہم بھی دیکھیں تو کیسے صبح رہتے
دو سر کے دن جو غصہ کم پایا
بدر بانو جب ہوئی یہ خبر
باندھے مجرم کیطرح اپنے ہاتھ
عقد اسنے کیا یہ مجبوری
جب سنی عجز کی یہ اوسنے کلام
کہو لا لا اٹھکے اوسکے ہاتھوں کو
کیوں گنہگار مجکو کرتی ہو
تم سراسر خلاف کہتی ہو
کون کہتا ہے تم نہ پیار کرو

ابھی پھر کہہ یہاں میں آتا ہوں
لیگیا اوسکو او سجگہ فی الحال
جھک کے تسلیم وہ بجا لایا
حال کچھ اپنا کیجیے ارشاد
اوسکا خادم ہوں میں یہی اگل
اسطرح مہ لقا نے کی تقریر
جب بہت اوس نے دی قسمیں دین
یہی لازم تھا اے قمر رخسار
ہو جو منظور اور کر گذرو
اس جدائی میں ان ہی نا ہو
کیسی سیرت ہے کیسی نکہت ہے
اوسکو یہ اوس یار میں لایا
بہت اوسوقت وہ ہوئی مضطر
سر جھکائے ہوئے حجاب کے ساتھ
سجدا آج تک تو ہو وہ رکھا
کانپا خوف خدا سے سب اندام
ہو گیا دلسے دور رنج تھا جو
ہیں معلم نہیں جو ڈرتی ہو
کیوں نہیں صاف صاف کہتی ہو
شوق سے اپنی جان نثار کرو

کہا اوسنے کہ جائیے صاحب
ہوئی خیمہ میں جب وہ مہ داخل
آیا جس وقت وان منور شاہ
اوس نے پیر کی سنکے یہ تقریر
بدر بانو جو میری بیٹی ہے
نہیں بوجھی میں اس پہیلی کو
کہد یا اسنے عقد کا احوال
کیوں جی شرط میں کیا یہی داخل تھا
رہے کیوں دلمیں آرزو باقی
لیچلا اپنے دلربا کے پاس
دیکھا جو شکل لقا و سہر بہم
در شاہی پہ پہونچے جب آ کر
اور تو کچھ بن پڑی نہ تدبیر
بولی اوس سے کہ اے مہت خوش خو
میری خواہش سے یہ ہوا ہے عقد
کو چھپا دلمیں اوسکے رشک کا خار
خوب اوسکو گلے سے لپٹا یا
بخدا دل ہے میرا تم سے صاف
کر رہی ہو صفائی دیکھنے لگی
دیر تک یہ ہنسی رہی آ سدم

جلد تر پھر گئے آپ صاحب
ہو گیا شاد شاد اوسکا دل
یوں لگی پوچھنے وہ غیرت ماہ
یوں لگا کہنے شاہ با تو قیر
وہ بھی اس رشک گل کی لونڈی ہے
تم ہو ذوالفہم مجکو سمجھاؤ
آتش رشک سے وہ ہو گئی لال
ہے راغب میری دلمیں خیال تھا
اب نہیں جا ہے گفتگو باقی
سمن اندام مہ لقا کے پاس
نہ دیا اوسنے کچھ جواب اس دم
لیگئے ہاتھوں ہاتھ سب آ کر
آئی یوں وہ پری وہ مہ تنویر
اپنے مجرم کی تم خطا بخشو
اسنے دل آشتہ نہیں کیا ہے عقد
آدمیت سے یہ ہوئی نا چار
ناز سے مسکرا کے فرمایا
جرم کیسا خطا ہو کسکی معاف
نہ رہے کوئی بات جھگڑے کی
لگے رہنے بہ خوشی و خرم

عاشق ہونا مونس زن زیر زادہ مہ لقا کا زہرہ وزیر زادی بدر بانو پر اور آگاہ ہونا مہ لقا کا وزیر زادے کے عشق سے

ساقیا دے شراب عشق مجھے	آچکا ہے خطاب عشق مجھے	عشق بازیگا ایسا لیکا ہے	خالی رہنے سے دل دکھتا ہے

دیکھکر اس قمر کو شاد ہوئی
کی یہ اوس ساحرہ سے پھر تقریر
بولی اسطرح اوس سے وہ پرفن
اسی پری ہے یہ یوسف ثانی
اسمین کیا عیب تمنے دیکھا ہے
کہیگا کبھی ایسی بات
بار بار آہ سرد بھرنے لگا
اسی الجھن مین گذر گئی آدھی رات
گئی آنکھ تو نکلین اوسکی ساری رات
شانہ اوسکا ہلاکے کہنے لگی
کہا اوس سے یہ جلد بتلاؤ
تم نہ اس بات کا ملال کرو
حال سے اسکی تم ہو کیا واقف
گریہ ظالم لگا کہ کچھہ باقی
حال سارا وہ اسکو بتلا کر
اوسنے دیکھا سنا سب انکا حال
پاس خود مہ لقا کی وہ آکر
سامنے اسکی دون نہ آنکھون
اوسکی الفت نے ایسا کھویا ہوا
تو نہین جانتا ہے میرا حال
کہدون اپنی باتین اگر
بڑھکے اسنے وہ نیچہ مارا
وہ پری رو یہ دلمین گھبرائی

گو خوشی حد سے بھی زیادہ ہوئی
الامان کسقدر ہے تو بھی شریر
کیون بگڑتی ہو دیکھو تو چین
سیکھے اسپر اثر بار کرانی
حسن مین سیکڑون سے بالا ہے
نہین انکی پسند کوئی بات
دل سے اپنے یہ باتین کرنے لگا
ایکن آئی نہ عقل مین کچھہ بات
سو رہی جبکہ ساحرہ بد ذات
سو چکی خوب اٹھ خواب سے جاگی
مجھسے آزردہ کسلیے تم ہو
دلمین اصلا نہ کچھہ خیال کرو
تازہ وارد ہوا وہ نا واقف
دشمن جان ابھی تو ہو جائی
لیٹی اپنے پلنگ پر جا کر
ساحرہ سے کہا وہ سارا حال
بولی اسطرح اوس سے جھنجھلا کر
وہ چکھا ہونگی اب مزا اسکو
نہ تو عہد کا بھی اصلا ہوش
ہے فن سحر مین مجھے وہ کمال
یہ نکلجائے اژدہا بنکر
گری مرکر زمین پہ عیار
اشک آنکھون مین اپنے بھر لائی

دور اندیش تھی وہ ماہ جبین
سامنے غیر مرد کے لائی
نہین بہتر ہے اتنی ہٹ دہرم
اس سے بہتر نہین ہے با ذہن
بولی وہ حور تم یہ اوس سے کہو
جب ہوئی جب یہ بات وہ کہکر
کو لسی ہو گئی خطا مجھسے
دل تھا سینے مین ایسا تپا ہوا
حسن آرائی وقت یہ پاکر
اوس پریرو کا جب سنا یہ کلام
بولی وہ کچھہ نہین خفا ہون میں
مصلحت تھی یہ اپنی مجھسے جفا
کیا کہون تمسے اسکی کیفیت
اسطرح سینکا ہو کوئی راہ
ہوتی تھی جبکہ دونون مین گفتار
سنکے یہ ماجرا وہ آگ ہوئی
اپنے جاہتی کو بلائین آپ یہ
رہے تا حشر قالب بے
خاک مین اوسکو بھی ملاتی ہون
نیچہ تو جو باندھے بیٹھا ہے
کہکے یہ چاہا اسپہ سحر کرے
ہوئی جسوقت وہ شریر آمادہ
بولا یہ ماہ کیون ہو تم مضطر

ہوئی اوسکی دکھا نیلو نگین
بات تیری نہ مجھکو یہ بھائی
سر و کتنی ہے تیری یہ گرمی
لطف اٹھیگا دل لگا نہین
جو طلبگار ایسی بات کا ہے
مہ لقا دلمین ہوگیا مضطر
پھر اوسکے ہوا خفا مجھسے
نیند آتی نہ تھی کسی پہلو
اپنے محبوب کے قرین جاکر
اوٹھا گھبراکے یہ قمر اندام
کیا کہون ہو رہا ہون بے چین
اسلیے تمسے کہی کوئی بات
ساحرہ ہے غضب کی یہ عورت
اس فسونگر سے ہو نجات اپنا
ساحرہ کی خواص تھی بیدل
دشمن جان نے یہ لاگ ہوئی
حال اپنا ذرا دکھائین آپ
گور مین بھی رہی لگا لٹ
آتش سحر مین جلاتی ہون
اسپہ رکتا سے میرا قبضہ ہے
خون حق سے دست ظلم بھرے
نزا اوسکے باغ مین خاک
یا انسے نزدیک ہے مرا لشکر

سرمہ آنکھوں میں لپٹ سر جی ... کچھ جہاندیدہ اور کچھ ناداں
بی بہا سب جڑاؤ تہا گہنا سنتی تہیں وہ نہ ایک کا کہنا
چوٹیوں میں لپٹے پہولوں کے ہار قابل دید تہا ہر اک کا نکہار
دام گیسو میں دل کسیکا ہے ناوک عشق سے کوئی نخچیر
کوئی آزاد صورت شمشاد کوئی بے جسم مائل بیداد
سیر کرتا تہا یہ گل خنداں صاحب باغ انہیں آئی ہاں
نظر آیا جو یہ قمر طلعت سنکے کہنے لگی وہ بد خصلت
کہا اسنے تجہے ہوا کیا ہے ہوش میں آپ ہے کہ سودا ہے
ہیں بڑی آنکھیں پر سن کم ہے شب تیرہ نہیں ہے یہ دن ہے
کل کی ہے بات زک اٹہائی ہے کیا بتاؤں جو منہ کی کہائی
بولا گر تجہکو اسمیں دعوے کا ہے آزما لے ابہی گیا کیا ہے
یہ بتا دے کہ مدعا کیا ہے نہیں میری سمجہ میں آتا ہے
مثل بلبل ہو شیفتہ اوس پر نہ گوارا فراق ہو دم بہر
نہ کہیں ہووے ساحرہ نہ پری حسن آرا ہے قید میں جسکی
دل میں سے سمجہکر ہوا مشغول یوں لگی کہنے اوسے گہبرا کر
اپنی کوٹہی میں اسے لائی خوش تہی لیکن وہ ہرجائی
ظاہرا یہ جوان اچہا ہے خوب صاحب بڑا او ہمارا ہے
امتحان کر عیار میں ... کہیں ایسا نہو ملمع ہو
... ہوئی اور کو ... آگے دم دینے اس قمر کو وہ
... کر لا میں ... رو برو میرے اوسکو لا دو نہیں
... پہسلونگا پاؤں پہسلیگا ابہی سنبہلونگا
... ایک کی سمت کو نہ مائل ہو
بات یہ سنکے ... اور انجام کار بہول گئی

کوہستان وہ ہنستی ہیں پر زر گوشہ ہر رنگ کی غضب ... پر
نوجوانی کی تہی انہیں امنگ قہر و آفت ستم تہا اونکا رنگ
دست و پا میں ملی ہوئی مہندی رنگ پر ای تہی اک غضب شوخی
سرمگیں چشم پہ گری تہی نثار شیفتہ گل یہ کوئی مثل ہزار
جان آرائش چمن لڑکی صاف کرتی تہیں وہ روش ...
اتفاقا یہ ساحرہ نہ تہی قید میں جسکی حسن آرا تہی
ہے کہ یہ صاف صاف بتلاؤ تو نہ ہو دل میں ...
تیرہ چشم سے تہا جاری کیا ہے مطلب ترا سنا باری
بولی پہر وہ کہ میں نے تقصیر نہیں کرتی یہ ... تقریر
سنکے یہ بات اسے ہنسی آئی اسکے ہاتہ ایک دل لگی آئی
تجہ سے ہم نے جس میں نہیں ہے تیری قسمت کی ہے نہیں جنبر
بولی بارہ دری میں تم چلو ایسی اک شے دکہاؤں تمکو
سنکے جس وقت اسکی یہ گفتار دل میں کہنے لگا یہ گل رخسار
جو کہ رمال نے کیا تہا بیاں پایا جاتا ہے اسکا صاف نشاں
چلو چلیں اب یہاں ٹہہرو دور جاتا ہے اسکے گہر ہمکو
نہیں جس جا اوسکی مصاحب جالی دیکہتی ہے یہ سبنے کی گفتار
پر ابہی و غدغہ یہ ہے ... نہ کیا ہو کہیں کچہ نے قصور
بولی وہ ہر طرح سے کہا ہے ابہی لو آگے اب نصیبا ہے
بولا یہ گل کہ اے پری پیکر ہو رہا ہے ہمارا دل مضطر
کہا اسنے کہ لیجئے صاحب پر یہ اقرار کیجئے صاحب
نہیں کہتی ہے تمہ رخسار نہ کریں آنیا سے ... کہنا
کہا اسنے مجہے ہے سب منظور نہ کرونگا کبہی میں ایسا قصور
منہ کی مانگی مراد جو پائی حسن آرا کو جا کے لے آئی

زندہ دریا سے تو وہ نکلی تھی | مبتلا ہی بلا پر آپ بھی تھی
سمت شہر کے پاس جا بیٹھی آپ | کچھ تردد نہ دل میں لائی آپ
اوسی جانب گیا بحال تباہ | ہو لیا بادشاہ بھی ہمراہ
پھرتا تھا جنگل میں لیل و نہار | یہہ دعا مانگتا تھا وہ سربار
حسن آرا بھی زندہ نکلی ہو | دینا یا رب اوسکا غم مجکو
راہ میں مجکو وہ قمر ملجائے | شاد ہو جاؤں وہ اگر ملجائے
اکسقدر جابجا وہ ملکو شاد کیا | نام اولیتے با مراد کیا
پڑ گئی اوس قمر پہ اسکی نظر | ہو گیا دور دلسے فکر و خطر
دیکھا جب اوسنے بھی یہ اپنی پسر | کود آ گھوڑے سے وہ بھی تنہا پسر
جگہی تھی جاسے جو آفت کی | دونوں نے وہ بیان مصیبت کی
راہ میں یہ شگون اک بہ عجب | ہی یقین جلد اب ملی محبوب
گذرے تھے جو دن نحوست کے | آگئے ایام عیش و عشرت کے
ہوا اک دشت پر فضا میں گذر | گئے استادہ تھے اوسجا پر
صبح کا وقت اور وہ عالم نور | زمزمہ سنج ہر شجر پہ طیور
لہلہاتا تہا سبزہ کوسوں تک | پڑ رہی تھی درود او سبلک
کہیں طاؤسونکی تھی جلوہ گری | تھی خراماں کہیں یہ کبک دری
کسی جا پر ہجوم بلبل تہا | اور کہیں شور خندۂ گل تہا
ہو گیا محو یہ لطافت ایسا | سیر کو اک طرف گیا تنہا
شکل آغوش اوسکا در و تہا | دیدۂ انتظار گویا تہا
رکھا جسوقت اوسنے اوسمیں قدم | ہو گیا دور دلسے خار الم
رنگ رخسار یار تہا گل میں | زلف جاناں کا طور سنبل میں
شعبدے سحر کے کسمیں تھے عیاں | دیکھا جسکو عقل ہو حیران
اوٹھتی کونپل تھی او شباب کے ناز | سکے سر سودا عشق کا جو

قید میں سال جو گذرے وہ حور | غم دوری سے ہی ہے بیتاب و نجور
سنکے اس بات کو ہوا مضطر | ہو گیا خواب و خور حرام اوسپر
جو کہ مونس وزیر زادہ تہا | وہ بھی دریا سے زندہ جب نکلا
شاہزادہ بچا ہوا آفت سے | دیکھوں زندہ میں تیری رحمت سے
گاہ کرتا تہا اسطرح گفتار | ملتجی ہوں یہ تجھسے اے غفار
ذکر کیا ہو خدا کی رحمت کا | ہو سکے کیا بیان قدرت کا
یہ تو مضطر اودہر سے آتا تہا | شاہزادہ ادہر سے جاتا تہا
نہ رہا ضبط ہو گیا بیتاب | اپنے آقا کی تہا بنی رکاب
بحر الفت نے ایسا مارا جوش | ہوئے دل کہول کر وہ ہمآغوش
اکدن اوسجگہہ قیام کیا | دلسے اوس گلنے یوں کلام کیا
اے دل اب اضطراب سے بچا | ہجر غم سے ہوا یہ بیڑا پار
دلسے شب بھر تو یہ فسانہ ہوا | صبح ہوتے ہی وہ روانہ ہوا
رکہتا تہا دشت نور کا عالم | مثل انجم تھی قطرۂ شبنم
خس و خاشاک سے مصفا تہا | آئینہ کیطرح چمکتا تہا
آپ فراش نسیم باد بہار | کرتی تھی دور دشت سے خس و خار
قہقہا زن چکور اک جانب | تہا پپیہے کا شور اک جانب
گل خود رو یہ زور جوبن تہا | سارا صحرا وہ رشک گلشن تہا
ایک گلشن اسے نظر آیا | رشک باغ ارم اوسے پایا
دل سے بولا کہ آخر آئی تو بو | سیر اس باغ کی بھی کرتے چلو
اپنے گل کی جو پائی واں خوشبو | دیکھا جی بھر کے اسنے جو ہر سو
سبکے مذن تھی طلسم کے شیشا | تہی صورت کا اوسمیں رنگ و بار
مالنیں بھی ہزاروں آبادہ | ایک سے ایک وہمیں عیارہ
تہیں نکو سبکی غضب طرار | ایسا ونکو کہو سنائیں ہزار

کہا اسنے مجھے نہیں منظور ہے
جسکا معشوق ایسا چھپ جاوے
اوسنے جب اسطرح سے کی تقریر
کچھ بھی اوس بات کا جواب نہ تھا
وسکی دختر نے جب سنا یہ بیان
اسنے تقریر جب یہ دختر کی
ہوئی اس گفتگو سے وہ خوشنود
کیوں نہیں عقد مجھسے کرتے اگر
گر اسی بات کا ہے تمکو خیال
دوسرے وہ اگر خفا ہوگی
رشک ہرگز نہ مجھکو آئیگا
سنکے تقریر اوسکی وہ ناشاد

سبب اسکا میں کہتی ہوں تو سن
اوسکی فرقت نے دھیان کھینچ لیا
سنکے خاموش ہو گیا وہ امیر
ہوکے مایوس وہ محل میں گیا
بولی گر اذن دیجیے اس آن
اوسکو بلوا لیں کی اجازت ہی
تمسے امید ہو گئی افزود
سمجھی میں جس سبب سے ڈرتی ہے
نہ ملی جبتک وہ حور خصال
عقد سے غم میں مبتلا ہوگی
نفس میرا نہ سر اوٹھائیگا
گو بہت اپنی دلمیں تنگ ہوا

کہکے یہ اپنا سارا حال کہا
تمہیں بتلاؤ مجھکو زیبا ہے
شاہ سے جا کی عرض حال کیا
اپنی زوجہ سے کہدی سب تقریر
اوسکو بلوا کی گفتگو میں کہوں
آخر اوس گل کو اوسنے بلوایا
نہ اگر ہو خلاف مرضی بات
عہد کرتی ہوں اسکا میں اللہ
مجھسے اصلا نہ رکہنا کچھ سرکار
ایک گوشہ میں بیٹھا رہو واللہ
مجھکو تمسے جو ہے دلی الفت
کر لیا عقد پھر بمجبوری

اور یہ کلمہ بصد ملال کہا
باوفاؤں کا یہی شیوا ہے
اوسنے بھی دلمیں جب خیال کیا
ہوئی جب وہ بھی صورت الصفا
ہو جو بہتر جواب اسکا دوں
کی یہ تقریر جبکہ وہ آیا
گوش دلسے سنو یہ میری بات
نہ کرو تم خیال یہ ایسا
دلسے کرتی ہوں اسکا میں اقرار
زیست کردونگی میں بسر اپنا
اسلیے ہی قبول سب زحمت
رکھی اوس حور سے مگر دوری

بلانا رمال کو مہ لقا کا اور اوس سے دریافت کرکے ڈھونڈھنا حسن آرا کا اور ملاقات ہونا وزیرزادے سے اور پھر ملنا حسن آرا کا

ساقیا آج دن ہے عشرت کا
پہونچا ہے اب قریب روز وصال
گو کہ ہاتھ سے اک مہ کامل
غرق ایسا تھا بحر الفت میں
زندہ دریا سے نکلی ہوگی اگر
کبھی اسطرح دلسے کہتا تھا
جان دیدوں کبھی یہ کہتا تھا
ملک میں میرا ایک ہے رمال
کہا اسنے کہ اوسکو بلواؤ
واقعی باکمال ایسا تھا

بدلی چھٹ کر تو بلا دے لال
پر ہوا شادمان نہ اسکا دل
ایکدم چین تھا نہ فرقت میں
جائیگی کسطرح فلک وہ مضطر
کسنے زندہ نکلتے دیکھا تھا
پھر وہ خاموش گاہ بیٹھتا تھا
وہ بتادیگا اوسکا سارا حال
دیر اس امر میں نہ فرماؤ
کہدیا اوسنے جو کہ ہونا تھا

پھر وہ سب سے بیٹھ ملتی ہیں
بیٹھا بیٹھا تھا روز و شب اداس
حشر کا دن بلا کی آتیں تھیں
خاک جنگل کی چھانتی ہوگی
زور چلتا ہے کسکا پانی سے
رنگ یہ دیکھا منور شاہ
حکم خالی نہیں گیا اوسکا
ہوا حاضر غرض وہی رمال
کہا پہلے ملیگا ابن وزیر

دل سے مٹتا ہے داغ فرقت کا
دختر رز کے پھول کھلتے ہیں
دلمیں آتی سیکڑوں وسواس
ہجر دلدار میں یہ باتیں تھیں
ہمکو زندہ نہ جانتی ہوگی
گئی ہوگی جہان فانی سے
اوس سے کہنے لگا کہ اے دیجا
بار ہا امتحان ہوا اوس کا
اوس سے ظاہر کیا سب اپنا حال
ہاتھ آئیگی پھر وہ مہ تنویر

کہا اسنے مجھے نہیں منظور ہے
جسکا معشوق ایسا حیف جا ہے
سنی جب اسطرح سے کی تقریر
کچھ بھی اوس بات کا جواب نہ تھا
وسکی دختر نے جب سنا یہ بیان
سنی تقریر جب یہ دختر کی
ہوئی اس گفتگو سے ہیں خوشنود
کیوں نہیں عقد مجھسے کرتے ہو
گر اسی بات کا ہے تمکو خیال
دوسری وہ اگر خفا ہو گی
رشک ہرگز نہ مجکو آئیگا
سنکے تقریر اوسکی دنگ ہوا

سبب اسکا یہیں کہتا ہوں تمکو
اوسکی فرقت نہ دیکھا جائیگی
سنکے خاموش ہو گیا وہ پیر
ہو گیا یوں وہ محل میں گیا
بولی گر ازن دیجیے اسکا
اوسکے بلوا لینیکی اجازت دی
تمسے امید ہو گئی افزوں
سمجھی ہیں جس سبب سے ڈرتی ہو
نہ ملی جبتلک وہ حور خصال
عقد سے غم میں مبتلا ہوگی
الفت میرا نہ سر اوٹھائیگا
گو بہت اپنے دلمیں تنگ ہوا

کہدیا اپنا سارا حال کہا
کہیں بتلا دو مجکو زیبا ہے
شاہ سے جا کے عرض حال کیا
اپنی زوجہ سے کہدیا تقریر
وسکے بلوا کے گفتگو میں کہوں
آخر اوس گل کو اوسنے بلوایا
نہ اگر ہو خلاف مرضی بات
عہد کرتی ہوں اسکا میں اللہ
مجھسے اصلا نہ رکھنا کچھ سرکا
ایک گوشہ میں بیٹھکر واللہ
مجکو تمسے جو ہے دلی الفت
کر لیا عقد پھر بمجبوری

اور یہ کلمہ بصد ملال کہا
باوفا و نکا یہ بھی شیوا ہے
اوسنے بھی دلمیں جب خیال کیا
ہوئی جب یہ بھی صورت الصفا
ہو جو بہتر جواب اسکا دو
کی یہ تقریر جبکہ وہ آیا
گوش دلسے سنو یہ میری بات
نہ کرو تم خیال یہ اصلاہ
دلسے کرتی ہوں اسکا میں اقرار
زیست کردونگی میں بسر اپنا
اسلیے ہے قبول سب زحمت
رکھی اوس حور سے مگر دوری

بلانا رمال کو مہلقا کا اور اوس سے دریافت کرکے ڈھونڈھنا حسن آرا کا اور ملاقات ہونا وزیرزادے سے اور پھر ملنا حسن آرا کا

ساقیا آج دن ہے عشرت کا
پہونچا ہے اب قریب زوجہ
گو کہ ہاتھ آئی اک مہ کامل
غرق ایسا تھا بحر الفت میں
زندہ دریا سے نکلی ہو گی اگر
کبھی اسطرح دلسے کہتا تھا
جان دیدوں کبھی کہتا تھا
ملک میں میرے ایک ہے رمال
کہا اسنے کہ اوسکو بلواؤ
واقعی باکمال تھا

بدلی تقدیر کی تو بلا دے لالا
پر ہوا شادمان نہ اسکا دل
ایکدم چین تھا نہ فرقت میں
جائیگی کسطرح فلک وہ مضطر
کسنے زندہ نکلتے دیکھا تھا
پھر وہ خاموش گاہ بیٹھا تھا
وہ بتا دیگا اوسکا سارا حال
دیر اس امر میں نہ فرماؤ
کہدیا اوسنے جو کہ ہونا تھا

بیچ ہے سب کی سرشت ملتی ہیں
بیٹھا بیٹھا تھا روز و شب وہ اسیر
حشر کا دن بلا کی آتیں تھیں
خاک جنگل کی چھانتی ہوگی
زور چلتا ہے کسکا پانی سے
رنگ یہ دیکھا منور شاہ
حلم خالی نہیں گیا اوسکا
ہوا حاضر غرض ہی رمال
کہا پہلے ملیگا ابن وزیر

دل سے مٹتا ہی داغ فرقت کا
دختر زن کے پھول کھلتے ہیں
دلمیں آتی تھی سیکڑوں ہوس
ہجر دلدار میں یہ باتیں تھیں
ہمکو زندہ نہ جانتی ہوگی
گئی ہو گی جہان فانی سے
اوس سے کہنے لگا کہ ای دہر
بارہا امتحان ہوا اوس کا
اوس نے ظاہر کیا سبب اپنا
ہاتھ آئیگا پھر وہ مہ

...ساحر ہی یہ اپنا ہی
...ی وہ رشک ماہ اسکی یاس
...ر دل پھر اوسکا قابو نہیں
کیا کرون عرض اگل خندان
دل سی تیرہ ہوئی ہو تمہین مفتون
ہوگئی فتحیاب گر او سیر
لڑتی ہی جیسی یہ تیرا اسد خاک
ہوگیا جس گھڑی سحر کا ظہور
بات نخوت کی پھر تو کیا کی
منہ چھپا کر کہان وہ بیٹھا ہی
ملک الموت سی جھگڑتا ہی
آ اودھر ہی نہ اسقدر بیتاب
ابھی مجھسی نہین یہ تو سہی
رکھتی تہی سب ساحرونکی سپاہ
ورنہ تیرا گلا ہی خنجر ہی
تیری آنی سی پہلی آیا ہون
مارا اک گرز تان کر اوسکو
ہنسکی کہنی لگا کہ ہوشیار
ایک ہی ہاتھ مین بعافی الفنا
بزم عیش و طرب مین ٹھہلا
نہین ملنی کا اسطرح کا جوان
ملک و دولت تمام سکو دون
دیکھون کہتا ہی کیا وہ رشک قمر

کہا اوسنی کہ خیر بہتر ہی
اس قمر پر پڑی جو اسکی نگاہ
شوق نی خوب پاؤن پھیلا
رحم دل تہا کوئی آج نہین
جنگ کرتی ہی تم جو ساحر سی
نہ اوٹھاؤ نگی سر اطاعت سی
ساتھ سی جان اپنی دہو بیٹھی
گھر اپنی خانہ باغ مین جاکر
صورت اپنی بنا ہی تہا خود
آکے زندہ نہ یا نسی جائیگا
آف جو کر دون ہلاک ہوجا
ڈینگ کی کیون تو اتنی لیتا ہی
شمس جادو کو جیسی مارا ہی
اونمین ایک ساحر ایسا تہا
زندہ تجھکو بھی میں نہ چھوڑونگا
کرلے حربہ جو تیرا جی چاہتا ہی
لوح ہوتی اگر نہ اسکی پاس
اسنی بھی ایسا ہاتھ اوسکو مارا
آکے سلطان نی خوب پیار کیا
ناچ گانی مین دن ہوا وہ تمام
اسنی احسان بڑا کیا مجھپر
کہا اوسنی یہ بات بہتر ہی
عرض کرکے اسکی پاس آیا

گر ارادہ یہ تیرا اختر سی
ہوگئی دوستی کی رسم و راہ
وسعت دل مین یکدن آئی
یہ کرنیکی احتیاج نہین
جان کھو دی ہو میری خاطر سی
کبھی موڑونگی منہ نہ خدمت سی
رخ موڑی کبھی دیکھونگی
آیا اسمین وہ ساحر اژدر
کرتا تہا اسطرح پکار پکار
خون مین اپنی وہ نہائیگا
خود بخود جلکی خاک ہوجا
جان کیون مفت اپنی دیتا ہی
تیغ سی اوسکا سر اوتارا ہی
جو خدائی کا کرتا تہا دعوی
منہ ترا آگی سی نہ موڑونگا
تا نہ ارمان دلمین رہجا
قتل اوسنی کیا تہا ہو سوار
کھل گیا اوس لعین کا بھنڈار
ہاتھ سی اپنی زر نثار کیا
رات کو اسنی جب کیا آرام
اسمین تیری ابھی ہو رائی گر
رائی الغیب یہ بندہ پرور
ذکر اس بات کا جو وہ لایا

...ن
...ا رہلا
...ن کہی
...کی
...سنی پیدا
...ین کسیحا ہی
...ہل مجھسی لڑتا
...ہی دیا یہ اسکو جواب
...سلی ہین سیکڑون ساحر
...ہی یہ دین کی فوج پہنچا
...منہ اس سی اوٹھا تو پھر ہی
...دیر سی منتظر مین تیرا ہون
چاہتا تہا ابھی تو وہ بدخو
دیکھی خالی پھر اوس شقی کا وار
سینہ اسکا تہا وہ شعلہ بار
قصر شاہی مین پھر اسی لایا
کیا سنہ نی وزیر سی یہ بیان
اپنی دختر کی ساتھ عقد کرون
اوس سی کرتا ہون میں بیان جاکر

تا ان آئی [illegible] تھا اک [illegible]
حفصنت سی [illegible] حال [illegible]
ایک سلطان [illegible]
[illegible] اوسکا [illegible] آیا
[illegible] اسکے حال [illegible]
[illegible] شاہ [illegible] کیا
[illegible] سے [illegible] حالت
آئی جس وقت [illegible]
[illegible]
[illegible] کی ایک [illegible]
ایسا [illegible]
شاہ [illegible] کرون [illegible]
[illegible] کرتا ہون [illegible] مسلمان
[illegible] لیسی [illegible]
[illegible] کی [illegible] دل کی
[illegible] ہین [illegible]
[illegible] بالون کا
ان [illegible] فالت [illegible]
[illegible] آیا جب [illegible] کر
دیکھ [illegible] ان کی
[illegible] سطر [illegible] کلام
کرنا [illegible]
[illegible]

لیے تھا وست [illegible] جام حباب
جیتا آخر [illegible] کسا [illegible]
آیا اوس [illegible]
اوسکے پاس [illegible] کہینچ کر لایا
دل سے اپنے وہ یون [illegible] آیا
اک [illegible] کیا
بات کرنیکی ہی نہ طاقت تھی
اپنی روداد کہی [illegible]
اس سخن [illegible] جفا [illegible]
تبلا غم [illegible] تنگ [illegible]
جان و دل سے فدا [illegible]
کیسی شاہ [illegible]
تیرا [illegible] پیا [illegible]
کہتا ہی مین [illegible] لاتے [illegible]
شہر سارا [illegible] کیا
کیا حقیقت [illegible] رکہتا ہی
آیا ہی یان [illegible] حال تیرا
شوق سے اوسکو عقد [illegible]
شاہ نے اوس سے کی ہی گفتار
دیتا اوسکو جواب یہ جاکر
[illegible] انجام
اس [illegible] تیغ سے [illegible]
یون لگی کرنے وہ [illegible]

لیے [illegible] غرق بالا
[illegible] عشق [illegible] آیا تہا
[illegible] سنو شاہ
اوسنے [illegible] حال
[illegible] اسکی صورت ہی
دل سے اپنی [illegible] لایا
تہا جو کہانا لذیذ [illegible]
اوسنے [illegible]
[illegible] ہمدرد اور مونس [illegible]
[illegible] نام اوسکا ہی
چاہتا ہی یہ بات [illegible]
مین مسلمان [illegible] کافر ہی
بات میری نہین وہ سنتا ہی
[illegible] محل مین آتا ہی
[illegible]
[illegible] محل مین [illegible]
وہ یہ کہتا ہی مستحق ہون مین
گفتگو [illegible]
قہقہا مار کر ہنسا وہ شریر
کوئی حیلہ نہ بر محل کرنا
بادشاہ [illegible] کے پاس آیا
سنکے یہ بات وہ محل مین گیا
کہ اجازت یہ خادمہ پاہے

[illegible] پہر [illegible]
دل [illegible]
رحم [illegible]
[illegible]
پر [illegible]
[illegible]
برف کا پانی خوب [illegible]
یون لگا کہنے وہ بحزن و ملال
حال میرا [illegible]
غم سے لیکن [illegible]
[illegible] عقد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] زبان پہ لاتا ہی
کہا اسنے [illegible] اسکا ملال
[illegible] بات
کون کرتا ہی عقد [illegible]
[illegible] جاکر
[illegible]
آج وہ کرلے جو ہو کل کرنا
اوس سے احوال سارا [illegible]
ملکہ سے یہ حال سارا کہا
اپنی محسن کو جاکے دیکھ آئے

جس طرف دیکھو [illegible] اشجار — تھی [illegible]
ایک [illegible] ہزار [illegible] — [illegible] برگ و بار [illegible]
ایک جانب کو [illegible] — چاندنی ایک سمت [illegible]
[illegible] — سب [illegible] اور [illegible]
[illegible] سامان عجیب [illegible] — [illegible] لگی [illegible] عجیب
[illegible] — جا بجا [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — بادہ خواری کی [illegible]
[illegible] — [illegible] کباب [illegible]
[illegible] کیا — [illegible]
[illegible] — پھر تو [illegible]
[illegible] — خوب [illegible]
[illegible] آگیا — اسنے [illegible]
[illegible] — لیکن اسکا [illegible]
[illegible] — تازہ [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — خود بھی اپنی شراب [illegible]
[illegible] — [illegible]

اتو [illegible] — آپ [illegible] پاس [illegible]
[illegible] اشجار — [illegible] ایک [illegible] اشجار
ایک جانب کو [illegible] پایا تھا — [illegible] ایک طرف [illegible] پایا تھا
کام [illegible] — کام کرتے تھے آدمی [illegible]
وا ہوا کیا بخت [illegible] آیا — [illegible] آیا
[illegible] کی تقریر — [illegible]
یوں لگی کرنے [illegible] — وا ہوا کیا آگئی [illegible] شریف
سنکے [illegible] حال — [illegible] حال [illegible]
[illegible] — بولی یوں [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — بولی [illegible]
[illegible] — ہوئی [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] بولی [illegible] — خوب [illegible]
بولی اونہیں [illegible] — [illegible]
جب [illegible] ہو گئی شرم [illegible] — ہو گئی [illegible]
منتظر تھی وہ بیچاری کی — جاتی ہو کب [illegible]
خواہش [illegible] — اور [illegible]
دیکھو [illegible] — ہو گئی [illegible]
ہوئی حد سے زیادہ [illegible] — یوں لگی کہنے پھر وہ [illegible]
جب [illegible] — سمجھی [illegible] آیا
بولی [illegible] تمام — [illegible] کلام
[illegible] — الہٰی [illegible]

راہ پڑا یا تخت نے گمراہ — اک جزیرہ مین پہونچا وہ ناگاہ
لب دریا اک اوسکی کوٹھی تھی — چاندنی مین وہ نازنین بیٹھی تھی
سوی دریا اوٹھی جو اوسکی نگاہ — دیکھا اوس شکل گل نے یہ ناگاہ
برق کی طرح سی چمکتا ہے — بشکل شعلہ کبھی دمکتا ہے
ہوا دوری کے سبب معلوم — ہوئی اوسوقت وہ بہت مغموم
روشنی سی کیسی یہ سجا ہے — نہین یہ معجبہ حال کھلتا ہے
ایک بولی کہ ہے یہ کچھ اسرار — آپ دیکھین اوسطرف زنہار
کوئی بولی ارے نہین یہ بات — صبح صادق ہوئی گذر گئی رات
اونہین کہتی تھی جو زیادہ شعور — بولی وہ ہنسکے اوس سے چل نچ دور
فاصلہ ہے بہا لنسی کو سو نگاہ — کام کرتی نہین نگاہ ذرا
یہ ہوا اوسکو شوق نظارہ — گئی ساحل پہ خود وہ مہ پارہ
دیکھی اک نازنین تختے پہ — ماہرو مہ جبین تختے پر
حسن تو کم ہے مگر ہوا ہے غم — جان پر اوسکی ہیبت آ پڑا ہے غم
یون کہا تم جبیو نکلو اکر — جلد اسکو نکالو تم جاکر
چمکا اوس حسن کا جو ہر اوج — سنکے ملاح دوڑی صورت موج
پر یہ اس غم کی تھی صورت — جسم مین اوسکی تھی نہ کچھ حرکت
جب کیا ہر طرح علاج اوسکا — رو بصحت ہوا مزاج اوسکا
بھول ہو کس چمپکی کیا ہی — کمر رہی ہے یہ رنج کام تمام
سنکے یہ بات اوسے نہ تاب آئی — اشک آنکھون مین اپنی بھر لائی
فلک آوارہ اور سر قدم — غم کشیدہ غریق بحر الم
جو جو لکھا تھا اپنی قسمت مین — آگیا مین سب غربت مین
حال تم اپنا صاف صاف کہو — ہمکو پہنچا اگر خلاف کہو
سنکے ایسا دل اوسکا بھر آیا — لین بلائین یہ اوسکو سمجھایا

جسلیے یا تخت وہ جزیرا تھا — اوس پہ بیٹھی وہ کا ناعم نہ تھا
سامنے رقص فرش بزم نفیس — مہوشین پہلو مین تھین انیس
آتا ہے ایک نور کا تخت — ہے وہ گویا بلور کا تخت
لاکھ اوس مین غور سے دیکھا — اوسکو پہر ایک طور سے دیکھا
بولی حیرت سے وہ بت خوشخو — مجکو بتلادو یہ ارے لوگو
چاند ہے چرخ حباب سے نکلا — نور یا سطح آب سے نکلا
کوئی بولی سمجھ گئی مین حضور — حضرت خضر نے کیا ہے ظہور
اسکہڑی آفتاب نکلا ہے — فی الحقیقت یہ عکس اوسکا ہے
تم سے ہونیکا گمان بیجا ہے — کچھ نہین عقل مین آتا ہے
دیکھ لینگے قریب آنے دو — نکرو ایسی باتین جانے دو
ہاتھ مین ور نہین کو لیکر — اوس پہ پڑنی کی جو اوسکی نظر
مثل تصویر بیٹھی ہے خاموش — دلبر اوسکی ہے بحر غم کا جوش
دیکھکر محو وہ نگار ہوئی — فرط الفت سے بیقرار ہوئی
کسی جانب نہ بہکے جانے پائے — آنچ اوسپر کوئی نہ آنے پائے
حکم عالم کو وہ بجا لائے — مع تختہ اوسے اوٹھا لائے
رحم آیا جو اوسکی حالت پر — گئی کوٹھی مین اپنی ساتھ لیکر
پوچھا پھر اوسنے یون کہ اے خوش ذات — ہمکو بتلادو جلد اتنی بات
تم پہ یہ حادثہ ہوا کیونکر — خاک مین عیش ملگیا کیونکر
بولی کیا پوچھتی ہو نام نشان — ایک ہو نام تو کرون مین بیان
سخت جان بدنصیب مین غم تخت — تفتہ دل مبتلائے آفت سخت
اسطرح سے جب اوسنے کی گفتار — بولی یون پیار سے وہ برق عذار
اس قسم سے وہ ہو گئی سمجھے — کردیا اپنا حال سب مذکور
وہ بھی بفضل خدا سے زندہ نے — دل مرا یہ گواہی دیتا ہے

ڈھونڈھتے تھے میں جا بجا غوطہ خور — بخت بد سے چلا ہے کس کا زور
سیکڑوں جال ڈالی جاتی تھی — ہاتھ کمبخت وہ غریق آتے تھے

لیے پھرتے تھے کشتیاں ملاح — بس لڑائے ہوئے تھے جان ملاح
کہہ رہا تھا ہر ایک سے یوں شاہ — لائیگا اوسکو جو کوئی واقف

زر سے دامن میں اوسکا بھر دونگا — بلکہ جاگیر و مال زر دونگا
کبھی کہتا تھا یوں بحزن و ملال — ہاتھ آنا ہے اوس قمر کا محال

ایسی ڈوبی کہیں وہ تہہ میں بیٹھی — ہم بھی اب اونکے ساتھ مرتے ہیں
نہیں منظور زندگانی اب — اس ضعیفی میں ہے یہ داغ غضب

ملکہ بھی پچھاڑیں کھاتی تھی — خاک مثل صبا اوڑاتی تھی
کبھی کہتی تھی ہائے مر گئی — کیوں سفر اوس سے بہلی کر گئی

خانۂ آرزو تباہ ہوا — روز روشن مجھے سیاہ ہوا
خلق سے وہ سدھار ابر ارمان — آیا تھا کس خوشی کے ساتھ یہاں

ایک بھی آرزو نہ بر آئی — ہائے اوسکی دولھن میں لا نہ سکی
کون لپٹیگا آکے سینے سے — موت بہتر ہے ایسے جینے سے

آتش غم سے دل یہ جلتا ہے — مشتعل شعلہ ماتم کا ہے
اسکی منت بڑھاونگی ہے ہے — کسکو دولہا بناؤنگی ہے ہے

بین سے اوسکی حشر برپا تھا — سنگدل بھی ہر ایک روتا تھا
فرط غم سے فقیر شاہ ہوا — ملک بھی سارا وہ تباہ ہوا

چھوڑ کر سلطنت کو وہ دلریش — بیٹھا دریا پہ صورت درویش
بحر غم کا پھر ایسا جوش ہوا — شہر سارا سیاہ پوش ہوا

ہوگیا گل جو سلطنت کا چراغ — گھر بنانے لگے چمن میں زاغ
ہوا اندھیر شہر میں ایسا — رات کیا دن کو ڈانکہ پڑنے لگا

زندہ بچنا حسن آرا کا بہہ کر ایک جزیرہ میں اور زہرہ نام شہزادی کا [illegible] نکال لینا

ساقیا آج ناخدائی کر — بحر غم سے مری رہائی کر
گر نہ لا کیا غضب ہوگا — اب نہ ہوگا شریک کب ہوگا

پیش آئی ہے اب بڑی مشکل — نظر آتا نہیں لب ساحل
زندگانی حباب آسا ہے — اب نہنگ بلا نے گھیرا ہے

ہو رہا ہے بہت ستم ساقی — دخت رز کی تجھے قسم ساقی
کشتی مے کو دوڑا لیکر — دیکھ طوفان اوٹھا رہا ہے سر

حسن آرا کا حال کیا لکھیے — اوس پری کا ملال کیا لکھیے
ہر گھڑی اوسپہ بار آفت تھی — جانبر کی نہ کوئی صورت تھی

چرخ کھاتا تھا گاہ وہ تختہ — ہو رہا تھا تباہ وہ تختہ
گہ بھنور سے کنارے آتا تھا — کبھی گرداب میں جاتا تھا

ڈوبتا تھا کبھی اوبھرتا تھا — آسمان امتحان کرتا تھا
حسن بھی کچھ عجیب دولت ہے — دیکھنا کیا خدا کی قدرت ہے

جس کسی شخص کو میسر ہے — قدر اوسکی ہر ایک جا پر ہے
مضطرب تھی جو وہ پری اوس آن — اوسکی خاطر وہاں تھا یہ سامان

روکتے تھے دست موج چادر آب — تاکہ اوسپر پڑے نہ چشم حباب
تھا جو گرداب بنگیا تھا حصار — پاس جانے کوئی یہ تھا دشوار

جب بھنور میں وہ تختہ در آیا — صاف بحر فنا نظر آیا
عاقبت اوسنے مضطرب ہو کر — کی دعا یوں خدا سے رو رو کر

دستگیر غریب اور کنی — پھر بروح حبیب اور کنی
پار بیڑا مرا لگا یارب — ساحل مدعا دکھا یارب

کی دعا جو بگریہ و زاری — جوش پر آئی رحمت باری
اوسکی رحمت ہوئی جو پشتیبان — بنگیا دست موج کشتیبان



اس الم سے تھا سبکا زہرہ آب | موج ماہی کا بھی جگر تھا کباب
بحر غم میں حباب سا تھا | رو کے اوس دم یہ اوس سے کہتا تھا
ڈوب جاتا میں کاش تم بچتیں | ہائے بیتاب ہوں نہ زندہ رہیں
تمسے اب اپنی یہ جمعیت ہے | نہیں اب زندگی کی صورت ہے
چین سے جب خدا بٹھائے تمہیں | گوشۂ عافیت کہاں ہے تمہیں
رکھنا جانی نہ تم ہمارا سوگ | روح کو ہوگا ناگوار اسے
دیکھو تمہیں وہ گھڑی خدا لگ کے | چرخ اسطرح سے جفا نکرے
لاے تھے مجکو کیسی محنت سے | چھٹ گئے تفرقے یہ قسمت سے
ہوئی غائب نگاہ سے وہ حور | بہگیا اور سمت وہ رنجور
غم میں اوس کے ہوا دل صد چاک | سب رعیت اوڑا رہی تھی خاک

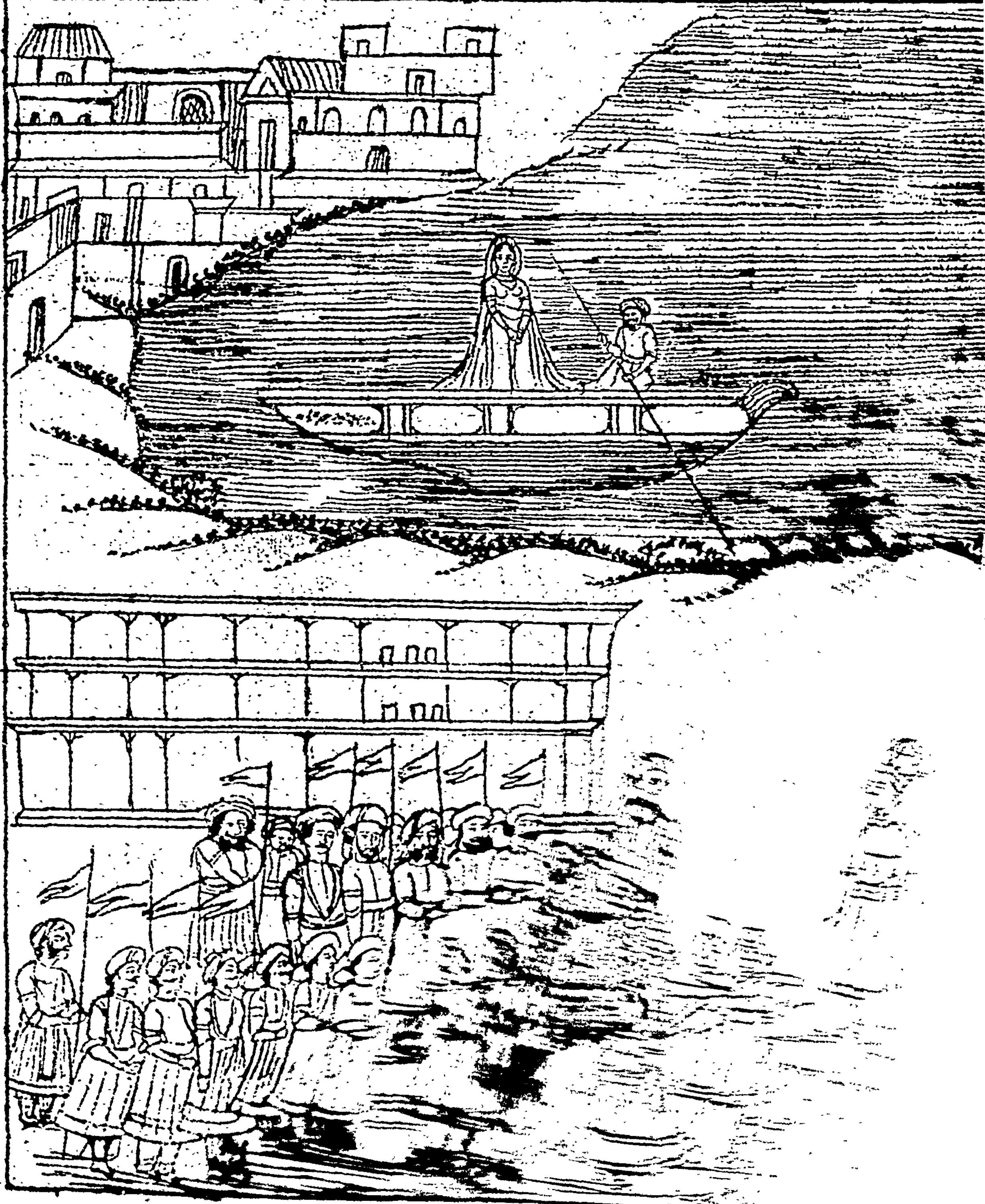
تھا عجب وقت وہ معاذ اللہ | سو رہی لہر تھی اوس قمر کی نگاہ
رنج اسوقت مجکو اسکا ہے | نہیں اندیشہ اپنا اصلا ہے
ہوگیا یک بیک واژون بخت | آسمان نے ذرا نہ زمیں سے سخت
رکھے خالق اگر تمہاری حیات | اور نہ باقی رہی ہماری حیات
میرے غم میں نہ چشم تر کرنا | عیش و عشرت میں تم بسر کرنا
بولی یہ سنکے وہ اسیر الم | نہ کرو باتیں مجھسے یہ اسدم
سمجھا ہے یہ آرزو مجکو | تمہیں ہاتھوں سے اپنے مٹی دو
تھا عجب وقت اوس گھڑی ہیہات | کہنے پائے نہ کچھ اور وہ بات
اک تلاطم بپا تھا ساحل پر | کوہ غم گر پڑے ہر اک دل پر
ابر کی طرح کوئی گریاں تھا | مثل آئینہ کوئی حیراں تھا

احل بعید تہا تہوڑی دور
سبہنے جدا جدا تختے
ی تختے پہ تہا ہر ایکا
ی جانب کو بہہ چلا کوئی
ی تہا نہ ہوش تہا دست موج
کوئی خوف سی ہوا بیتاب

اور کنارا رہا تہا تہوڑی دور
ہوئی کچہ تہ سو آشنا تختے
جز خدا تہا نہ دستگیر اوسکا
اور کنارے پہ آگیا کوئی
کہین گہیرے کسیکو غم کی فوج
ڈال لی اونے منہ پہ چادر آب

پہونچا اوسکو لیجہ لیا صدمہ آب
حسن آرا تہی ایک تختی پہ
رفقا اور جتنے تہے احباب
کوئی اولجہا سوار مین جاکر
جا کے گرداب مین پہنسا کوئی
بنگیا کوئی مردم آبی

شق ہوا وہ جہاز مثل حباب
ایک تختی پہ مہ لقا مضطر
صورت دُرد بیٹہی کچہ تہ آب
کہایا غوطہ کسینے کہبرا کر
ہوگیا مرگ آشنا کوئی
مثل ماہی تہی اک کو بیتابی



آگے اسکے گیا وہ ہرکارا | جھک کے پہلے اوسی کیا مجرا
مژدہ افزون ہو تیرا اقبال | پر بسوں شہزادہ بلند اقبال
ایک بیگ نے یہ مژدہ جب پایا | فرط شادی سے اوسکو غش آیا
ملکہ نے سنا جو یہ مضمون | ہوگئی شاد و شاد وہ محزون
جلد میری سواری منگواؤ | مجکو دریا پہ جلد پہونچاؤ
ہوا لینے وہ دریا پہ ہمام من آیا | یہہ جو تیرہ لئے اوسنے فرمایا
وارث تاج و تخت آپہونچا | اختر اوج بخت آپہونچا
خود کرونگا میں اوسکا استقبال | پھر کے گل نے جھبی کیا ہے نہال
کوچ کیا شہر سین اودہی یہ خبر | ایک سے ایک کہتا تہا ہنسکر
لینے جاتا ہے بادشہ اوسکو | ہمتو جاتی ہین ہم بھی چلیں جو
غسل کے لیے جو گہر ناہتا | سو ہی دریا وہ قصد کرتا تہا
جاکے دریا پہ خیمہ میں اوترا | تہا جو مشتاق بیحد سے سوا
جمع جتنی وہانپر خلقت تہی | اونکو شہزادہ سے جو الفت تہی
اب تو دریا ہی پر ہے شہنشاہ | جلد آسکے نظر وہ غیرت ماہ
ہو رہی تہی ادہر ہر یک مضطر | آیا آنکھ میں جو جہاز نظر
چاہتا تہا کہ ہوئیں پر | ہر گھڑی کھینچتا تہا آہ بھر کر
سب رعیت نے سبھی کیا مجرا | غل ہوا وہ جہاز آپہونچا
دم میں باد مراد سے وہ جہاز | لب ساحل پہ آیا بصد ناز
تہا مگر اوسکی یاد کا یہ احوال | دل سے زائل ہوا نہ حزن و ملال
کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے | کیون میرا دل ڈوبا جاتا ہے
سوئی دریا جو کرتی ہے نگاہ | نظر آتا ہے سارا آب سیاہ
یون ہر اک کہتی تہی پر تسکین | واری جاؤن آپ ہون غمگین
تہی وہان تو خوشی کی یہ سامان | دفعتاً اسمین آگیا طوفان

عرض کی گذرانی دہنی کیقباد | اور کہا بادشہ ہیں دل شاد
فضل خالق سے ہوگا یان داخل | جلوہ افروز ہے لب ساحل
ہوش آیا تو خط پڑہا لیکر | ہوا داخل محل میں وہ مضطر
پہر سبین یہ وہ سماتی تہی | یہ سخن وہ زبان پہ لاتی تہی
یون لگا کہنے اوسگہڑی شاہ | چلنا کل صبح کو میرے ہمراہ
جلد آراستہ ہو شہر تمام | لینے چلیں سبھی خواص و عام
ہر زبان زرق برق بیج سپاہ | لب دریا ہو خیمہ و خرگاہ
جب سنا بادشاہ کا یہ کلام | ہوگئے مستعد کو کار سب خدام
مرلقا شاہزادہ آیا ہے | پھر خدا نے یہ دن دکھایا ہے
اسقدر شادمان رعیت تہی | جسطرف دیکہئے ہجوم عشرت تہی
اسمین وہ بادشاہ عالیجاہ | لیکے اپنے محل کو بھی ہمراہ
لب دریا کبھی وہ جاتا تہا | کبھی خیمہ میں پھر آتا تہا
رو بقبلہ وہ ہاتھ پھیلا کر | یون دعا مانگتی تہی چلا کر
آتش ہجر کر رہی ہے کباب | نہیں اب طاقت ضبط کی تاب
اشتیاق اوس قمر کو اتنا تہا | خود بھی کشتی پہ آکے بیٹھا تہا
دیکھا جب آپ کو بحال سقیم | جھک گیا وہ قمر پئے تسلیم
[illegible] وہ اہل وطن | ہنو اتہا زبان سے قطع سخن
توپ پہلو کی سلامی کی | ہوگئی حد سے زیادہ سبکو خوشی
کشتی بھی شاد لشکیوں حزن | نہیں کہ دو یہ سبھی قرین تسکین
تو پلٹنی آتی ہین سیکڑون مسعود | دست بستہ ہیں پیر و غم دیا
خیمہ میں کچھ اوس سے جائی ہے | رنگ شادی نیا یہ لائی ہے
دلمیں صدمہ ہے جو دیکھا ہے | اس سے ایسا خیال آتا ہے
دیکھو قسمت کہاں پلٹتی ہے | زور رفتار عشق اولٹی ہے

جوڑنا ہاتھ ولیسی سی کبھی — روٹھ کے ہو بیٹھنا ہنسی سے کبھی
کی لگاوٹ نئی نئی گھاتیں — بے نقط سیکڑوں کہیں باتیں

اسقدر سنگدل ہے تو ور گور — ناتوان ہے بچا ہے جیسے یہ ور
عاقبت جان جیب اوسکی بچی — کہانی ہیر کی او صدف [illegible]

تم ہوا سب بدن لیسینے میں — دل کو آیا قرار سینے میں
لطف حاصل ہوا جو وصلت کا — ہوگیا دور درد فرقت کا

پایا اوسنے جو گلبدن اپنا — نہ رہا یاد اوسے وطن اپنا
آئی کچھ بھی نہ والدین کی یاد — کیا ہے بھولی او نہیں ہجر میں بیداد

جانا مہ لقا کا مع حسن آرا طرف وطن کے اور شکست ہونا جہاز کا

چلے میخانہ سے تری ساقی — آئینگے ہی جو زندگی باقی
پی ہے ہمنے شراب الباقی — کیا کار عذاب الساقی

کعبہ دین کی اب کرونگا طواف — اسی صورت سے تا آئنہ ہوں مصاف
پی ہے جیسے شراب حب وطن — خار آنکھوں میں ہو گیا گلشن

بیٹھا تھا ایکدن یہ گل مسرور — اور پہلو میں تھی وہ غیرت حور
کچھ جو ماں باپ کا خیال آیا — اشک آنکھوں میں اپنے بھر لایا

تب تک بولی کیوں مکدر ہو — جلد احوال دل بیان کرو
کہا اسنے تمہیں بتاؤں کیا — قلق جو کچھ ہے وہ سناؤں کیا

یاد آئے ہیں والدین مجھے — ایکساعت نہیں ہے چین مجھے
چاہتا ہوں انہیں کروں مسرور — ہونگے وہ میرے ہجر میں رنجور

بولی وہ حور کیا قباحت ہے — کیا تمہیں بس جینی کی حاجت ہے
میں بھی مشتاق ہوں چلونگی ساتھ — لیلو بند یکا اپنے ہاتھ میں ہاتھ

کر کے اوسوقت اس سے یہ تقریر — تھی جو اوس باہر وکی دست وزیر
اس قمر کی خوشی جو تھی منظور — کیا اپنی جگہ سے معمور

تو وہ تھی اوسکی خیر خواہ قدیم — پیر کیا اسطرح اوسے تعلیم
رکھنا راضی میری رعیت کو — اونکو اصلا نہ کچھ اذیت ہو

سبکو اپنے سپرد تم سمجھو — سونپتی ہوں تمہیں میں خالق کو
سب نشیب و فراز سمجھا کر — مال و دولت تمام دکھلا کر

لے لئے کچھ ضروریات سفر — اور کہا اس قمر سے یوں ہنسکر
لیجیے ہمتو ہو چکے تیار — تم ہو چلنے نہ چلنے کے مختار

[illegible] خوش ہوا وہ مایہ ناز — کہا آراستہ ہو جلد جہاز
چند دن میں وہ ہو گیا تیار — لیکے ہمراہ سب رفیق و یار

[illegible] وہ گل سوار ہوا — عزم ہے جانب دیار ہوا
کھل گئے بادبان چلا وہ جہاز — لے اوڑا صورت صبا وہ جہاز

[illegible] پہنچا — خادموں کو وہاں یہ حکم دیا
چھوڑ دو اب جہاز کا لنگر — ہم کرینگے مقام اس جا پر

[illegible] سنا — ناخدا نے جہاز ٹھہرایا
دست نازک میں اپنے لیکے قلم — کی یہ عرضی پدر کو اوسنے رقم

[illegible] — شاہ گردوں وقار عرش سریر
بندہ یاں بامراد آیا ہے — خادمہ ایک ساتھ لایا ہے

اوسمیں [illegible] — [illegible] اوس آستان دولت کے
ہوئیگا خاکسار یہ حاضر — کردیا ہے غلاموں کو باہر

[illegible] ہی کی [illegible] — [illegible] کہ یہ کی تقریر
عہد دولت یہ تو اسے لیجا — جلد یاں جواب لا اسکا

[illegible] — [illegible]
جبکہ عبادشہ ہوا آگاہ — بولا خوش ہو کے لاؤ یاں للہ

اوسکو آزردہ جب بہت پایا / غیض سے اوس حسین نے یہ فرمایا
عذر کرتی تھی کہہ مناتی تھی / کبھی رو رو کے یون سناتی تھی
اور کے بر مین گر لگی پیار / تا ہو وہ کسی پہ عشق اظہار
کہتے ہو مجہسے چپ ہو گیا خوب / جرأت نکالی ہے تمنے تو کیا خوب
سجدا مین بہی اوس دو لگی جواب / دلمین ہو جاوگی بہت بیتاب
خود ہی کہتی ہو اور مکرتی ہو / نام پہر دوسرونکو دہرتی ہو
ہان مترجان جب برا مانو / کوئی کہتا ہو کچہ اگر تمسے
جانتی تھی تنک مزاج ہمے / یہہ تو ثابت ہوا ہمین اسدم
ہوا اوٹہوا اٹ پاؤن پیدا / آو میرے گلے سے لگ جاؤ
بولی جو چاہو داب کملا / نہین اسکا گلا ذرا مجکو
پر نہین ایسی تمہین بہاتین / چہلین یہ مجکو خوش نہین آتین
جسکہ یہ چہلین ہو چکین باہم / بولی دخت وزیر یون اسدم
پہہ بہی رخت سفر کو دور کرین / پہر اونستین حضور کرین
دید فی دو نو تو لگی نکہار ہوے / بعد مدت کی ہمکنار ہوے
جسکہ یہ مژدہ جانفزا پایا / ہو کے بیتاب وہ وہان آیا
داغ دوری مٹانی آیا ہے / کچہ تصدق بہی ساتہ لایا ہے
کہ یہ مہر او وزیر زادہ ہے / مجکو فرزند سے زیادہ ہے
کہا اوسنے کہ کون جیتا ہے / جو کہ ہو غیر اوس سے پردا ہے
جہجہے سب پری وپیارے ہے / بلائین دینے لگی ہمکنار ہوے
سبکو انعام شاہ مو کو دیا / سبکو رخصت کر اک بستر کو لیا
شوق اپنا یہ گل کہانی لگا / اور رغبت ہوس بڑہانی لگا
مصحف رخ کا بوسہ کہہ لینا / ہو گئے متفہم نگاہ ہنس دینا
لے لیا بوسہ اوس شکر لب کا / کہا اوسنے جو حرف مطلب کا

نہ برا مانو تو گناہ ہوا / حال کیون اسقدر تباہ ہوا
آج سی ہمنے ایک سیکہی بات / سبحان اللہ ہی بہت یہ اچہی بات
بولی وہ سنکے طنز کی باتین / آپ اپنی زبان کو روکین
خیر اگر آپکو ہے شعر منظور / مین بہی باہر نہین ہون آپ سے دور
بات ہی آپ کی کہ ماہی ہے / یہ تو تقریر خوب سیکہی ہے
بولی وہ منہ خدا سے ڈر رنڈی / ایسی باتین مجہسے کر رنڈی
رونی صورت نہ اب بناؤ تم / بات کوئی نہ دلمین لاؤ تم
چہیڑتی تہی تجہے تو مین سجدا / کرتی ایسا گمان سو داتہا
سچ کہوا تو کچہ ملال نہین / میری جانب سے کچہ خیال نہین
کچہ مین ایسی نہین تہی دل آزردہ / جو کہ ہوتی ہے مفسی مین آزردہ
تمسو طالب ہو اور وہ ہو مطلوب / مجکو یہ گرمیان نہین مرغوب
اتہو لللہ ای قمر اندام / بدلو پوشاک اور کرو حمام
آخر اون دونون نے کیا حمام / گرچہ خورشید کا ہوا احمام
سنی مونس نے جب خوشخبری / ہو گئی اوسکی کشت خشک ہری
کی محلدار نے یہ آکے خبر / آپکا مونس ای مہر انور
شاہزادی نے جب سنی یہ خبر / ملکہ سے یہ بولا خوش ہوکر
ہو خوشی آپکی اگر اس آن / سامنے اوسکو مین بلاؤن یان
آیا وان صاحب تمیز و شعور / ہے دگر ملکہ وہ ہوئی مسرور
بیٹہے جب ملکہ شہ خرم شاد / گائی رقاصون نے مبارکباد
شوق وصلت نے کسکو مضطر / لیٹے یہ دونون اک چہپرکہٹ پر
پاؤن دوبا کبہی بلائین لین / سر کہ ہر سے اوتار اقسمین دین
کر لیا اوس پہ ہاتہ جب تجر / یہ نکالی وصال کی تدبیر
آنکہ غصہ کی وسنی دکہلائی / تیغ ابرو پہ اپنی بل لائی

دل لگا کر اٹھائی وہ بیداد ۔ دودھ مجکو چھٹی کا آیا یاد
تیری خلقت مین بیوفائی ہے ۔ بوٹی بوٹی مین کج ادائی ہے
تجکو قاتل مین اپنا جانتی ہون ۔ اب تری بات کب مین مانتی ہون
دل لگا کر نہال ایسے ہوے ۔ جمع گرد ملال ایسے ہوے
خوب وہ ان جا کی چھاؤنی چھائی ۔ شکر صد شکر اب ہی لہر آئی
بولا سن سنکے یہ وہ غیرت ماہ ۔ کیسا معشوق اور کیسی چاہ
آفت روزگار ہمین شہزادین ۔ قہر ہے روزگار ہمین شہزادین
ورنہ ہوتا ہے ہر دن جھگڑا ۔ بلکہ تا زیست رہتا آوارا
تیری سر کی قسم لڑادی جان ۔ اپنے نزدیک تو فدا کی جان
اب کہانتک کہون تجھے زنہار ۔ خوبی بخت سے رہا مجبور
صورت زلف اب نہ برہم ہو ۔ پھر حق اب تو مجھسے ملجاؤ
ہمین مجرم سہی خطا بخشو ۔ تمہین احم سہی خطا بخشو
یون اگر آپکو نہ باور ہو ۔ مجھسے درگاہ مین قسم لے لو
بولی جھنجھلا کے وہ کہ چل تجکو ۔ اصاف سطور سے ہوئی ہین ضرور
چلو ملجاؤ ہو چکے نخرے ۔ اٹھ تڑپاؤ ہو چکے نخرے
وجہ سمجھی ہین اس حمایت کی ۔ صاف آتی ہے بو محبت کی
آپ کے گر نہ خاطر ہے ۔ کیجیے عیش اس سے حاضر ہے
بولی جھنجھلا کے یون وہ غیرت ماہ ۔ تم سے کہتی ہو بدگمان واللہ
آگ لگجائے عشق کو در گور ۔ دیکھون گر اس نظر سے چشم ہو کور
خیریت ہے مین یار باز نہین ۔ دل لگانے مین امتیاز نہین
ہو مبارک تمہین کو انکا وصال ۔ آنکھین پھوٹین اگر ہو کچھ بھی خیال
واہ کیا کہنا تیری عصمت کا ۔ شہرہ ہے دور دور عفت کا
ایسی باتو تنہی جب چپکی وہ شہزادی ۔ ہو گئی برہم او سنکی تقریر

مجکو نفرت ہے تیری صورت سے ۔ ہو آئی ہے ایسی منت سے
مرکے سو بار تو جو پیدا ہو ۔ تو بھی باور مجھے نہ اصلا ہو
اٹھیان ہمتو رگڑین فقیر ہیں ہمتو ۔ تم ہو مشغول عیش و عشرت مین
اب صفائی مجال ہے دل کی ۔ ہو جو راضی مجال ہے دل کی
دل لگا یا ہے کس سے بتلاؤ ۔ اب بھی کیون آئی ہو وہین جاؤ
شہزادین آپکی ہے آسمان ہمین ۔ سچ جو پوچھو تو شہزادین ہمین
شہر خرد آپ سے خدا نے کیا ۔ حل اگر عقدہ تقضی نے کیا
تجکو واللہ خود بہ ہنہ ملو ۔ ہو گئے ہین جلد آتیک آیکو
ہر گھڑی ایک ملال تہا مجھکو ۔ کیا کہون جو ملال تہا تجکو
جلد مطلب جب حصول ہوا ۔ اسپہ حاضر یہ دل ملول ہوا
منتون پر کرو ہماری نظر ۔ دفعتا کیون پہر ہماری نظر
اب کرونگا نہ کوئی ایسی بات ۔ چلیے جانا گذشتہ را صلوات
کر دون مسطور عہد نامہ بھی ۔ لیلو اپنے جو عہد نامہ بھی
بیٹھی تھی او سکے جو خجستہ شیم ۔ بولی یہ رنگ دیکھکر وہ شہزادی
شاہزادی نے جب سنا یہ کلام ۔ ہنسکے اوس شوخ سے کیا یہ کلام
چلو باتین نہ یہ بناؤ تم ۔ ایسی خوبی نہ اب جتاؤ تم
مین نہ زنہار سوت جانو گی ۔ کوئی طعنہ نہ بہول کر دو گی
مجھسے ایسا نہ تم کلام کرو ۔ کسی خیلا یہ اہتمام کرو
لیے مرتے ہو کیون غیر بہت لو ۔ ہے میسر یہ خوش نصیبو تمکو
جھوٹ کرتی نہین ہے بات بیان ۔ اپنی مرتا ہے ہو نہ شب جہان
ملکہ بولی کہتی ہے ہو ۔ سچ ہے کیا جانون کیونکہ اداری ہانا
سچ ہے تم ایسی پاک دامن ہو ۔ اسپہ کہاتی ہو ان قسم تم تو
ایسی بہتر نہین ہنسی تمکو ۔ کسی احمق کا جاکے جی لیجو

داغ سینہ پہ تازہ تازہ ہے
خاک رخ پر بجای غازہ ہے

یون لگی کہنے دیکہکر اوسکو
یا الٰہی یہ میرا لعبہ ہے

گاہ کہتی تہی کیون نہ آئیگا
رخ تا بانکو کب دکہائیگا

نہوا جب ثبوت کچہہ آسپر
ہو گیا غمسے حال نوع دگر

دل کو دست الم جو ملتا تہا
رنگ رخ ہر گہڑی بدلتا تہا

بولی گہبراکے خیر ہی کیا ہے
کسلیے یہ اوداس چہرہ ہے

اسگہڑی آپ مین نہین ہو نمیر
دل کہین جی کہین کہین ہو نمیر

دیکہہ استادہ ہے جو وہ گل تر
کردیا اوسنے اسگہڑی مضطر

جیسے دیکہا ہے وہ رخ پر نور
مجہسے کہتا ہے یہ دل رنجور

کہا اوسنے دروغ گو ہے دل
بند ہی اس بات کی نہین قائل

گر وہ ہوتا تو کیون ٹہہر جاتا
کسلیے یہان سے وہ چلا آتا

اک پریزاد کو اوسنے بلواکر
کہا اوس رشک گل کو دکہلا کر

لائی ہمراہ اوسکو وہ جاکر
کی خبر اوس نگار سے آکر

ایک عالم ہے خاکسار ترا
فوق ہے اوسکو شہریار ترا

عقل پہ اپنی پہر ملامت کی
بولی بیکار مینے وحشت کی

ہمکو صاحب جواب یہ دو تم
کیسے مجنون کی ہمقدم ہو تم

ہے عیان رخسے خاک ہش دل
کسطرف لیلی ہے خواہش دل

بولا یہ سنکے وہ خجستہ نہاد
ہون میں خود رفتہ کچہ نہین ہے یاد

گہر جو پوچہو تو دشت غربت ہے
رنج مجکو بجای راحت ہے

میرا لیلی منش نہین ہے دور
محمل دل مین ہے مقیم وہ حور

کوئی کہتا ہے عاشق ناشاد
کوئی کہتا ہے خانمان برباد

کہتے تہے لوگ مہ لقا ہمکو
سڑنی سودائی ہے لقب اب تو

... غیر حال ہوا
اور محرم کو بہی ملال ہوا

تو فلک نے اسے مٹایا ہے
اب بہی یہ ستمگر و نسی اچہا ہے

وہی انداز ہے وہی صورت
وہی چتون ہے اور وہی قامت

بعد مدت جو اوسنے دیکہا تہا
دلکو ہر بار اوسکی دہوکا تہا

تن سے پرواز روح کرنے لگی
بار بار آہ سرد بہرنے لگی

آئی اتنے مین وان جو دخت وزیر
اوس پریرو کو دیکہکر دلگیر

کہا اوسنے ارے بتاؤن حال
صدمہ درد و غم سناؤن خیال

تہام کر اپنے دل کو اکباری
مہ لقا کو دکہا کے کہنے لگی

خانۂ دل جلاکے خاک کیا
جان کو بہی میری ہلاک کیا

جسکی تیغ ادا سے بسمل ہے
دیکہہ اسکو یہی وہ قاتل ہے

کرون تسلیم بات یہ کیونکر
ایک صورت کے ہین ہزار بشر

میری کہنے کا گر نہین ہے یقین
کیے دیتی ہون اسکو ذہن نشین

وہ مصیبت زدہ کہڑا ہے وہان
اوسکو لی آتو اپنے ساتہ یہان

پاس چلمن کے اوسنے بلوایا
کی نظر اوسپہ جب تو یہ دیکہا

اوسکو پہچانا اسنے آخر کار
سمجہی ہے تو وہی یہ گلعذار

دیکہکر اوسکی سمت کو اکبار
اوس سے کرنے لگی وہ یون گفتار

کتنی مدت سے دشت گردی ہے
کہو لیلی کہان تمہاری ہے

بار خاطر نہو اگر اے ماہ
نام سے اپنے کیجیے آگاہ

کیا سناؤن جو مجہپہ گذرا ہے
پیش آیا وہی جو لکہا ہے

بلبل گلشن محبت ہون
تو گرفتار دام الفت ہون

نام اپنا بتائے کیا ناکام
دل لگاکر ہوی ہزارون نام

جب موافق کبہی زمانہ تہا
حسن کا اپنی بہی فسانہ تہا

جبکہ یہ اوس حزین نے کی تقریر
دل پہ دونونکے کرگئی تاثیر

لگ گئی ہچکی اسقدر روئین
تکرے تکرے ہوا جگر روئین

آشنا سے گلا ہی کرتی ہو
جھینکتی ہو کبھی نصیبوں کو

غصہ لوگوں پہ ہم نکالتی ہو
لب کہتی ہیں عجب بات نالتی ہو

ابہی جیتی ہو کچھ نہیں بگڑا
دل کو سمجھاؤ اب برا ہی خدا

چند دن میں بنائی یہ سبب
دیکھ کے شکل عرق ہی ہو وحشت

خاک تہر کوئی تمہیں سمجھائے
کون سہودہ اپنا مغز پھرائے

چہرہ گیسی ہے داغ پر ایسی
بات سنتی نہیں کسیکی بہی

کہا نہ سنے یکا تو بہلا کیا ذکر
سر کہلا ہے تو کچھ نہیں ہے فکر

مضمحل کر دیا ہے یہ جی کو
منہ لگاتا ہی جہوڑا مستی

آنکھ آئینہ سے چرانی ہو
منہ سے کچھ نہیں کہانی ہو

اسلیے چہوڑ تو نکو دمی ہے شگفت
ہاتھ کہینچا تھا سے بہی سر ست

کار ساز جہان ہے بے قدر
کچھ نہ کچھ ہو ہی جائیگی تدبیر

کیہوا و پہنچ نگاہ اب ہم
منہ کر دیگا وہ یہ رنج و الم

شاد سطر جیسے ہو دلکو بہلاؤ
سیر گلزار کو کبھی جاؤ

کہ یہ ہو دل بہت پھر کہیے آپ
چند روز اور صبر کیجئے آپ

دل لگا ہی یہ دیتا ہے سر بار
آج ہی کل میں تا صبح نگار

آنا مہ لقا کا ادہر ملاقات ہونا شہزادی سے اور باہم شکوہ و شکایت ہونا

سنا تھا اب فراق یار سے شاق
دل بہت پھر دیا ہے مشتاق

فرقت وحشت رزنی یار آہ ہے
ہجر اک دم کا ناگوار ہے

اشتیاق و جام جاہد حاضر
پہر رہا ہی خمار سے اب سر

رخ جاناں کی آج ہو گی دید
دن ہے نور روز اور شب عید

آج بلبل سے وصلت گل ہے
ہے کے دیکھیں کیا تامل ہے

ہو چلیں آج سب دا شاطر
انکو جی بہر کے یار کو دیکھیں

مہ لقا کی ادہر یہ حالت تہی
شوق دیدار کی جو کثرت تہی

پہر کسطرح سے کسی جا پر
ٹھہرتا تھا وہ کبھی دم بہر

چلتے چلتے جو تہکا ہے یہ پا
یہ سخن وہ زبان پہ لاتا تھا

اب نہ گہبراؤ دل مضطر
یہاں سے نزدیک ہے در دلبر

ناتوانی تواں ہی طاقت و
در جاناں پہ یہ حزین دم لے

سچ تو یوں ہے اگر یہ سختی
رہی ثابت قدم نہ چہوڑ گئی

چاہتی ہے یہ چلد کی ہی راز دار
شاد ہو جاوے خاطر ناشاد

ایک مدت کی بعد وہ گل تر
پہونچا اک روز یار کے در پر

خوب جا وسوقت شاد و شاداں
نخل امید با مراد ہوا

آگئی جو مصیبت اپنی یاد
لگا رونے وہ غیرت شمشاد

اوسکو ہم کہتی ہیں کیسی شہزاد
وہ جو مہرو کو تکیں اپنی بیٹھی تہی

اس حزین کی سنی جو آہ و داد
کانپا اوس حور کا دل پر درد

پر آٹہتا ہے نالہ و شیون
ہو گیا تازہ اوسکا زخم کہن

تہی جو وہ دلپہ چوٹ کہاتی ہوئی
ایک مہرو سے دل لگا کہ تہی

مرغ بسمل کی طرح تڑپا دل
لے اوڑا اور ہمت اسکا دل

رہی سکتے میں پیر تک وہ پری
دل بیتاب سے یہ پہر بولی

دیکھتا ہی ہے ابر نصیب ہے یہ
اپنا ہمدرد او حبیب ہے یہ

یہ بہی عاشق کسی پہ پکا ہے
اسنے بہی رو یہ ہجر دیکھا ہے

کہ چکی جب ادا ہے یہ گفتار
جا چکا تھا جو اوسکا صبر و قرار

ز فتنا کی جوا و سطر فلکو نظر
دیکھتی کیا ہے وہ پری پیکر

کہ ہے استادہ در پہ اک شمشاد
درد آمیز اوسکی ہے فریاد

نہ ہوش ہے اپنی تہ بدنکی خبر
ہے سر و پا سے یہ ثبوت گواہ

دشت مہر و وفا کا مجنون ہے
یہ کسی لیلی منش کا مفتون ہے

دو نہیں کیا آپکو اب اسکا جواب | مجھکو تو ہرگز نہ جانتی تھیں شتاب
بات میری آپ مانتی تھیں | بلکہ دشمن حضور جانتی تھیں

تا بتو باور حضور کو آیا | اک سر مو بھی فرق کچھ پایا
یا ابھی آپکو ہی باقی شک | نہیں اسکا یقین ہوا اب تک

اسکو الفت ذرا بھی ہوتی اگر | نہ کسی جا ٹھہرتا وہ دم بھر
اب بڑی چیز بھی اگر وہ اٹھائے | تو بھی باور مجھے حضور نہ آئے

عاشقی کا یہ ایک حیلا تھا | اوس فریبی کا یہ بھی فقرا تھا
تو یہ صاحب نہیں یقین ہمیں | کہ ادا کر رہا ہو وہ شرطیں

کم کوئی ایسا بیوفا ہوگا | اوس سے بڑھ کر نہ پُر دغا ہوگا
ایسے ہی اعتبار کھوتے ہیں | با وفا کا وقار کھوتے ہیں

عاشقی جھوٹ سچ جتاتے ہیں | دام میں نا بلد کو لاتے ہیں
یہ تو ہے اونکے باتیں تھا کام | ہیں یہ مشتاق ہمیں کیا ہے کلام

ہم تو پہلے ہی سمجھے تھے حضور | نہیں آنے کا وہ بت مغرور
آپکے ڈر سے کچھ نہ مارا دم | اوسکی تقریر سب سنا کیے ہم

اب یہ لازم ہوا ہے بت تجھکو | نام ایسے کا بھول کر بھی نہ لو
اس سے بڑھکر کوئی حماقت ہے | یہ نرالی جہان میں الفت ہے

وہ تو ہرجائی اور بے درد جوان | تم دل وجاں اوس پہ ہو قربان
سنکے یہ وہ پری ہوئی بیتاب | آخر اوسکو دیا یہ اسکا جواب

اری رنڈی ذرا سمجھ میں آ | خوبی عمر ہی کی اپنا منہ ہوا
ہے لگانے بجھانے میں مشتاق | ہو گی کچھ دن میں شہرۂ آفاق

نہیں غیبت کسیکی کرتے ہیں | یوں نہیں نام پیچھے دھرتے ہیں
ہے یقین تمنے بھی سنا ہوگا | بیٹھے پیچھے کہے جو کوئی برا

لعنت اوسکو فرشتے کرتے ہیں | اور ذی فہم نام دھرتے ہیں
مانتی ہوں تمہاری بات عجب | بیوفا ہیں زمانہ میں کیا سب

سچ تو یوں ہے کہ آپ جیسا ہے | ویسا ہر ایک کو سمجھتا ہے
لاکھ کوئی کہے نہ مانونگی | بلکہ برعکس بات جانونگی

چھوڑیں انکو نہ پیچھے سب | چاند پر خاک ڈال سکتے ہیں کب
لوگو کیا تمکو ہاتھ آئیگا | وہ اگر مجھسے چھوٹ جائیگا

تمنے مانا کہ بیوفا ہے وہ | سچ ہے لاریب پُر دغا ہے وہ
صادق القول بھی نہیں زنہار | اور پیدا کیا ہے وان دلدار

آہ بے رحم ان نہ آئیگا | سوز غم سے ہمیں جلائیگا
آنکھوں میں نمک اور جگر میں ٹھنڈک ہے | لوگ بکتے ہیں کیا انہیں جھک ہے

[illegible] جانتے ہو ہوا | ہم بھی بات ایسی نہیں سنا
ایسی بے وقر سے نہ عشق کرے | کبھی ایسے شخص سے وہ ڈرتا

[illegible] اپنا اب | نہیں اب ایسے بھی بہتر تا دل
شاہزادی کا جب سنا یہ بیان | سمجھی ختہ وزیر یہ آسان

[illegible] | میرا کہنا نہ کچھ کریگا اثر
پھر تو کی اوسنے اسطرح تقریر | ہمنے مانا یہ ای قمر تنویر

[illegible] | ہمیں ہے شک کہ تم وہ جھوٹا ہو
آئیگا وہ یہی یقین ہمیں | کر رہا ہوگا وہ ادا شرطیں

[illegible] | [illegible] کہ اوس میں منتی لگا
نہیں کہتی کہ عشق ترک کرو | مثل فرہاد جان شیریں دو

حسن نے ہی تمہیں کھو دیا سب | بحر غم میں ڈبو دیا سب
حق یہ کہتی ہو جیسے شہزادی | ایسی دلدار حضور نہیں

یون کہا تہا کہ جا بر آؤنگا
جو کہ زیبا تہا وہ کیا تمنے
یہی الفت کا کیا نتیجہ ہے
حرکت یہ نہ تمکو زیبا ہے
از رہ بد ذات اور کیا کوسون
تہی محبت نہ تجہسے گر اے ماہ
تمنے جسکے لیے سہے یہ الم
چھٹ نہ جائیگی یا اونکی ہمدمی
بخدا تم نہ یہ خیال کرو
جسکی تیغ ادا سے ہو مجروح
اپنی جاہتی سے جو ڈرتے ہو
یہی کہہ کہہ کے وہ قمر تنویر
دیکہتی تہی جب اوسکا غیر احوال
بلکہ آپکا کدہر ہے خیال
راز دل کچہ زبان پر لاؤ
اب سفر جان نزار کرتی ہے
کہلی جاتی ہون اس الم سے مین
راہ پر اوسکو جب مین لاتی ہون
اپنی خوسی کمال حیرت ہے
آزمایش ہو دلکی کیا منظور
کیا یہی حشمت کی اب بن آئی ہے
بیچائی یہ جان مرنے لگی
جسطرف آنکہہ نیت اوٹہاتی ہے

دیر ہر گز نہ مین لگاؤنگی
نام سچو نکار کہہ لیا تمنے
جو کیا تمنے یہ بہی ہوتا ہے
بات جو تمنے کی وہ بیجا ہے
مگر اتنا خدا سے چاہتی ہون
بات کا اپنی جا ہے تہا نباہ
مین دلاتی ہون اوسکو سر کی قسم
کچہ نہ حسرت گہٹی کی جب تنہا کی
ہم نہ روکینگے تم قسم سے لو
جسکے دیکہے سے تنمین آتی ہے روح
اسلیے تم گریز کرتے ہو
پہرون روتی تہی مثل ابر مطیر
ہوتی تہی مبتلا ہے رنج و ملال
سوچتی دلمین اس الم کا مآل
دل ہی دلمین کوفت ہم کہا
کیا بتاؤ ہمین کیا گذرتی ہے
ہونگی جان بر اوسکی غم سے مین
اور رونا خلاف پاتی ہون
کچہ نئے رنگ پر طبیعت ہے
کرتی ہے مجکو بیکسی مجبور
شرم آمادہ جدائی ہے
آبرو سے گریز کرنے لگی
دشمن جان ہر ایک کو پاتی ہون

تم سالم ہوگا صادق الاقرار
بولین اب بہی تمہارا ہی انصاف
دیکہہ غیرت جو کچہ ہی کہتی ہو
تا ہی کیا جان کو عذاب دیا
جیسا مجکو پہنسایا آفت مین
خیر اس تذکرے کو جانے دو
شکل اپنی ذرا دکہا جاؤ
ہو اگر یہ تمہارے دلمین ڈر
کبہی کہتی تہی یون وہ خستہ جگر
رنج اوسکا نہین گوارا ہے
کہین ایسا نہو بگڑ جائے
جو کہ اوسکی وزیر زادی تہی
لیکے اوسکی بلائین گہر وہ شریر
گر یہی کچہ جنون کا سامان
کہتی تہی اوس سے یون وہ غیرت حور
کہ نہ اب تک پہرا وہ پردیسی
غم کے پہندے مین آگیا ہی دل
اب نہین اپنا زور چلتا ہے
چاہتی ہون کہ اوس سے فرقت ہو
آنکہہ ہر ایک سے چراتی ہون
طائر ہوش پر کو تولتا ہے
صبر بیٹہا ہے اب کمر باندہے
شاہزادی نے سنکے یہ تقریر

خوب عہدہ وفا کیا ای یار
آنکہین پہوٹین ذرا کہو جو غلط
زہر کہا جاؤ تم کہ ڈوب مرو
آتش غم سے دل کباب کیا
تو بہی لوٹین پہ سہہ مصیبت مین
گوش دل سے یہ بات میری سن
مثل بسمل ہمیشہ تڑپاؤ
کہ نہ مین آ بہی پاؤنگا جا کر
کہل گیا حال آپکا مجہپر
ہم سے اسواسطے کنارا ہے
اپنے کوچے کی خاک چہنوانے
الفت اوس سے بہت وہ رکہتی تہی
اوس سے کرتی تہی اسطرح تقریر
دشمنونکی یہ جی کی کد و کر جان
کیا کہون تجہسے حال اے انیس
راہ بہولا ہے کیا وہ پردیسی
سخت آفت مین مبتلا ہے دل
آج ہی کل مین دم نکلتا ہے
بدلے الفت کے اب عداوت ہے
جی مین گہٹتی ہون تلملاتی ہون
دمبدم ہر وقت دل ٹوٹتا ہے
قصد ہے کچہ تیجیے پہلے
کہتی تہی اسطرح سے خستہ جگر

بیان بیتابی حسن آرا شہزادی کا فراق مہ لقا مین اور سمجھانا وزیرزادی کا

دل زمانے سے اوٹھ گیا ساقی
سجدا اب نہیں ہے تن باقی
عشق ہے یہ بنای رنج و ملال
عیش و راحت کا ہے اسے زوال
گل سے آتی ہے بوی سنگدلی
ہے عیان غنچہ کی بھی تنگدلی
نہیں ہرگز خلاف میری بات
کیون تو برباد کرتا ہے اوقات
سونگھ لے گر وہ باغ رکھتا ہے
اب جگہ قیل و قال کی کیا ہے
اٹھ جا نہیں چلن ہے کہو تیکا
ٹپکا کتا ہے اسکو جو ہو کھرا
ہے عجب رنگ پر ریاض جہان
مثل گل کوئی گر ہوا خندان
گلشن عشق مین خزان آئی
خاک مین مل گئی وہ رعنائی
نہوئی پھر ہنسی سے لب آگاہ
رہا تا حشر صدمہ جانکاہ
خار دیتے ہین اس چمن کے گل
خوب آگاہ ہے دل بلبل
وصل جاتا رہا اگر فراق ہوا
اک نظر دیکھنا بھی شاق ہوا
حسن آرا کا ہو گیا تھا یہ حال
زندگی اوسکو ہو گئی تھی وبال
دوری مہ لقا مین لیل و نہار
رویا کرتی تھی مثل ابر بہار
تھا نہ آب و غذا سے بھی کچھ کام
بادہ اوسکو سمجھتی تھی وہ حرام
فرق طاقت مین آتا جاتا تھا
رنگ اپنا الم جتاتا تھا
شکل غم دیکھی تھی جو پہلی پہل
دم اولجھتا تھا جان تھی بیکل
اشک آنکھون مین بھر بھر آتے تھے
پاؤن صحرا کو اوٹھے جاتے تھے
ضبط کرتی تھی ٹالتی تھی حضور
دل کے ہاتھون سے تھی مگر مجبور
نہ کسی طرح جی سنبھلتا تھا
طفل کی طرح وہ مچلتا تھا
جیتی تھی بس وہ اس سہارے پر
آئیگا آجکل مین وہ پھر کر
جب کہ آنے مین اوسکو دیر ہوئی
زندگانی سے اپنی سیر ہوئی
نہ رہا اختیار کچھ دل پر
جوش وحشت نے خوب اوٹھایا سر
کرکے پیش نظر تصویر یار
اوس سے کہنے لگی وہ یہ گفتار
شوق دیدار مین تری ای یار
جان آنکھون مین آئی آخر کار
ایک دو دن کی میہمانی تمھین
بسکہ عشق ہیجان ہے تمھین
دیر آنے مین گر لگاؤ گے
ہمکو زندہ کبھی نپاؤ گے
تمنے جانیکا جب ارادہ کیا
یاد ہوگا کہ ہمنے روکا تھا
بات میری نہ ایک بھی مانی
وہی گزری تھی جو کچھ ٹھانی
کہہ گئے تھے یہ ای قمر طلعت
آونگا پھر کے مین بعجلت
ہین اگر آپ صادق الاقرار
دیر آنے مین کرتے ہو بیکار
گر نہ وعدہ وفا کروگے تم
کیا خدا کو جواب دوگے تم
ناک مین دم ہے سخت جانی سے
مرگ بہتر ہے زندگانی سے
طعنے دیتی ہے خوب وحشت و زیر
کٹی جاتی ہون ای قمر تنویر
تم پہ وہ اتہام کرتی ہے
طنز سے یہ کلام کرتی ہے
سمجھا ہے وہ مرد ہرجائی
کیون طبیعت اودھر کو ہے آئی
نہ کرو اوسپہ اعتبار کبھی
اوسکو سمجھو نہ دوستدار کبھی
عیش و راحت مین غیر کا وہ مشغول
یا انکی آنے سے کیا ہے اوسکو حصول
وہ تو ہرجائیونکی ہے ڈھب کا
خود غرض ہے وہ اپنے مطلب کا
وہ کسی گل سے ہوگا خرم و شاد
مثل بلبل نہ تم کرو فریاد
یہ اگر سچ ہے ای سپہر مقام
نہیں کچھ اسمین ہمکو جای کلام
دل پہ کسکا بھلا اجارہ ہے
نہیں ہمکو یہ ناگوارا ہے
راس لائے خدا مبارک ہو
تمسے شکوہ ہے یہ مگر ہمکو
کون تمکو حلال کرتا تھا
کون سچ پر ملال کرتا تھا
کون گردن پہ پھیرتا تھا چھری
کسنے کی تھی بھلا زبردستی

یہ بہی ظاہر ہوا حال دشمن پہ — ہوتی ہین اتنی خون گردن پر
جاتی تہین اسطرف سے وہ غمناک — دیکہا داروغہ کو کہ زیرک
بات یہ دیکہکر نہ آئی تاب — بولین یون اوس سے لمبین ہو کے بیتاب
خانۂ سلطنت تباہ کیا — کام کیا تو نے خیر خواہ کیا
ایڑی چوٹی پہ وہ ہوا قربان — ملکہ کی خدا بچائے جان
شعلہ کیطرح اپنا سر دہن کر — اودن لگین کہنے اوس سے جہنجہلا کر
شاہزادی تجہے بلاتی ہے — تجہہ سے ہم وہ زہر کہاتی ہے
ہوا ہمراہ اونکے بے تکلا — چلکے ہمراہ آپ نے یہ کی گفتار
کسقدر سنگدل ہے تو جلاد — نہین غم اونکی جان کا اصلا
جلو ہو جائیگا وہان معلوم — ایک خوش اوسنے ہزار دشمن ان ہو مغموم
خود کو سمجہے تہی جو چراغ سحر — حسرتون کا ہجوم تہا دلپر
جلیگا دم مین خنجر بیداد — بیٹہیگا دست شاخ سے شمشاد
ہوگی ہم بہر بلبل یان صف ماتم — سر کوٹ بیٹہیگا غنچۂ مریم
ہو پریشان ہوئیگا سنبل — نوحہ خوانی کریگی بلبل
بادۂ غم سے تاک انگوری — مثل مینا زمین پہ ٹوٹیگی
پہنے پوشاک ماتمی سوسن — رہیگی کچہ دنون میان چمن
آسمان سے گرینگی خاک کی اوس — لیگا برگ گل کف افسوس
ہین یہ جہہ داغدار سے ناموس — بہول جائینگے رقص سب طاؤس
جان دیدی ہوئی وہ زار ملول — نہ کیا پہلو ہی رذیل قبول
باتین یہ کرتی تہی وہ غیرت ماہ — آگیا مہ لقا بہی ان ناگاہ
بولی وہ رو کے پوچہتا کیا ہے — اڑی تیرا ہی لہو پیا ہے
حشر مین اب کہلیگا اسکا حال — تو نے جو کچہ کیا ہے میرا حال
داد میری میرا خدا دیگا — تجہسے میرا عوض وہی لیگا

اوس حزین کی یہ سنتی ہی گفتار — دو گہڑین کتنی خواصین آخر کار
ہاتہ مین ہے بلور کا ساغر — پی رہا ہے شراب بہر بہر کر
خوب بیٹا بلایا بہنٹ بہرا — کسطرح سے یہ آیا بہنٹ بہرا
نہین ہوتا تو اپنی لمبین اونسیلا — تیرا فرزند ہے کہ عزرائیل
اوس سے کہتی ہوئی یہ بہر بن خونریز — تہا جہان مہ لقا وہ اپنے کمین
ارے ہمراہ اور باغبان کی فرزند — نہوا تو زمین کا پیوند
اون خواصون نے جب کیا یہ بیان — ہنس پڑا اسنکے وہ مہ تابان
ایسے ہنسنے کو تیرے آگ لگی — گہر کسیکا جلے کوئی تاپے
رائیگان خون یہ نجائیگا — کہین اسکا عوض تو پائیگا
ہوتی تہی انمین گفتگو یہ ادہر — شاہزادیکا تہا یہ رنگ اودہر
دیکہکر کہتی تہی وہ جانب باغ — آج گل ہونگے سب گلونکے چراغ
ایکساعت مین وہ گہڑی ہوگی — لاش اپنی وہان پڑی ہوگی
گل گریبان کرینگے اپنا چاک — ہر روش پر صبا اوڑائیگی خاک
سرو غم سے بنیگا صورت آہ — قمریان بہی کرینگی حال تباہ
چشم نرگس مین ہوگا باغ اندہیر — ہر طرف خار و خس کا ہوگا ڈہیر
کہائیگا لالہ اوس سینہ پہ داغ — غمکدہ ہوگا آج سارا باغ
میری مرنیکا ہوگا سبکو الم — روز و رات اونکو روئیگی شبنم
ہوگا ہر خار کی یہ نوک زبان — گئے باغ جہان سے ارمان
کیا ہی عزت کی اپنی غیرت کی — کیا ہی حسرت کی اپنی [illegible]
دیکہی صحبت جو اوسنے یہ نیرنگ — پوچہا شہزادی سے یہ کیا ہی [illegible]
اب تو باتین یہ کیون بناتا ہے — غمزدونکو عبث ستاتا ہے
تو نہین جانتا ہے ناداں ہے — ہاتہ میرا تیرا گریبان ہے
یہ بہی لمبین نہ جانا نازنہار — کہ نہین اسجگہ بہی [illegible]

کہلے یہ بات کر دیا رخصت
دل ہی دل میں وہ اپنے رونا کی
اوٹھی آخر وہاں سے گھبرا کر
ہوئی ساماں جمع جس کے [illegible]
دل جو الجھا تہا زلف پیچاں سے
کبھی یوں دل سے کرتی تھی وہ کلام
ننگ و ناموس سے اوٹھایا ہاتھ
باد شاہ ہونے سے تجکو نفرت ہو
گر نہ مانا خراب تو ہوگا
دیکھکر اوسکا رنگ دخت وزیر
اوسنے ایسی سخت مشکل ہے
بولی آنسو بہا کی وہ پر غم
دل [illegible] گھبرا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جیسے آرام ہو گیا رخصت
جان فرط الم سے کہویا کی
لیٹی اپنے پلنگ پر جا کر
امنڈ آئے سحاب رنج کے
دم خفا ہوتا تہا گریبان سے
ہو گئی صبح اپنی عیش کی شام
ارے کیا تجہکو ایسا آیا ہاتھ
پسر باغبان سے رغبت ہو
سب کے آگے سیاہ رو ہوگا
لگی کہنے کہ اے قمر تنویر
جس سے یوں انتشار میں آئے
مجہکو گھیری ہوئی ہیں رنج و الم
خاک صحرا ہو جسم پر ملبوس
کیوں بنا اوسنے مجھسے پوچھتی
اسنے پیدا کیا عجب محبوب
پوچھتی تو بات کیا بتاؤنگی
دل تو ان ہی یہ آپ سے باہر
[illegible] مجکو دیکھتے ہی جنون
[illegible] آرزو دل
[illegible] الم
[illegible]

جبتلک سامنے رہا وہ ماہ
ہو گیا جب نگاہ سے اوجہل
واں بہی اوسکو نہ کچھ قرار آیا
ہر گھڑی تھی تہونکی [illegible]
قید تہا چاہ میں جو یوسف دل
دیکھا ہے تہا نہیں ہی ایسا رنگ
عقل پر تیری پڑ گئے پتھر
اب بہی بات آہوا نہیں مشہور
باغ میں گاہ اوٹھکے جاتی تھی
دشمنوں کو کہو تو کیا ہے ملال
سنی جسوقت اسنے یہ تقریر
خار نظروں میں ہر اک گل باغ
جیسے دامن کو تار تار کرو
کچھ نہ تہا رنگ اپنی لالہ دل
اس الم سے زیادہ ہوں بیخبر
نہیں نادان میں سمجھتی ہوں
ہیں عیش اب جہنم ہے
گل عارض کی ہو گئی بلبل
کہی آتا ہے اب مجھے وسواس
پر کیا ہے خدا نے ایسا حسین
جب یہ شہزادی نے سنی تقریر
خوف رسوائی کا جو دل پر ہے
جیسے تمنے یہ سنا اے جان

اوس طرف سے نہ پہیری حسن نگاہ
ہوئی حد سے زیادہ وہ بیکل
سامنے جب خیال یار آیا
وحشت گردنی تہی لگی فرمائش
تہی زلیخا کی طرح وہ بسمل
ایک ساعت میں تیرا بدلا رنگ
بات جو کرتے ہمکے اوسکو کہہ
کر محبت کو اوسکی جا بدری
اولٹے پاؤں کبھی پہر آتی تھی
دیکھتی ہوں میں کچھ عجب احوال
ہو گئی اور غم کی وہ تصویر
پڑ گیا مثل لالہ دل پر داغ
خار سے پاؤں کو فگار کرو
پسر باغبان پہ آیا دل
ہو گئی جسوقت بات یہ مشہور
اس دل بچیا کو کیا کوسوں
نخل پر ایک نخل ماتم ہے
دیکھوں کیا آگے یہ بولتا ہے اگل
ہوا مجکو اسکا پیار اراس
نہیں دیکھا سنا ہے ایسا حسین
بولی لیکر بلائیں دختر وزیر
تو یہ تدبیر سب سے بہتر ہے
جان اپنی اگر ہے تو ہے جہان

سن چکی تو تو میری بات غلط
بلکہ مجکو یہ بات زیبا ہے
دم بھرے یہ اگر نزاکت کا
بولی یہ سنکے یون ماہ جبین
آخر اس شخص نے جو رکیا
[illegible] کیونکر یہ یون بحال کیا ہے
باپ نے اسکے تمکو پالا ہے
بلکہ اور خدمت دستور
کلمہ یہ زبان پر لایا
ہے جو منظور اب خدمت شاہ
آگئی تھی ہنسی مگر روکا
ہوگئی خیر یہ بہت اس آن
ورنہ اسوقت قتل ہوتے ضرور
حق خدمت ہے اوسکا پیش نظر
رہنا ہر دم یہان حاضر اتنا
تکلم گر ہوا ہے سر حاضر [illegible]
جبتلک ہے یہ سر تن مین قدم
اسقدر ہے یہ خوش بیان بچہ
بات بہلا وسکو آتی تھی
جان آفت مین تھی نہ ہوش
جب چلا سامنے سے گل تر
اور کہنا ہے کچھ ادھر آنا
باغ کو جاتی ہون نہین [illegible]

پر یہ اب تیر ہے ہاتھ سے نقصان
آسرا یہ لگا کے آیا ہے
تو نہ دل سے یہ ہو عنایت کا
نہ سمجھنا کہ ہم سمجھتے نہین
تمنے دلمین خیال اور کیا
میری جانب سے یہ خیال ہے کیا
مرتبہ اسکا سب سے اعلا ہے
کرتی تھین یہ مزاح بھی کو
آپ نے مجھ سے کچھ نفرمایا
یا ہے تابوت یا چھپرکھٹ ہو
نہ کھلی بات رہگیا دھوکا
بلکہ اسدم بھی اسی سے جان
اور اس سے بھی مین توئی مجبور
اسی مقصد سلوک ہے تم پر
کیا ستم ہو وقت تا نہو [illegible]
دخل کیا ہے کبھی جو تقاضہ ہو
نہ کبھی آپکے ہٹینگے قدم
تیاتی ہے اسکی کیا زبان دیکھو
راز الفت کو وہ چھپاتی تھی
کچھ نکالتی نہ تھی مگر صورت
بنائی اوسکی زبان سے منظر پر
سنکے اک بات پھر چلے جانا
گل الیل [illegible]

جبکہ طفلی مین یہ ہوا آخر
دیکھی خلعت مین سر فراز [illegible]
سنکے اوس شوخ کا یہ کلام
نہ کروتہ کی ای صنوبر بات
کہا اوسنے بجا یہ فرمایا
میری تو عرض یہ تھی ایسا
ہمدم اپنا تم ای [illegible]
مثل تصویر یہ ادھر خاموش
یہ گنہگار کب سے حاضر ہے
کہی اسنے جو یہ پتے کی بات
یون لگی کہنے وہ نبا و شمیم
کہ نہ تکرار کی چلے آئے
ہے تمہارا پدر جو خوش اقبال
رہے اسباب کا تمہین خیال بھی
یاد تھین اسکو ایسی گہاتین
عذر اس بات مین بھی کب ایسے
سن چکی جبکہ یہ وہ گل اندام
دلمین اوسکے بھرا تھا عشق کا جوش
دل سے راضی تھا اوسکی فرقت پر
نہ اوٹھا جبکہ اوسے ننگ کا بار
ہرگیا اور اوسکا سو گدا [illegible]
آیا جب وہ تو یہ بنائی بات
چمن افگشا اوسکی [illegible]

کرون اوسکی چراغ گھر خاموش
نال نیا سے لے [illegible]
کہا کیجیے اسے آپ پیار سلام
ہمین عادت [illegible] یہ ہوگی پھر بات
حق مین منہ پکے کیا یہ فرمایا
جو کہو اسکا پاس ہے [illegible]
ہے مناسب اگر یہی سمجھو
ہی الفت سے اوسکی تھا مشہور
ہمدمی اور قتل ظاہر ہے
تھی بہت ور [illegible] کی بات
ناز و انداز سے لگا وہ ہے
حق اطاعت کا تم بجا لائے
ہے وہ مہر افکن تیر سنگال
ہو کسیطرح کا نہ ہمکو ملال
بولا یون سنکے پیچ کی باتین
یہ تو بندی کا عین مطلب ہے
منہ سے بیساختہ یہ نکلا کلام
ہوگئی شرم سے مگر خاموش
حرف آنے دیا نہ حرمت پر
کر دیا رخصت اوسکو آخرکار
مضطرب ہو کے خود دیکی آواز
ایک الفت سے یون سنائی بات
منتظر ہو بس اب نجاو

آگئی حیرت بہت ہی [illegible]
[illegible] شہر [illegible]
[illegible] ہوگا
حکم [illegible]
پاس آ کے [illegible] آگ
تھا جو وہ [illegible] شراب [illegible]
[illegible] بولا یہ ماہ بہتر ہے
[illegible] کسنے قتل کریں
بولیں [illegible] عاشق ہیں
[illegible] ہوا یہ [illegible]
[illegible] پوشاک بھی منگوا کر
[illegible]
[illegible]
[illegible] آیا
[illegible]

کہیے کیونکر کہ ہے یہ اوسکا پسر
کہ نہیں ہے وہ اس قمر کا پدر
رنج و غم اوسکو کسقدر ہوگا
چشم تر آب ہوکے آخر کار
نہ سمجھے کی لگی ہے ایسی آگ
کر دیا اوسنے آپکا مذکور
نہیں واللہ اسکا کچھ ڈر ہے
خون عاشق سے تیغ ظلم بھری
دلمیں اسیکا کیا خیال فاسد ہے
شاہزادے کا تھا ادھر یہ حال
بیٹھی تیوری پہ اپنی بل لاکر
آگے آنکھوں کے تھا جہان سیاہ
نہ ہوا اوسکو اسسے کچھ معلوم
منہ کو بیساختہ جگر آیا
آگئی پیش تھی جو پیش آنی
[illegible] نکلیں کھلی آنکھیں
[illegible] نہ کرنا ایسا غضب
[illegible] گفتار
[illegible]

نہیں سچا سعید جھوٹا ہے
مفت میں اوسکو قتل کروایا
اوسکا لیجانا شاق تھا اونکو
بولیں اس سے کہ اے قمر اوٹھو
ملکہ کو ہے مردے سے نفرت
بیطرح آتا ہے نظر سامان
تم عبث اپنے دلمیں ڈرتی ہو
ہے یہ جائے خوشی کہ ہوگا شہید
جب ہی صبا حباکو جان و بھر ہے
جب خواصیں [illegible]
لیکے ترکش پھر نکالا تیر
یہ تو سامان ادھر ہوا پیدا
اتنے میں وان خواصونکی ٹھٹی
غصہ جو دلمیں تھا وہ دور ہوا
ہوا اوسدم یہ اوسکے دلکا حال
چبھ گئی دلمیں ناوک مژگان
رہ گئی آنت پیسکر اوسدم
عشق میں ننگ و عار کیسا ہے
ذبح کرنیکو تھی حلال ہوئی
اوسنے جسوقت دیکھا ایسا رنگ
[illegible] پوچھا مزاج کیسا ہے
سنکے بولی وہ صاحب [illegible]
[illegible] شہزادی

بجا یہ تو شاہزادہ ہے
نہیں معلوم ہاتھ کیا آیا
گو کہ صدمہ بہت ہوا اونکو
ملکہ یاد کرتی ہیں تمکو
سب پہ روشن ہے اوسکی جھنجھلاہٹ
نہیں جچتی ہے کیونکہ آگ جلا [illegible]
رنج بیفائدہ یہ کرتی ہو
تیغ ملنا گلے سے ہوگی عید
وہاں تلک چلیے خیر ہے تو ہے
اوسنے اوسوقت یہ کیا سامان
خوب اوسوقت دیکھا بھالا اگر
پہونچا اتنے ہی میں گلبر خسار
جب قریب آکے سامنے سے ہی
حضرت عشق کا ظہور ہوا
تیغ ابرو سے ہوگئی وہ حلال
پر بناوٹ سے بولی لاؤ یہاں
حق میں اوسکی حیا وہ ہوگئی سم
تجکو اسکا خیال بیجا ہے
چال پر خود ہی پائمال ہوئی
کہا دل میں ہوا یہ کیسا رنگ
کسلیے دشمنونکو ہنستا ہے
کیون نہ ہمسے کرو نہان مطلب
رنڈی تو کچھ ہوئی ہے سودائی

الغرض لی وسکو باغ دکھلا کر
بٹھا اپنے مکان مین وہ آکر

النین چند سمین آئین ہان
اور جلا دین ہی سعید کہان

جبتلک اسکے ہو سکیشی سی فراغ
ہو گئی وہ اوتر کی داخل باغ

شاہزادی کی تھی جو دختر وزیر
مل گئی اوسکے وان وہ باتو تبر

نہ سی خالی نہ تھی جو اسکی بات
دل پہ اوسکی یہ شاق گذری بات

ہر نئے جو گی ہی تجھ بن کو لنسی بات
روک اپنی زبانکو او بدذات

کہنہ جتنی شراب ہوتی ہی
بخدا اوسمین وہ مستی ہی

پھیر اوسکی طرف منہ کو شتاب
آگئی اوسکی منہ سی بو ہی شراب

ہو رہا ہی یہ نشہ سی بیہوش
آج اس پیر کو ہر اسکا جوش

سنکے یہ بات وہ ہوئی خاموش
طبع اسکے بہار رہا وہ جوش

کہا اوسنے کہ نشہ ہی بد چیز
نہین ہی کسکو اسمین تمیز

تھین یہ باتین کہہ آیا وہ ہوشیار
گاہ ہشیار گاہ تھا بیہوش

مسخری پن کی اوسنے باتین کین
شاہزادی کو یون عیان دین

ملکہ نے جب اوسکا دیکھا طور
بولی او بے ادب یہ ہی کیا طور

کر دیا دور دلسی خوف و عتاب
آیا ہی میرے آگے پیکے شراب

نکلی بیساختہ یہ منہ سی بات
ہو خطا عفو قبلۂ حاجات

العدمت کی آیا ہی فرزند
ہی عشرت نے کر دیا خرسند

بات یہ سنکے وہ ہوئی برہم
کیا تیغ غضب کو اوسنے علم

کیئے تونے سعید سو یمن بال
دیا اسوقت انتہا کا ملال

بولی تھر غضب سے ہان جانا
اسکے فرزند کو یہان لانا

اس صفت کی یہ اب سزا پائے
ذکر ایسا نہ پھر کبھی لائے

سنکے یہ کچھ خو صین ماہ جبین
کہ مین اوسکو وہ دری گئین

نہ سکتے ہی اوسی وہ ایک نظر
شکل آئینہ ہو گئین ششدر

اس خوشی مین نہ پی مئی سرجوش
تڑپا آپ مین ہوا بیہوش

ملکہ کی سواری آتی ہی اب
جلد پہونچی کہ ہو رہی ہی طلب

لڑکھڑاتا ہوا یہ گھر سے چلا
جسگھڑی در پہ باغ کی یہ گیا

بولا ہنسکر یہ اوسکو تھا جو قصور
کس روش کی ہی چال مہد حضور

بولی غصہ سے یون وہ برق نظر
کیا یہ بہکاتا ہی او بی پیر

بولا وہ ہنسکے یون اگر بوڑھا
ہی پرانی ہی چاہ اوسمین مرا

سخن ناصواب کو سنکر
ہو گئی وہ کباب جل بھنکر

باندہ کر اک خواص ست ادب
بولی ای پیر نہ ہون حضور غضب

عفو فرمایئے قصور اسکا
نشاء نے کھو دیا شعور اوسکا

آئی شہزادی پاس جب وہ شریر
عرض کی سب سعید کی تقریر

لاؤ اس بات کا نہ دل مین خیال
میری سر کی قسم کرو نہ ملال

پہلے آداب وہ بجا لایا
چوما سو بار تخت کا پایا

منہ سے ناہی نکلا ہو زیر نگین
اور ہو تخت حکم لند ہی جبین

اندرون تو بہت ہی جل نکلا
اری کم ظرف کیون او بل نکلا

ہوا یہ سنکے اوسکا نشہ ہرن
بھولا اوسدم سب اپنا مسخرہ پن

نہین لاؤ سزا کی ہو مین جنات
بے سعید نہین پی نہین ہی شراب

قابل قید ہی وہ نو نطفہ
دیکھیے تو بلا کے ایک نظر

بولی جھنجلا کے یون مرد ضعیف
جانتی تھی تجھے بہت مین شریف

سامنے میرے ذکر نامحرم
تونے اسوقت یہ کیا ہی ستم

اسکو اسکا مزا دکھاونگی
دار پر اوسکو میں چڑھا دونگی

ٹکری ہو غم سی اسکا دل انگار
دیکھی آنکھونسے اوس حسین کی لال

دیکھا بیٹھا ہی ایک طلعت
ہر سی ظاہر ہی کثرت شوکت

کیئے آپس مین پھر یہ ہی کلام
بخدا ہی سعید اسکا غلام

ادھمین جنداللہ اور بافرمان — اک پرکاہ کا بھی نہ نشان
مالمین یہ رشک تابان تھین — روش باغ پر خرامان تھین
ریش تھی چہرہ پہ سفید و دراز — قوم مین اپنی تھا بہت ممتاز
سیر کرتا تھا وانکی یہ گل تر — کسی ان کی پڑ گئی جو نظر
ایک مہرو یہان یہ آیا ہی — جلوہ مہتاب کا دکھایا ہے
بسکہ رکھتا نہ تھا جو وہ اولاد — تھا اسی غم مین یہ مدام ناشاد
دلمین اوسکی کچھ یہ آگیا جو خیال — بولا اس سے کہ ای سپہر جلال
بولا یہ ماہرو بیان کرو — مختصر اپنی داستان کرو
ہی خدا کا دیا بہت زر و مال — نہین وارث کوئی بھی ہی لال
تھم مدعا جو ہاتھ آیا — اسکو اپنے مکان مین وہ لایا
بعد مدت یہ گھر سے آیا ہی — خط یہ خط سبحکے بلایا ہی
حکم میرا اسے نہین درکار — ہی یہ خود اپنے عقل کا مختار
کنجیان ساری اسکو لا کر دین — اور ہین جسقدر اس سے باتین
اب نہین مجکو اس سے کچھ سرکار — ہو سفید و سیاہ کے مختار
دخل داروغہ کو نہین ہی اب — ہی بس اوسکا جانشین اپنا
رکھی ہر شی یہ اختیار اپنا — جانیے مجکو پیشکار اپنا
کہا اوسنے نہ کچھ کرو تکرار — ہی ہماری اگر خوشی درکار
لگیا اسکو پھر سیر وہان — لڑکا کا تھا خانہ باغ جہان
ہیجو گلگشت یہ ہوا اس آن — لگا پھرنے ادھر ادھر شادان
تھے مرقع ہزار نایاب — دیکھنا جسکو ہو پری بیتاب
اسنے اوس پیر سے جو پوچھا حال — کہا اسطرح اوسنے اوسکا حال
نام اوسکا ہی حور وش خونریز — خنجر ظلم ہے سراک پر تیز
شینے گودی مین جو کھلایا ہے — ناز اوسکا ہر اک اوٹھایا ہی

نغمہ طائران خوش آواز — دلکو ہر اک کے کر رہا تھا گداز
ایک مرد مسن بھی بیٹھا تھا — نام حاجی سعید اوسکا تھا
متعلق تھا اوس سے باغ کا کام — اوسکی تحت میں تھین تمام
دیکھکے اس قمر کا حسن و جمال — اوسنی داروغہ سی کہا یون حال
سنتے ہی یہ خبر وہان آیا — فی الحقیقت بہت حسین پایا
دیکھا جسقدر اسکی صورت کو — وضع کو طور کو شرافت کو
بات میری نہ جانیے گا فضول — جو کرون عرض مین کیجیو قبول
کہا کہتا نہین کوئی تیسیر — سنیے آپ میری نور نظر
کہا اسنے کہ کیا قباحت ہی — بندہ آمادہ اطاعت ہی
ہی جگہ اسکو اپنی [illegible] — بولا یون خادمون سے ہنس ہنسکر
ہی ہمارا پسر رشک قمر — ہو حکم اب اسکی آج سے نوکر
کر دیا جب یہ خادمونسے بیان — دلمین کچھ اپنی سوچکر اس آن
سکو قابض ہر ایک شی پہ کیا — جیتے جی اپنا مال و زر بھی دیا
ہوئی آگاہ اس سے جب نوکر — کہ ہو داروغہ اب اسیر
سینے آکے اسکو نذر دین — بولا داروغہ سی یہ ماہ جبین
ہو نہین ہر طرح تابع فرمان — مال و دولت کا ہی نہین خیال
ہوا خاموش سنکے تقریر — شادمان ہو کے اوسکی گھر پھر
باغ جیسا کہ وہ نظر آیا — دل جو اوسکی فضا پہ لہرایا
تھی نگینہ کی ایک بارہ دری — حد سی افزون تھی اسکی تیاری
اوسمین تھی اک شبیہ بی نظیر — دیکھکر اوسکو یہ ہوا تصویر
صاحب باغ کی ہی یہ تصویر — ہی نخوت سی چور ہی وہ شریر
مرد کی شکل سے بھی نفرت ہی — تیغ ناز ہی سی اوسکو غیرت ہی
اسلیے مجھپہ یہ عنایت ہی — سامنے آنیکی اجازت ہی

بات ظاہر ہی کچھ نہین مخفی | کہ یہہ ہی نیک بخت دایہ تیری
ہے یہ لازم اوسے سزا دو تم | لیکن اسکا قصور بخشو تم
یون جو گویا ہوئی لب دلبر | ہوگیا شاد دلمین وہ مضطر
پھر اوسی دایہ کو نہ دی تعذیر | شہر مین ہین وہ ان کیا تشہیر
ہوکے اوس باکمال سے رخصت | تخت پر بیٹھکر وہ طلعت
جاکے دیکھا وہان کا احوال | ہی ہر اک شخص مبتلا ہی ملال
باغ نرگس بھی ہو رہا ہی تباہ | در و دیوار پہ جمی ہی گیاہ
تاک مین سارے خوشہ انگور | ہوئی ہین سنگ غم سے چکنا چور
سرو ہر ایک شکل دار ہوا | سوکھکر وہ بہی مثل خار ہوا
خاک کا فرش اوسمین بچھا ہی | خوف دیوار و در سے پیدا ہی
کی نظر اوسنے غور سے جس دم | دیکھا ہین غم الدین یہ غم
تمنے نقشا یہ خوش حال کیا | سبکو اک تیغ سے حلال کیا
جی اوٹھی دفعتا وہ مردہ دل | ترو تازہ ہوئے فسردہ دل
ہوگیا فنا سب گرد و غبار | بزم عیش و طرب ہوئی تیار
اپنی شوہر سے اوسکا پوچھا حال | یون لگا کہنے وہ قمر تمثال
اسمین بالکل خطا اوسکی ہی | وہ انگوٹھی فریب سے لی ہے
بولی وہ آپ ہین مری مختار | کبھی صورت جسے نہین انکار
ہوگیا صاف اوس پری کا دل | اپنی دایہ کو سمجھی وہ قاتل
جبکہ باقی رہا نہ کچھ جھگڑا | اونکو درویش ٹیلے پہ لایا
دونون شخصونکو لیکی الحاصل | باغ مین اپنی ہوگئی داخل
ہین تہی قید پاس قدر آلام | بیٹھی ہین سوگ مین اسکی خاص و عام
جھک گئی بار غم سی سب اشجار | شرما ایک بن بہی برگ و بار
عندلیبین الم سی تہین غمناک | اور گریبان گل بہی صد چاک
دیکھا بارہ دریکا ایسا رنگ | سب سے بگڑا ہوا ہی اوسکا رنگ
دو سیہ پوش اوسمین تہین بیٹھی | اشک آنکہوں سی اونکی بہتے ہین
روئی خوبانکی دیکہا حالت | بولی اسطرح سے وہ طلعت
دوڑی یہ کہکے وہ پری پیکر | رکھا پاؤنپہ والدین کے سر
باغ مین جب وہ گلعذار آئی | نئے سر سے وہان بہار آئی
ہوئی نرگس کے دلکو جب تسکین | دیکھکے مہ لقا کو اپنی قرین
لائین انکے سبب سے تم مجکو | ہین یہ محسن ہمارا انکو شہنواز
ہوکے رخصت چلا یہ رشک قمر | ملی اس سے وہ حور خوش ہوکر

پہونچا مہ لقا اک دشت پرفضا مین

اور سعید داروغہ باغبان کا فرزند بنا اور ملکہ حور وش کا اوسپر عاشق ہونا

ساقیا اب پلا وہ جو کبھی شراب | دل زاہد ہو جس سے جلکے کباب
ہو گئے بیہوش ہم بہی لا اب رنگ | جی مین ہی اب کہین چلا جاؤن
مجکو افسوس کیا خراب کیا | کبھی ایسا نہ انقلاب کیا
ترپین کبتک فراق یار مین ہم | مرتی ہین وصلت کی انتظار مین ہم
دشت گردی کیا کرون کبتک | مبتلا ہی بلا رہون کبتک
دل گیا باغ اک ہمیشہ بہار | سبزہ بہار شک سبزہ خط یار
وہ بہی مجکو پلا جو ہو باقی | ختم ہی داستان ای ساقی
سوئی افلاک دیکھکے یہ قمر | کہتا تھا اسطرح سے رو رو کر
شیفتہ ہوتی اک پری پیکر | اوسکے زانو پہ ہوتا میرا سر
ای فلک مجکو اب خدا کی قسم | کرنہ مجپر دراز دست ستم
یہی کہتا تھا اور روتا تھا | دشت گردی مین جان کہوتا تھا
نہرین جاری تہین اوسمین | آب گوہر سے جسکا پانی صاف

دیکھی باغ شباب کی جو بہار
کاہش جان ہوا تصور یار
ہو گئی تصویر شدت غم سے
بیٹھی تھی وہ عجیب عالم سے
ٹھنڈی سانسیں کبھی وہ بھرتی تھی
گاہ دل سے یہ باتیں کرتی تھی
جسکے گھر سے لے اسکو آیا ہوگا شوہر
کیا ہوا ہوگا دلمیں غم کا جور
جسکی بے اعتنائی کرتی تھی یاد
کہتی تھی یوں وہ با دل ناشاد
تجکو اوس بیوفا سے ہے کیا کام
لے نہ تو بھول کر بھی اوسکا نام
وان تو وہ ہوگا عیش عشرت میں
تو ادہر مبتلا ہے آفت میں
تہا ادہر خوشجمال کا یہ حال
گاہ شادی تھی اوسکو گاہ ملال
دیکھکر اوسکو ہوتا تہا وہ شاد
جبکہ اپنا قصور کرتا تہا یاد
مجھسے کاہیکو اب ملیگی یہ حور
نہیں سرزد ہوا ہے ایسا قصور
رات جب تھوڑی رہگئی باقی
اپنے گھر کو پہر اک ہوا راہی
آپ کو ہوئیگی بہت تکلیف
صبح لیجائیے گا اب تشریف
بولا درویش خیر بہتر ہے
یہی گر ہے خوشی تو کیا ڈر ہے
تہا جو منظور اوسکو اور ہی رنگ
اوسنے بچھوائی وانپہ تین پلنگ
سویا اسکے حضور وہ بیدار
رکھی باطن میں چشم دل بیدار
مخملی فرش تہا وہ خار اوسکو
کسی کروٹ نہ تہا قرار اوسکو
گر کے نرگس کے پاؤن پر اکبار
رو کے اسطرح اوسنے کی گفتار
اوسکی تقریر وہ پری سنکر
سمجھی اوسدم کہ ہے مرا شوہر
رکہتے ہو کیون یہ پاؤن پر سر کو
پہر حق پالنسے اب شوہر کو
کہا اسنے کہ ہے خدا آگاہ
میرا اوس امر میں نہیں ہے گناہ
سحر کے زور سے ہوا مجبور
ورنہ ہوتا کبھی نہ ایسا قصور
پوچھا نرگس پری نے گھبرا کر
تم خفا ہو رہی ہو یہ کیونکر
یان تک آ گئی ہو تا امان پاؤن
اسکے ہاتھوں سے اب کہان جاؤن

خار آنکھوں میں ہو گئی محفل
ہوا بیزار زندگی سے دل
پالکے پر تھی ہر دم اوسکی نگاہ
یاد شوہر میں تہا یہ حال تباہ
تجکو نرگس وہ پیار کرتا تہا
دم محبت کا تیرے بھرتا تہا
مر گیا ہوگا وہ ندامت سے
اوٹھا ہوگا نہ سر خجالت سے
آگ لگجائے ایسی الفت کو
بہاڑ میں ڈالون اوسکی صورت کو
جلتا ہے اس سبب سے اور جگر
میرا کہنا نہ کچھ کیا باور
مجکو جسطرح سے کیا برباد
وہ بہی میری طرح رہے ناشاد
تہی جو خواہش اوسکو اسکی آگاہی
کہ ہے معشوق یہ پری میری
خوب مایوس اوسکے گھر سے ہو کر
دل سے کہتا تہا اسطرح رو کر
ایسی حالت تباہ اوسکی تہی
بزم ماتم وہ بزم شادی تہی
اوس پری نے یہ شاہ جی سے کہا
آگئی ہے حضور رات سوا
لیجیے آرام اور یہان شب بہر
تا ہو مسرور یہ دل مضطر
سنتی تقریر اوسکی یہ جسدم
ہو گئی خوش وہ مبتلاے الم
لیٹا جسدم پلنگ پر وہ فقیر
دلمیں کچھ اپنے سوچکر تدبیر
چشم نرگس میں خواب تہا نایاب
اسطرف خوشجمال تہا بیتاب
کر دیا دل نے اوسکو جب مضطر
پہر دبے پاؤن وہ فقط اوٹھکر
یہ سراپا قصور حاضر ہے
کاٹ لو سر حضور حاضر ہے
دلمیں تب شاد ہو گئی اوسدم
پہر بناوٹ سے بولی وہ پرغم
چین لینے دیا نہ مجکو وہان
یان بہی نازل ہے اپنی دشمن جان
تمہیں دلمیں ذرا کرو انصاف
کہ نہیں ہے یہ میرا قول خلاف
ہوئی دونوں میں جب بہت تکرار
ہوا درویش خواب سے بیدار
بولی وہ رو کے دیکھیے حضرت
قصد دشمن ہے یان بہی ہو ذلت
بولا درویش ہے مجہے تحقیق
ہے دل و جان سے یہ تمہارا رفیق

سلسلہ میں تمام اپنی لائی ہیں
تاج پہنایا وہ مرصع کار
کردی اوس نا خوش کے زیب بدن
کی وہ شمرن پہر اوسکی زینت گور
دی زمرد کی سبحہ وہ خوشتر
رنگ پہر اوسکو جیب سے آیا
باندھکر ہاتہونکو وہ گل اندام
منتظر ہیں حضور کی ہو کس
لگی کہنے جب باتیں وہ خود سر
پوچھا درویش سے کہ اے حضرت
سنکے یہ بات وہ ہوئی خاموش
لیگئی وہ پری پرستا کہیں
دل پہ گو اوسکے ہجر کا تہا ملال
زور پر اندنوں نقاہت سے
وہیں تشریف لیچلیں حضرت
بالکے کو جو ساتہ تہا لایا
بار فرقت نہ یا گوارا تہا
بہولی اونسے [illegible] خواہر
اسکا [illegible]
بیٹھی خوش [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پہنو جو کچھ کہ میں نہ پہنائی ہیں
تہے کئے جسمیں گوہر شہوار
باندھی بازو پہ پہر کے جوشن
اوڑگئے دیکھنے سے طائر ہوش
شمسے جیسے کہ تہی شمس سے بڑکر
اپنے پہلو میں اوسنے بٹہلایا
لگی درویش سے یہ کرنے کلام
کہنے کی بات دور کی [illegible]
جا پڑی بالکی پہ اوسکی نظر
کون ہیں یہ جوان مہ طلعت
اوڑگیا اوس پری کا طائر ہوش
اوتری جا کے یہ اک جہیا [illegible]
جاکے نرگس سے پہر کہا احوال
جاؤں اتنا کہ مجہمیں طاقت ہے
اوٹھیں پاؤں آنکی نہیں طاقت
مصلحت سے وہیں چہوڑ آیا
پاؤں آگے نہ اوسکا اوٹہتا تہا
اتنا احسان آج کر مجہ پر
پاس نرگس کے اوسکو پہنچادو
زور کرنے لگی دلی وسواس
[illegible] سے وہ یوں بنانے لگی
[illegible] پیدا ہے
[illegible]

کہہ چکا جب یہ بات مرد خدا
اور گلابی رنگی پہنی کفنی
موتیونکا وہ کنٹھا پہنایا
کی حمائل وہ خوشنما سیلی
ہاتہ میں اوسکے اک ظفر تکیہ
اتنے میں پہر وہی پری آئی
آپ کے لینے کو میں آئی ہوں
ہیں بہت منتظر وہ لعبت
کیا تصور تہا اوسکا کرتی ہی دید
بولا اسطرح وہ صفا ضمیر
لیکے اوس بالکے کو آخر کار
ایک بنگلہ میں انکو ٹہرا کر
اوس پری نے یہ اوس سے فرمایا
اوس پری کی یہ سنتے ہی تقریر
سنی درویش نے جو یہ گفتار
تہی مگر اوس پری کی یہ حالت
ناگہاں اوسگہڑی اک اور پری
ہوتا ہے میرے دلمیں وہ ہمدم
کر کے درویش کو غرض ہمراہ
شدت غم سے وہ قمر تنویر
بیٹہے ہو اسطرح جو تم غمگین
مرتے ہو جسکے غم میں تم دن رات
تم بہی چاہو گے یا نہ چاہو گے

کہینچکر نورہ پوش کشتی کا
جال بندی سنت اوسپہ موتیونکی
دیکہنے میں کہیں نہ تہا آیا
تہی بناوٹ ہی جسکی البیلی
کہا اسپر سے خوب تر تکیہ
اور آداب وہ بجا لائی
تخت بہی اپنے ساتہ لائی ہوں
چلیے جلدی نہ دیر کیجیے اب
ہوگئی لاکہ جان سے وہ فدا
بالکا ہمراہ جانیکا پہر
ہوگیا تخت پر فقیر سوار
ڈالکر بالکے پہ خوب نظر
کیسا یہ دور اونکو ٹہرایا
آکے درویش سے یہ کی تقریر
ساتہ اوسکی ہوا اوسے تکرار
بالکے سے جو رکہتی تہی الفت
راہ میں اس پری کو ہول جو گی
نہیں چل سکتی ہوں میں ایک قدم
اوٹہے پاؤں پہری بحال تباہ
تہا جو خاموش صورت تصویر
ہی لسر کا اچہی ضرور کہیں
کیا نہیں پوچہتی تمہاری بات
چہوڑ دوگے اوسکو یا نباہوگے

علس ٹرا لا جو اوسنے پانی پر ۔ ایک کشتی وہانپہ آئی نظر
کچہ عجب شیشہ غریب تہی کشتی ۔ آگے ان سبکو لیگئی کشتی
پہونچے یہ تینوں اوس فقیر کے پاس ۔ ہوگئی دور دلسے حسرت و یاس
سب بجا لائی کورنش آداب ۔ دیکہی اوسن بانو خدا نی اوسکا جواب
کہا خورشید سے بتاؤ ہمین ۔ حال ان دونونکا سنا جو ہمین
کون ہین انکا مدعا کیا ہے ۔ کسلیے انکو ساتہ لایا ہے
ہین تو ہون ایک بندہ ناچیز ۔ نہ سلیقہ ہے مجہکو اور نہ تمیز
بولا وہ چرخ کی ستائی ہین ۔ وادر مین جانکہ یہ آئے ہین
ہوگیا خوش جمال پہر مضطر ۔ گر پڑا اوسکے پاؤن پر جاکر
بولا درویش کیون تو مضطر ہے ۔ کیا تو نرگس کا شوہر ہے
عاجز ایسے کہا یہ اسنے کلام ۔ ہان وہی بدنصیب ہے یہ غلام
کہا اوسنے اوٹہا کے سر کو ۔ ٹہنڈے ہی [illegible]
ہوگا تجہسا نہ دوسرا بیقدر ۔ سمجہا روز سیاہ کو شب قدر
لاکہا اوسکو فقیر نے جہٹ کا ۔ نہ اوٹہایا پر اوسنے سر اپنا
اور کہا اسطرح کہ انکو خوش خو ۔ تم ہو روشن ضمیر یہ کہو
گر ہو ثابت غلام کی تقصیر ۔ شوق سے دیکہیے سب تعزیر
کہا اوسنے بیان کرو حال ۔ کسطرح آیا درمیان ملال
جبکہ درویش نے یہ فرمایا ۔ سارا احوال اوسنے دہرایا
ساحرہ کا وہ جبل پر آنا ۔ حال کرکے انکو بہی لیجانا
لیکہ چہکا اوسکی جبکہ وہ بیدار ۔ چاہی اوسن بانو خدا اسنے [illegible]
بولا خورشید بجا ہی یہ ۔ اب نہین لائق سزا ہی یہہ
سمجہے زور کسکا چلتا ہے ۔ دل مرا اسکے غم مین جلتا ہے
اوسنے جب اسطرح سے سمجہایا ۔ راستی پر وہ بالکمال آیا
بولا مجہے یہین ابتو بیٹہو تم ۔ چہوڑ تو تنہا یہان پہ مجہکو
ہوگا دونوں میں کسیکا قصد وصال ۔ چہپ نکل جائیگا وہ حال ہرگز
الغرض اوسکی لون ضایا [illegible] ۔ بیٹہے حجرے مین تینوں جاکر
اسمین اک اسا [illegible] تحت ۔ تہا جواہر نگار سارا تخت
ایک پری اوسپہ جلوہ فرماتی ۔ حسن خوبی [illegible]
اور تری اوس تخت سے ادا کی ساتہ ۔ بولی درویش سے یہ باندی ہاتہ
ہین یہ نرگس کا لائی ہون معاذ ۔ عرض کی ہے یہ اوسنے اسلام
عقد جس شخص سے ہوا اسکا ۔ پاس اوسنے نہ کچہ کیا اسرا
آپکی جب ملازمت ہوگی ۔ عرض اوسدم [illegible]
کر رہا ہی خلش سے غم کا خار ۔ ہوگئی ہوگئین نرگس بیمار
ہوئی حاضر نہ مین [illegible] ۔ پاؤن اوٹہتے نہین ہین ضعف سے
آپکو اتنی ہوئیگی تکلیف ۔ لائیے آج مجہ تلک تشریف
بولا درویش مجہ پہ ہی ظاہر ۔ جو کہ گذرا ہے اوس سے ہون آگاہ
کہنا دینے ہی مجہکو آج زکات ۔ کل ضرور آونگا مین آنکہ شتاب
اوس نے کہے یہ جب سنی تقریر ۔ ہوئی رخصت نہ اور کی تقریر
رہے حجرے مین رات بہر مہمان ۔ جب ہوئی آسمانپہ صبح عیان
ہوئی رخصت اوسنے ظریفہ [illegible] ۔ کیا اوسن بانو خدا نے انکو طلب
جبکہ اونکو بلا کے بٹہلایا ۔ وہی مرغ سفید پہر آیا
بنگیا لوٹ کر جوان حسین ۔ کہا نہین شاہ جی نے باتین کین
کرکے آداب وہ ہوا رخصت ۔ لایا دو کشتیان بصد عجلت
بولا اون خوش جمال سے درویش ۔ بابا اپنا کرو فقیری کیش
سکو تاج اور قصد کیجیو تم ۔ سیر [illegible] صفت [illegible]
ہم تمہین کرتے ہین [illegible] ۔ مرتبہ سمجہو اسے فرزند اپنا

جستجو کا غم تو جو حل کی شادی
مہ لقا دیکھ کر ہوا بیتاب
شاہزادہ ہوں نام ہے خورشید
ایک جن مجھکو لے گیا تھا
وہیں تھا جو ہو گئی یہ خبر
ہیں ملازم یہ باوفا سب لوگ
دیکھنے سے کے فقط ہیں ہم محتاج
نیم ہم مات عیش ہو گئی ہیہم
سیر گلشن اسکے ذہن میں آیا
کر کے طے منزل انکو شادم
گرد اوسکے شہر سیلکر جسکا سپاہ
وہ جوان اسکا ہے جب قریب آیا
نہیں پہچانا آپنے اسدم
سارا ساماں عیش اسکو یاد آیا
بولا وہ میرا گھر نہیں ہے دور
الغرض اپنے گھر میں لے آیا
دم جو بھرتا تھا آشنائی کا
اوسکے خادم ہیں چار پشت سے ہم
آپنے یہ لیا ہے جسکا نام
بولا وہ ہے اگر یہی منظور
... اسی جگہ رہا ایک شب ...
... کے سمت ...

اتنے میں آیا نظر نہیں رہ جب
آیا اوس ہم نشین کا انس شتاب
کہتے ہیں ایسا ہوا کہ نہ ہو نا امید
جو کبھی چوری ہوئی وہ دیکھا جا بجا
آگے سحر ایسا کر دیا ہمیں
ہنستے ہیں زیب جفا سب لوگ
ہے یہ سامان عیش سب بیکار
پھر وہی سب کا ہو گیا عالم
دل پھرا اوسکا وہاں سے گھبرایا
پہنچ کر پھر ایک شہر کے در پر
ہو رہا تھا وہ ہمیں شب بسر جسکی راہ
اوسنے جو صورت آشنا پایا
ہیں وہی شخص ہیں انکے سبب الم
کہا سچ آپنے یہ فرمایا
تھے نشہ میں وہیں سنتے ...
خوب دونوں کو ناچ دکھلایا
تذکرہ یوں کیا رہائی کا
ہوا اوسکے سبب سے دفع الم
ہمکو بھی اوس فقیر سے ہے کام
شکل کل وہاں ہیں لیجاؤنگا ضرور
مشکل نام فلک سے اونچا ہے
صبح وہ پکار کر بولا
... شاد فرمایا ...

اوسکے دونوں کو تھا جو خوف سحر
پوچھا دو اس سحر کا جب احوال
ہیں جو پہلو میں ہمکو بیٹھی ہے
تھا ابھی باغ میں ہمارا عقد
رہتے ہیں اب شکو زندہ نام الال
اور یہ ہے طرفہ بات اے گل
کر رہا تھا وہ اپنا حال بیان
فکر کی اس قمر نے یہ دل سے
لیکے پھر خوشحال کو ہمراہ
اور جگہ اک جوان نظر آیا
ٹھہری دان یہ ہیکو دونوں قمر
لوڈا گھوڑے لیے اپنے وہ گل تر
رات کو دیکھا تھا جسے نوشاہ
پر یہ بتلا میں اپنی بات
کفش خانہ کو جیسے ہم تاز
نہ کیا فرق کچھ اطاعت میں
یاں ہے روشن ضمیر نام فقیر
ہو گیا شاد جب سنا یہ بیان
گر قدم بوسی اوسکی حاصل ہو
دوسرے روز پھر وہ رشک قمر
لیگیا تھا جو ساتھ شہزادہ
ملتمس سے یہ ای صفا باطن
کر رہا جب یہ گفتگو خورشید

دیکھتے تھے فلک کو اوٹھ اوٹھکر
یوں لگا کہنے اپنا سب احوال
مجھ ستم دیدہ کی یہ بی بی ہے
نہ ابھی بندھ چکا تھا اپنا عقد
صبح ہوتے ہی ہو گئی میں بیجان
کہ نہیں دسترس کسی شی پر
ہو گئی اتنے میں سحر جو عیاں
چھوٹیں کیونکہ یہ پست قال
وان سے راہی ہوا یہ غیرت شاہ
ہوتا ہوا وہ مہ جلد گھر آیا
دیکھ لیں یہ بھی سیر ایک نظر
مہ لقا سے کہا یہ ہنس ہنس کر
صبح ساماں وہ ہو گیا تھا تباہ
ہوئی کسطرح اس بلا سے نجات
پھر کرونگا میں عرض وہ بھی راز
رہا سرگرم دل سے خدمت میں
نہیں دنیا میں اوسکا آج نظیر
کہا اوس سے کہ اے خدیو جہان
جلد آسان ہماری مشکل ہو
لے گیا انکو ایک دریا پر
دفعتًا وہ کنارے پر آیا
نہیں دیکھا بہت گذر ہو دن
اوڑ اٹھیلے سے ایک مرغ سفید

ہر سرے کے پاس اک بار دری
رکھے تھے اوسکے بیچ وہ تابوت
تھا گھر سارا باغ وہ سنسان
کسی پہ پہنسکے خوشحال سب تابوت
دن جو باقی تھا وہ تمام ہوا
جتنی دیواریں تھیں آتش پر تھیں
ایک نے شمعدان کیے روشن
آئیں پہر اونکی لیکر کچھ پریان
ایک مہ پارہ چاندنی لائی
خوب رو سب کے سب تھی کوئی رشت
لگ گئے ایسے خوب رو وہ لشکر
اپنے ہاتھوں پہ کر کے سب سوغات
اپنا اپنا ہر اک نے بدلا بھیس
جب یہ سامان ہو گیا تیار
او سپہ بیٹھی تھی اک عورت
سرخ تابوت کے قریب گئی
اے پریزادے مر جوان عزیز
سنی اوس غمزدہ کی جب صدا
بیٹھا جا کر وہ لسی مسند پر
لگی کہنے کہ اے بہو پر غم
سنکے یہ بات نکلی ایک دلہن
اوسکے ہی اوپر تھا عجب عالم
رخ پہ اوسکے تھا اس طرح جوبن

تھی وہ نیلم کی وہ رخی تاری
ایک تو سرخ صورت یاقوت
نام کو بھی نہ تھا کوئی انسان
سبز دیکھو ہوا کی آجکی رات
اور روشن چراغ شام ہوا
آگئی جان سب کی جسم میں
کردیے جہاڑ ایک نے روشن
لگیں کرنے وہ فرش کا سامان
کوئی جا کر کہیں بن آئی
وہ تو حوریں تہیں او باغ بہشت
جنکی تصویریں کھینچ لیں دلبر
لگے اکبار چہیڑنے وہ ساز
کبھی دیکھا سنا نہ ایسا بہیس
آئیں پہر وہ اپنے کچھ پر خسار
تھی کمال اوسکی غمزہ وہ عشوہ
جسکی گہڑی وہاں وہ بد نصیب گئی
صدقے جاؤں تجھ پر اے مری لعبت
نکلا مرد اک جوان قمر سیما
اشک آنکھوں میں اوسکے بھرے تھے
بخت برگشتہ مبتلائے الم
وہ بھی ایسا مبتلائے رنج و محن
شرم سے وہ کیے تھی گردن خم
جیسے خورشید کی ہو گرد گہن

شامیانے کھنچے تھے زر پر زر
دوسرا سبز رنگ ایسا تھا
یہ تماشا جو واں نظر آیا
آخر کار پہر یہ دونوں قمر
چاندنی نے منہ چھپا کو کہلایا
روشنی کرنیکا تھا جنکا کام
دوسری نے کنول درست کیے
لائی قالین کوئی گلزار سا
ایک نے ناز سے بنایا پان
پہر رہی تھی وہاں پہ جدا اوس
تھا سپرد اونکی کار قیامی
جتنی مرغابیاں کہ بہتی تہیں
ہوا تابوت سے معلق جبین
جسجگہہ تخت وہ معلق تھا
چہوٹی روتی تخت سے اوتری
رکھ کے سر وہ سپہ روتی وہ پری
وقت وصلت کا آگیا ہے قریب
تن میں اوسکے تھا خلعت شادی
پہر وہی ہے زوال غم آگین
ذکر دیا او ٹھہوا نہ شاد
اپنے شوہر کے پاس جا بیٹھی
جھلکے افشاں جو باندھا تھا سہرا
شعلے اوٹھتے تھے اونکی ہونٹ سے

تھی چیک اوس تخت کی مسہری پر
کہ زمرد کا رنگ پھیکا تھا
کچھ تو دل سے ایسا جو لہرایا
ایک گوشہ میں چھپ رہے جا کر
طرفہ سامان وہاں نظر آیا
لگیں کرنے وہ آ کے اپنا کام
پیچ ڈھیلے تھے جنکے جیسے بیچ
لگی مسند بچھانی ایک نگار
گل کے مستی کی پہنچ کہا یا پان
اوتر آئی اونکی بدلی وہ ملبوس
پہنے پشواز جتنی جاتی تھی
وہ بھی سب بدلی اوسکا گہری نکلی
پاس مسند کو آکے وہ بیٹھیں
دفعتاً وہ زمین پر اوترا
کچھ عجب حال سخت سے اوتری
یوں صدا دی کہ اے اسیر الم
دیکھیو چلکے [illegible]
سہرا بھی تھا نشان شادی کا
گئی تابوت سبز کی بھی قرین
کر رہے ہیں تمہاری دلہن
لب پہ مہر سکوت اوسکو تھی
کچھ عجب دکہا تا تھا جلوا
حسن میں تھیں عیاں نگاہوں سے

ہنسکے لبریز ہی کیا ساغر
بعد دم بہر کے پہر جو ہوش آیا
کہا کے انگشتری کا دلپر داغ
زندہ درگور اوسکے غم مین ہوا
وہ انگوٹہی جو آپ لے کے گئے
آپ ہی آپ پیام رخصت ہے
دست شوہر سے مین چلی نالان
ہان مگر اپنے عنایت کی
اب یہ ہے عرض خادمہ کی حضور
دوسری عرض ہے یہ خانہ متمین
اپنے لیے میری یہ وصیت ہے
رکھیو صندوق مین مرا مردہ
القصہ اوسنے یون وصیت کی
جیسے جب کی اسے کہانی
بس اوسی دن سے سر بصحرا ہوا
ڈہونڈہتا ہو ر شہزادہ ضمیر چلکر
سنکے یہ اوسکو جو ہوئی تسکین
اک جگہہ پر ملا ہے ایسا باغ
نئی صورت کی دیکھی تیاری
صحن مین اک چبوترہ نایاب
اوسپہ نگینہ ایسا ہی استاد
نہر بلور کی بہت نایاب
اوسمین مرغابیان بہت خوشتر

پہر وہ اوسنے جو دیا ساغر
اور ہی رنگ مین وان پایا
اوٹہکے والنسے مین آیا گہر
مبتلا اور اک الم مین ہوا
داغ اوسکے جبین دیکہ گئے
اس جہان سے ہماری رحلت ہے
کیا شکایت کرون مین اوسکی بات
حد سے افزود مجہپہ شفقت کی
بخشدین وہ اوسکی قصور
کچہہ نہین پر میری جلت لبریز
آپ کو مجہسے گر محبت ہے
کسی حجرے مین کیجیے کا اخفا
آکے بارہ دری حالت کی
بات اوسکی تہا اوسکی یاد آئی
کو بکواد اوسکے غم مین پہر ہو تابان
ہاتہ آئے جو وہ خجستہ سیر
ہو لیا اوسکے ساتہ پہر وہ جوان
ہو گیا بو سی گل سے تازہ دماغ
گم ہوئی عقل اوسجگہہ ساری
تہا جسکا کسی جگہہ یہ جواب
صحن تا در طلا سے ہوا ایجاد
مثل انجم چمکتے ہی تہی حباب
تہے جواہر نگار اوسکے [illegible]

اوسکے پیتے ہی یہ ہوا بیہوش
کہ نہ وہ خیمہ ہے نہ وہ بیابان
طرفہ سامان ان نظر آیا
پہر تو گہبرا کے یہ پوچھا حال
ملکہ اپنی ماں کے پاس آئی
لیے جاتی ہون لیہ ایسا داغ
میرا رتبہ تہا اوسنے خاک کیا
کیا کرون شکر مین ادا اوسکا
تا سبکبار رہیہ قصور شعار
ایکسا عتین اب مین آئی ہے جان
میرے غم مین نہو نا کچہ محزون
حق مین یہ خادمہ کے اچہا ہے
سنکے اسکو خجل ہوا خادم
نہین اتنا اوسے کیا مدفون
وہ لقا لے کہا نہ کہ سب اوٹہ
کرتین اوسکے بیان یہ سب احوال
جہان ڈالے ہزارون ہی صحرا
شکل بلبل جہان نالہ کش تہا دل
نقش دیوار سیکڑون تصویر
سیم خالص کا پردہ سارا ہے
نیچے نکھرے معلق تخت
تہا طلائی تمام در اوسکا
کتنے طاؤس بہی مرصع کار

شکل میت مین ہو گیا خاموش
خاک پر لیتا ہون نہین کچہ کہنا
مردہ اوس شکل سے جو کہ پایا
یون کہا سب نے رکہے اوسکا لاش
اور سخن یہ زبان پر لائی
مر گئے پر بہی یہ رہیگا داغ
او لٹا دشمن ہوا ہلاک کیا
دل وٹہا تا ہے بس مزا اوسکا
جا ہے نزدیک ایزد غفار
خلق ہے دم مین کوچ کرتی ہے
اور کرتا نہ لاش بہی مدفون
وہی ہوتا ہے جو کہ لکہا ہے
اوس بلا نے مجہے کیا ناحق
اوس الم سے ہوا ہے مجکو جنون
ولیکن اپنے رنج کچہ کہا
کیا عجب ہے جو مجہے رنج وملال
پر نہ درویش کا پتا پایا
دونون اوس باغ مین ہے داخل
حسن خوبی مین بے عدیل لطیف
ملک حسن کا وہ تارا ہے
پر زمرد کا وہ بہی اک تخت
کچہہ بیٹہتا جہانسے طیور اوسکا
خوشنما خوش ادا و خوش رفتار

ہون لگی کہنی مجھسے ہنس کے
وہ جو ساماں تیرے یہاں آیا تھا
مال کر اوسنی پھر یہ لوچھی بات
یاں تو پہلے سے ہو ا ٹھہا تھا
بیٹھے رکہا نہیں وہان پہ قدم
ہو گئی پھر تو عقد کی صورت
آسمان نے نیا دکہایا رنگ
چہانی تہی جو خاک قسمت مین
اوسکے در پہ تہی ایک غیرت حور
دیکھتے ہی مجہے وہ خانہ خراب
توک کر مجہکو یہ کلام کیا
اپنی وانتک جو رسائی تہی
کہا سنیے کہ ٹھہرو آتا ہون
سحر آمیز ایسی تہی تقریر
نشہ مین وصل کا ہوا طالب
جو کہ شہر طلا سے لائے ہو
بولا مین گر یہ خواہش دل کی
بولی وہ مجہسے تمنے دی سکو
اونسے جب اسطرح کیا انکار
سنکے اس بات کو وہ سر دہنی
پھر کہا مجہسے ضد سے کیون تمکو
سحر مین ایسا مبتلا تہا مین
سنکے یہ بات وہ ہوئی بیتاب

ہو فراموش یاد ای گل تر
صفحہ دل پہ کھینچ لایا تہا
تمنے وانکی کہی کچھ بہی بات
یاد کچھ بہی اوسکا نقشا تھا
کرتی ہوا تہا م تم اسدم
وان مین منہ لگا لے صد عشرت
اور یہ کوزہ پشت لایا رنگ
فرق آنا تہا عیش و عشرت مین
زعفرانی لباس شب مین چند
ہو گئی اسطرح سے پھر بیتاب
کشش دل نے اپنا کام کیا
چہاونی یا نہ ہی چہائی تہی
ابھی صید افگنی کو جاتا ہون
نہ کیا عذر ہو گیا تسخیر
دیکھی اونسے جو یہ ہوس غالب
وہ انگوٹھی اگر ہمین دیدو
لا کے دیتا ہون کیا یہ مشکل ہے
کیا یہ کہتے ہو اپنی ہو تمہین ہو
زیست سے اپنی مین ہوا بیزار
رنگتا و سوقتا وسکی شرم نے
دیکھو پچھتاؤ گی بہت دیکھو
اوسکی اصرار پر کچھ نہ سمجھا مین
دی انگوٹھی وہ جسکو آخر کار

بیٹے جسوقت یہ سنی تقریر
کیا کرے عرض اور یہ ناشاد
کیسا شہر طلا ہے بتلادو
کہا مینے کہ ای پری پیکر
مطلب اوسکا جو ہو گیا تھا حصول
وہ تو آغاز تہا سنو انجام
جی مین آیا کہ چلکے کہیلوں شکار
پہونچا مین جہیل کے کنارے
اسطرح سے حضور بیٹھی تہی
کہوئے مدت سے مجھپہ عاشق ہے
اوج پر آگیا مرا اختر
عاقبت یان تلک تو آئی ہو
بولی وہ اک ادا سے ہنسکر خیر
لیگئے خیمہ مین وہ خانہ خراب
بولی مانین ابھی تمہاری بات
وصل اس بات پر ہمارا ہے
پھر وہانسے مین اپنے گھر آیا
مین تو واقف نہین وہ کیسی تہی
کہا مینے کہ گر نہ دو گی تم
بولی پھر یون کہ واہ ری تقدیر
تم نے آؤ عدو کے کہنے پر
کہا مینے کہ خیر جو کچھ ہو
اوس ستم کیش کو جو لا کردی

کیا بیان اوسکی کیجیے تاثیر
نرہی ایک بات مطلق یاد
اوسمین سامان کیا ہے بتلادو
لیلنا جھوٹ کا نہین بہتر
ہوئی اوسکے گھر مین وہ مشغول
جس الم نے کیا ہے کام تمام
ہوئی مانع اگرچہ فرقت یار
آیا استادہ ایک خیمہ نظر
منتظر جیسے وہ کسیکی تہی
عاشقو نمین وہ سب سے فائق ہے
آپ تشریف آج لائے ادھر
چلکے خیمہ مین دو گھڑی ٹھہرو
ہم تو ہون صید آؤ دیکہین سیر
ناچی گائی پلائی مجکو شراب
کرو و پوری اگر ہماری بات
اسلیے تمسے یہ کنارہ ہے
اوس انگوٹھی کو مینے جب مانگا
نقرئی تہی وہ یا طلائی تہی
جان اوسکی عوض مین لیگی گم
یان بہی آپہونچے دشمن پیر
نہین کچھ فائدہ سوا ضرر
وہ انگوٹھی مجہے حوالہ کرو
رنگے محرم مین وسکو دیکھ مینے

کہا کہنا اوسکا یہ اے شہ نہیں
ایک گلدستہ بھی تہا لایا
اوس پری رو کی جبکہ شادی ہوی
رو نما میں میری لب اک تفسیر
ہے یقین کہ رہا ہوگا ایک ہی سال
جبکہ وہ رشک مہ جوان ہوئی
باغ تیار ایک ایسا ہوا
اوسی صورت کا وہ پہر ہوا تیار
ہوی جب شہرہ اوسکی صورت کے
میری شادی کا گر ارادہ ہے
جو کہ اوسکی مجھے خبر لادے
کہا سلطان نے جو خوشی تیری
حسن بھی اوسنے ایسا پایا تہا
ایسا تو تہے شیفتہ ہزاروں لشکر
عشق سے اوسکے باز آتے تہے
پر نہیں اوس سے جو رسکے گیا درپر
کرکے اقرار اوس سے آخر کار
گر پڑا اکدن میں غش کہا کر
کر دیا میں نے اپنا حال بیان
در و دیوار و قلعہ و دکان
تہے شاہی میں جب ہوا داخل
ہاتھ میں اوسکے اک انگوٹھی تہی
اوس پری کو یہ بولی ہو میری

دیکہا اللہ نے نماے اک دختر
دیکے اوسکو یہ اوسنے فرمایا
میری جانب سے دینا یہ اوسکو
دیکہا ہے یہ اے قمر تنویر
ہوئی پیدا غرض وہ مہ تمثال
حسن و خوبی کی وہ نشان ہوئی
مثل زیر فلک نہ جسکا ہوا
اوسمیں ہی آگئی وہ لیل و نہار
لگے آنے پیام نسبت کے
تو یہ اوسمیں کلام میرا ہے
کچھ نشانی بھی وہ مگر لادے
بجا ارادہ ہے وہی میری
دیکھنے میں کبھی نہ آیا تہا
جان و دل سے تہی تہے فدا اوسپر
اس ارادے سے ہاتھ اوٹھاتے تہے
ہوئے جسوقت اوسکو میرے خبر
جا نی لاکہوں نے پہنچے شہر دیار
شدت غم سے حال تہا ابتر
لیگیا مجکو اپنے ساتھ وہاں
وحشی و طیر و رعیت و سلطان
دیکہی مسند پہ اک مہ کامل
وہ گواہی کو واسطے لے لی
پوچھا احوال سارا بلوا کر

نہ کہنا اوس پری سے کہ کس کا ہے
اور کہنا میری نصیحت کو
اور یوں کرنا اوس سے تو کلام
کرکے یہ بات وہ روانہ ہوا
پہر وہ اسقدر رہتی وہ شور
بولی سلطان سے اکدن پری
اوسمیں نرگس کے ہوں رواں چمن
ہوا مشہور پہر وہ نرگس باغ
اوسنے جسوقت یہ سنا احوال
ہے یہ سامان عقد ہونیکا
اوس سے اپنا کروں گی عقد جو
پہر تو اوسنے کیا تہا جو نہ کو
اوس پری کی جب سنی شہرت
لیکن اوسکی جو شرط سنتا تہا
یہاں ترقی یہ خواہش دل کی تہی
روبرو اوسنے مجکو بلوایا
تہا مجکو پریشان کہیں
اک پریزاد کو جو رحم آیا
پہونچا جب اوس دیار میں جاکر
دیکھا ان سب کو بیٹھے سونیکا
رفتہ رفتہ جو میں قریب گیا
مقصد دل جو میرا بر آیا
کر دیا میں نے سب حال بیان

اور طاعت میں اوسکی بیٹھا ہوا
بہول جانا اوس ملاقات کو
بلکہ اسطرح اوسکو دینا پیام
عیش کی یاں نہ کا یگانہ ہوا
آگیا اوسکو دیکھکے غش
ہوا جو منظور کچھ خوشی میری
دیدہ حور جس سے ہو روشن
دل میں لالہ کہا یا نیک ستاع
اپنے والد سے یہ کہا فی الحال
کسی جانب سے ہی یک ستم کا
ورنہ مجکو نہیں ہے یوں منظور
ہوئی وہ بات جا بجا مشہور
ہوئی یاد دیدہ مجکو بھی الفت
پہروں وہ اپنے سر کو دہنتا تہا
گو کہ شرط اوس پری کی مشکل تہی
شرط کا ذکر درمیان آیا
پہر تو مایوس ہو گیا یہ حزیں
حال دریافت مجھسے فرمایا
جو سنا تہا وہ حال آپ نظر
جا ہی عبرت محل تہا رونیکا
اوسی صورت کا اوسکو بھی پایا
شاد و خرم میں اپنے گھر آیا
وہ ہی انگشتری اوسے جس آن

یون لگی کہنے مجھے ہنس ہنس کر
وہ جو سامان کہ لکھا آیا تہا
ٹال کر اوسنے پھر یہ پوچھی بات
یان تو پہلے سے ہوا ایٹھا تہا
بینے رکہا نہیں وان پہ قدم
ہو گئی پھر تو عقد کی صورت
آسمان نے نیا دکہایا رنگ
چھا گئی تھی جو خاک قسمت میں
اوسکی در پر تھی ایک عورت جو
دیکھتے ہی مجھے وہ خانہ خراب
ٹوک کر مجھکو یہ کلام کیا
اپنی وانتک جو رسائی تھی
کہا سننے کہ ٹھہرو آتا ہون
سحر آمیز ایسی تھی تقریر
نشہ میں وصل کا ہوا اطلاب
جو کہ شہر طلا سے لائے ہو
بولا میں گر یہ خواہش دل ہے
بولی وہ مجھسے تمنے دی کس کو
اوسنے جب اسطرح کیا انکار
سنکے اس بات کو وہ سر دہنی
پھر کہا مجھسے ضد سے کیون کرتے ہو
سحر میں ایسا مبتلا تہا میں
سنکے یہ بات وہ ہوئی بیتاب

ہو فراموش داغ گل تر
صفحہ دل پہ کھینچ لایا تہا
تمنے وانکی کہی کچھ بھی بات
یاد کچھ بھی نہ اوسکا نقشا تہا
گرچہ ہوا تہا میں تم اسدم
وان ہین میں نہ لگا کچھ عشرت
اور یہ کونہ لشت لایا رنگ
فرق آتا تہا عیش و عشرت میں
زعفرانی لباس میں جو پری
ہو گئی اسطرح سے پھر بیتاب
کشش دل نے اپنا کام کیا
چھاونی یان پہ ہمنے چھائی تھی
ابھی صید افگنی کو جاتا ہون
نہ کیا عذر ہو گیا تسخیر
دلکی اونہنے جو یہ ہوس غالب
وہ انگوٹھی اگر ہمین دیدو
لا کے دیتا ہون کیا یہ مشکل ہے
کیا یہ کہتے ہو اپنی ہو تمہین
زیست سے اپنی میں ہوا بیزار
رنگتا اوسوقت اوسکی شرمگینی
دیکھو پچھتاؤگی بہت دیکھو
اوسکی تقریر کچھ نہ سمجھا میں
دی انگوٹھی وہ مجھکو آخر کار

میں نے جسوقت یہ سنی تقریر
کیا کرو عرض اور یہ ناشاد
کیسا شہر طلا ہے بتلادو
کہا میں نے کہ اسی پری پیکر
مطلب اوسکا جو ہو گیا تہا حصول
وہ تو آغاز تہا سنو انجام
جی میں آیا کہ چلکے کھیلون شکار
پہونچا میں جہیل کے کنارے پر
اسطرح سے حضور بیٹھی تھی
کہہ گئے مدت سے محبوبہ عاشق ہو
اوج پر آگیا مرا اختر
عاقبت یان تلک تو آئی ہو
بولی وہ اک ادا سے ہنسکر خیر
لیگئے خیمہ میں وہ خانہ خراب
بولی مانین ابھی تمہاری بات
وصل اس بات پر ہمارا ہے
پھیر و بالسے میں اپنے گھر آیا
میں تو واقف نہیں وہ کیسی ہے
کہا میں نے کہ گر نہ دوگی تم
بولی پھر یون کہ واہ رے تقدیر
تم نہ آؤ عدو کے کہنے پر
کہا میں نے کہ خیر جو کچھ ہو
اوس ستم کیش کو حوالہ کر دی

کیا بیان اوسکی کیجیے تاثیر
نہ رہی ایک بات مطلق یاد
اوسمین سامان کیا ہے بتلا دو
بولی لنا جہوٹ کا نہیں بہتر
نہ ہوئی اوسکو کچھ وہ ملمین طول
جس الم نے کیا ہے کام تمام
ہوئی بالغ اگرچہ فرقت یار
آیا استادہ ایک خیمہ نظر
منتظر جیسے وہ کسیکی تھی
عاشقوں میں وہ سب سے فائق ہے
آپ تشریف آج لائے ادہر
چلکے خیمہ میں دو گھڑی ٹھہرو
ہم تو ہون صید آپ دیکھیں سیر
ناچی گائی پلائی مجھکو شراب
کردو پوری اگر ہماری بات
اسلیے تمسے یہ کنارہ ہے
اوس انگوٹھی کو میں نے جب مانگا
نقرئی تھی وہ یا طلائی تھی
جان اوسکی عوض میں لیگی
یان بھی آپہونچے دشمن پیر
نہیں کچھ فائدہ سوا ضرر
وہ انگوٹھی مجھے حوالہ کرو
رکھکے محرم میں اوسکو منسی

گئی جب اوسکو وہ شریر — اوس جوان نے یاد سے کی تقریر
لیکے اس ماہرو کی سمت آیا — بولی اسطرح سے وہ مہ سیما
سامنے آگیا یہ مہ تمثال — ہوا تنہائی کا تمہارے خیال
ہنسکے بولا وہ گل بہت بہتر — اور رہوا اس قمر سے دست بسر
ہین جو وہان یہ ذکر آیا — دل کچھ اوسوقت اسکا لہرایا
ہوگئی محو ایسی وہ گمراہ — نکلی بیساختہ زبان سے واہ
گذری اس شغل مین جب آدہی رات — بولی یون اسنے جو انسے وہ بدذات
کرو آرام چلکے اے مہ عیار — کیجیے موقوفات یہ گفت و شنید
تہا جو پہلو مین دوسرا کمرا — اسکو بہی بہر خواب ان بہیجا
کچھ مزا ہوا گر طبیعت مین — اک پریکو مین بہیجون خدمت مین
اسنے جب اسطرح کلام کیا — اک پریزاد کو اوسنے بہیجدیا
مجھکو کانٹون نے تمنے کہینچا ہی — نہین یہ انکسار اچہا ہی
بولی وہ ہنسکے مہربانی ہی — آپکی سب یہ قدردانی ہی
بولا یہ ماہ کیا بتاؤن مین — حال دل تمکو کیا سناؤن مین
تہا قلق دلکو جان مضطر تہی — مرگ اس زندگی سے بہتر تہی
اوسنے جب اسکو شگفتہ پایا — پہر تو اوسکا بہی اسپہ دل آیا
اسنے جب اوسکو راہ پر پایا — یون سخن یہ زبان پر لایا
اور جو ہی نوجوان پہ طبیعت — جس سے رکہتی ہو وہ بہت الفت
پوچھی اسنے جو یہ تہی کی بات — فتنہ آمیز اوسنے دیکہی بات
تمنے دعوا کیا جو الفت کا — ہمنے بہی دم بہر محبت کا
کر چہپاؤن بعید الفت ہی — اور ظاہر کرون تو فت ہے
کہا اسنے کرو نہ اسکا خطر — کبہی ظاہر نہوگا بہید اوسپر
کہتی ہون اسکو گو ہر جادو — جو کہ ہی اسکے ساتھ وہ مہر چہر

ای پریرو کہان گئین تہین آج — ہی شگفتہ بہت تمہارا مزاج
حسب معمول ای مہ عالم — پہر سیر آج جو گئے تہے ہم
لائی ہون آپکو مین تمہارے لیے — بوستانے گانا بس ہمارے لیے
وہ ہوم سے اوسنے اسکی عورت کی — ناچ گانیکی خوب صحبت کی
ہاتہہ مین اوسکی جبکہ آئی ہین — ایسی لئے سے وہان بجائی بین
لگی کہنے کہ واہ ای خوش چشم — وقت کی اپنے تم کہتا ہین
میری آنکہون مین نیند آئی ہی اب — باتون مین گذری ہی یہ ساری شب
چار ناچار واں سے وہ اوٹہکر — لیٹا لیکر اوسے مسہری پر
ایک ساعت کی بعد پہر سے پری — اس قمر سے پکار کر بولی
بولا یہ ہنسکے ہم مسافر ہین — گر یہی ہی خوشی تو حاضر ہین
پائنتی اسکے بیٹہی وہ آکر — بولا یہ اسنے پاؤن سرکا کر
میری آنکہون پہ تم اگر بیٹہو — صحبت واللہ عین راحت ہو
کرتے ہین آپ پاس کنیز کا پاس — پر ہی مستور قدر خود نشناس
جیسے ای حور تمکو دیکہا تہا — مثل بسمل کے دل تڑپتا تہا
دلمین آیا ہی یہ ستم کچہ اوسکو — تمکو بہیجا ہی بے طلب اوسنے
سارا شرم و حجاب ہوگیا دور — ہم بغل اس سے ہو گئی وہ حور
وہ پری ہی جو صاحب خانہ — نام بتلاؤ اوسکا جانانہ
جانتی ہو گر اوسکا نام و نشان — من و عن وہ بہی مجہسے کرو بیان
ہوئی خاموش پہلی یہ سنکر — بولی پہر اسطرح سے وہ سمن بر
پر یہ پوچہی ہی تمنے ایسی بات — جسکے اظہار مین ہین سو آفات
اوسپہ کہلجائیگا اگر یہ حال — ہوگی دشمن میری تری زشت خصال
بولی پہر اسطرح وہ سیارا — یہ پری ساحرہ ہی مکارہ
ماہ طلعت تو نام اوسکا ہی — سحر کے زور سے وہ رہتا ہی

ایسی باتوں میں تھا مشتاق — اور بھی اوسکو کر دیا مشتاق
لکھا ہوتی ہے دلکو دلسی راہ — وہ بھی دزدیدہ ڈالتا تھا نگاہ
پہلے مافی الضمیر اوسکا لو — کرون تدبیر مین اگر ہیچ ہو
اوس سے احوال سب کیا اظہار — کہا اوسنے کہ اب ہین مختار
تھا لگاوٹ کی جن ہین جو اوسکا — لیکن وہ باتین کہ ہو گئی وہ شاد
جب مخاطب اوسی بہت پایا — لیکن سخن یہ زبان پر لایا
ہے جو وہ شعلہ آپ کی ہمشیر — ساحرہ ہے غضب کی وہ بہی پر
جو کہ معشوق ایکی ہے گہر مین — مرتی ہے وہ فراق دلبر مین
اوسنے زیر زمین کیا مدفون — پہر نسکین [illegible] وہ سحر [illegible]
قبر سے دیتی ہے وہ لاش صدا — ہوتا ہے سکو اک عجب اوسکا
جب وہ احوال سن چکی سارا — پہلے تو اوسنے قہقہا مارا
تا یہ معلوم ہو اوسکی لاش — نہ کہ ہے کوئی شخص اوسکی لاش
پاس شعلہ کے آج جائین آپ — خوف فی لمیں ہوا اوس سے کہا تم آپ
عقد اوس سے نہین ہوا تیرا — نہ وہ شوہر ہے اب ہوا تیرا
ان بہی عاشق ہوئی ہو اب آوار — سب سے تدبیر ہے یہی بہتر
السی شعلہ کے پاس یہ آیا — جو کہ اوسنے کہا تہا دہرایا
دیا اسکو پہر جواب سوال — یونہین کہنا نہ کچہ بہی خیال
ان منہ کی صفائی کر لاؤ — اک ذرا دانت اپنی منہ ہوا
گاہی تم یہ جو صفائی کرنا — شوق ہے جان دینا اور مرنا
اسنے بہی یہ نہین اسکو — ہوئی جامہ سی اپنے وہ باہر
من بس ساحر غدار — گئی لٹ انکو شعلہ سی آکیا
کیا کہتی تہی بتا مجکو — کہہ تو منہ پر کہا تہا کیا مجکو
منہ مری کہی تہی بات — جل گئی سنکے تو جواب ذات

اسطرح اوس سے پہر کلام کیا — کام اوس شوخ کا تمام کیا
بولی وہ صحابہ تو یقین نہین — ہے اگر یہ تمہارے ذہن نشین
پہر انور کے پاس بہی آیا — جبکہ اوسنے اوسے الگ [illegible]
خود ہی پہر دل سی کچہ بنا کر بات — کیا پاس اوسکے یہ سیتو [illegible]
آگیا اوسکے دل کا جب باور — ہوئی آمادہ قتل شعلہ پر
تمسے کرتا ہون ایک حال بیان — ہو نمین اسل مرمین بہت حیران
رہتا ہے جو کہ اوسکی پاس جوان — یا لن تو زندہ ہے وہ تا بان
ہاتہ آئی ہے اوسکی اسکی لاش — غم سے اوسکا ہوا ہے حال [illegible]
قبر پر فاتحہ کو آتی ہے — پہول جسوقت وہ چڑھاتی ہے
اسمین اسرار کیا ہے اے خوش خو — حال کچہ اسکا ہے مجکو بتا
پہر کہا کیون یہ تمکو حیرت ہے — سحر سے ہے [illegible] اوسکی صورت [illegible]
کیسے شک آپکا تو دور ہوا — پر نہ مطلب مرا حضور ہوا
کہنا ہے یہ شرارہ کا پیغام — ہے تیری پاس وہ جو گل اندام
نہ ہے یوسف کیطرح جسکی وہ غلام — عشق مین تیرے ورکا نہین کچہ کام
پیوے تم شبکو اوس سے جام وصال — دونا مین وصل سے ہون مالامال
سنی جس وقت اوسنے یہ گفتار — سر صر غم سے کانپی شعلہ [illegible]
بولی اوسکو یہ منہ تمہارا ہے — آپکا اوسنے کیا [illegible]
کرو یا تو نہین اپنی خوب خضاب — ہو کر آئے تا تمہارا اشباب
گر مری بات یہ نہ مانو گی — ایسی منہ پر نہ تہو کو گی وہ کبہی
سنکے پیغام شعلہ سرکش — سنا گئی وہ شرارہ اک آتش
بولی جا کر کہ چہوڑ کر ون گہری — موت شاید اب آئی ہے تیری
ناک چوٹی کو کاٹ ڈالونگی — کہو جب سے بیٹہے یہ سزا دونگی
اب ہی آخر کو گفتگو ایسی — گہر ہی اوسدم وہ جنگجو ایسی

کرکے اوس شاہزادے سے یہ کلام / نکلا گنبد سے یہ قمر اندام
دیکھا تھا اسنے آئینہ مین جو باغ / پہونچا یہ اوسجگہ لگا کی سراغ
گیا اوس ساحرہ کی جب یہ قرین / لگی کہنے وہ ہوکی چین بجبین
کون ہے کیون یہان تو آیا ہے / سچ بتا تجھکو کون لایا ہے
بولا اسطرح سے یہ مایۂ ناز / مجھسے وحشت عشق ہے بندہ نواز
میرا آوازہ ہے زمانے مین / دخل ہے بین کے بجانے مین
پھر تو وہ بولی آپ سے صاحب / صنعت اپنی دکھائیے صاحب
کہکے یہ اوسنے پھر لگائی بین / بیٹھکر اسنے وہ بجائی بین
ہوگئی محو وہ زبون خصلت / اور حد سے زیادہ کی مدحت
اک مصاحب جو اسکی بیٹھی تھی / آگئی یون ساحرہ سے وہ بولی
دیکھیے تو اوٹھا کر اپنی نگاہ / آئین ہمشیر آپ کی ہمراہ
سنکے تیور یہ اوسکی بل آیا / بولی اب عیش مین خلل آیا
وہ لب فرش پہونچی جب آکر / اوسکو لائی یہ جبر سے جاکر
اوسکو بٹھلایا اپنی مسند پر / آپ بیٹھی علحدہ دیکر
نام اوسکا شرار جادو تھا / قد وہ بوٹا سا سرو دلجو تھا
عشق بازیکا اوسکو لپکا تھا / حد سے کچھ بڑھ گیا اسکا چسکا تھا
مہر انور پہ پڑ گئی جو نظر / تیر الفت کا کھا گئی دل پر
ایسی وہ عشق مین ہوئی مبہوت / ہوگئی لب پہ اوسکی مہر سکوت
بولی شعلہ کہ اے بڑی باجی / چپ ہو کیون ہے تمہارا کیسا جی
ندیا اوسنے کچھ جواب اسکا / بڑھ گیا اور پیچ و تاب اسکا
اوسکی چپ سے جو گھبرائی / یون سخن یہ زبان پر لائی
لو سنو بین تا ہو خاطر شاد / ایک اس فن کا آیا ہے استاد
جبکہ اسنے بہت کیا اصرار / بولی بجوا اوسے کچھ اشعار
سنکے یہ اسنے بھی طلائی بین / دل سے اوسوقت یہ بجائی بین
نہ رہے سکے اختیار مین دل / اور اوسمین ہے ہوئی بسمل
دو گھڑی اوسنے وان قیام کیا / جب لگی چلنے یون کلام کیا
بین کا اسکے ہے نیا انداز / مجھکو خوش آیا ہاتھ کا انداز
گر خوشی میری اے بہن چاہو / کچھ دنون لیے اسے دیدو
اوسکی تقریر یہ سنی جس آن / یون لگی کرنے وہ شریر بیان
بات ایسی نہ آپ فرمائین / شوق ہے اسکو ساتھ لیجائین
میری اور اسکے آپ ہین مختار / کیجیے جو کچھ مجھے نہین انکار
بات اپنی بہن کی یہ سنکر / لیگئی اس قمر کو اپنے گھر
پہونچی اپنے مکان مین جب وہ حزین / آگیا یاد وہ جوان حسین
اولجھا گیسو کیطرح ایسا دل / بنگیا مرغ بسمل اوسکا دل
پھر تفریح پی جو اوسنے شراب / کھل گیا اوسکا بند شرم و حجاب
اس قمر سے کیا یہ اوسنے بیان / دل پریشان ہے بہت اس آن
بین اسدم بجاؤ اے خوشخو / دل پژمردہ تا شگفتہ ہو
اسنے اوسدم بجائی ایسی گت / ہوگئی اور اوسکی دلکی گت
جو کہ بگڑا تھا اوسکا ساز دل / یون لگی کہنے اپنا راز دل
جیسے اوس نے جوانکو دیکھا ہے / نہین قابو مین دل ہمارا ہے
بند دلکی مری جواری ہے / دمبدم یون اوس گلکی شکباری ہے
وحشت دل یہ کہتی ہے ہر تو / کہ گریبان کو تار تار کرو
ہاتھ آئی ہے عشق کی مضراب / راتدن اب بجاؤ غم کا رباب
گو گوارا ہے کچھ اور مضطرب دل / پیش آئی ہے اب عجب مشکل
کیا کہون تمہین جو کچھ ہے میری گت / ایسی ہوتی ہے عاشقون کی گت
اسنے جب اسطرح سے کی تقریر / خوب ملین منسا یہ تدبیر

وانسے راہی ہوا یہ ماہ تمام
کی دعا یون کہ حل یہ مشکل ہو
بولا اب ختم تیری منزل ہو
لاجوردی ہی چار دیواری
اوسمین آئینہ بھی لگا ہے وہ
ہین اوسمین کدورت و کینہ
ہی اوسکی کلید ترا ری
آیا تہا میرے پاس شیر سوار
کہکے یہ بات ہوگیا وہ نہان
پوچھا اوسنے کہا انسے آئے ہو
سنتے ہی اوسنے اسکے چومے ہاتھ
جاسے برکہتی اوسکی تیاری
مطلب دل زبان پہ یون لایا
جب کیا اسنے اسطرح سے بیان
فرش پر زر سے اوسکو تہی زینت
اک حسین مرد پاس بیٹھا ہے
دیکھا جسوقت اسنے یہ نقشا
دیکھا آخر کو اوس قمر نے اودہر
اوٹھا وہ ماہ سنتے ہی یہ کلام
کہا اسنے جو ہمسے سچ پوچھو
بولا وہ رو کے کیا بتائین ہم
سامنے بیٹھی ہی جو یہ عورت
[illegible]

ہوئی اک شب تین پہونچا پہ شام
مدعا میرا جلد حاصل ہو
بلکہ آسان ساری مشکل ہو
بیل بوٹا ہی اوسپہ نگاری
رشک جام جہان نما ہی وہ
تم پہ سب حال ہوگا آئینہ
رہتا ہی رات دن یہ ہشیاری
اوسنے بہیجا ہی یہان پے دیدار
یہہ وہانسے ہوا اودہر کو روان
کیا ارادہ ہی کچھ بیان کرو
گیا گنبد مین لیکے اپنے ساتھ
پردہ اوسپر ترا تہا زرنگاری
یہہ مسافر ہی دور سے آیا
دیکھا اوس آئینہ مین سامان
بیٹھی ہی اوسمین اک جوان عورت
حسن خوبی مین وہ یکتا ہی
رہا استادہ دیر تک اوسجا
جب بہم مل گئی نظر سے نظر
جب قریب آیا اسنے پوچھا نام
آئے ہین ہم تمہارے لینے کو
تمکو حال اسکا کیا سنائین ہم
ہی عجب بدبلا زبون خصلت
حق پہ رکھو نظر نہ کھو اوقات

شب کو اسنے کیا قیام وہان
کر رہا تہا دعا بحالت زار
آگے دو کوس پر ہی ایک مقام
خود ارسطو نے وہ بنایا ہی
آگے اوس آئینہ کے جانا تم
پہونچو گے اوس مکان کے جب در پر
میری جانب سے اپنے تو وہ مفتاح
سنتے ہی تمکو لیکے جائیگا
جبکہ پہونچا یہ اوسجگہ جا کر
کہہ گیا تہا جو اوسسے شیر سوار
اوسکو آراستہ بہت پایا
باندہا پردہ وہ دفعتہ اوسنے
مہر انور کا حال ظاہر ہو
ایک ہی باغ بے عدیل و نظیر
مانگ مین اوسکی ہی بہرا سیندور
روبرو بج رہے ہین چنگ و رباب
بیٹھا تہا جو وہان پہ مرد حسین
بولا یہ آؤ تم ہمارے پاس
بولا کہتے ہین مہر انور سب
پر کہو اسکا حال تم مجہسے
شہر جو ہوگیا تہا پتہر کا
لائی ہی مکر سے یہ بد انجام
ہونا اصلا نہ اپنے دلمین اودہر

صبح اوٹھا نماز کو جس آن
آیا وان ایک مرد شیر سوار
اوسکا ہی گنبد ارسطو نام
اپنی صنعت کو وان دکھایا ہی
مطلب دل زبان پہ لانا تم
آئیگا اک فقیر تمکو نظر
جا کے کہنا تم اوس سے اتنی بات
سیر گنبد کی وہ دکھائیگا
در پہ ایک پیر مرد آیا نظر
کر دیا اوسنے صاف صاف اظہار
ایک آئینہ وان نظر آیا
ہوگی استادہ سامنے اوسکی
یہ حزین جلد اس سے ماہر ہو
اوسمین بارہ دری بھی ہی بتعمیر
نشئہ مے سے ہو رہی ہی چور
پی رہا ہی ہر ایک جام شراب
منتظر تہا ادہر وہ دیکھے کہین
آئے ہین ہم یہان تمہارے پاس
آپ اپنا بتائیے مطلب
کسطرح آکے اس بلا مین پھنسے
دیکھنے کو ہین اوسکی جا تا تہا
شعلہ جادو ہی اس شریر کا نام
ہم بھی آتے ہین پیچ تمہارے پاس

آئی نگاہ بخت پر کہر پہونچ کر
جب یہ سنکے پاس پہونچی
جا اوٹھی آگ تو جا بجا [illegible]
تیج اوسپر اگرچہ پاؤں رکہا
جبکہ اوسنے تیج [illegible]
ہوی مراسکو الغرض [illegible]
کہا جو ہوش میں تہا مشیار
لیلو یہ کیف تمہارے آگیا کام
پہونچا یہ اوس نازنین آن
ایک قلعہ بہی تہان نظر آیا
جب گیا او سمجہہ یہ گہر خسا
وہ پکا کر کہلا یا اوسکو طعام
وہ طعام اسنے بہر کہا تیار
خاصہ اک دن جو بہر کہا تیار
نظر آیا نہ اوسکو روی حیات
اوسکو اصلا ہوا نہ اسکا غم
اسکا فورًا بدل گیا نقشا
رن اپنے وہ ہوئی آباد
رن ہا انسی کو جو کہا
بی اس گل کی انتظار میں تہی
ہر میں اپنے لائی ہوکر شاد
ہوگئی شادمان وہ سنکر حال
مرگ ساحر کا جبکہ پوچہا حال

اک جگہ میں وہ جکو پہونچا
[illegible] سطر حسن او سحر کی
سحر اپنا انہیں [illegible]
کہنے لگا اس بار پہر نہ آئیگا
اور آنکہا ہو ارادہ [illegible]
ہوئی راہی اسی وقت [illegible]
کف دین [illegible]
اس سحر ساحر کا کرنا [illegible]
تہی صورت کا دیکہا [illegible]
وہی نگت کا اسکو بہی
دیکہی اپنی رسائی جو دشوار
ہوگیا وسے وزیر [illegible]
ہوگیا کہاتی ہی عاشق زار
گیا او میں شریک کنبہ بار
جلکی آخر کو جاشنی حمات
بلکہ شادی ہوئی او سے اسدم
سحر کا کچہ اثر ذرا نہ رہا
پر رہی اس قمر کی اسکو [illegible]
پہونچا جسوقت یہ لب دریا
دیر ہونے سے انتشار میں تہی
دیکہا ہر ایک کو وہان آباد
تا بدر آئی بہر استقبال
کہدیا اسنے وہ تمام کمال

تو شبی میں [illegible]
جا اوٹہا آگے [illegible]
کہا اسنے کہ [illegible]
بولی وہ کچہہ اسکی [illegible]
اسکو کہلا اک [illegible]
جبکہ وہ [illegible] نظر آیا
اپنی باتیں جب اوسنے کیا
[illegible] گرچہ گستاخ
صاف تہی اسکی [illegible]
وہی ساحر او میں تہا
بنگیا خاصہ [illegible]
بچ ساحر سے اوسنے کی [illegible]
قربت شاہ ہوگئی حاصل
اوس ستمگر نے جب اوسے کہا
تہی جو ساحر کی زوجہ بد اختر
مرگیا جب وہ ساحر غدار
اور وہ محبوبہ نام تہی جو یہ پری
قتل ساحر سے جب فراغت کی
تہا جو موسی سے صنعیفہ پاس
ہوئی آگاہی اوسکی جب [illegible]
در شاہی پہ اسکو [illegible]
گر ہی پاؤں پہ کی بڑہی عزت
مہر انور کو وہ ڈہونڈہا پہر سو

آنکہ ملی اوسطرف [illegible]
[illegible]
تہو ابہ اپنے گہر کو جاتی ہو
تجہسے [illegible]
آ نکلی [illegible]
ایک دار [illegible] نظر آیا
اوسکے [illegible] نظر آیا
لے لیا [illegible]
[illegible]
وہ مقام عدالت اوسکا تہا
اوسی ساحر کا تہا جو ایک وزیر
بولا کچہہ لاؤ اوس [illegible]
کرلیا اوسکا بہی مسخر دل
موت کو اک بہانہ ہاتہ آیا
وہ بہی مرتی تہی [illegible]
اوسنے [illegible] کا جو کیا تہا دیا
جسکو دیکہا تہا شکل ناگن کی
ایکدن اسنے استراحت کی
اوسکو دکہلائی آگ ہوسکو
آئی پاس اسکی صورت صرصر
اپنی دختر سے کی خبر جا کر
لیگئے گہر میں [illegible] کی دعوت
نہ بلا جبکہ اسکو وہ گلرو

ہو گیا تھا جو اک پتھر کا
نہ ملا جب تو بیقرار ہوا
خوب واقف ہے اس سے معبود
نہ رہی تھی جو طاقت رفتار
کیون ڈلا کسطرح فلک اب چار و
پیچھے اوسکے تھا ایک مار سیاہ
سمجھا یہ مجھسے کرتی ہے فریاد
ملکی جب عدو سے اوسکو امان
آپنے میری آبرو رکھ لی
سنکے حیران ہوا یہ لیکن حال
کس نے بالنسے کہو یہ سچ و ملال
میری دختر سے پوچھئے کیا ہو
تھا ہنسی جان نام ایک جلاد
ایک ساحر ہے قہرمان جادو
ملک ابیض سب اوسکو کہتے ہین
شیفتہ ہے وہ بد خصال ہوا
ہوئی منہ کالا اوس ستمگر کا
لگے پتھر کے ہونے جب زن و مرد
ناگنی جو کہ تمنے دیکھی تھی
اوس ضعیفہ کی جب سنی تقریر
گر قباحت نہ کوئی ا[illegible] ہو
کہنے لگے یہ او

پہلے اوسکی تلاش مین گیا
حد سے افزود انتشار ہوا
خاص میرا نشین ہے یہ مقصود
تھے اوسجا پہ سایہ دار اشجار
اسکے گھر مین بہت پریشان ہین
تھا عدو کیطرح سے وہ ہمراہ
کی ہے مار سیہ نے کچھ بیداد
ہو گئی وہ نگاہ سے پنہان
لے چکا تھا وگرنہ یہ موذی
پوچھا تم کون ہو کہو کچھ حال
ہان میری آتی ہے کیسی حال
اس مصیبت زدہ سے حال سنو
دوست دشمن سے وہ ہوا برباد
ساحر یہ بلا ہے وہ بدخو
اوسمین ساحر تمام رہتے ہین
بر ملا طالب وصال ہوا
کر دیا اوسنے ملک پتھر کا
خوف سے دشت و پا ہو یہان سرد
اس غمزدہ کی بیٹی تھی
اسطرح اسنے اوس سے کی تقریر
اک ذرا سکو

جستجو مین اوسکے شام و سحر
چاہی پروردگار سے امداد
بہت سے ہم دیو نکلے تو آگاہ
لئے راحت وہانپہ بیٹھ گیا
تھا تردد مین اسطرف یہ قمر
سامنے جب وہ ناگنی آئی
فوراً اسنے اوٹھا کے ایک پتھر
بنکے عورت پھر اسکے پاس آئی
کس زبان سے ادا ہو شکر اسکا
بولی جب سے لٹا ہے تاج اور تخت
اتنے مین آئی اک مسن عورت
قرۃ جن سے اپنے خوش ہین ہم
میرا شوہر وہانکا تھا سلطان
ہے سمندر کے پاس اسکا دیار
کیا کہون کس قدر رہتے تھے وہ گھڑی
صاف بیٹھے دیا جو اوسکو جواب
کہتے تھے جسکو لوگ خلد نشان
بہبس اپنا بار کے اوپر سدہم
نام مجھ بے بس حزین کا ہے
تمنے جس شہر کا کیا ہے ذکر
کہ ہین شہر و شعار
[illegible] یار [illegible] جا
یہ منظور

طے لگا کرنے منزلین یہ قمر
یون دعا مانگی با دل ناشاد
کہ مین سرگرم کار ہون ہر شہر
اسطرح اپنے دل سے کہنے لگا
اسمین اک آئی ناگنی مضطر
پاس سے منہ کو اسکے تکنے لگی
اوسی مار سیہ کا کچلا سر
یون سخن وہ زبان پر لائی
لے لیا مول آپنے گویا
کہتے ہین مجھکو لوگ سوختہ بخت
بولی یون اس سے وہ بصد رقت
صور ظلم مقصور ہین ہم
جن تھے سب اوسکے تابع فرمان
رہتا ہے اوسجگہ وہ ظلم شعار
میری دختر پہ جبکہ آنکھ پڑی
آتش رشک سے ہوا وہ کباب
اب اوسکا ہے نام سنگستان
مع دختر وہان سے بھاگے ہم
مسکن اب اپنا کوہ و صحرا ہے
اوسکے نظارے کی ہے مجھکو فکر
چلیے یہان سے قریب ہے وہ دیار
نظر آئی سرا ایک شہر پتھر
پہونچے اپنی سرا کو وہ مسرور

ایک کلی سی مون کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

عمر ذرت سو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بن نیال [illegible]

میری [illegible] سے بہی سمجھا

ہوا ایسا جنون سوار [illegible]

ہوئی اس بات کی ذرا نہ [illegible]

ایسا [illegible] کر خبر سمجھے ہم

[illegible] روانہ ہوا

[illegible] اس [illegible]

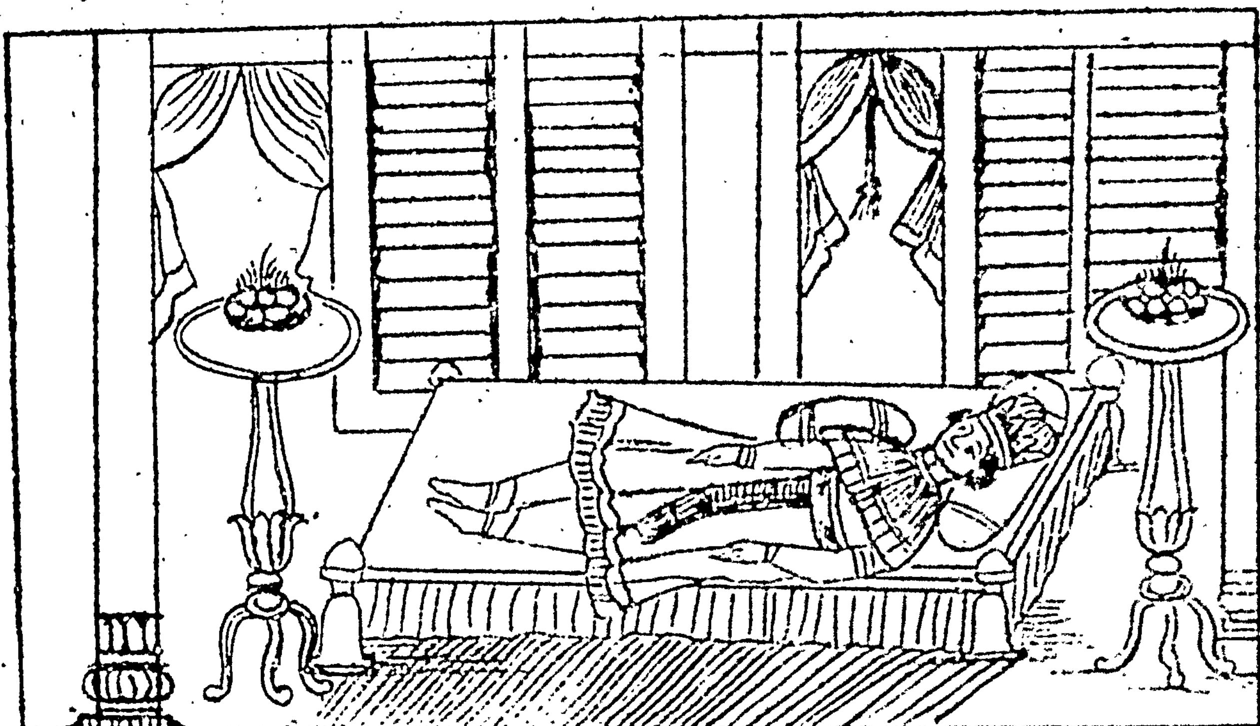
پر نہ اوسکی سمجھہ مین کچہ آیا

[illegible] گہر سی چلا گیا [illegible]

کہ یہ حیران ہو گیا کیونکر

کرتے ہین عہد اسکا [illegible]

دشت گرد یکوا کہ بہانہ ہوا



لیٹا یہ اوس پلنگ پر جاکر / بیخودی نے اوٹھایا اپنا سر
ہوگیا ہے طلسم مین داخل / دیکھتا کیا ہے یہ مہ کامل
جاتی ہے ایک سمت کو خلقت / اسکے چہرے سے ہی عیان وحشت
لب پہ ہر شخص کے ہے نالہ و آہ / فرط غم سے ہے سبکا حال تباہ
پاس اونکی گیا یہ گھبرا کر / پوچھا اک شخص سے یہ ٹھہرا کر
جاتے ہو کسطرف بتاؤ مجھے / حال اپنا ذرا سناؤ مجھے
بولا وہ شخص کیا مسافر ہو / نہین تم حال سے جو ماہر ہو
یانسے دو کوس پہ ہے ایک مقام / جنت عاشقان ہے اوسکا نام
رشک باغ جنان ہے وان گلزار / دو شہید اونکے اوسجگہ مین مزار
عرس ہے آج اونہین شہیدونکا / فاتحہ ہوگا اون سعیدونکا
جاتے ہین ہم وہان زیارت کو / چلو گر تمکو شوق اسکا ہو
سنکے اسکو بہی اشتیاق ہوا / اونکے ہمراہ اوسطرف کو گیا
دیکہا اوسجا پہونچکے یہ سامان / باغ بے مثل ہے وسیع و کلان
بیچ مین اوسکے مقبرہ پایا / گنبد آسمان کا ہے وہ جوا
کیا بیان ہو کسی سے اوسکا حال / نصف تہا سبز نصف تہا وہ لال
جب گیا مقبرے کے یہ اندر / سبز و سرخ آئے دو مزار نظر
جیسی رنگت تہی اون مزارونکی / ویسی صورت تہی اونکی تیاریکی
سبز چادر تہی سبز مرقد پر / سرخ مرقد پہ سرخ تہی چادر
گرد پہولونکا ایسا ہے انبار / نظر آتے نہین ہین صاف مزار
لال تہی کی کمتی مرد نگین / مختلف رنگ پتیان اونمین
سر بالین اونہین مزارونکے / کچہ جواہر نگار گلدستے
شامیانے کہچے ہین زردوزی / مثل مرقد ہے رنگت اونکی بہی
لگن اگر سوز بہی مرصع کار / ہین جو روشن تمام شب ہر بار
خلق ہر سو اُمڈی آتی ہے / اور زیارت وہ کرتی جاتی ہے
وہ مقام اسکو جو پسند آیا / ایک جانب کو یہ بہی بیٹھ گیا
دن گذر کر وہان جو شام ہوئی / روشنی جابجا تمام ہوئی
صحن مین پہر یہ غل مچا ناگاہ / ابہی تماشا ہو ہو وہ راہ
دیکہا گہبرا کے اسنے جبکہ ادہر / پہر یہ سامان طرفہ آیا نظر
چلی آتی ہین نوجوان پریان / حسن مین غیرت مہ تابان
تاج شاہانہ رکہے ہین سر پر / ایک سے ایک حسن مین بہتر

دیکھیں جب یہ وہ اوسکو یون بیکل
اوس نے اسطرح کا سوال کیا
اپنی محنت نہ رائگان جاے
پایا طالع ہین اوسکی جو لحیان
پایا قبضہ نہ دست غم کا ذرا
ہے فی فرحت سے فرح جب حاصل
حرف ایسا بیاض سے پایا
دیکھا جب سوی نصرۃ الخارج
اجتماع اسطرح طریق ہوا
دیکھا سوی عتبۃ الداخل
کہتے ہین جسکو بس طلسم عجیب
وہ اوسے اوس طلسم سے لایا
نیک آئی ہے مشتری اوسکی
نیک ساعت ہے اوسکو پاؤ گی
تیسری روز اوسے نگہ پہنچین
دیکھا اوسنے جو بام سے جہنک کر
ملکہ اور خیال شاہ نے بھی
اوسنے پریونکا جب کہا احوال
تھین جو شرمندہ لسی وہ پریان
آج ہمیں کہلا یہ سارا حال
سنکے کہنے لگی وہ غیرت ماہ
ہان مگر آشنا اب سلوک کرو
یون لگی کہنے لسی وہ اوسدم

اپنے بھائی کو جاکے لے آئین
اور اظہار یون ملال کیا
جلد تر وہ ہماری ہاتھ آئے
صورت گل وہ ہوگیا خندان
اوسکو خارج سے ہر طرح دیکھا
کیا عقلا یہ پھر مخاطب دل
دیکھکر اوسکو وجد مین آیا
سمجھا کوئی نہین ہے اب خارج
آخر بد تھا جو رفیق ہوا
بدلا ہوگی مراد دل حاصل
پہلے اوسمین سے پہنچی وہ سحر نصیب
اوسکو عاشق سے اوسکو ملوایا
ہوگی ہر طرح بہتری اوسکی
پھر کے خالی کبھی آؤ گی
جسجگہ تھے وہ دونون ماہ جبین
آئی وہ دونون رشک ماہ نظر
شکل اوس ہنس کی جو تھی دیکھی
گئے دونون برای استقبال
عذر کرنے لگین بہت وان
کہ یہ تمنے کیا ہمارا حال
اسمین اصلا نہین تمہارا گناہ
مجھسے میری بسیر کو ملواؤ
لسی حاضر ہین ہم خدا کی قسم

وصل اوسکو بہت نجوم مین تھا
ہمکو یہ بھائی جان بتلاؤ
سنکے یہ اوسنے قرعہ جو پھینکا
منقبض فکر سے تھا اوسکا دل
کی جماعت یہ جبکہ اوسنے نظر
ہوا انکیس و حمرہ سے یہ حصول
اور نفی سے بھی یہ ہوا اثبات
کہہ رہا تھا یہ نصرۃ الداخل
گو تھا دسوین مین عتبۃ الخارج
ہمکو ہوتا ہے اسطرح ظاہر
رہے کچھ دن تلک اسیر وہان
پاؤ نہین اوسکے جو نتیجہ تھا
ہے جو شہر دمشق مشرق کو
ہوگئین شاد سنکے یہ گفتار
بام پر اپنا تخت ٹھہرا کر
ہوگی بے اختیار پاس گیا
ہوگئی شادمان وہ حد سے سوا
اونکو لے آئے بام سے جاکر
رشک عالم نے تب کہا اونسے
بولین وہ ہان قصوروار ہین ہم
سخت خوبی ہے اپنی قسمت کی
اوسکی دوری سے اب جان ہلاک
پہ یہ بتلاؤ ہے کہان وہ قمر

بلکہ کامل وہ سب علوم مین تھا
کسطرف ڈھونڈھین شاہ عالم
منکشف حال ہوگیا اوسکا
ایسی شکلین کئی ہوئین حاصل
قرب مطلوب دیکھیو وہ گل تر
کسی گلشن مین بیٹھی ہے وہ بلبل
اوس قمر سے بہاری کچھ دن تک
ہاتھ آئیگی وہ مہ کامل
پر نہ اس امر مین تھا وہ بارج
آگے اوسسے ہے بس خدا ماہر
قدرت حق سے آیا اک انسان
اوسکی تاثیر سے یہ چکر تھا
اب اوسی ملک مین ہے وہ خوشخو
لیکے اوس ہنس کو اوڑین اک بار
ہنس کو پہلے بھیجا پھر خبر
اونکی تلوے لسی آنکھین ملنے لگا
خوب اوسوقت اوسکو پیار کیا
آبرو سے بٹھایا مسند پر
خوب یہ شعبدہ کیا تمنے
بخدا تمسے شرمسار ہین ہم
نہین تمسے جگہ شکایت کی
عیش و عشرت یہ مجکو ہے سب خاک
ابھی لے آئین ہم اوسی جاکر

سنے انکے کلام جب ان | یوں کیا اس سے ساحر نے بیان
پاس کرتی نہ آپکا میں حضور | لیکن اک خط سے ہوں کہیں مجبور
راہ اسکی کوئی نکالونگی | تا بمقدور میں نہ ٹالونگی
فکر اوسکو جو تھی رہائی کی | لکھی شاہ طلسم کو عرضی
دو نون جو تھیں اسکی ہاتھ میں | اور اسطرح اس سے آ کہیں
سنگریزے وہ اپنے رکھ دینا | دو گھڑی اس جگہ یہ تھم لینا
جو کہوں تم سے وہ عمل کرنا | نکسی طرح کا خلل کرنا
رکھدئے سنگریزے اوسنے وہاں | آیا اک اژدہا شرر افشان
ہوئی پیدا طلائی اک کرسی | نمودار قائم وہ جگہ پہ ہوئی
تاج شاہی تو اوسکے سر پر تھا | جسم میں سب لباس زر تھا
کیوں مجھے آپنے بلایا ہے | کیسے مطلب سے نور کا آیا ہے
دیکے عرضی یہ اسنے کی تقریر | اسمیں ہے مدعا میرا تحریر
خوب مجھکو اوسکی تھی مرسا | اوسی اژدر کے منہ میں ڈالا
ہوا راہی وہاں سے وہ اژدر | اوگلا اک باغ میں وہاں جا کر
اس روش کی تھی چمن میں پھول | لاکھوں گل صرف مختصر بولیں
تیلیاں سونے کی بہت خوشرو | باغبانی وہ کرتی تھیں ہر سو
[illegible] | قابل دید اونکو نقش و نگار
[illegible] سیر کرو | نور کو خط کا جواب کل [illegible]
[illegible] | تھا جو شاہ طلسم وہ سکا پر
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

ہوں میں شاہ طلسم کی دایا | کہ مرا نام ہے دلبستہ دایا
استراحت یہاں کرو شب بھر | صبح کو باندھنا تم اپنی کمر
الغرض ان کا یہ شک تھا | اونہیں جب وہ منعقد پھر
ہاتھ میں لیکے سنگریزے چار | صبح کے بول کچھ پڑھ کے پکار
سمت مغرب کے چار فرسخ پر | گنگنا تم بھی ملیگا ایک شجر
آئیگی اس جگہ پہ ایک پری | اوسکو دینا تم یہ عرضی میری
سنکے یہ گفتگو ہوا رخصت | پہنچا زیر شجر بصد عجلت
پہلے تو منہ سے اوسنے اوگلا گیند | شق ہوا جب زمین پہ آیا گیند
دوسری بار اسنے اوگلا لال | نکلی اس سے پری اک تمثال
اوسی کرسی پہ بیٹھی آ کر | بولی اسطرح اوس سے اٹھلا کر
کہا اسنے ارے کہیں تو تشریف | آن بہت آپکو ہوئی تکلیف
لیکے عرضی کو مٹھا اونہیں | سحر کچھ ایسا پڑھ کیا اوسنے
وہ پری رو بھی خود ہے کرسی | منہ میں اژدر کے جا کے گود پڑی
نہ وہ گلزار غیرت جنت | تھی سراپا وہ جنس ہی منفعت
سرو روش پر تھی بادلہ کی کیاری | نہ ٹھہرتا تھا اوس پہ نگاہ
لیے ہاتھ میں طلائی تھے | دستے ترشی ہوئے زمرد کے
ایک کرسی پہ اسکو بٹھلا کر | بولی اسطرح وہ پری پیکر
اسنے آخر وہاں قیام کیا | یوں وہ گلگشت میں تمام کیا
گئی واپس وہ حور اوسکی پاس | عرض کی اسطرح سے جو سو اس
باپ نے اوسکے جب سنی یہ بات | بولا خاطر ہے تیری انکو منظور
اوسمیں مضمون یہ کیا تحریر | دیکھتے ہی اسے بلا تاخیر
نور کو بار اونہیں طلسم سے تو | ہوتی توقف نہ عنبرین جادو
[illegible] آئی | بولی اسی میں کام کرلائی

رای سے اونکی عجب تیار
جیا جس طرح تہا کیا تہا پیار

بولی شہزادی سے کہیں جو ہاں
یاسمن نے غضب میں میری لی جان

کرتی تہی انتصاب اب ہمارا اسکو
دین سزا اوسکو ہمیں جسکا قصور

دانتا کل کل ہمیں نہیں بہاتی
دلکو یہ بات خوش نہیں آتی

وہ بہی آئی تو غل مچاتی ہوئی
آسمان و زمین ہلاتی ہوئی

دفعتاً ہو گئی وہ صد پارا
اوس سے کاغذ کا ایک پرچہ گرا

کہولکر اسنے اوسکو جبکہ پڑہا
تازہ مضمون اوسمیں لکہا تہا

ہے یہ لازم کہ یون کرے تدبیر
پہر اودہر کو ہو شوق سے رہگیر

رکہے اوس تیلی سے نہ وہ سر کو
تاکہ پہونچے نہ اسکو کچہ آزار

رکہے ہے وہ بہی اسکے پاؤنکے پاس
اوسکو لیکر بجا ہے ہو یہ سوار

زین ہوئیگا اوسکا سب زرکار
بی تکلف وہ اوس پہ ہو کے سوار

اسکے ہمراہ ایک نا ہے
ساتہ ہونا ضرور اوسکا ہے

جاکے ٹہہرے وہ جسجگہ گہوڑا
پشت سے اوسکی اوترے پہر وہ اسجا

پڑہے پرچہ جو ڈہونڈہتا ہو وہ نا
اوسکو بہی اوس عجیب میں پایا

تہے بہی اس عجیب میں سر آ
جسکو خالق نے کر دیا اظہار

اوسکے لینے کو اب میں ہو جانان
پہر کی تہوڑی سے دلونمیں آتا ہوان

نہوا تہا ابہی یہ شخص یہان
اسمیں آئی کنیز اک گریان

اوسنے میرا کیا ہے ناک میں دم
زہر کہا لونگی میں اللہ کی قسم

ہوکر برہم یہ بولی اوس آن
لاؤ اوس ہیجا کو جلد یہان

شامت آئی ہے خوب چل نکلی
کتنے کم ظرف ہے او بل نکلی

شاہزادی نے اوٹہکے اکبارگی
وہ جریب اوسکی پشت پر ماری

پڑ گئی اس قمر کی اوسپہ نظر
اسنے اوسکو اوٹہا لیا اوٹہکر

گر کسی شخص کا یہ دل چاہے
کہ طلسم عجیب میں جاوے

جو کہ در پر طلائی پتلا ہے
ہاتہ میں اوسکے ایک قرنا ہے

نقرئی اور ایک قرنا ہے
سرخ اوسپر تمام مینا ہے

جسگہڑی اسکو وہ بجائیگا
ایک گہوڑا سمند آئیگا

اوسکو لیجائیگا طلسم میں وہ
آنکہ پائیگا طلسم میں وہ

اپنے ہمراہ اسکو لیجاوے
پر عمل میں یہ بات بہی لاوے

جو کوئی شخص اپنے آئی نظر
چاہے ساتہ اوسکی نامہ وہ دیکہ

شاہزادی سے بولا یون ہنسکر
دیکہی تمنے یہ قدرت داور

یہی کہتا ہے مجہسے میرا دل
جلد دیدار اوسکی ہوئیگا حاصل

سنکے یہ شاد ہو گئی وہ نگار
شکر کے سجدے بہی کیے کئی بار

جانا مہ لقا کا طلسم عجیب میں واسطے رہائی شاہزادہ مہران کی اور وہاں رشک عالم کا ملنا

ساغر بادہ ساقیا لانا
ہے طلسم عجیب میں جانا

تاک مدت سے اسکی ہے ساقی
نہ رہے دل میں یہ ہوس باقی

زاہدو نکو نہ آنا چہینٹو نیر
خاک ہو وے دوانکو جل جلکر

الغرض اوسنے سنتے ہی رخصت لی
سر پر اپنے اک اور آفت لی

تہا جو مضمون پرچہ میں تحریر
اوسی صورت سب اوسنے کی تدبیر

با مرصع لگام آیا سمند
دیکہکر اوسکو یہ ہوا خرسند

بہول پہر کر مجہے پلا اسدم
تاکہ ہو دور دل سے تمہارا الم

میکشو سنلو تم بہی اتنی بات
گر اوٹہاتا ہے تمکو لطف حیات

جام مے ہاتہ میں مدام رہے
ربط بادہ سے مدام رہے

جبکہ پاس اوس طلسم کے پہونچا
ورنہ آیا نظر وہی چبوترا

بہو گئی جسوقت نقرئی قرنا
اور اوسکی ہوئی بلند صدا

ہوگیا بیخطر سوار اوسپر
لے اوڑا وہ بہی صورت صرصر

مان لو گی اگر یہ میری بات — شادمان رکہونگا تمہین بہ ثبات
اسمین وارث کوئی ہمارا اگر — جستجو مین ہماری آیا ادہر
جبر سیتی بات یہ نمانون گی — جان اپنی ابہی یہین دونگی
تہا بڑا بہائی جو ستمگر کا — اوسنے جسوقت ماجرا یہ سنا
کہا اسنے کہ مال ہی کیا مال — ہاتہ آئی ہی اک پری تمثال
اس خوشی مین ہمی پر رنج حضور — وصل میرا اوسی نہین منظور
جا کی اب کان اوسکی بہرتے تیز — ہم رضامند اوسکو کرلی ہین
نظر آئی جو شکل نامحرم — ہوئی فرط حیا سی وہ بیدم
دیکہا اوس پیر نے جو اسکو لطیف — پوچہا یان لائین کسطرح تشریف
رحم جو اوسکے حال پر آیا — کان مین اوسکی جہک کے فرمایا
یونہی تو اس سی نہوگا چہٹکارا — جب تلک یہ نجائیگا مارا
مخلصی اپنی چاہتی ہو اگر — ہی یہ تدبیر اے پری پیکر
کہو اسطرح اس سے رو رو کر — جیسے مارا گیا ہی میرا پدر
اسلیے چاہتے ہین سب اولاد — تا کرین فاتحہ سے ہمکو یاد
کرون محتاجون کو مین بتقسیم — تا اونہین بخشدی خدای کریم
جسکہ راضی ہوا اسپہ وہ ظالم — تہوڑا جاوا پکانا تم اوسدم
کہا کی اوسکو نہ مانگی کا پانی — ہوگا بحر فنا مین وہ فانی
کوئی وارث نہین یہ کہتا ہی — نہین اندیشہ ہمکو اوسکا ہی
ہوگی جسوقت نفس کی پروبال — تم چلی جانا ای قمر تمثال
ہوگی کچہہ نہ ہین اوس ستمگر کی صفا — ہی ابہی تازہ مبتلای بلا
وقت شب اوس حزین نے ہو کر شاد — اوس ستم کیش کو کیا ہی یاد
جو کہ ہوشنگ نے بتائی تہی چال — اوسکہڑی اوس سے وہ چلی ہی چال
سمجہا یہ دلمین اپنی بدکردار — اسکہڑی ہی بنیکے کیا انکار

کہا اوسنے کہ ایک صورت ہی — چہہ مہینے کی ہمکو مہلت دے
تب تو بیشک نہوگی ایسی بات — ورنہ مختار ہی تو اپنی بذات
دیکہی بیکار اوسنے جب حجت — چارنا چار اوسکو دی مہلت
اپنے بہائی کے پاس آیا — جو سنا تہا وہ حال پہر آیا
خوبرویون مین ہی فریب و فند — رو برو جہر گرد ہی واللہ
بولا وہ ہی عجب ملال اسکا — نہ کرو دلمین کچہہ خیال اسکا
اوس ستمگر سی کر کے یہ تقریر — پاس اوس ماہ کی گیا وہ پہیر
رنج اوسدم بہت کیا اوسنے — شرم سی سر جہکا لیا اوسنے
آخر اوسنے بہ گریہ و زاری — کرو ہی روداد وہ بیان ساری
فی الحقیقت بڑا یہ ناری ہی — اس سی دشوار رستگاری ہی
زہر دیدو تم اسکو اپنی بجاہ — اس سی بہتر نہین ہی کوئی راہ
یاوری ہی اسمین اگر ہی تقدیر — دم مین جا کی کیا عجب تدبیر
بہولا وہ بہی نہین ہی اوسوان — نہوا کچہہ گذر گیا وہ سوان
چاہتی ہون کہ حلوہ پکوا کر — دیکہی بندر اپنی باپکی اوسپر
دلسے گر شیفتہ ہی میرا تو — کرو ہی سامان جلد اسکا تو
زہر اوس حلوہ مین ملانا تم — جسطرح ہو اوسے کہلانا تم
جب وہ ملک عدم کو جائیگا — میری قبضہ مین ملک آئیگا
رہنا پہر شوق سے ہمارے پاس — نہین اوسوقت کوئی خوف و ہراس
اسطرح اوسنے بکو سکہلا کر — کہا بہائی سی اپنی یون جاکر
اوس ستمگر سے یون بنا کر بات — اپنی گہر کو گیا وہ نیک صفات
خوش ہوا سنتی ہی پیام صنم — سر کے بہل دوڑا آیا وہ ظالم
چال چوکا چلی نہ دانائی — ہو گیا بند کچہہ نہ بن آئی
ابہی آجائیگا پیادہ رنج — ہوگا گردن مین پہر قلاوہ رنج

بولی جھنجھلا کے جائیے صاحب
لاکھوں صلواتیں میں سناؤنگی
ارے بد ذات گھر یہ میرا ہے
مول لی تو نے کس سے اوس مکان
کہا اوسنے بگڑ کے او بدبخت
تو نے یہ شور کیوں مچایا ہے
اوسنے جب اس طرح سے سمجھایا
اوتری جب اوس محافہ سے وہ حور
لیگئی اوسکو گھر میں ہاتھوں ہاتھ
رکھا جو وہ مکان یاں اوسکو
کہ جو نیکی اگر بھلا چاہو
یوم مسعود جب ہوئی آخر
پاس تھی جو ایسی دلپت سے
اور ہی اور کچھ پاس تھا
کیسی فرقت میں مبتلا ہے یہ حور
سنتے ہی یہ کلام اکباری
ہو اتش پیس اور زار
پر خطر راستہ وہ لیا تھا
ایک کا اوسکے نام تھا اترنگ
وہ جو تھا ہم اکثر تھا
ہوا آگاہ جب وہ بانی جور
طفل اور نقشہ اوسکو بھی
شوق و صحبت سے مضطرب ہوکر

یاں نہ تشریف لائیے صاحب
آئیگا یاں تو زہر کھاؤنگی
نہیں اسمیں اجارہ تیرا ہے
اوس نے یہ دیکھ کر تو شوق سے
ہوگئیں حیران تیری عقل سے حیف
کیا کسی نے تجھے سکھایا ہے
اوسکو اوسوقت کچھ یقین آیا
دیکھکر شکل رنج ہو گیا دور
لطف سے پیش آئی اوسکے ساتھ
تا نہ کوئی اوسے اذیت ہو
ہے بہت یہ پسند خالق کو
طفل اک ماہرو ہوا ظاہر
ہو نہ پایا وہ اس تیری رحمت سے
کہتی تھی اسکا پیار اس سے جو
اپنی معشوق سے جدا ہو یہ
کی سفر اوسنے سفر کی تیاری
میری جانب چلا وہ نیک اطوار
بے لئے کوئی جا نہ سکتا تھا
اور مسمی تھا وہ سرا ہنگ
وہی سب ہمرہوں کا افسر تھا
پہونچا کچھ فوج لیکے وہ بالفور
لیگیا اپنے گھر اوہیں وہ شقی
بولا یوں وہ سے ایکدن وہ کمر

بھاڑ ڈالا ہے تو نے میرا دل
اس بڑھاپے میں ننگ لایا ہے
یاں اوترو نہ اوسکو ٹھیرنے دو
اب تمہارے پاس کچھ نہیں ہے کام
کیسی جورو ارے یہ بیٹھی ہے
مجھکو یاں آنے تو دیا ہوتا
جب بہم خوب ہوچکی تکرار
بھولی صورت پہ اوسکے آیا پیار
پوچھا اوس شخص کیسے جب احوال
آپ کہا اوسے کہلانگی
تاجرہ حاملہ ہوئی اوسی شب
لگی کہنے کہ اے خدا صد شکر
سمجھی ولیکن جو سکی خدا کی
یوں کہا تاجرہ نے شوہر سے
مصلحت اسمیں ہے دیر کرو
طفل اور منزل پر لیکے اوسے
ایک اوسی راہ میں جزیرہ تھا
یوں تو رہتے تھے واں بہت ظالم
کو کہ وہ دونوں تھے سگے بھائی
پہونچا جب وہ جہاز اوسجا پر
آ سکے تاجر کو اوسنے قتل کیا
اوس پریرو کی یہ کہ صورت
مجھکو منظور کر غلامی میں

اب یہاں آنیکی نہیں قابل
سوت مجھپر تو لیکے آیا ہے
کد کریگا تو سر کو پھوڑونگی
زندگی بھر نہ لونگی تیرا نام
کیا یہ بیہودہ منہ سے بکتی ہے
صبر اتنا ارے کیا ہوتا
کھولا دروازہ اوسنے آخر کار
سر پہ ہاتھ پھیر بلائیں لیں کئی بار
کہدیا اوسنے اوس سے سب احوال
ناتھ منہ اوسکا خود دہلانے لگی
وقت ہوتا ہوگئی عنایت رب
مجھکو دولت یہ کی عطا صد شکر
تو نے اوسکی عوض یہ رحمت کی
بار احسان اوتارو اب سر سے
اوس ملک اوسکو جلد پہونچا دو
بیٹھا تاجر جہاز پر جا کے
رہزنوں کا مقام اوسجا تھا
اوس جزیرہ کی پر تھی دو حاکم
پر طبیعت جدا تھی دونو کی
کسی رہزن نے اوسکو کر دی خبر
مال و اسباب سارا لوٹ لیا
ویسے مفتون ہوا وہ بد خصلت
گذری تا عمر شاد کامی میں

ہنس کے دل میں رحم جو آیا
پائیگا زک کریگا جو احسان
بدلا نیکی کا یہ کیا اوسنے
اوس پری نے جو دیکھا یہ احوال
ہنس نے اوس حزین سے کی تقریر
دل میں اپنے نہ کچھ ہراسان ہو
اوسنے جب اسطرح نصیحت کی
اوسی صحرا میں ایک سوداگر
پڑ گئی اوس پہ جو اوسکی نظر
اوس ملازم نے جب یہ دیکھا حال
ہو کے بیتاب اوسکے پاس آیا
کی بیان اوسنے اپنی سب روداد
لیکے اوس ہنس سے ہمراہ
نہ کر واپس کسیطرح کا خطر
وہ بھی دلجوئی میں ہوا مصروف
ملک میں اپنے جبکہ وہ پہونچا
ہم محلہ جو ایک عورت تھی
ترک اوسنے جو اطاعت کی

اوسکو اپنے پر وہ نہیں بھلایا
ہوگا بد اصل اور دشمن جان
غم جانکاہ اک دیا اوسنے
ہوگئی تیغ غم سے وہ تو حلال
ہوئی ہو کیوں تم اسقدر دلگیر
صورت ابر تم نہ گریان ہو
ضبط اوس ماہ نے رقت کی
او تر اوس وزن کا گمان آگے
دیکھا بیٹھی ہے اک پری پیکر
کہا تاجر سے جا کے سارا حال
یہ سخن وہ زبان پر لایا
رویا وہ حال سنکو حد سے زیادہ
گیا خیمہ میں اپنے وہ ذیجاہ
میری بیٹی سے ہو تم بیکس
اور اپنا سفر کیا موقوف
تھا محافہ جو ساتھ اوس گلکا
بدگمانی اوسے نہایت تھی
اپنی جا کر نئی تجارت کی
اتنے میں کچھ جو دیکھنے آئی

یا در کھیئے ہے جسکی خصلت بد
ہو گیا گرم جبکہ وہ بدذات
ہنس کے سارے بال و پر کاٹے
دونوں ہاتھوں سے ایسا پیٹا
کیا خبر عشق کی ہے مشیت سے
رکھو اللہ پر تم اپنی نظر
جبکہ تقدیر کر چکی یہ فتور
اوسی جھپر میں آگ کی خاطر
طفل آغوش میں ہے جلوہ کنان
اوسکو اولاد کی تمنا تھی
اپنی عقیقہ کرو یہ جلد بیان
آخر اوسنے محافہ منگوایا
پایا اوس ماہوش کو جو غمگین
تھی جو مجبور وہ مہ تابان
لی وطن کی اوسنے راہ
واں کے باشندے دیکھ یہ حال
کہا تاجر کی زوجہ سے جا کر
ساتھ اسباب گھر کے گئی کان
اک پری رو کو ساتھ لایا ہے
پہلے تو نوچے اپنے سر کے بال
بند دروازہ کر دیا اوسنے
تم نہ دروازہ کھولنا دیکھو
کہہ رہی تھی یہ بلبس زو گدا

اوس سے تقصیر تھی یہی سرزد
کی اہانت کی اپنی خبر بات
کھینے وہ پارۂ جگر کاٹے
ہوگیا اوس حزین کا نیلا سر
بہتر ہی ہوگی اس اذیت سے
وہی ہم بیکسوں کی لیگا خبر
ہوگیا اوسکا گھر ہی اب بھی دور
آگیا ایک آدم تاجر
پاتی ہے لے میں ماہتاب عیان
اوسنے جسوقت یہ خبر پائی
کون ہو آئیں کسطرح سے یہان
مع طفل اوسنے کیا بٹھلایا
یون لگا کہنے وہ پئے تسکین
غنیمت ہوا اوسے سامان
دور کی اپنے دل سے الفت جاہ
لیکئے اپنے دل میں اور خیال
اپنے شوہر کی کچھ نہیں ہے خبر
کہا بہر خدا کرو تو بیان
گل کی صورت شگفتہ آیا ہے
بولی پیرو کو یون بحزن و ملال
لونڈی تولنے بیان کیا اونے
خود ہی دونگی جواب میں وسکو
اسمین تاجر نے جا کر دی آواز

اوس سے میں نے کہا ادھر آؤ
ایک بیکس کا کام کر آؤ

نور تن سے جو میری بازو پر
کھول کر اونکو مینے اوسکی کمر

اوس سے پھر مینے یوں کہا رو کر
دیکھے وہ جو سامنے ہے شجر

راہبر جلد قتل گاہ میں آ
زیر شمشیر دست سے تیرا

میری کہنے کو وہ بجا لایا
ہنس سنتے ہی او سمجھہ آیا

کوئی ٹھہرا نہ اوسجگہہ اوس آن
بھاگا ہر اک بچا کے اپنی جان

شہر میں میرے مجکو پہونچایا
جان میری بچا کے لے آیا

کہ ملا مجھسے شاہزادی کو
تا میری زندگی کی صورت ہو

مجکو تسکین اسطرح دیکر
وانسے راہی ہوا سوے دلبر

مبتلا ہے عجب مصیبت میں
پڑ گیا فرق عیش و راحت میں

تپ فرقت کی ہے بہت شدت
زرد ہے مثل زعفران رنگت

ہان جو الفت زیادہ رکھتی ہے
اور ہے ایک اوسکی بیٹی ہے

نہیں کچھ قتل اسکا مشکل ہے
ایک ہی ہاتھہ میں وہ بسمل ہے

جسنے دیکھی نہو کبھی تکلیف
اوسپہ ایسی پڑی ہے تکلیف

اسی حالتمیں رہنے دو اسکو
یونہیں مر جائیگی یہ غصہ و جکو

ہیں جو اوسکی نصیب برگشتہ
ہو گئے ہیں حبیب برگشتہ

ولیکن اوسپر اس مصیبت کے
یاد کرتی ہے اوسکی راحت کو

ہو گنہگار کی دعا یہ قبول
عیش و راحت ہو اسکو جلد حصول

اپنی مرنیکا کچھ نہیں غم ہے
جان اوسکی بچی یہ کیا کم ہے

کہہ رہی تھی یہ وہ اسیر الم
پار ہوتے تھے دلسے تیر الم

اوسگھڑی اوسکو یہ سرور ہوا
رنج سب اوسکی دلسے دور ہوا

بولا ہان پہونچا گھر وہ ماہ تمام
لینے آیا ہے آپکو یہ غلام

کھول کر اپنے دست و بازو کو
لے اوڑا اوسنے اوس پری رو کو

دلمین خوف و خطر نہ کچھہ آیا
بات یہ سنتے ہی قریب آیا

دیدیا پہلے ایک قاتل کو
دوسرا اوس شفیق کامل کو

رحم فرما کے اے غریب نواز
بجا کے اوسجا یہ دیجیے آواز

دیکھہ لے آ کے آخری دیدار
کر دی آگاہ ہے اب ہم تو مختار

اوسنے ایسی مہیب سی آواز
ہوش ہر اک کے کر گیے پرواز

ملی اتنی جو ہنس کو مہلت
لے اوڑا مجکو وہ بصد عجلت

میتے وان اوس سے پھر کیا یہ بیان
اور اتنا تو مجھہ پہ کر احسان

کہا اوسنے نہ آپ غم کھائیں
تیسرے دن حضور مجھسے ملیں

پہ بچا شکو مکان دلبر پر
دیکھا صدمہ یہ جان دلبر پر

بوریا اک بچھا ہے زیر شجر
اوسپہ بیٹھی ہے اک پری پیکر

شاہ کا قصد ہے کہ قتل کرون
ایکدم میں نہ اوسکو جینے دون

وہی اسکو بچائی رہتی ہے
شاہ سے اسطرح وہ کہتی ہے

کان صنما کے کھول دیتی ہے
اسمیں رسوائی ہوگی چند سے فزون

کسطرح سے بچے گی اسکی جان
چند دن خلق میں یہ مہمان

کوئی مونس نہ کوئی ہمدم ہے
کچھ عجب بیکسی کا عالم ہے

ایک اوسکی وزیر زادی ہے
وہی دلجوئی اوسکی کرتی ہے

کہتی ہے اے خدای عز و جل
اسکی ایذا سے جان ہے بیکل

بولی وہ مہ جو کچھ اذیت ہے
شکر کی جا ہے سب یہ راحت ہے

گر دعا مانگتی ہو یہ مانگو
خیر سے اپنے گھر وہ پہونچا ہو

اسمیں وہ ہنس اوسکی پاس گیا
اوس پہ پر و نے جب اوسی دیکھا

پوچھا اوس سے یہ اوسنے خوش ہو کر
پہونچے وہ خیر سے تو اپنے گھر

سنتے ہی اس کلام کو وہ ماہ
بولی خوش ہو کے چلیے

دیکھا دخت وزیر نے جو یہ رنگ
دل ہوا تیغ غم سے ...

ہنس نے پشت پر سوار کیا
ہو گئی اوسوقت نصف شب حضرت
بام پر اوسکے مجھکو پہونچا کر
کوئی اسوقت گرد پیش نہین
اوسکی تنہائی کا یہ باعث تہا
ماور اسکے باپ کا تہا ڈر
کر رہا تہا خلش جو غم کا خار
مجھکو ثابت اسکا حال ہوا
اوسکی تکلیف کا خیال ہوا
چمکا اتنے مین صبح کا اختر
ہنس اس بات پر ملول ہوا
کہا مینے نہ اب خطا ہو گی
پشت سے وان اوتار کر مجکو
ایک سیمرغ اوسپہ رہتا ہے
وہ یہ کہکر ہوا روانہ اودہر
اپنے وعدہ پہ آیا وہ رہبر
بھیجے گا ضرور جا تم صبا
تہین جو اوسوقت اوسکی آنکھین بند
اوٹھی کہتی ہوئی یہ وہ منہ زور
اسکی تقدیر ہے جو نکلی بین
قتل کرتا ہے کوئی کشتے کو
سنکے اوس شوخ نے یہ گفتار
جو کہ گذری تہی صدمہ فرقت مین

اور منہ سے ہی ملک پار کیا
اوسکے گہر ہی لگو تہی عجب فرحت
یون لگا کہنے مجھسے وہ رہبر
کہ ہے تنہا فقط وہ ماہ جبین
ہو گیا تہا جو سانحہ ایسا
کہ نہ اس بات کی ہوا اوسکو خبر
شدت غم سے وہ بہی تہی بیدار
ہے مناسب نہ یہ خیال ترا
ہو گئی صبح بس یہ ملال ہوا
پہر اوس ہمدم سے یہ مضطر
بولا آنے سے کیا حصول ہوا
ہو گا وہ جو تیری رضا ہو گی
بولا اب اسجگہہ مقام کرو
وہ بڑا دوستدار میرا ہے
ٹھہر اپنے اوس سرا مین کر اودہر
لیگیا پہر مکان دلبر پر
تا کہ ہو دور دلسے رنج و ملال
سو رہی تہی بفیض خواب بلند
مینے پکڑا ہے آج اپنا چور
صبحکو سر جدا کرونگی مین
کچھہ تو اللہ دلمین منصف ہو
شرم سے آنکھین نیچی کین اکبار
کہدی سب وہ اسنے وصلت مین

الجھی ہوئی تہین وہ نمین زلف دراز
جانتا تہا یہ ہے شب معراج
دیکھئے سامنے وہ گل اندام
نہین کچھہ حیا ہے خوف لو جان
تہا یہ اندیشہ گر وہ دلبر بے
پہر تو مین اوسکی پشت سے وتر
جب سنی میری بات نکلی ہٹ
دل نے جرأت نہ کی جگانیکی
ہوا دل جب اسپہ آمادہ
نہ مزا وصل یار کا پایا
ایسی ہی گر تمہاری جرأت ہے
مینے جب اسطرح کلام کیا
یانسے دو کوس ہے ایک شہر
شام کو آونگا یہان مین ضرور
دن ہوا انتظار مین وہ تمام
اور لگا کہنے وہ براے خدا
پہونچا اوسکی قریب جب یہ حزین
پاس بیٹہا مین بے خطر جاکر
ہاتہہ میرا پکڑ کے یون بولی
رکھدیا مینے اوسکی پاؤن پہ سر
گر یہی قصد ہے تو بسم اللہ
پاس اپنے لٹا لیا آخر
مینے بہی خوب اوس سے رو رو کر

پہونچا اوسکی مکانپہ وہ دستا
ہے بلندی پہ میرا اختر آج
کرتی ہے زیر سایبان آرام
مے وصلت کے نوش فرماؤ
کہین مجمع نہ دیکہکر پہر جائے
اور اوس شوخ گل کا پاس گیا
بند کین آنکھین دیکہکر ہیبت
یہ بہی نیرنگی تہی زمانی کی
زیر بالین ہا مین ایستادہ
دل یہ اکسا اور داغ کہا آیا
وصل کی اوسکی کون صبح کرتے
وان وہ لایا جہان تہی ایک سرا
ٹہرونگا اوسجگہہ مین جاکر
تمکو پہونچاونگا وہان مین ضرور
جان آئی ہوئی جو نزدیک شام
اب محروم آج پہر نہ ئیگا
دیکہا ہے خواب مین وہ ماہ جبین
رکھدیے ہاتہہ پاے جانان پر
ارے چوری اور اوسپہ سر زوری
اور کہا اسنے ہے درد جگر
شوق سے ذبح کیجے ایماہ
منہ سے منہ بہی ملا دیا آخر
کیا اظہار اپنا درد جگر

جسلیے گہر سے مجکو لیگئین تہین
اور وہ شہزادی بہی ہوئی بیدار
پوچہا اسطرح مینے گہبرا کر
منہ گرٹیا مین اپنا دہو کہہ
خود ہی آئی ہو تم مری گہر مین
خبط نے کچہہ تمہین تو گہیرا ہے
غور سے مینے کی نظر جب آن
خود بہی حیران تہی وہ رشک قمر
رہے تا دیر بس یونہین حیرت
تا نہو پہر یہ جستجو مین خراب
پر نہ کچہہ نکلی آرزو دل کی
عالم بیخودی مین لی آئین
تہا مین بیہوش صورت بینہ شر
جب دیکہا وہ ماہ پہلو مین
جمع وحشت کی ہو گئے آثار
شکل اوس کی جب نظر پڑی
باپ نے میرے جب سنی یہ خبر
اور کہلائی مہر سے اونکو
سوجہی اونکو نہ جب کوئی تدبیر
مہر مین جسکا نام کندہ ہے
اسی صورت سے جا ملی ہوگی
بلکہ مجکو بدل اجازت دی
کچہہ زر نقد بہی ہوا نہ ساتہ

چہپکے گوشہ مین سیر کرنی لگین
اوسنے پایا جو مجکو بیکبار
تم میری گہر مین آئی سو کیونکر
ہو نشین آئی کس خیال مین ہو
کیا ہوا پہر گئی ہے یہ سر مین
مالک میرا ہی گہر یہ میرا ہے
اپنے گہر کا نہ پایا کچہہ بہی نشان
کہ یہان آگیا ہے یہہ کیونکر
ہوئی آپسمین پہر بڑی الفت
ڈہونڈہ لی نام پرکہی یہ بیتاب
گئی برباد جستجو دل کی
داغ فرقت اوسے بہی دی آخر
بعد دم بہر بہر جو آیا ہوش
درد اوٹہا بہت آہ پہلو مین
عیش و راحت سے دل ہوا آزاد
چشم تر نے لگادی منہ کی جہڑی
آئی وہ میرے پاس گہبرا کر
تا نہ خواب و خیال کا شک ہو
ہوئی خاموش صورت تصویر
اوس سے آگاہ خوب بندہ ہے
شاخ پژمردہ یون ہری نہ ہوگی
والدہ نے بہی مجکو رخصت کی
نہین جاتے سفر مین خالی ہاتہ

بیخودی جب وہ باغ سے ہوئی دور
کی نظر اوسنے مجہہ پہ حیرت سے
ہوکی حیرت زدہ یہ بولی وہ حور
خبط مین کچہہ تمہین تو گہیرا ہے
کہا مینے غلط نہیہ حجت ہے
اسطرح دیر تک ہی تکرار
فی الحقیقت نہ تہا وہ میرا مکان
تہی جو ہم دونون اسطرف حیران
ہوئی ایسی ترقی الفت کی
مینے بہی سب بتایا نام و نشان
ہمکو پریون نے کر دیا بیہوش
مجکو میرے مکان مین پہونچا کر
نہ وہ بیہوش تہی ورنہ وہ گہر تہا
جان پہلو سے لگی کرنے
لب ہوئے خشک رنگ زرد ہوا
تلخی غم نے کچہہ مزا یہ دیا
مجہسے دریافت جب کیا احوال
سنکے حیرت ہوئی کمال انہین
مونس تہا سارے حال سے آگاہ
میرے ہمراہ بہیجے انکو
الغرض شاہ نے مجبوری
آیا اوسوقت یہ مرے دلمین
گو غم ہجر سے تہا حال تباہ

کہلی اوسوقت میری آنکہ حضور
دیکہا مینے بہی اوسکو حسرت سے
طرفہ غمزہ ہے بہا لنسی مو کا نور
بہانکی حاکم ہون گہر یہ میرا ہے
اسکہڑی آپ تمکو وحشت ہے
ہوئی قائل نہ وہ قمر رخسار
مجکو تو لیگئین تہین وان پریان
خندہ زن تہین ادہر کو عتاب پریان
مہر اپنی مجہے عنایت کی
ساری وداد اپنی کردی بیان
وقت رخصت کے ہو نہ ہم آغوش
ہوئین پہر بہی وہ بالنسے خودسر
یادگاری کو داغ دلبر تہا
زندگی مرگ پر لگی مرنے
مردنی چہائی دلمین درد ہوا
جان شیرین کو اپنی صدقے کیا
مینے وہ عرض کر دیا احوال
حد سے بڑہکر ہوا ملال انہین
بولا یون اونسے وہ کہ اے بیجا
تا ملاقات یار جانی ہو
کی گوارا غلام کی دوری
پاؤن رکہا ہے راہ مشکل مین
کچہہ زر نقد سے لیا ہمراہ

یو تہی ہو جو اس غیر کا حال ۔ گوش دل سے سنو حقیقت کا حال
ہو نہین تہی شاہ کی اولاد ۔ رنج و غم سے تہا مثل سرو آزاد

ایکدن مینے جو کیا حمام ۔ پڑ گئے آبلے بدن پہ تمام
پہونچی جب شہریار کو یہ خبر ۔ ہو گیا غم سے اونکا حال تغیر

سیکڑون طرح کا علاج ہوا ۔ رو بصحت نہ کچھہ مزاج ہوا
مبتلای الم حبیب ہوے ۔ متفق آپ پہ سب طبیب ہوے

ہنس کا خون اگر میسر آئے ۔ اس مرض سے ابھی شفا ہو جائے
شاہ نے سنتے ہی کلام اونکا ۔ حکم فوراً وزیر کو یہ دیا

شہر مین اشتہار یہہ دیدو ۔ تا خبردار سب رعیت ہو
در دولت پہ ہنس جو لائے ۔ شہر در جا بجا پہرو لشکر یائے

شہر مین جب خبر یہ عام ہوئی ۔ خلق آگاہ یہ تمام ہوئی
ملک مین میرے ہنس عنقا تہا ۔ یکسی جا نظر وہ آتا تہا

ہو گئی سبکو میری زیست سے یاس ۔ نہ رہی باقی ایک کے بہی حواس
پر جو کچھہ دنکی زندگانی تہی ۔ ایک آفت بہی جسپہ آنی تہی

او نہین روزمین ہنس اک ناگاہ ۔ گردش آسمان سے ہو کے تباہ
شہر مین میرے ایک دریا تہا ۔ اوسکے ساحل پہ آکے وہ بیٹہا

کپڑے دہوبی وہانپہ دہوتے تہے ۔ میل بہتی چڑیا کی کہوتے تہے
دیکہکر اونکی شست و شو کا حال ۔ آیا اوس ہنس کے یہ دلمین خیال

کسقدر ہین یہہ صاحب ادراک ۔ کرتے ہین کسطرح کثیف کو پاک
ہین یہہ انسان لائق صحبت ۔ ایک سے انمین کیجیے الفت

سنیے ہی یہہ عجب افسانہ ۔ گیا دہوبی سے اوسنے یارانہ
دی اوسنے اوسے بہت موتی ۔ گیا ہمراہ اوسکے گہر مین بہی

تہی رعایت اوسی جو مد نظر ۔ اوسکی زوجہ کو بہی دیے گوہر
اسی صورت سے وہ روز آنے لگا ۔ ربط ہر طرح سے بڑہانے لگا

میری صحت کی تہی جسکو فکر ۔ گیا اوس دہوبی سے کسینے ذکر
کہ ہی اک ہنس شاہ کو مطلوب ۔ حشمت و جاہ جسکو ہو مطلوب

اوسکو جاکر وہ شخص نذر کرے ۔ دامن آرزو کو اپنے بہرے
سنی گازر نے جبکہ یہ تقریر ۔ ہو گیا دام حرص مین وہ اسیر

بہولا احسان وہ سکا وہ مردود ۔ قتل پر اوسکے ہو گیا موجود
روبرو کوتوال کے جاکر ۔ یون لگا کہنے اوس سے بد اختر

ہنس کی شاہ کو جو خواہش ہے ۔ ایک صیاد میرے ساتہہ کرو
ابہی اوسکو اسیر کروا دون ۔ خلعت و زر عوض مین پاؤن

کوتوال اس سے جب ہوا آگاہ ۔ ایک صیاد کو کیا ہمراہ
اپنے گہر مین دہسے وہ لے آیا ۔ جال پوشیدہ وانپہ بچہوایا

حسب معمول وہ اپنے آیا ہنس ۔ کچھہ دُر بے بہا بہی لایا ہنس
نہی خبر اس حال کی جو اوسکو خبر ۔ جو ہین بیٹہا زمین پہ وہ آکر

الفت غیر جنس نے مارا ۔ جال مین پہنس گیا وہ بیچارا
تہی جو دہوبیکی دلمین الفت خاص ۔ در دولت پہ لیگیا ہمراہ

نہین یکسان ہر ایک کا دل ہے ۔ کوئی راحم ہے کوئی قاتل ہے
دیکہا گازر کی زوجہ نے جو یہ حال ۔ گہر سے اپنی چلی وہ نیکخصال

جان شرمندگی سے کہوتی ہوئی ۔ در دولت پہ آئی روتی ہوئی
بولی شوہر سے لوٹ اب آیا ۔ خنجر غم سے دل کیا صد چاک

نہین قہر خدا سے ڈرتا ہے ۔ کوئی محسن سے ایسا کرتا ہے
اب ترا منہ کبہی نہ دیکہونگی ۔ زندگی بہر نہ نام سے لونگی

بولا زوجہ سے یہی وہ بد ذات ۔ سخت بیرحمی [illegible]
کہیو [illegible] ۔ الفت غیر جنس نے بیکار

سنی جلاد سے جو یہ گفتار
دیکھا حسرت سے چرخ کو کئی بار

ایہا الناس تم گواہ رہو
قتل کرتے ہین بیگنہ مجھکو

سنکے پردرد اسکی یہ گفتار
کہا قاتل نے کھینچکر تلوار

پھر تو کچھ بھی نہ مارا اوسنے دم
کر دی مجبور ہوکے گردن خم

نہ پھری حلق پر مگر تلوار
دلمین گھبرا گیا اسنے آخر کار

دیکھا اوسنے بہ نقشۂ حیرت
جو تھا کونا ہرا اوس چبوترہ کا

اپنے خالق کا دلمین بیان کیا
قبلہ رو ہو کی یون بیان کیا

ہو مین قائل خدا کی وحدت کا
اور محمد کی بھی رسالت کا

سر جھکا جلد ہو چکی تقریر
قتل مین اب ہوگی کچھ تاخیر

سر جھکا ہی رہا یہ دیر تلک
تھا الیقین قتل ہونگی ہم بیشک

کی نگہ سوی پشت جو مڑکر
وہ تو سامان نہ آیا اسکو نظر

دلمین کہنے لگا یہ گھبرا کر
اب یہان بیٹھنا نہین بہتر

کون آفت بپا ہو کیا جانے
کس بلا مین پڑون خدا جانے

جانا مہ لقا کا اوٹھکر اوس چبوترہ سے زیر شجر ملنا ایک شہزادہ کا

ساقی چشم ادھر آنا
آج بھر کر وہ جام بلوانا

غیر جنس سے ہو گئی نفرت
کسی ہمدرد سے ہو اب صحبت

وہ بھی اپنی کہے مصیبت کو
سنین ہم اوسکی رنج و حسرت کو

آخر اوسجانہ ٹھہرا یہ دم بھر
ایکجانب روان ہوا اوٹھکر

تھا فقیرانہ اوسکی تن مین لباس
رنگ و زرد فرط غم سے ودواس

ہو رہا تھا اگرچہ حال تباہ
ناصیہ سے عیان تھی شوکت و جاہ

سیر تازہ کوئی نظر آئے
تا کہین اوس سے اپنے دل کا حال

اپنے ہمدرد مین مزا عجیب
دل مغموم لطف کچھ پائے

دیکھا اک جا یہ اک جوان ناشاد
دور ہو جا ملین رنج و ملال

روبرو فقر دست بستہ تھا
صحبت غیر جنس ہو نہ نصیب

اپنا ہمدرد جب نظر آیا
ناتوان تھا مگر وہ حد سے زیاد

خاک کی فرش پر نشستہ تھا
دل مغموم اسکا بھر آیا



بیٹھا یہ شکل قریب و سہمے
دفعتاً جاگ اوٹھے نصیب مرے

مجھکو بتلاؤ اپنا نام و نسب
اور یہ بھی بیان کر دو سبب

بات یہ سنتے ہی وہ خستہ جگر
اس سے اسطرح بولا رو رو کر

کی فقیرانہ کیسے یاد اللہ
پھر کہا اوس سے یون کہ اے ذیجاہ

کسکی الفت مین ترک دنیا کی
کسکی فرقت مین ہم کو دنیا کی

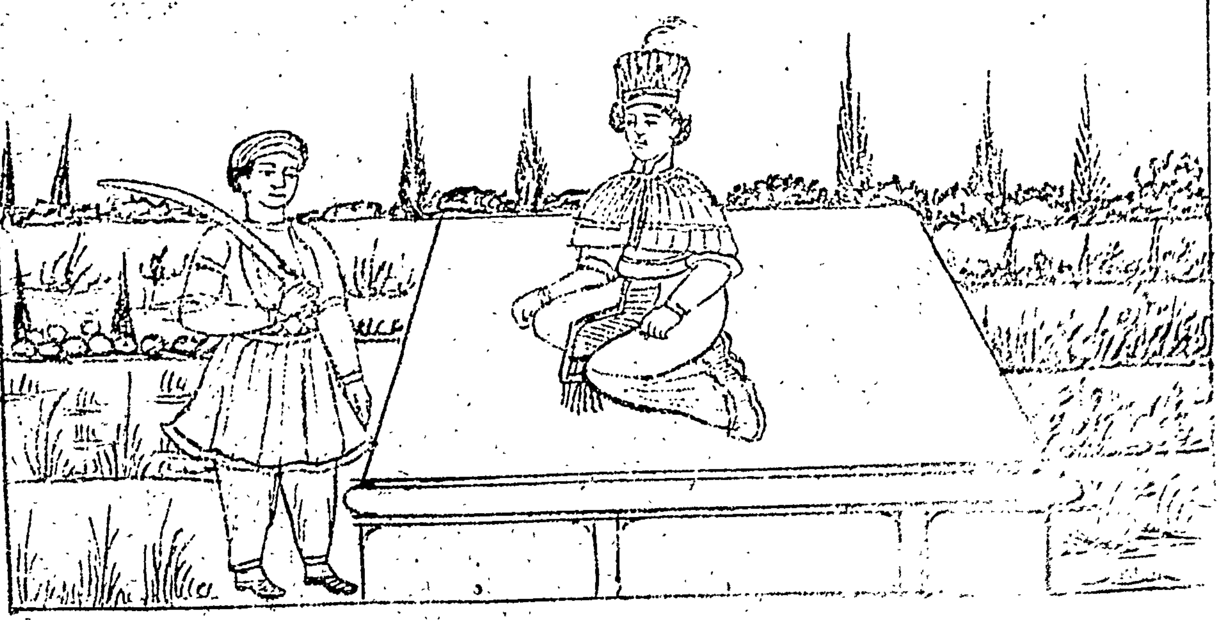
کہتے ہین سب خیال شاہ مجھے
اس فلک نے کیا تباہ مجھے

تم اگر زیست اپنی چاہتی ہو
سنکے اوسکی زبان سے یہ تقریر
کہا اوسنے کیا ہے چور کہان
شاہزادی کو بہیجی اک عرضی
کہدیا اوسنے پڑہکے عرضی کو
اسطرح آکے اوسنے وان ڈہونڈہا
نظر آیا وہ چاند کی صورت
وہمین اصلا نہ رحم کچہہ کہایا
بلکہ بولی تینون شخصون کو
ریت کا اک چبوترہ تہا وہان
اوسکے گہیرے کہڑی ہوئی تہی سپاہ
آئی باری خواہش کی جسدم
بہنے وار فنا سے سبقت کی
یہہ سخن شاہزادہ نے جب پائی
باری جب اس کی آئی

گم ہوا کسطرح جسے وہ کہدو
رنگ سے اونکا ہوگیا تغییر
شاہزادی کی باغ مین ہو نہان
اوسمین کیفیت اسطرح لکہی
باغ مین جاکی خود تلاش کرو
شہہ گدا جہان جہان ڈہونڈہا
ہوگئی اوسکو دیکہکر حیرت
در دولت پہ کہینچتا لایا
باری باری سے جاکی قتل کرو
کیا بیان اوسکا کیجیے بیان
حکم آخر کی دیکہتی تہی وہ راہ
بولی یون مہ لقا سے وہ برہم
ہوئی ممنون اپنی قسمت کی
روی سن سنکی سب تماشائی
بولا جلادیون کہ اے قیدی

ورنہ اک ایک کو سزا دونگا
جس سپاہی کا شب کو پہرا تہا
اوسنے جسوقت یہ سنا احوال
بندہ اسدم تلک سراغ مین ہے
سنکے یہ حکم شاد ہوگیا دل
وہ بہی صندوق اوٹہا لایا ہر کر
پاس اوسنے نہ کچہہ کیا ہیہات
جسنے اوس ماہ کو چہپایا تہا
گئے محبس سے قتلگہ مین اسیر
بوریا اوسپہ اک ہلاکت کا
تہا جوان سب مین شخص ضعیف
للہ الحمد اے ستم طاقت
ہونگین ثابت قدم محبت مین
اوسکی گردن پہ بہی چلی شمشیر
کرکے وہ بات جو کہ کرنا ہے

کالی پانی سبہونکو بہیجونگا
اوسنے وہ حال سارا دیکہا تہا
ہوگیا دور دلسے حزن و ملال
اب سنا ہے کہ جو باغ مین ہے
اوس گلستان مین ہوا داخل
جسمین پوشیدہ تہا یہ شکل قمر
باندہکر مشک اوسکی وہ بدذات
اوسکو بہی حکم سے اسیر کیا
نقشہ کیا اوسجگہہ کا ہو تحریر
کیسے وہ فرش تہا ہلاکت کا
پہلے تو اوسپہ چل گئی شمشیر
دیکہی بیٹے نے اسکی رحلت
خاک ہوتی ہون راہ الفت مین
پیش آیا نوشتہ تقدیر
ایکسا عشق مین تجکو مرنا ہے



یہ کوتوال نے تقریر
کہ ... چہوٹے ہیں ... پیمانسیان انکی ہین
... شہزادی کا دیکہا اپنی نظر
... بات یہ کیا ہے
ایسا تو خلق کو اذیت ہے
... انکی تو بخشی ہے تقصیر
رات کو ... انکو ... انجام
گئے زندان مین ... دونون اسیر
ساتہ ... بد ذات ہے
... کو بلا مین پہنسوایا
اور پہر ... آسمان دیکہو
جسکا پہر ... ہوا تہا اسیر
جان دلمین کمال گہبرائی
کنگری ہے اسکے سینا کی ماری
گیا اوسکی قریب یہ مضطر
... شہزادہ اسکی ... صاحب
شکل ... جو ہین نظر آئی
... پوشیدہ اس قمر کو کیا
کم ہوا ... رفیق ... کا
خوف سے اونکی تن مین جان نہ تہی
کوئی جا کر کہے یہ اس سے بات
کہاں کچہ اکی ہمیں ... پہر دونگی
قید خانہ مین ... جا کر

تہا جو ہمراہ اس جوانکو وہ پیر
نشاۃ ... کسل مین
نہین رکہتی ہین ...
یہ سلاطین کا طریقہ ہے
اور خود ہی شر ... بد ...
... گزشتہ ... تعذیر
صبح کو قتل ہونگے بد انجام
ہو گئے پہر ... زنجیر
... سمجہے ... عزت ...
یہ ... بلا ... آیا
اگل کہلاتا ہے یہ کہان ...
کہا گئی تہی وہ ... عشق کا
لطف تہا ... وہ بام پر آئی
اوٹہی اسکی نظر جو اک بار
کہینچا اوسنے کمند الفت
تہی فراموش ... کی بیدار
دلمیں ... ہمراہ ...
سخت اسنے دل و جگر کو کیا
نہ تہا خون ... کا
جب تہی ایسی ... زبان ...
یا نہ رکہنا ...
زندہ در گور سمجہو کر دونگی
جو نگہبان تہے اونکو بلوا کر

نہ کیا دلمین کچہ ... خطر
اس جوان کو بہی اوسنے قید کیا
ملک کی رکہتی ہین ... ستم
چہوڑتی ہی بالکل نہ عہد ...
دوسری یہ کہ ... خلق اللہ
ہے جو زندان ...
کر کے یون کوتوال سے کہتا
ملتا کہتا تہا ہے کہ دلمین
... بلا ہین ہم
جب بہت بیقرار ہوتا تہا
شاہزادی کی ... تہی
صدمہ سر ... تہا ...
تہی ... جو دانشمند
یون لگی کہنے اس سے کہنچ کر آہ
ہاتہ اوسکی مراد دل آئی
شاہزادی ... تہا جو اسکو ...
کی یہ چالاکی پہر قریب سحر
تہی سحر وہ کہ روز محشر تہا
تہا نگہبانونکا برا احوال
بولی شہزادی سنکی یہ مذکور
وہ جو قیدی ہے نہ ہاتہ آئیگا
جب سنا کوتوال نے یہ کلام
دیکہا ... سب ... دیوار

خوب دیکہا جو اوسکی پاس اگر
سمجہا یہ ہی ہے کہ بالکا اوسکا
بہیس اپنا بدل کی پہر تہی ہم
لفظ اسمین نہین سوا ہی ...
اوپر اوپر پہنچا سکی ... راہ
قید کرا ...
... آ گئے کو وہ ظلم شعار
پہنس گیا کیا ہی سخت مشکل امر
کیون فلک لائق جفا ہین ہم
کہینچ کر آہ سرد روتا تہا
وہ بہی ہمراہ اسکی اوس دم تہی
پڑ گئی تہی کوئی راہ مگر
اپنی ہمراہ لائی ایک کمند
زیر دیوار آ گئی ای ماہ
دفعتاً قصر باغ مین لائی
آسمان کیطرف تہی اسکی نظر
کہو لا صندوق ... اٹہا کر
تہی اوس روز ... [illegible]
ڈرسی تہی اونکو اپنی ...
ہی شریک اسمین کوتوال ضرور
اوسکے بدلے تو مارا جائیگا
خوف سی سب لرز گئی اندام
ہوکی برہم یہ اونسی کی گفتار

آپنے تو بچائی میری جان ۔ آپکے مین نثار اور قربان
تا نہ دلمین ہو عدو سے خطر ۔ ہمکو پہونچا سکے نہ کوئی ضرر
اندنون شاہ ہین بہت بیمار ۔ نہین کچہہ اونکو زیست کے آثار
جائین یہ اوسجگہہ پہ بنکی طبیب ۔ مین کرون انکی شاہ سی تقریب
لین انعام مین یہ کچہہ زر و مال ۔ کرین اوسکی عوض تمہارا سوال
بن پڑی گر یہ بات بہتر ہی ۔ آگے تم دونونکا مقدر ہے
انکو امادہ الغرض پایا کر ۔ دیدی اوسنے دوا وہ منگوا کر
پہونچے یہ بہی طبیبان نکو ۔ آشکارا کیے سب اپنے ہنر
اوسنی اکدن کیا یہ شہ سی کلام ۔ سنتے ہین ای خدیو ذوالاکرام
اگر اوسکا علاج ہو منظور ۔ اوسکو حاضر کرون ابہی مین حضور
ہو گئے یہ حضور مین حاضر ۔ تہا اس سی پر کوئی ماہر
غسل صحت جب اوسنی فرمایا ۔ یہ سخن وہ زبان پر لایا
مدعائے دلی جو تیرا ہو ۔ کر بیان مجھسے بیخطر اوسکو
شاہ بولا مین شاد کردونگا ۔ دامن حرص تیرا بہر دونگا
مدعا یہ حصول حضرت ہو ۔ چمن آرا مجھے عنایت ہو
خیر اگر تجھکو ہے یہی درکار ۔ ہمکو دینے مین کچہہ نہین انکار
دلمین اپنے تو مین نہال ہوئی ۔ پر دکہانیکو پر ملال ہوئی
کہلنے بجا یہ فرمایا ۔ اسگہڑی مجھکو یہ خیال آیا
اوسنی مرہ سی گر ہوئی یہ جناب ۔ پہر تو مٹی کنیز کی ہی خراب
آپ منصف ہین عجز رفرمائین ۔ لونڈی حاضر ہی جسکو چاہین دین
دیو لین جیتنی سلیمان ہین ۔ آب جاوید سی بہی غسل کرین
میرا کہنا جو فہم مین آیا ۔ اوسنے ہمدونون سی یہ فرمایا
کردیا لطف سی نہال ہمین ۔ ملی دولت یہ لازوال ہمین

کوئی ایسی نکالیے اب راہ ۔ کردین آزاد اس کنیز کو شاہ
سونچکر اوسنی ہمسے کی تقریر ۔ اس سی بہتر نہین کوئی تدبیر
مجکو معلوم ہی دوا ایسی ۔ گر یہ پہونچی تو ہو شفا جلدی
بے تردد کرین علاج اونکا ۔ رو بصحت ہو جب مزاج اونکا
شاہ بیشک تمہین انہین دیگا ۔ بار احسان سر پہ وہ لیگا
بولی مین خوب نکالی بات ۔ ہی یقین جائیگی نہ خالی بات
وہ تو سمجہا کہ شہ کی یاس گئی ۔ ہوئی امید ہمکو یاس گئی
ہوئی شہرت خدا کی قدرت سے ۔ مدح نکلی زبان خلقت سی
یان اک ایسا حکیم آیا ہی ۔ وقت کا اپنے وہ مسیحا ہی
بولا سلطان اگر وہ ایسا ہی ۔ جلد لاؤ مضائقہ کیا ہے
جب ہوا شاہ کا شروع علاج ۔ دو ہی دن مین ہوا بحال مزاج
فی الحقیقت ہی تو مسیح زمان ۔ نہ فراموش ہوگا یہ احسان
یہ لگے کرنے اسطرح سی کلام ۔ مانگے جو پایا ہی آپکا یہ غلام
جبکہ حضرت نے یون کیا ارشاد ۔ عرض کرنے لگے یہ ہو کر شاد
سنکے یہ بات ہنسکے فرمایا ۔ ار ہی ناوان یہ تو نے مانگا کیا
ہمکو بلوا کے دیدیا انکو ۔ شاد ہر طرحسے کیا انکو
پوچھا سلطان نے کیون انکو ہی ۔ تجھسے یہ حسین ہین تو بہتر ہی
سنتی ہون بیوفا ہی ہر انسان ۔ خود غرض پر دغا ہی ہر انسان
آتش غم سی مین جلی شب و روز ۔ ہی یہ صدمہ حضور غم اندوز
ایک صورت سی جانبری ہوگی ۔ شاخ پژمردہ یون ہری ہوگی
تا رہی عمر بہر ہمارا احسان ۔ نہ کرو گے کبہو کنارا احسن
خیر خاطر سی جاؤ غسل کرو ۔ تا نہ پہر زیست بہر جدائی ہو
کہہ چکی جبکہ وہ تمام احوال ۔ وانسی راضی ہوئی یہ مہ تمثال

پوچھا سلطان نے کیا سبب اسکا / کہو مجھسے ذرا سبب اسکا
چمن آرا دبیر کی بیٹی / بیاہ کے دن یہان جو آئی تھی
مجکو پہچان کر سلام کیا / پاسداری مین اہتمام کیا
یون تو وہ کاہےکو بتاویگی / تن سے پر بوے انس آویگی
قتل کیجاے گر وہ بہتر ہے / خوف حضرت نہین ہے بدتر ہے
تیری خاطر بہی ہے مگر منظور / مین یہ تعذیر اوسکو دونگا ضرور
سال بہر یہ رہیگا حال اوسکا / اوسکی اعمال کی ہے یہ سزا
رہے زندہ اگر وہ اسیر بلا / دونگا پہر اوسکو صورت اصلی
جب کیا امتحان آہ مرا / صاف ثابت ہوا گناہ مرا
اس سیاست سے بہی نہ چین آیا / مجکو مالی مین اوسنے بہکوایا
اوسنے اسنے کہا یہ بلوا کر / اپنے دلبر کی تو خبر جا کر
اوسکی الفت اگر ہو کچہ دلمین / آڑ سے آجاؤ اوسکی شکل مین
اوسنے روداد سب بیان کردی / بات مخفی تہی جو عیان کردی
آنکی مرضی رہ باوفا پاکر / لیگئی ساتہ اپنے اوسکو جا
دیکہا کر میرا وہ عذاب الیم / حال اونکا ہوا بکمال سقیم
ابا بیٹے تاق یہ بیجا ہے / لکہا تقدیر کا بہی مٹتا ہے
[illegible] / تا نہ وحشت عدو سے پہونچے ضرر
[illegible] / تا مل کریگا مجہپہ ستم
[illegible] / [illegible] بہشا او شاد کیا
[illegible] / [illegible] اپنے گہر آئی
[illegible] / [illegible]

مجہسے دلمین تو رکہتا تہا وہ لاگ / اوسنے اسطرح سے لگائی آگ
کسی انسان کو لائی تہی ہمراہ / اوسکی گہر مین گیا جو بیگاہ
میری کہنے کا ہو یقین اگر / امتحان کیجیے اوسکو بلوا کر
چاہیے اوسپہ کچہ سیاست ہو / تا کہ اورونکی دلکو عبرت ہو
بولا یون شاہ وسہے جیسے ہو سو ہو / مجکو سوچ وزیر کا ہے یا مین
شکل افعی وسے بناؤنگا / آنکہہ اسطور پہر دکہاونگا
اوسپہ جس شخص کی پڑیگی نظر / اوسکو موذی نے مجھکو کیجلی کاٹ
آخر اوسنے یہ بات ٹہہرا کر / باغ سے میرے مجکو بلوا کر
ہو کی برہم کیا یہ سحر اوسدم / سنگنی ناگنی مین کشتہ غم
ایک وہنی بہن بہی میری تہی / مجہسے الفت دلی وہ رکہتی تہی
آپکے واسطے بلا مین پہنسی / کیا کہون مین کہ کس خطا مین پہنسی
پوچہا کیا گذری کیجیو ارشاد / جان و دلسے کرونگا مین امداد
جب اس باتسے ہوے آگاہ / بولی پہونچاؤ مجکو وان للہ
جسجگہ مین تہی مبتلاے بلا / حال ابتر کمال میرا تہا
روکے آغوش مین لیا مجکو / اور اک تازہ غم دیا مجکو
رنج کرنے سے کچہ نہین حاصل / کرو تدبیر کچہ جو ہو عاقل
مجکو وقت سحر اوٹہا لینا / شام کو پہر مین لٹا دینا
میرا کہنا کیا انہون نے قبول / سال بہر رکہا بس یہی معمول
جو کہا تہا وہی کیا اونے / شکل اصلی یہ کردیا اوسنے
انکو چوری چہپی بلاتی تہی / لطف وصلت کا یون اوٹہاتی تہی
میری رحمت تمہین ہے گر منظور / ایسی تدبیر کچہ کرو کہ حضور
مصلحت سے نہ تہی جو خالی بات / مجکو آئی پسند انکی بات
[illegible]نے بہن کو بلوا کر / یون کہا اوسنے ای مجہسے

ہو گئی یہ تو اتنی گہبرا ہی
مجکو شب بہر نہ غم سے نیند آئی

انکی اسبات سے مین شاد ہوئی
اور الفت تجہی زیادہ ہوئی

دل نے پایا یہ لطف وصلت کا
منہ نہ مین رکہتی تہی فرقت کا

گذرا اسطرح اک برس کے قریب
سنیئے ایسا ہے ماجرا عجیب

ہاتھ لگتی نہ تہی جو سیری بات
کف افسوس ملتا تہا دن رات

شاہزادہ کیا اس جگہ آیا ہی
بادشہ نے تمہین بلایا ہی

روح کو تن مین بیقرار ہوئی
پر نہ کچھ دیر کی سوار ہوئی

انکی فرقت کا تہا جو مجکو غم
بزم عشرت تہی محفل ماتم

عقد ہوتا ہین برات مین چلون
عقد جب ہو چکی چلی آؤن

آج ہمکو بہی لیچلو ہمراہ
دیکھین شادی جو انکی ہم اپنا

جب زبان سے میری سنا انکا
جان دینے پہ یہ ہوئی تیار

رکھ کے جوڑ تہین مین سوار ہوئی
پر تردد مین جان زار ہوئی

آتی ہی آج غیر جنس کی بو
دیکھا جب چشم غضب سے بہی ہنر

بیٹہی خاموش مین لگا کے کان
تا نہ اس راز سے ہو کوئی خبر

نئی صورت وہ رشک ماہ بنا
لوٹ کر گر یہ سیاہ بنا

ہو چکی جب کہ عقد سے فرصت
ہوئی اوسدم عروس کی رخصت

گئے جب اپنے گہر مہمان
مین بہی آہی گئی اپنے گہر اوس آن

کئی دن کا ہوا جو عرصہ تہا
اپنی اولاد کو نہ دیکھا تہا

اتفاقاً اوسیدن اسی ہنگام
شاہ جن کا وہی پسر ناگاہ

سیر کرتا ہوا مکانون کی
آیا اوسوقت انکی گہر مین بہی

وہ بیٹہی گہر اکیلے پری تعظیم
جہک کے اوسکو ادب سے کی تسلیم

خوب حیلہ یہ اوسکی ہاتھ آیا
بعد مدت کے مدعا پایا

عجائب آیا نمک حرامون سے
رنج پایا نمک حرامون سے

میں کہنا یہ سب بجا لائی
اپنے وعدہ پہ صبح کو آئی

پہر نہ انکو جدا کیا دم بہر
رکہا آنکہو نمین اپنی مثل بصر

انکو پیش نظر مین رکہتی تہی
پر عدو سے خطر مین رکہتی تہی

تہا مری گہات مین جو شہزادہ
رات دن اپنے تہا وہ آمادہ

قاصد شاہ ایک دن آیا
یہ زبانی پیام وہ لایا

خوف سے اونکے کچھ نہ دم مارا
ہجر نے پر بغیر سم مارا

جا کے خاموش بیٹہی محفل بیچ
درد او ٹہتا تہا دمبدم لیکن

بیٹے فرصت وہان سے جب پائی
لب وسیوقت گہر چلی آئی

لگی ہونے سوار مین جس آن
مجہسے اوسدم لگی یہ کرنے بیان

بولی مین یہ خیال باطل ہے
چاہئے انسان جو نہ ہین مشکل ہے

ہوئی اسبات سے جو مین بے بس
سحر سے پہر انہین بنا کر مگس

جا کے دولہہ کو جب سلام کیا
اوسنے جہنجلا کے یون کلام کیا

ڈر گئی مین راز افشا ہو
کوئی فتنہ یہان نہ برپا ہو

آیا گہر سے دولہا جب سہرا
شاہزادی نے اوٹہکے غسل کیا

پہر وہی سہرا باندہکر سر پہ
یون ہین یہ پہونچا عروس کے گہر سے

گہر مین اپنی وہ بیاہ کر لایا
ملک سب جہیز مین پایا

انکو انسان بنایا گہر آکر
اور کہا ہو نہ یہ کسیکو خبر

اسلیے یہ کمال تہی مضطر
میری گہر سے گئی یہ اپنی گہر

اوسی صورت سے گہر یہ ایا تنگ
گہر سے اپنی چلا وہ بداختر

اوسکی صورت سے یہ تو تہی آگاہ
کچھ نہ انجام دل مین سوچی آہ

دیکہکر انکی منہ کو اکبار ہی
ہوا غائب نظر سے وہ ناری

پہونچا جسوقت اپنی گہر وہ شہر
سمجہا کی یہ شاہ سے تقصیر

سیر کو اب کبہی نہ جاؤنگا
تہ قدم اوسطرح سے بائے کہنگا

ہو گئی یہ تو اپنی گہر راہی
اونکی اسباتسی مین شاد ہوئی
دل نی پایا یہ لطف صحبت کا
گذرا اسطرح اک برس کی قریب
ہاتہ لگتی نہ تہی جو سیر کی بات
شاہزادی کا جب آیا ہی
روح گو تن مین بیقرار ہوئی
اونکی فرقت کا تہا جو مجکو غم
عقد تہا مین برات مین جاؤن
آج ہمکو بہی لیچلو ہمراہ
جب زبانسی میری سنا انکا
رکہکے جوڑے میں مین سوار ہوئی
آئی ہی آج غیر جنس کی بو
بیٹہی خاموش مین الگ جاکر
ہئی صورت وہ شکستہ بنا
ہو چکی جبکہ عقد سی فرصت
گئے جب اپنی اپنی گہر مہمان
لئی دن کا ہوا جو عرصہ تہا
اتفاقا اوسیدن ایک دیو سیاہ
سیر کرتا ہوا مکانون کی
وہیں گہبراکے یہ پری تعظیم
خوب حیلہ یہ اوسکی ہاتہ آیا
مجا جو آیا نہ کہ حرامون سے

مجکو شب بہر نہ غم سی نیند آئی
اور الفت بہی زیادہ ہوئی
منہ نہ مین یکہتی تہی فرقت کا
سینے اپنے آگے ماجرا عجیب
کف افسوس ملتا تہا دن رات
بادشہ نے تمہین بلایا ہی
پر نہ کچہہ زیر کی سوار ہوئی
بزم عشرت تہی محفل ماتم
عقد جب ہو چکی چلی آؤن
دیکہین شادی جو نکی ہم ایما
جان دینی یہ ہوئی تیار
پیر تر دمین جان نثار ہوئی
دیکہا چشم غضب سے بہی ہستر
تا نہ اس راز سی ہو کوئی خبر
لوٹ کر گریہ سیاہ بنا
ہوئی اوسدم عروس کی رخصت
مین بہی آگئی اپنی گہر اوس آن
اپنی اولاد کو نہ دیکہا تہا
شاہ جن کا وہی پسر ناگاہ
آیا اوسوقت انکی گہر مین بہی
جہک کے اوسکو ادب کی تسلیم
ابعد برت کے دعا پایا
رنج پایا نہ کہ حرامون سے

میر کہنا یہ سب بجا لائی
پہر نہ انکو جہہ اکیلا دم بہر
انکو پیش نظر مین کہتی تہی
تہا میری گہات مین جو شہزادہ
قاصد شاہ ایک دن آیا
خوف سی اونکی کچہ نہ دم مارا
جاکے خاموش بیٹہی محفل بیر
سینے فرصت وہانسی جب پائی
لگی ہونی سوار مین جس آن
بولی مین یہ خیال باطل ہے
ہوئی اسباتسی جو بلین لیے بس
جاکی دولہہ کو جب سلام کیا
ڈر گئی مین نہ راز افشا ہو
آیا گہر سی دولہن لیکے جب سہرا
پہر وہی سہرا باندہکر سر پہ
گہر مین اپنے وہ بیاہ کر لایا
انکو انسان بنایا گہر آکر
اسلیے یہ کمال تہی مضطر
اوسی صورت سے گہر یہ آیا تہا
اوسکی صورت سے یہ تو تہی آگاہ
دیکہکر انکی منہ کو اکبار ہی
پہونچا جسوقت اپنی گہر وہ شریر
سیر کو اب کبہی نہ جاؤنگا

اپنی وعدہ پہ صبحکو آئی
رکہا آنکہون مین اپنی مثل بصر
پر عدو سی خطر مین کہتی تہی
رات دن اسپہ تہا وہ آمادہ
یہ زبانی پیام وہ لایا
ہجر نے پر لغیب سم مارا
درد اوٹہتا تہا دمبدم سینہ مین
بس اوسیوقت گہر چلی آئی
صبحسے اوسدم لگی یہ کرنی بیان
چاہے انسان جنون نکلین مشکل ہی
سحر سی پہر انہین بنا کی مگس
اوسنی جہنجہلا کے یون کلام کیا
کوئی فتنہ یہان نہ برپا ہو
شاہزادی نے اوٹہکے غسل کیا
یونہین پہونچا عروس کی گہر سی
ملک بر بر جہیز مین پایا
اور کہا ہو نہ یہ کسیکو خبر
میری گہر سی گئی یہ اپنی گہر
گہر سے اپنی چلا وہ بد اختر
کچہ نہ انجام دلمین سوچی آہ
ہوا غائب نظر سی وہ ناری
بیچ ڈالی یہ شاہ کی تقصیر
[illegible]

ہاتھ مین ہاتھ شاہ کی دیکر
دار فانی سی کرگئی وہ سفر

پرورش اسطرحسی فرمائی
کوئی آفت نہ میری پاس آئی

بعد چندی کی جب ہوئی مین جوان
پڑ گئی اک بلا مین میری جان

مجکو در پردہ پیار کرنے لگا
بے اجل عشق مین وہ مرنے لگا

کیا انکار اوسکی چاہت سے
لگی چہپنے مین پاس سے ہٹ سے

مستعد تہا پئی جفا و ذات
دمبدم تہا تہا میری خطرات

تہا جو بیٹا جوان شہ دی تعذیر
اوسنے جہاندیدہ یہ کی تدبیر

بہیجا با آبرو وہان مجکو
دیدیا بلکہ وہ مکان مجکو

ایک دن دل یہ بیقرار ہوا
مجکو ہر گل بجائی خار ہوا

صحن مین باغ کی تہا حوض بلور
تہا وہ بالکل گلاب سی معمور

لہر پر اوسکی جی جو لہرایا
میری دلمین اوسگہڑی آیا

ہوئی اسطور پر جو خواہش غسل
پہر رفع ملال کا ہش دل

صندلی تہا لباس سب میرا
تہا اٹہا اوسوقت تہا عجب میرا

باغ کے پاس تہا مکان انکا
حال مین کیا کرون بیان انکا

سیر گلشن کو یہ بہی آ نکلے
حوض کی سمت جبکہ جا نکلے

عشق نی باغمین کہلایا گل
نئی بو باس کا جو پایا گل

انکو اپنا جو شیفتہ پایا
پہر تو میرا بہی اپنے دل آیا

ہنسے جسوقت دیکہا ایسا رنگ
ہو گیا اور میری دل کا رنگ

دل نے خاموش جب نہ ہونے دیا
ہنسے اوسوقت یون کلام کیا

بولی یہ مین تمہارا شیدا ہون
پہر نظارہ پہ آیا ہون

سحر آمیز گفتگو سنکر
بولی مین اسطرحسی سر ونسکر

نرہا جبکہ درمیان مین حجاب
لائی بارہ دری مین انکو جناب

رخصت اوسدم نہین کیا ہنسنے
دیکہے زر اسطرح کہا ہنسنے

بس اوسیدن سی شہ ذیجاہ
مجہپہ کہنے لگا کرم کی نگاہ

مثل فرزند مجہپہ شفقت کی
سیکڑون طرحسی عنایت کی

اوسی سلطان کا ایک تہا فرزند
نام تہا اوس قمر کا دانشمند

مجہپہ ظاہر جو یہ جناب ہوا
خوف شہ دلپہ ستر باب ہوا

اوسکا مطلب نہ جب حصول ہوا
پہر وہ مجہپہ سے بہت ملول ہوا

شاہ کو جبکہ یہ ہوا معلوم
وہ بہی اسبات پر ہوا مغموم

ایک تہا باغ اوسکا ناکی پر
دیکہہ کر کہ بہی تہی بہت خوشی

عیش و نزہت وہان مین کرنے لگی
لطف سے زندگی گذرنے لگی

اوسی بارہ دری سی گہبرا کر
ٹھہری تہا اک نخل کے تلی جا کر

جسکہ مین حوض کے قریب آئی
روح نے تازگی وہان پائی

اسجگہہ ایکدم ذرا ٹھہرو
خفقان جا بجا دل کو تسکین ہو

بیٹہی ہین حوض کی کنارے پر
تہا نہ اوسوقت کوئی پیش نظر

یہ جو بیٹہی ہین پاس مسند پر
دختر جن تہی یہ قوم بشر

انکو دی اونہون نے بہت تکلیف
پہنے تہی تن مین لباس سفید

جبکہ انکی نظر پڑی اسدم
ہو گیا انکا کچہہ عجب عالم

مثل بلبل فدا ہوئی مجہپر
سر و پا کی رہی انکو خبر

آنکہہ اوسدم یہ مجہپہ ڈالتی تہی
دیکہہ لیتی تہی جب مین پاتی تہی

رہی جبتک کہ شرم و منکر
رہی خاموش صورت تصویر

کونسی سرو قد کی قمری ہو
راست جو کچہہ ہو وہ بیان کرو

آپکا عجب حسن ایسا تہا
دیکہہ لیتا تہا کہہ نہ سکتا تہا

عشق سچا اگر تمہارا ہے
خیر بہتر یہ گہر تمہارا ہے

دو یہی باتون مین فن تمام ہوا
جبکہ روشن چراغ شام ہوا

کرکے تبدیل اب لباس کثیف
صبحکو لائیگا یہان تشریف

راست چپ ہلتی ہوا جیسی چلی
اسی صورت سے وہ پری اوسی دم
تھی وہ دیکھنے مین ایسی حسین
دیکھتے ہی حسن وہ زار فزون
نام اپنا بتائین مجکو حضور
سیر کا میرے دل کو لپکا ہے
چند ساعت وہان نظارا ہوا
بات یہ سنکے ہو گیا یہ شاد
اس گل تر کو دیکھکر رضی
تھی نہ اوس دم جو کہی دلکو فکر
اوس پریسی کیا یہ اسنے بیان
اپنی ہمقوم پیر وہ عاشق ہے
وارثون سے وہ اپنی ہے مجبور
آتش غم کیتہ لگی اوسکو جا کے
کسلیے تم یہان لگی حاکم ہو
کہدیا اسنے سب مفصل حال
حسن بانو ہے نام اک عورت
حسن بانو وہانپہ جب آئی
سنتے ہی یہ کلام وہ گل تر
اوسی گلشن مین اوترسی کو برات
رسم جو جو کہ تھی لگی ہونے
اسنے شہزادی سے کیا یہ کلام
جبکہ پائی سرات رخصت ہو

ایک سے ایک نازنین تھی طرار
ناز کرتی ہوئی قدم بقدم
اپنی جاسے بھی وہ ذرا نہ ہٹیں
وہ پری پیکر بھی ہو گئی مفتون
کیون یہان آکے ٹھہری ہو دو سہ دم
اسلیے بندہ یانپہ بیٹھا ہے
آہا بہت شاد دل تمہارا ہوا
دل سے بولا کہ اب برائی مرام
لیگئی وہ اسنے اسکو شہزادی
لگے ہونے ادہر ادہر کے ذکر
سنیئے اک عرض اے مہ تابان
بخدا اوسکا عشق صادق ہے
اوسکی فرقت مین ہتی ہے مجبور
یاد رکھو اگر ہوا وہ ہلاک
دو سزا اوسکو جو کہ ظالم ہے
سنکے اوسکو ہوا کمال ملال
اوسکو بلوا یہان بصد عجلت
بولی یون مہ لقا سے شہزادی
آیا سودا کے پاس خوش ہوکر
ناچ گانے مین کٹ گئی ساری رات
ہوئی سب ختم تو لگی لوٹنے
نیند آئی ہے اے بلند مقام
تم جگا دینا اوسکو صبح ہی مجکو

پانچہ ہاتہون اپر اوٹہائی ہوئی
پہونچی تالاب پر غرض آکر
جبکہ اورون نے اونکو سر کا یا
نہ رہی پہر تو اوسکو ضبط کی تاب
کہا اسنے کہ اے سپہر احتشام
بولی وہ گر یہ شوق ہے تمکو
والی ملک کی ہو نہیں دختر
نیک ساعت مین گھر سے نکلا تھا
باغ مین اپنے لا کے آخر کار
تذکرہ ہے مین عشق کا بھی ہوا
شہر مین ہے تمہارے اک تاجر
دونون جانب سے چاہ ہوتی ہے
کیا کہون تم سے حال تاجر کا
حشر کو دوگی کیا خدا کو جواب
بولی وہ تم بتاؤ اوسکا نام
کرکے پہر ایک خادمہ کو یاد
کہا ناظر سے اوسنے بلواکر
اوسکو دولہا بنا کے تم لاؤ
اوسکو دولہا بنا کے آخر کار
ہوا قاضی طلب قریب سحر
جبکہ اس کام سے فراغ ہوا
دو اجازت خوشی سے مجکو اگر
یون لگی کہنے تب وہ گل اندام

تیوریان ناز سے چڑہائی ہوئی
اون خواصونکو یہ ہوئی جو خبر
ملکہ کو وہ گل نظر آیا
بولی اسطرح اس سے کرکے خطاب
مہ لقا اس حقیر کا ہے نام
باغ مین میرے چلکے سیر کرو
گر کہا مانو میرا ہے بہتر
اچھے وقت اسجگہہ پہ آیا تھا
اوسنے کی بزم مے کشی تیار
آیا اسکو خیال سودا کا
تم نہین اوسکی حال سے آگاہ
وہ بھی فرقت مین جان کہوتی ہے
بے اجل مرتا ہے وہ بیچارا
دیجیے اس بات کا جواب شتاب
بسر و چشم مین کرونگی یہ کام
اوس سے اسطرح سے کیا ارشاد
اوسنے حاضر کیا اوسے لاکر
مین بناتی ہون اب داماد اسکو
اوسجگہہ لایا وہ قمر رخسار
عقد پڑھکر گیا وہ اپنے گھر
دلمین اپنے یہ باغ باغ ہوا
سو رہو نہین کہین الگ جاکر
شوق سے تم یہین کرو آرام

اسنے جسدم سنا یہ اوسکا حال ۔ رہ گیا ساختہ یہ مہ تمثال

چلکے اسکی کرونگا کچھ تدبیر ۔ اسقدر ہو نہ دلمین تم دلگیر

حوصلہ سے بہی بڑہکے دعوت کی ۔ خادمونکی طرحسے خدمت کی

آگیا اوسکو بہی یہ اسکو خیال ۔ دلمین کہنے لگا یہ مہ تمثال

کیجیے جلد اسکی کچھ تدبیر ۔ مرہی جائیگا گر ہوئی تاخیر

اک ذرا سیر کو مین جاتا ہون ۔ ایکساعت مین پہر کے آتا ہون

دیکھے لسکین اوسکو آخر کار ۔ ایک جانب گیا یہ گلرخسار

سامنے اوسکے خوشنما تالاب ۔ سنگ مرمر کا پر وہ تہا تالاب

جسکے ساحل پہ کچھ طبیعت دار ۔ قابل دید تہی وہان کی بہار

آگیا جو پسند یہ سامان ۔ یہ بہی جا کر ہوا شریک وہان

یہ ترو تازہ باغ کسکا ہے ۔ آج کیا ہے جو یان پہ میلا ہے

سنیے اس ملک کا ہے جو کسرا ۔ باغ یہ ہے اوسیکی دختر کا

سنی اوس شخص کی یہ جب گفتار ۔ وہین بیٹہا رہا یہ گلرخسار

اسقدر لگ گیا تہا اسکا دل ۔ نہ اوٹہا وانسے یہ مہ کامل

مالک باغ تہی جو شہزادی ۔ پئے گلگشت وہ بہی آئی تہی

دیکھتی کیا ہین وہ اوٹہا کی نگاہ ۔ لب تالاب ایک غیرت ماہ

قابل دید حسن اوسکا ہے ۔ مہر اوسکے حضور ذرا ہے

شکل آئینہ رہ گئین ششدر ۔ سوہی گلشن نہ دیکہا پہر مڑکر

اک کہاری بلانے کو آئی ۔ وہ بہی رنگ انکی طرحسے لائی

شاہزادیکی تہی جو خدمت پر ۔ ہوئی آگاہ اسسے جب یہ شریر

سو ہے تالاب جو کہ جاتا ہے ۔ نہین معلوم کیا تماشا ہے

اس لطیفہ کو سنتی ہی وہ حور ۔ بولی مین اوسجگہ چلونگی ضرور

تہام کر ہاتہ اوٹہی نزاکت سے ۔ چلی اسطرح شان و شوکت سے

کہا اوسنے کہ اب نہ مضطر ہو ۔ گہر مین تم اپنے لیجاؤ مجکو

ہوگیا شاد سنتے ہی یہ کلام ۔ لیگیا اپنے گہر مین وہ ناکام

اوسکے گہر مین یہ ایک فرزند تہا ۔ دیکہا ہر لحظہ غیر حال اوسکا

گزرہی اسکی اب یہی حالت ۔ جلد دنیا سے ہوئیگی رحلت

ہوئی یہ بات جبکہ ذہن نشین ۔ اسطرح اوس سے کہین باتین

جبتلک مین نہ آؤن اے بیمار ۔ گہر سے اپنے نہ جانا تم باہر

نکلا جسوقت شہر کے باہر ۔ باغ اک اوسکو وان پہ آیا نظر

گہاٹ اوسپر بنا بلور کا تہا ۔ کچہ عجب وہ مقام نور کا تہا

پئے تفریح بیٹہے تہے کتنے ۔ اور کتنے ہی غسل کرتے تہے

اور کیا ایک شخص سے یہ کلام ۔ مجکو بتلاؤ کون ہے یہ مقام

بولا وہ شخص تازہ وارد ہو ۔ نہین معلوم حال جو تمکو

ملکہ مہروش ہے اوسکا نام ۔ رونق افزا ہے یان وہ گل اندام

آخر کار جبکہ شام ہوئی ۔ اپنے گہر کو ہر اک ہوا راہی

سیر مین اسطرف یہ تہا مشغول ۔ تہی فراموش دل سے یاد ملول

رشک حور اوسکی کچہ خواصین تہین ۔ سیر کرنیکو وہ ادہر آئین

ڈالے ہے اپنے باؤن بانہین ۔ چور ہے نشۂ جوانی مین

دیکھتے ہی وہ چاند سے رخسار ۔ ہوگئین لاکہہ دلسے اوسپہ نثار

رہین کچہ دیر تک جو وہ اوسجا ۔ شاہزادی نے اونکو یاد کیا

الغرض جو کہ لینے آتا تہا ۔ پہر نہ پہر کر وہانسے جاتا تہا

بولی شہزادی سے کہ اے ذیجاہ ۔ ہے تحیر مین یہ ترقی خواہ

پہر کے وانسے وہ پہر نہین آتا ۔ کیسے ملک عدم کو ہے جاتا

دیکھون تو کونسی ہے ایسی بات ۔ کیون نہین آئی پہر اک بدذات

کچہ خواصین جو تہین آگے ۔ اپنے اپنے لیے ہوئے عہدے

بولا اس طرح وہ حزین ملول — عرض یہ اس غلام کی ہو قبول
تا یہ بندہ حقیر ہو کر شاد — آپ سے سب بیان کرے روداد
اوسنے ہمدرد اپنا جب پایا — یہ سخن وہ زبان پر لایا
اوسکو کہتے ہیں لوگ عشق نگر — ہے اوسیکا یہ مسکن احقر
نام ہے خاکسار کا سودا — بیٹھے بٹھلائے یہ ہوا سودا
اوسکو کہتے ہیں شہر تجار — تاجروں میں ہے وہ بلند وقار
حسن بانو ہے اوس پری کا نام — آگئی ایک روز وہ لب بام
میری الفت نے کی جو کچھ تاثیر — ہوئی وارفتہ وہ بھی [illegible]
خواہش دل نے جب کیا مضطر — حرکت جی کی یہ تنگ آکر
جا کے آرام میں اوسے پایا — در مقصود میرے ہاتھ آیا
بیٹھکر پاؤں میں دبانے لگا — فتنہ خفتہ کو جگانے لگا
جاؤ للہ میرے گھر سے تم — دیکھ کر جاؤ گے نظر سے تم
سمجھی ہیں اب تمہاری [illegible] — اپنے مطلب کی ہے یہ ساری گھات
دیکھکر زلف سان اوسے برہم — نہ رہا پھر تو میرے تن میں دم
ہوئی راضی غرض وہ غیرت حور — کر دیا عفو میرا جرم و قصور
ہو گیا ایک شخص واں پیدا — میرے دلکو یہ شک ہوا کیا
یاس حرمت ہوا جو دامنگیر — جان دینے کی سوجھی تدبیر
نہ کرو پھر حق تم ایسا کام — جان دینے کا ہے برا انجام
ہے گناہ عظیم پیش خدا — دوسری ہونگی ہیں بہت رسوا
اور تم جیتے رہو صبر کرو — دلکو اپنے سنبھالو جبر کرو
[illegible] — ہوئی تسکین مجھکو اوسکی بات
[illegible] — شیخ نے لکھا ہے اوس پیر کو
[illegible] — [illegible] سکے نہ ایسی بخت سیاہ

پہلے یہ حال مجھسے کیجے بیان — کون ہیں آپ اے مہ تابان
کہدیا آخر اسنے اپنا حال — تھا جو کچھ اسکو دل میں رنج و ملال
سنئے روداد آپ میری بھی — یاں سے دو کوس پر ہے اک بستی
پیشہ سوداگری کا کرتا تھا — نام الفت سے پر میں ڈرتا تھا
جس گلی میں مکان میرا ہے — ایک تاجر بھی واں پہ رہتا ہے
اوسکی نا کدخدا ہے اک دختر — چاردہ سالہ اور پری پیکر
آنکھیں اوس سے کیا دو چار — پر چھپایا نہیں کچھ دلکا [illegible]
ایک مدت رہا پیام و سلام — پر رہا اوسکے وصل سے ناکام
رات کو مار کر کمند ضرور — پہونچا اوسکے مکان میں رنجور
وہ جوانی کی نیند کا عالم — دیکھتے ہی بھڑک گیا ہمدم
اسمیں وہ خواب سے ہوئی بیدار — مجکو پہچان کر یہ کی گفتار
چلے آتے ہیں بے بلائے بھی — رنگ لائی جو آپ آئے بھی
سو سمجھی بات یہ نہیں منظور — ڈھونڈھ ہی ڈھونڈھ سے یار ہیں گھر کو حضور
پاؤں پر گر پڑا بلائیں لیں — سر کو سر سے اوتار قسمیں دیں
آخر اوس سے ہوا میں ہم بستر — آگیا رشک آسمان کو مگر
کہیں اسنے نہ مجکو دیکھا ہو — کوئی فتنہ نہ اس سے برپا ہو
دیکھکر قصد میرا وہ گل تر — بولی اسطرح مجھسے گھبرا کر
ایک تو خون اپنا خود کرنا — ہاتھ سے اپنے بے اجل مرنا
تمکو دیکھا بھی ہوگا اسنے اگر — میں سمجھ لونگی کچھ کرو نہ خطر
عہد کرتی ہوں ساتھ دونگی میں — لیچلو گے جہاں چلونگی میں
الغرض بعد گریہ و زاری — اوس سے رخصت ہوا بدشواری
تنگ کرتی ہے جبکہ فرقت یار — آنکلتا ہوں تب میں ناچار
دیکھ لیتا تھا گاہ گاہ اوسکو — ہوئی مسدود وہ بھی راہ اب تو

سیر اسکا کی ہی بہت مشکل ‏ ‏ استقامت یہان ہی بیحاصل
اوسنی یہ دی کرکے یہ گفتار ‏ ‏ لایا خیمہ مین اوسکو آخر کار
کی دعا سبکو یون بسوز و گداز ‏ ‏ ہی تو ہی چارہ ساز بندہ نواز
یون دعا کرکے سو رہا وہ ماہ ‏ ‏ خواب مین دیکھتا ہی کیا وہ ماہ
مدعا کیا ہے مجھسے فرمائے ‏ ‏ مطلب دل زبان پر لاؤ
نام اپنا حضور فرمائین ‏ ‏ کون ہین آپ حال بتلائین
دلمین میری یہ آیا ہی ذی جاہ ‏ ‏ کردون راہ طلسم سے آگاہ
یہ نصیحت ہماری یاد رہے ‏ ‏ تیرا عز و شرف زیادہ رہے
یونہین گذریگی یہ سمجھتا تھا ‏ ‏ سلطنت پر کمال غرا تھا
جسطرف آنکھ مین اوٹھاتا تھا ‏ ‏ جان نثار اپنا سبکو پاتا تھا
دوست کوئی نہ پھر نظر آیا ‏ ‏ کون میت پہ نوحہ گر آیا
مال و زر کچھ نہ میری کام آیا ‏ ‏ ایک لڑکا نہ اک غلام آیا
جب کھلی میری آنکھ وان جاکر ‏ ‏ گور مین کی بچشم غور نظر
دسترس کچھ نہین کسی کی آج ‏ ‏ سورۂ فاتحہ کا ہون محتاج
دیکھنا ہی طلسم تمکو اگر ‏ ‏ اوسکی تدبیر ہے یہ اکمل تر
حکم جمشید نی ہی تجکو دیا ‏ ‏ مجکو سیر اس طلسم کی دکھلا
لعل اک منہ سے وہ اوگل دیگا ‏ ‏ سمت مشرق کو رستہ لیگا
تم وہی لعل اوس سے مس کرنا ‏ ‏ ہوگا دروازہ اوسجگہہ پیدا
اوسی بارہ دری مین جانا تم ‏ ‏ دلمین اپنے نہ خوف کھانا تم
دیکھکر تمکو مسکرائیگی ‏ ‏ ہاتھ سے اپنا وہ بڑہائیگی
جو کہوگے وہ سب کریگی قبول ‏ ‏ نہ ذرا حکم سے کریگی عدول
ہوا غائب نگاہ سے اکبار ‏ ‏ خواب سے یہ ادہر ہوا بیدار
زاغ جب نکلا پہر دکھائی دیا ‏ ‏ اسنے اوس سے وہی کلام کیا

کہا اسنی کہ تم نہو مضطر ‏ ‏ دیکھوگا یانکی سیر کل آکر
وہ بھی دن اسی خیال مین گذرا ‏ ‏ لحظہ لحظہ ملال مین گذرا
کروہی ایسا سبب خداوندا ‏ ‏ دیکھے سیر طلسم پیدا
اک شخص باوقار آیا ہے ‏ ‏ اسطرح مجھسے بیٹھکے گویا ہے
پہلے اسنے اوسی سلام کیا ‏ ‏ پھر یہ اوس شاہ سے کلام کیا
بولا جمشید نام میرا ہے ‏ ‏ تمکو مشتاق سیر پایا ہے
جسکے تم دیکھنے کو ہو مشتاق ‏ ‏ ہون میں ہی اوس طلسم کا خلاق
کہ یہ دنیا ہی ایک عبرت گاہ ‏ ‏ تھا کسی وقت مین بھی شہنشاہ
لوگ دربار مین جو آتی تھے ‏ ‏ وہ میری ہان مین ہان ملاتی تھے
جانتا تھا بہت ہون دانشمند ‏ ‏ جسگھڑی آنکھ میری ہوگئی بند
نہ دیا پھر کسی نے میرا ساتھ ‏ ‏ مرگیا مین تو سب نے چھوڑا ساتھ
ہان مگر ساتھ تھی میری اعمال ‏ ‏ کیا کہون اپنی گور کا احوال
جز لحد تھا نہ کوئی مونس و یار ‏ ‏ بلکہ سب عضو تن تھے اغیار
بار دنیا نہ سر پہ لینا تم ‏ ‏ دل مین اسکو جگہ نہ دینا تم
آتا ہی جو شجر پہ زاغ سیاہ ‏ ‏ اوس سے کہنا تم اسطرح اے شاہ
جب سنیگا یہ ہی تو وہ زاغ ‏ ‏ بیٹھیگا آکے ہاتھ پر وہ زاغ
لیکے وہ لعل جانا سوی حصار ‏ ‏ ہی جو مشرق کی سمت کی دیوار
اوسکے اندر ہی سرخ بارہ دری ‏ ‏ خوبصورت ہی وہ مثال پری
لو نمونہ ہی اوسمین تصویر ‏ ‏ ہی جو یاقوت کی مگر تصویر
وہی لعل اوسکی ہاتھ مین دینا ‏ ‏ ایک لحظہ وہان یہ دم لینا
الغرض اسطرح سے سمجھا کر ‏ ‏ راہ جانیکی اسکو بتلاکر
اوٹھکے پھر صبحکو یہ ماہ جبین ‏ ‏ والنسی آیا اوسی شجر کی قرین
سنکے اوسنی کیا نہ کچھ بھی خطر ‏ ‏ بیٹھا وہ اسکی ہاتھ پر آکر



اسلیے آپکو یہ دی ہی تکلیف / اسطرح لائی اسجگہ تشریف
کیا ہی مقصود صاف فرماؤ / اسم عالی بھی اپنا بتلاؤ

بولا ہی نام مہ لقا میرا / حال تجھ پر بہتی ہو گیا میرا
دل میرا کچھ جو آج گھبرایا / اسطرف سیر کو چلا آیا

ہی مقدر میں دشت پیمائی / میری قسمت ادھر مجھے لے آئی
رہی تا دیر اور کچھ اذکار / بولی پھر اسطرح وہ گلرخسار

باغ اک ہی یہاں عجیب و غریب / نہیں کچھ دور ہی بہت ہی قریب
فی الحقیقت عجیب وہ جا ہی / جسکو دل دیکھنے سے ہوتا ہی

سنگ مرمر کی چار دیواری / نئی صنعت کی اوسپہ گلکاری
اوسکے اندر مکان ہیں عالیشان / اونکا ثانی نہیں میان جہان

بند ہی راہ چار سمت مگر / نہیں آتا کہیں در اوسکا نظر
اوسکی دیوار و در میں ہی یہ اثر / چڑہی زینہ لگا کے کوئی اگر

اسقدر ہی بلند وہ دیوار / کہ نگہہ بھی نہ جاسکے زنہار
اور جسوقت رات ہوتی ہی / کچھ عجب واردات ہوتی ہی

آتی ہی قہقہوں کی گہ آواز / کبھی بجتے ہیں ان ہزاروں ساز
رہتی ہی رات بھر یہی صورت / ایسی ہوتی نہیں کوئی صورت

تا کہ کچھ دید اوسکی حاصل ہو / راز کھل جائے مطمئن دل ہو
بولا یہ سنکے یون وہ رشک قمر / لیچلو مجھکو جلد اوسجا پر

بولی کل لیچلونگی میں ان کو / آج آرام اسجگہہ پہ کرو
ہوکے مشتاق وہ قمر سیما / اوسکے خیمہ میں ساری رات رہا

لیگئی صبحکو وہاں وہ پری / وہ جگہہ اونسے اوسکو دکھلائی
اوسنے احوال جو کیا تہا بیان / دیکھا اسنے وہاں وہی سامان

چاہا اسنے کہ جائیے اندر / کوئی صورت نہ نکلی اسکی مگر
اس تگ و دو میں دن ہوا وہ تمام / راتکو بھی کیا وہانپہ مقام

شعبدہ ہی لکھی تھی ان شب بھر / ہوگئی جب کہ آشکار سحر
تھا شجر ایک آشیانی کا / اوسپہ زاغ سیاہ آبیٹھا

دی صدا ایکنے یہ صد افسوس / نہوا ایکدن بھی میں پابوس
یون صدا دیکے پھر بسوز و گداز / کرگیا اوس درخت سے پرواز

زاغ کا سنکے نالۂ حسرت / اور دونی اسے ہوئی حسرت
جب نہ کچھ راہ سیر کی نکلی / بولی اسطرح سے وہ شہزادی

ونہی یہاں بیٹھیں ماہ پیکر ہی
درد و رنج والم سے مضطر ہی
ہر گہڑی آہ سرد بہرتا ہی
تخلیے کی دعائیں کرتا ہی

یون کہا اسنے اوس سے ہو کر شاد
جلد یا لینے جہٹو بر آئے مراد
ہوا اوس سے جدا وہ غنچہ دہن
سنگئی ساحرہ وہ اک ناگن

اوس ستم پیشہ کو غرض سنگ
ہوئی ایسی وہ بالنسے اپنے گہر
زہر نے اوسکو کر دیا فانی
بہہ گیا جسم ہو کر سب پانی

تہی جو اوسکی خواص شش گرد
کر کے اوسکو طلسم کا مختار
ماہ پیکر کو وہ لینے لے آیا
باپ سے اوسکی اسنے ملوایا

گذرے دو تین روز عشرت سے
بیٹہی تہی اک مکان مین راحت سے
چرخ سے دیو اک ہوا نازل
ڈر سے اوسوقت سبکی ہلگئے دل

ماہ پیکر جو وان بٹہایا تہا
ہوگیا اوس ماہ کا پکڑ کے گلا
خوف اصلا نہ کچہہ ہوا اسکو
دفعتا وہ نگل گیا اوسکو

مہ لقا دیکھکے ہوا مضطر
یون کہا اوسنے دیو سے جلکر
دوست پر میرے کر گیا یہ ستم
مجھکو کیون چھوڑتا ہے او ظالم

اوسنے سنتے ہی اسکی یہ گفتار
کھول کر منہ کو اپنے صورت غار
اوسنے مطلق نہ کچہہ دریغ کیا
حلق مین اپنے اسکو ڈال لیا

دلمین کہنے لگا یہ کشتۂ غم
کہ اجل میری آئی تہی اسدم
دم اندہیرے سے جب گہٹا اسکا
اسنے آنکہونکو اپنے بند کیا

نہ ہوئی ہوگی دیر اک دم کی
روشنی زیر چشم کچہہ پائی
آنکہیں کہولیں تو یہ نظر آیا
دوسرا کونہ ہے چبوترہ کا

لیگیا تہا جہان سے شہزادہ
تہا جس گل کا ماہ پیکر تہا
اسکو یہ شعبدہ جو آیا نظر
دلمین اوسدم بہت ہوا ششدر

بیٹھنا مہ لقا کا تیسرے کونے پر چبوترہ کے اور دیکھنا عجائب وہاں کے

ساقیا دے شراب دیر نکر
ہے ہجوم تحیر اب دل پر
تیسرے کونے کا ہے عزم سیر
دیکھوں چل کر وہانکی سیر ذرا

شوق نظارہ اسکو ایسا تہا
تیسرے کونے پر بہی جا بیٹہنا
دشت ہموار ایک آیا نظر
صاف تہا آئینہ سے وہ بڑہکر

بیچ مین اوسکی خیمہ تہا زر
جلوہ گر اوسمین اک پری پیکر
عورتیں چند اوسکی محرم راز
پاس بیٹہی ہین وہ سراپا ناز

سامنے اوسکے رقص برپا ہے
ہے گلگونکا دور چلتا ہے
اوس پری کی جو ہے پڑی اوسپہ نظر
اپنی عیارہ سے کہا منسکر

وہ جو بیٹہی ہین اوس چبوترہ پر
ماہ بدولت کے پاس حاضر کر
فتنہ باد یا تہا اوسکا نام
اوڑ ہی والنسے وہ سنتے ہی کلام

اس قمر کے قریب جب آئی
پہلے آداب وہ بجا لائی
پہر کہا اوسنے اسطرح سے کلام
سینے اک عرض اے بلند مقام

[illegible] نے بلایا ہے تمکو
چلکے جلدی شریک صحبت ہو
اونکو جلسے مین ہوگا دل مسرور
ہے عجب خوش بیان وہ غیرت حور

ہوا ایسا [illegible] سنتے ہی یہ بات
منتظر تہی ادہر وہ نیک صفات
شاہزادہ کا دیکہکر اجلال
چند گام آئی پہر استقبال

پاس اپنی بٹہایا عزت سے
یون لگی باتین کرنے الفت سے

کہا اوسنے کہ کیا ہوا تجکو
انشا می کا پڑا ہی کیا تجکو

یہ کیا تیرا تجکو سم ہوگا
سن لیا اوسنے تو ستم ہوگا

سننے ہی یہ رہی اوسکو تاب
آتش رشک سے ہوئی وہ کباب

یون ہوئی اوس خواص سے گویا
اپنے حق مین اری یہ بس بویا

تجکو سوتا یا جبیہ تہا دینا
تونے یہ اچہے گہر دیا بنیا

الغرض ظلم وہ کیا اوسپر
گر پڑی کہا کے غش رہی نہ خبر

مخلصی اوس بلا سے دوا کر
رہی دلجوئی اوسکی مد نظر

دیکہا جب اپنی سمت اسے مائل
کہا اسنے سب اوس سے مطلب دل

کہا اوسنے کہ نسکہ کیا اسکی
گہر مین موجود ہی تضا اسکی

ہنسکے کہنے لگی وہ غیرت حور
سنیے احوال گوش نفس سے

سحر کے فن مین تہی بہت کامل
سامنے اوسکی تہی یہ اک جاہل

پہلے اوسنے بڑہائی خوب الفت
لگ سے ایک روز کی دعوت

پیتے ہی اوسکو کچہ رہی نہ خبر
ساحرہ تہی جو یہ بہی بد گوہر

دل کو اسکے ہوا جو خوف گزند
سحر کے زور سے کیا منہ بند

اسم اعظم اگر پڑہا جائے
اس بلا سے نجات وہ پائے

اسکو جیتا نہ چہوڑیگی زنہار
ایکدم مین کریگی وہ فی النار

بن پڑی اضعف شکوہ اسکی کہان
اوترا اوس چاہ مین وہ نیک صفات

کچہ میسر یا کا تہا نہ اسکو ہوش
شکل مردہ پڑی تہی وہ غش مو

و فغناد ور ہوگیا جادو
آگئی ہوش مین وہ عربدہ جو

قید سے جبکہ مخلصی پائی
آپ اوس چاہ سے نکل آئی

وہ کیا مجبہ پہ آپنے احسان
کس زبان سے کرون مین شکر بیان

پہر تو جو کچہ کہ اسکا تہا مطلب
اسنے اوس سے بیان کیا وہ سب

شادمان ہو کے وہ مکان آیا
وہ جگہہ اسنے رنگ یہ پایا

روک اپنی زبان اے نادان
کیون ہوئی آپ اپنی دشمن جان

ہو رہی تہی یہ دونون مین گفتار
آگئی اتنے مین وہ بدکردار

سچ گنواری مثل کسی نے کہی
ہوتی ہے سوت جونکی بہی بری

اور کوئی نہ تہا جہان مین مرد
کرتی جس سے تو اپنی آگ کو سرد

نہ کیا اپنی جان کا بہی خطر
پڑ گئے پردہ ایسے آنکہون پر

مہ لقا کو جو سم کچہ آیا
اوس جفا جو کو خوب سمجہایا

ہو گئی اوسکو جب شفا بالکل
ہوئی ممنون بہت وہ غیرت گل

اور پوچہا بتاؤ یہ مجبکو
ارغوان قتل کسطرح سے ہو

بولا یہ ماہرو کہ اے خوشخو
جلد لللہ مجبکو بتلادو

اسکو اک ساحرہ سے کینا تہا
فتنہ انگیز نام اوسکا تہا

درپئے قتل اوسکی تہی نرات
اسنے آخر کو یہ نکالی بات

کرکے پہر اسنے شغل مے نوشی
دیدیا اوسکو جام بیہوشی

سحر آفت کا یہ کیا اسنے
اوسکو ناگن بنا دیا اسنے

ہے کنوان اسجگہہ یہ جو اے ماہ
ہی مقید اوسیمین وہ ذیجاہ

پہر وہ اسیر کریگی وہ بیداد
دو وہ اسکو جہٹی کا آئیگا یاد

سنکے یہ بات ہو گیا یہ شاد
اسم بہی اوسنے کر لیا وہ یاد

جبکہ پہونچا یہ ماہرو تہہ بیر
وہی ناگن وہ ہانپیہ آئی نظر

اسنے اوسوقت کی وہی تدبیر
اوسنے دکہلائی اپنی یہ تاثیر

لوٹ کر ہنگئی وہ آدم زاد
دیکہکر اس قمر کو ہوگئی شاد

یہ بہی جب آیا چاہ سے باہر
یون کہا اوسنے پاؤن پہ گرکر

آپ کا مدعا جو سن پاؤن
اوسکو آنکہون سے مین بجا لاؤن

بولی یہ سنکے وہ نہ دیر کرو
ماہ پیکر کو دالنے سر کادو

نشہ مے سے ارغوان جادو
شکل مردہ پڑی ہے دو قالو

تہا جو وہ شوق وصل میں بیتاب
الغرض اوس نے کر کے یہ تقریر
جسگھڑی صبح کا ہوا ہنگام
نظر آیا عجب اونہیں نقشا
پھر اسی غم میں سب نے گھبرا کر
اوسنے پھر مہ لقا کو بلوایا
آپ اس بھید سے ہیں آگاہ
کر گئی چال ارغوان جادو
لگ کے اسطرح شاہ سے اقرار
اوسی جانب گیا یہ گھبرا کر
پاس تو اوسکے تہا ایک شجر
تخت کا چوکا بیچ میں نایاب
جلوہ گر اوس پہ ارغوان جادو
پڑی اوس ساحرہ کی اوس پہ نگاہ
بال و پر مخمل پرینہ پھیلاؤ
ہوا پیدا کر مکانخیں سب فزا
رنج گذرا تہا جو کہ فرقت میں
رخصت حق ہے اسکو تکیہ تہا
اوسکے آگے محال ہے ممکن
آخر اکدن ہوئی یہ طرفہ بات
خوف سے اوسکی کر نہ سکتی تہی بات
گر پڑی پاؤں پہ اوسکے وہ مضطر
تکرتی ہے مجکو تیغ فراق

بولا یون مہ لقا سے کر کے خطاب
اوٹہا اوس جا سے وہ قمر تنویر
ماہ پیکر کی جو کہ تہی خدام
جسم سے سر جدا ہے دونوں کا
باپ سے اوسکے کی خبر جا کر
اوس نے رو رو کے حال فرمایا
زندہ دنیا میں ہے وہ غیرت ماہ
گل خندان بنی تہی وہ بدخو
وان سے راہی ہوا یہ گلرخسار
چار دیواری ایک آئی نظر
پھر نظارہ چڑھ گیا اوسپر
لگے جڑے جسمیں گوہر شب تاب
کچھ خواصیں ہیں سامنے پہر کر
یون لگی کہنے ہنسکے وہ گمراہ
خیر خاطر ہے لو چلے آؤ
ماہ پیکر نے اسکو جب دیکھا
کر دیا سب بیان وصلت دید
اوسکی امداد کا یہ جو تہا
رات کو جا ہے تو کہے وہ دن
کسی جانب گئی تہی وہ بد ذات
آگ پر لوٹتی تہی وہ ہر رات
اور کہنے لگی یہ رو رو کر
اب جدائی ہے اکدم کی شاق

اسجگہ آپ کیجیے آرام
گل خندان کو لیکے پھر ہمراہ
گئے کوٹھے پہ سب کے سب اکبار
رو کے کہنے لگے وہ سب باہم
شاہ نے یہ خبر سنی جسدم
اسنے جسوقت یہ سنا احوال
سمجھا ایمن یہ بات تاڑ گیا
جا کے اوسکا پتا لگاتا ہون
ایک صحرا میں اکدن پہنچا
ہند کہی چار سمت اوسکی راہ
اوسمیں آئی نظر وہ چار دیوار
فرش اوسپر بچھا ہوا خوشتر
ماہ پیکر بغل میں بیٹھا ہے
واہ عاشق کہان کہان پہنچے
جبکہ یہ بات اوسنے کی ہنسکے
لپٹا اوچھلکر وہ اسکے سینے سے
وان یہ رہنے لگا بصد عشرت
وہی لاریب واقع غم ہے
کون واقف ہے اوسکی قدر سے ہم
نسترن نام ایک تہی عورت
وقت ایسا جو اوسکی ہاتہ آیا
اے مسیحا ہے درد ہجران
نہ کہیں مجکو جو سینہ پہ مرہم

بام پر آج میں کرونگا قیام
سو رہا جا کے بام پر وہ ماہ
تا کرین اوسکو خواب سے بیدار
ہائے کس شخص نے کیا ہے ستم
مر گیا جیتے جی ہوا یہ غم
بولا کیجیے نہ آپ اسکا ملال
شعبدہ ہے یہ ایک ساحرہ کا
گر میں زندہ رہا تو لاتا ہون
سنی گانیکی اسنے وانپہ صدا
دل میں حیران اوٹھ اہستا یہ ماہ
جسپہ صدقے کرو ہزار چمن
گاؤ تکیہ لگا ہوا پر زر
ساغر ارغوان کا دور آگے
نہ جہان وہم اور گمان پہونچے
اسکو دروازہ اوسکا آیا نظر
پاس بٹھلا لیا قرینہ سے
تا نکالے رہائی کی صورت
رافع احتیاج عالم ہے
آپ ماہر ہے اپنی حکمت سے
ماہ پیکر سے رکھتی تہی الفت
دل مضطر نہ تاب پہر لایا
مایۂ زندگی غمخواران
کیجیے مجھپہ اب نگاہ کرم

بہار میں جا تھی اختلاط ترا
پڑی جو لکھی میں ارتباط ترا

دیکھ لیگا کوئی تو ستم ہوگا
میری حق میں ازیں ستم ہوگا

نہیں تیری طرح میں جانی
ہوگی دو نون جانین سے رسوائی

منہ کسیکو میں کیا دکھاؤنگی
ہے کہ شرمندہ زہر کھاؤنگی

تو یہان آیا تھا اسی خاطر
مجھپہ یہ حال ہے اب ظاہر

آگئی تھی جو اسکی طبع اداس
اوسکی انکار سے ہوا مضطر

اوسگھڑی اسنے خوب منت کی
منتیں کرتے ہیں لجاجت کی

بن پڑی جبکہ اوس شریر کی گھات
بولی یون منسکی اس سے وہ بد ذات

بس اسی دل پہ کرتے تھے انکار
یا وہ نفرت تھی یا یہ قہر کا پیار

جب سنی اسنے گفتگو اسکی
دلمین سمجھا یہ ساحرہ ہے کوئی

گو کہ آیا تھا اوسپر اسکا دل
تھا بہت اوسکی سمت ہی مائل

ہوا لیکن جو اپنے قول کا پاس
ماری اک لات اوسکو ہو بیحواس

اور کہا تو ہے ارغوان جادو
جل کے کہا اونگا تجھسے اے بدخو

یاد رکھ تو نے کی جو اگر
تو نہ ہوگی تو نگا بھول کر تجھپر

ہوئی اس بات سے وہ کھسیانی
فرط غم سے ہوا لہو پانی

اشک آنکھوں میں اپنے بھر لائی
گفتگو یون زبان پر لائی

تجکو گر اسقدر کدورت ہے
جاری جا اب مجھے بھی نفرت ہے

مین بھی اس بات سے ہوئی تائب
کہکے یہ اسنے وہ ہوئی غائب

اوٹھکے یہ مہ لقا کے پاس آیا
کر کے بیدار حال دہرایا

سنکے حیران ہوا یہ حد سے سوا
جو دہری کو بلا کے یون پوچھا

ارغوان نام ایک ہے عورت
کیا کہیں کیسی ہے وہ بد خصلت

یون کہا اوسنے اس سے گھبرا کر
بخدا اوس سے مین نہیں ہون خبر

الغرض دونون یہ مہ تابان
لگی کرنے سفر کا پھر سامان

تھے جو بیدار دونون گلرخسار
دیکھے اوسنے جو دہری دور سوار

شکر حق کر کے یہ سوار ہوئے
ہوا لئے راہی سوی دیار ہوئے

تھی جو گھیرے ہوئی بلا انکو
شہر اک راہ مین ملا انکو

پئے نظارہ دل ہوا مائل
بیچ شہر اوسمیں ہوئے داخل

ہوگیا چوک میں جب انکا گذر
اک مکان عمدہ واقعہ آیا نظر

اوسکے گھر میں ایک غیرت حور
ہے نخوت کی نشہ سے ہے چور

ایک کرسی پہ بیٹھی ہے مہ پارہ
کر رہی ہے ہر اک سمت نگاہ

خلق کا اژدہام اوسجا
حسن کا اوسکی اک تماشا ہے

ماہ پیکر کا اوسپہ آیا دل
تیغ ابرو سے ہوگیا بسمل

پایا اوسکو جو اپنا عاشق زار
ہوگئی شاد دلمیں وہ مکار

لطف آمیز اسپہ کر کے نظر
ناز سے ہاتھ لیگئی تا سر

دیکھکے اوس حور کو جو بخشے سلام
ماہ پیکر نے پھر کیا یہ کلام

لب شیرین سے اب کرو یہ بیان
کوئی وارث بھی ہے تمہارا یہان

سنتے ہی یہ کلام وہ بیباک
لگی کہنے تمہاری منہ میں خاک

تمنے منہ بھر کے مجکو سن لیا
چپ رہی میں جواب کچھ نہ دیا

وارثو نکو مری خدا رکھے
میری سر پر وہ نہیں سدا رکھے

ہوش میں اپنے آئیے صاحب
خیر ہے یہان سے جائیے صاحب

جیسے خود ہو رہے ہو خانہ خراب
سبکو اپنا سا جانتے ہو جناب

میں بھی اپنی زبان اگر کہولون
چٹکیان آپکے جگر میں لون

جب سنی مہ لقا نے یہ تقریر
کہا اسنے کہ اے قمر تنویر

تم ہو شیرین دہن کہ گرویدہ ہو
ہوئی اسنے خطا معاف کرو

شیفتہ یہ تمہاری ہیں واللہ
کچھ ملاقات کی بتاؤ راہ

بولی وہ ہے اگر یہی منظور
لائیں تشریف میرے گھر میں حضور

مہ لقا کو جو دلمین کچھ آیا
ہوئی جسوقت صبح کی آثار
ماہ صدقے ہو کر جو بانگ وہ کہی
اوسمین کچھ ہوئی ہین سبب اسباب
بولی یون نوش کیجیے اسکو
خاطر میہمان ہی گر تمکو
کہہ گئے ہین یہ بات اہل شعور
جنکی عصمت مین کچھ نہین قصور
چشم بد دور ہو بہت عاقل
پر ابھی مجھسے تم نہین آگاہ
ہے اگر آپکو یہی منظور
اب ہوا ہو جو تمکو اطمینان
ہول آتا ہے ایسی جلد یہی
اوس گل تر نے جبکہ دیکھا پھر

اوسنے کچھہ آگے خواب فرمایا
ماہ پیکر اودھر ہوا بیدار
رال ٹپکے اگر ملک دیکھے
چلی آتی ہے اسطرف وہ نگار
سو چکی نیند بھر کی اب وہ حور
دور بیٹھی ہو کیون قریب آکر
رہی عورت ہمیشہ مرد سے دور
بھاگتی ہین وہ ایسی باتسے دور
ہو فراست مین عقل مین کامل
نہین کرتا کسی پہ جبر اے ماہ
کیجیے اقرار پہلے مجھسے حضور
آؤ آغوش مین مری اے جان
کسی احمق کو تو یہ نفرت دے
دم پہ چڑھتی نہین یہ بات جو

تھی تھکے ماندے دونون منزل کے
دیکھا عورت ہے اک پری پیکر
چال ڈھال ایسی کچھ نرالی ہے
بیخطر وہ اوسکے پاس آئی
بات یہ سنکے وہ قمر تنویر
کہا اوسنے کہ یہ نہو گا کبھی
چاہیے حفظ پارسائی کا
ہنسکے بولا یہ ماہرو کیا خوب
کہے دیتی ہے آپکی صورت
بولی وہ نازنین ہے یہ خلاف
بولا یہ ماہرو خدا کی قسم
لگی کہنے کہ مرد وہی جل ہٹ
نکلے مطلب یہ تجکو ہے منظور
تھا یہ مشتاق ایسی گھاتون مین

پائی راحت تو چین سے سوے
حسن خوبی مین چاند سے بہتر
دست نازک مین ایک ڈالی ہے
سامنے اسکے رکھکے وہ ڈالی
اوٹھکے بیٹھا پر اور کی تقریر
بیٹھو نمین پاس خوبی گرمیکی
کیا بھروسا ہے آشنائی کا
واہ کرتی ہو گفتگو کیا خوب
کہ بہت ہین یہ صاحب عصمت
جب سنو صاف مین تمسی کہتی ہون صاف
منحرف حکم سے نہونگی میں
آ گیا کیا مزے مین تو جھٹ سے
جال مین تیری مین اب آئی کہ
خوب اوسکو لگا کہ باتون مین



کچھ بھی اوسدم نہ اسنے خوف لیا
دیکھو واللہ غل مچاؤنگی

ہاتھ اوسکا پکڑکے کھینچ لیا
سوتے لوگونکو مین جگا دونگی

پھر تو بولی وہ ہوکے چین بجبیں
پیٹ لونگی ابھی مین اپنا سر

مجکو باتین یہ خوش نہین آتین
چھوڑ دو ہاتھ ورنہ مر جاؤنگی

[illegible]

[illegible]

اور اس کا ایک تھا ...
اور بیا ... تھا اسے کہا
اور نہیں کو ... اپنی و ... تھا
بولی ... رضوان تھا دو
ہیں ... استادیں ... گرد
سب ... بیکار ... ذات ہے
رکھو نکی ... تمہیں ...
بولا ... وہ کیوں تو بکتی ہے
ہوئی غمگین بات وہ سن کر
... اکیلا ... ہوا ... اور
... ہم ... کے ... بنسی ...
... اپنا ... پر ... پھر گر
... شب ... آہ و زاری میں یا
... کا ... یہ نشان کیا
... سر ... کیں ... تمام
... اب شکوہ ... آب ...
... کمال ... خوشی ...
... آ ... سور ... اندر

[illegible]
اس ... نبات کو آئی ... شادی
آگ ... سی کا یہ ...
شوق کرتی یہ بار بار اماں
دن ہوں ... اک ... یہاں نکلی ... ہے
... ہر دل کو ... تم ملول کرو
مجھکو ... گر ... لنفرت ہے
ملوں کی روز و شب کہتا نہیں
نہیں تاوان ... کچھ ایسی ہے
اور ... سجا ... اپنا سر ...
... ثابت ہوا گئی وہ کہاں
... ہم ... ہیں
... پیدا ... ہزار ...
... نہ ... یہ ... ری ...
پاس ... سوئی آسمان کیا
... اک تصویر ... کی ... تمام
... ہوا آپکا قدیم غلام
لگیا ... اسے ... پھر
اٹھا ... مکان کو باہر

[illegible] آخر [illegible]
[illegible] سب [illegible]
[illegible] شکار [illegible]
حسن کا [illegible] ایک [illegible] آب
بے تردد یہ بیٹھے پر خرسند
اپنی شست مرکب ہو سوار اک [illegible]
حوصلہ دنین سبھی جلو میں [illegible]
ابھی دونوں یہ کر رہے تھے کام
ماہ پیکر کا آیا دل اوس پر
کہا تنے واللہ تم ہو خوش قسمت
اسنے یہ سنکر یون جواب دیا
جلکے کہنے لگی وہ غیور انگیز
مہ لقا کو رہی نہ ضبط کی تاب
مارے باندھے ہی کا کٹے سودا
اور تو بات کچھ نہ بن آئی
سحر کا انکے گرد کیے حصار
گرد دیوار آگ کی پائی
جب کہ گذرا دن اور آئی شب
دیکھا جب وقت صبح جاگی او [illegible]
ہو گئی چارہ وانسے آخر کار
وان کا عالم جو کچھ شناسا تھا
تھے جو سر اک طرح سے یہ مجبور
خوب [illegible] لوگونکو کہانا کھلوایا

آگے [illegible] یہ لیل و نہار
ماہ پیکر گیا برائے شکار
کیے پیچھے پیچھے سیکڑوں آہو
گرد اوسکو [illegible] بہت شاداب
کہ ہوا سامنے غبار بلند
آج [illegible] حسن میں [illegible]
وہ بھی گھوڑے پر بیٹھی [illegible]
آگئی [illegible] گل اندام
پوچھا بتلاؤ نام ہے گل تر
کہا مجھے تمسے ہو گئی الفت
کیا یہ بیہودہ تمنے ذکر کیا
مجھسے اب تم اگر کرو گے گریز
اوسکی تو سنکے دل ہوا جو کباب
دل یہ کسکا بہلا اجارا ہے
انکے لشکر یہ وہ بلا لائی
[illegible] گئی [illegible] بلوا [illegible]
راہ [illegible] نظر آئی
[illegible] اور انکا رنج و تعب
پایا [illegible] آگ کا ذرا نہ اثر
پاپیادہ چلے یہ گھر [illegible]
ماہ پیکر سے یوں یہ کہنے لگا
اوسکے کرنے کو کر لیا منظور
اور پانی بھی سرد پلوایا

اسی صورت گذر گئی [illegible] سال
مہ لقا کو بھی اوسنے سنبھالیا
اسی صورت سے پھر یہ دونوں [illegible]
تابش مہر سے جو تھے مضطر
دامن کوہ میں پڑا [illegible]
دست گلرنگ میں [illegible]
ماہ پیکر سے مہ لقا نے کہا
اوسکی گھوڑے [illegible] وہ طناز
بولی کہتے ہیں ارغوان [illegible]
میری صلاح بس [illegible] کرو
سب یہ بیکار مجھسے الفت ہے
رکھونگی زیست تک تمہیں [illegible]
بولا بیہودہ کیوں تو بکتی ہے
ہو گئی غمگین بات وہ سنکر
[illegible] ایک [illegible] بھی وا [illegible] نشان
بعد دم بھر کے جب [illegible]
آئے [illegible] آیا پھر وہ [illegible]
گئی [illegible] شب [illegible] آہ و زاری میں
صبح کا بھی کچھ نشان [illegible] کیا
ہو گیا [illegible] تمام
[illegible] آپ [illegible]
[illegible] کمال خوش [illegible]
ماہ پیکر تو [illegible] ہوا از بس

دو دن [illegible] آیا کوئی ملال
رخ کیا شہر سے سوئے صحرا
پہنچے اک دشت میں جلکر
ٹھہرے یہ دونوں ہیجگہ جاکر
نظر آیا یہ اونکو دور سے صاف
اسی جانب کو آتی ہے شادان
کہ ہے بیشک اسی کا یہ بنگلا
بیٹھی کرسی یہ باصد انداز
میں ہوں [illegible] ایک [illegible]
نہ ہر دل کو تم ملول کرو
مجھکو جادوگر [illegible] نفرت ہے
ملو گے روز و شب کف افسوس
نہیں [illegible] ان بھی کچھ ایسی ہے
اوٹھی اوسجا سے اپنا سر دھنکر
نہ یہ ثابت ہوا گئی وہ کہاں
[illegible] تم بھی نہ یہ چلے [illegible]
[illegible] ہزاروں خطر
نیند آئی نہ بیقراری میں
پاس ہے سوئے آسمان دیکھا
پہنچے اک قصبہ میں گئی جب شام
[illegible] ہوا [illegible] قدیم غلام
لیگیا [illegible] اپنے گھر
[illegible] مکان [illegible]

لیگئی تھی جہاں سے زہرہ پری
ہنس کے جو سوار آئی تھی

بولا گھبرا کے کیا ہوا یارب
کسطرح یاں میں آگیا یارب

بیٹھنا مہ لقا کا دوسرے کوٹھے پر اوس چبوترہ کے اور دیکھنا عجائب وہاں کے

ساقیا دے شراب جم کی خبر
دوسرے کوٹھے کی بھی دیکھوں سیر

منتظر آمد بہار کا ہوں
کب سے مارا ہوا خمار کا ہوں

ساغر جم مرا پیالہ ہو
نشۂ خرمی دوبالا ہو

گذری تھی اسکو واں اک ساعت نہ
نظر آئی اسے یہ کیفیت

آگے ماہی مراتب اور ڈنکا
ساز و سامان ہے سب نیا اوسکا

چوبدار ونکا اونکے پیچھے پرا
دیتے آتے ہیں وہ یہ صدا

راست جیسا ہیں تمام و تنخواہ
لیے سامان شکار کا ہمراہ

پر ہنسیں اوسکا حسن ہیں ثانی
رکھتا ہے شوکت جہانبانی

جان پر بن گئی ہے سیر نکر
ہے ہجوم تحیر اب دل پر

سیر دکھلا طلسم کی ساقی
رہ نہ جائے یہ آرزو باقی

اسقدر دل ہے اسکا گھبرایا
دوسرے کوٹھے پر چلا آیا

دھوم سے اک سواری آتی ہے
شان شاہانہ پائی جاتی ہے

کچھ رسالے بھی ہیں سوار ونکے
ٹھاٹھ بانکے ہیں نیزہ دار ونکے

عمر دولت بڑھے قدم بقدم
رہے ہر دم خدا کا فضل و کرم

بیچ میں اک جوان قمر رخسار
عجب انداز سے فرس پہ سوار

جبکہ اسکے قریب وہ آیا
رسم اسلام کو بجا لایا



اسنے اوسکو دیا جواب سلام
حسن میں وہ بھی تھا جو ماہ تمام

ہو کے عاشق کہا کہ اے خوش خو
اسم عالی بتائیے ہمکو

آپ بھی نام اپنا فرمائیں
یاں سبب بیٹھنے کا بتلائیں

بولا وہ گر یہی ہے مد نظر
دیکھیے سیر ہمد گر چل کر

اپنے گھر میں وہ گل اسے لایا
باپ سے اپنے اسکو ملوایا

لایا تو ایسا شخص الفرزند
تجھسے اسوقت میں ہوا خرسند

اسنے اوس گل کی دیکھی جب صورت
ہو گئی اسکو اک دلی الفت

مسکرا کر کیا یہ اوسنے کلام
ماہ پیکر ہے خاکسار کا نام

کہا اسنے کہ مہ لقا ہے نام
سیر کرتا ہوں اے قمر اندام

ہو چکا تھا جو اوسپہ شیدا
بیخطر اوٹھ کے اوسکے ساتھ چلا

دیکھ کر اسکو ہو گیا وہ شاد
اپنے بیٹے سے یوں کیا ارشاد

دیکھ اس شخص کی شرافت کو
لوگ زیبا ہیں ایسی صحبت کو

اوسکو لغزش ... آخر کار ‌ ‌ یون ہے تحریر دستی کی گفتار

اب نہ ہو پینا سا کیا ... ‌ ‌ ہو چکا ہی ... سحر بن ...

ہاتھ آیا جو مدعا دل کا ‌ ‌ لیکے ساتھ ونکو نہ پانسی چلا

ملی غنچہ دہن وہ سبز سری ‌ ‌ اپنی ہمشیر کی جو عاشق تھی

ہوئی تیاری بزم عشرت کی ‌ ‌ دہوم سے اس قمر کی دعوت کی

مشک بو سے ملا دیا اوسکو ‌ ‌ جو کہا تہا دکہا دیا اوسکو

صدمہ ہجر دل سے دور ہوا ‌ ‌ نشۂ بادہ سے سرور ہوا

دو گہڑی رات جب ہی باقی ‌ ‌ اوسگہڑی مہ لقا کو نیند آئی

اوسگہڑی اسکو یہ نظر آیا ‌ ‌ پہلا کونہ ہی اوس چبوترہ کا

سو تجکو جب اوسکی آگہی آگیا — پاس جوگی کی بین کو دیکھا
بولا اوس سے کہ باباجی آدبیر — شوق میں اس چیز کو چھوڑ آدبیر

اسکو اس باتمین بہت تھی تمیز — فقرہ اک دلمین کر لیا تجویز
سنکے یہ بات اسکی وہ بولا — رہو سمجھکر یہی بہلا دیا



پاس بٹھلایا اور شفقت کی — حد سے زیادہ اسکی حرمت کی
اوسنے آنیکا جب سبب پوچھا — اسطرح اوس سے یہ ہوا گویا

آہ کو سنکے بین بین کامل — ہو مشتاق اس حقیر کا دل
ڈھونڈھتا تھا ڈھونڈھتا ہوا یہاں آیا — میر اختیار سلیے لایا

برسوں اس کام کو کیا ہے حضور — ہوا دخل جیسا تھا منظور
آپ التعلیم کچھ جو فرمائیں — اسکی عیب و ثواب کھلجائیں

چاپلوسی کی باتیں یہ سنکر — ہوا راضی کمال وہ خودسر
بولا آتا ہے جو بتائینگے — تم سے ہرگز نہ ہم چھپائینگے

بین لیکر بجاؤ دیکھیں تو — دخل اسمیں ہے کسقدر تمکو
کہکے اس طرح وہ بہت بہتر — اپنے کاندھے سے بین کو لیکر

اوسگھڑی اسطرح بجایا بہاگ — راگنی جس سے ہو کے لائی آگ
ہاتھ جوگی نے اوٹھکے چوم لیا — ہار اک موتیوں کا اسکو دیا

کہا اوستاد ہو گرو کی قسم — تمکو تعلیم کیا کرینگے ہم
پیش آیا بہت محبت سے — اپنے ہمراہ رکھا الفت سے

تھی یہی فکر اسکو لیل و نہار — کیونکر ان دونوں کا حال اظہار
ڈر سے جوگی کی کچھ نہ کہتا تھا — منتظر وقت کا یہ رہتا تھا

اسمیں اکدن کہیں گیا وہ شریر — اسنے اون دونوں سے کی تقریر
اپنا احوال کچھ کہو تو بیان — کیا ہے نام آئے کسطرح سے یہان

اوس پری نے سنا یہ جب یہ سخن — بولی ہے نام میرا غنچہ دہن
مجکو قمری تھا یہ بدذات — لایا ہے میرے گھر سے یہاں ہیہات

جو کہ یہ شاہزادہ بیٹھا ہے — نام اوس گل کا ماہ سیما ہے
اسکو بھی لایا ہے وہی مغرور — اسکے ہاتھوں سے ہے یہ رنجور

اس ستمگر کا نام ہے شہپال — سحر میں کہتا ہے بہت کمال
سنی اون دونوں کی یہ جب روداد — دلمیں ماہی بہت ہوا یہ شاد

کہا اسنے کہ اب نہ گھبراؤ — لیے چلتے ہیں اپنے ہم تمکو
ڈھونڈتے ہیں تمہیں تو ہم — للہ الحمد تم سے ملے اسدم

سو نچلا یہ جب اسکے آگے گیا — پاس جوگی کی بین کو دیکھا
بولا اوس سے کہ باباجی ادہیر — شوق بین اس جگہ کو چہوڑا ادہیر
اسکو اس باتین بہت تہی تمیز — فقرہ اک دلمین کرلیا تجویز
سنکے یہ بات اسکی وہ بولا — رہو سکہ یہ سمجھ کر بہلا دیا تا



پاس بٹھلایا اور شفقت کی — حد سے اوسکی زیادہ حرمت کی
آپکو سنکے بین بین کامل — ہوا مشتاق اس حقیر کا دل
برسوں اس کام کو کیا ہے حضور — تھوا دخل جیسا تھا منظور
چاپلوسی کی باتین یہ سنکر — ہوا راضی کمال وہ خودسر
بین لیکن بجاؤ دیکھین تو — دخل اسمین ہے کسقدر تمکو
اوسگھڑی اسطرح بجایا بہاگ — راگنی صحو ہوکے لائی آگ
کہا اوستاد ہو گرو کی قسم — تمنکو تعلیم کیا کرینگے ہم
تہی یہی نقل اسکو لیل و نہار — کیونکہ ان دونونکا ہوا حال اظہار
اسمین اکدن کہین گیا وہ شریر — اسنے اون دونون سے کی تقریر
اوس پری نے سنا یہ جبکہ سخن — بولی ہے نام میرا غنچہ دہن
جو کہ یہ شاہزادہ بیٹھا ہے — نام اوس گل بکاولی سیاہ ہے
اس ستمگر کا نام ہے شہپال — سحر مین کتا ہے بہت کمال
کہا اسنے کہ اب نہ گھبراؤ — لیے چلتے ہین اپنے ہم تمکو

اوسنے آنیکا جب سبب پوچھا — اسطرح اوس سے یہ ہوا گویا
ڈھونڈتے ڈھونڈتے یہان آیا — مہر اختر سا اسنے مجھے لایا
آپ تعلیم کچھہ جو فرمائین — اسکی عیب ثواب کھلجائین
بولا آتا ہے جو بجائینگے — تمسی ہرگز نہ ہم چھپائینگے
کہکے اس طرح نہایت بہتر — اپنے کاندہے پہ بین کو رکھکر
ہاتھہ جوگی نے اوسکا چوم لیا — ہار اک موتیونکا اسکو دیا
پیش آیا بہت محبت سے — اپنے ہمراہ رکھا الفت سے
ڈر سے جوگی کے کچھہ نہ کہتا تھا — منتظر وقت کا یہ رہتا تھا
اپنا احوال کچھہ کہو تو بیان — کیا ہے نام آئی کسطرح سے یہان
مجکو ہمرہی بنا کے یہ بدذات — لایا ہے میرے گھر سے یان ہیہات
اسکو بھی لایا ہے وہی مغرور — اسکے ہاتھون سے ہین ہم اک رنجور
سنکے اون دونونکی یہ روداد — دلمین اپنے بہت ہوا یہ شاد
ڈھونڈتے پھرتے تھے تمہین تو ہم — الحمد للہ کہ تم ملے اس دم

اے زہے بخت اے زہے قسمت
ہے یہ دختر جو میری بے تمثال
ہو جو منظور خانہ دامادی
رعب اپنا اگر دکھاتے ہیں آپ
اپنی جرأت کا گر ہو دل میں غرور
یہہ سنا ہے زبان اکثر سے
لکھ چکے جب وہ اسطرح نامہ
پہونچا اوس شاہ کو جو خط کا جواب
شادی کرنیکو وہ شہ ذیشان
عشق ہم دونوں میں ہوا ایسا
ہوئی برگشتہ یک بیک تقدیر
بام پر پھر تو فرش بچھوا کر
تھا وہ سامان دید کے قابل
لطف دونا ہو گر ہو دور شراب
نشۂ مے کا وہ دونوں پہ وفور
اسمیں کچھ آسمان کو رشک آیا
رات گذری تہی دو پہر سے سوا
جسم پر بھی ملی ہوئی تھا بھبھوت
مرگ چھالے سے اوترا اک باری
تھا جو وہ بدشعار جادوگر
نہ کیا وصل سے کبھی مسرور
نہوا شرمسار وہ بد ذات

نکلے اسطرح لی اگر صورت
میں بھی کہتا ہوں آپ سے بکمال
کیجیے آکے شوق سے شادی
مجکو اسمیں ڈراتی ہیں آپ
آزمائش کریں ضرور حضور
جو کہ گرجتے ہیں وہ نہیں برستے
رکھدیا دست پاک سے خامہ
کیا مضمون نے اوسکی دلکو کباب
اسطرف آیا کرکے سب سامان
ایک ساعت بھی ہوتے تہے نہ جدا
رنج کی اپنی ہاتھ کی تدبیر
ہوے سب جمع اوسجگہ جاکر
بیٹھے تہے سب وہاں شگفتہ دل
دین مزا اور بھی یہ چنگ و رباب
اور وہ چاندنی یہ عالم نور
دفعتہ سر پہ اک بلا لایا
مرگ چھالا فلک سے ایک اوترا
تھا یہ زیبا جو اوسکو کہیے بہوت
اوسی محفل میں آیا وہ ناری
نہوا کچھ کسی سے اوسکو ڈر
کبتلک تڑپی ہجر سے مجبور
تھا عجب بدشعار وہ بدذات
اتنوا حوال سے ہوئیں آگاہ

ہے یہ بندہ حضور اک ناچیز
اسکی دوری نہیں مجھے منظور
اسپہ راضی نہوئیں آپ اگر
یہہ ارادہ کبھی نہ کیجیے گا
کیجیے بس زبان اپنی بند
رسم دنیا سے ہو گیا مجبور
دیکے اوس ایلچی کو خلعت زر
سترہ الفت پسر جو ہوئی
جب ہوئی رسم عقد سے فرصت
دو برس گذری عیش و عشرت سے
سوجھی اک شست بات دلکو جناب
تھیں خوش آواز کا سنیں دو چار
اسمیں شہزادی نے یہ فرمایا
ساغر مے کا اسمیں دور ہوا
اوس گھڑی تھی عجب کیفیت
محفل عیش ہو گئی برہم
ایک جوگی سوار تھا اوسپر
سرخ آنکھیں تھیں ناک چپٹی تھی
بیخطر بیٹھا میرے پہلو میں
بی تحاشا یہ مجھسے کی گفتار
یوں کہا مینے زشت خصلت سے
بیحیائی سے بولا یوں وہ شریر
کیجیے رسم و راہ اب یکجاہ

جان تک اپنی نہیں ہے عزیز
ہوں میں ناچار اس سبب سے حضور
تو نہ لکھیے گا مجکو بار دگر
کیا ہے منہ یوں جو آپ لیجیے گا
نہیں اللہ کو غرور پسند
کبھی کرتا نہ رسم یہ منظور
نامہ دیکر کیا روانہ ادہر
کرلی منظور خانہ دامادی
چھوڑ کر بیٹے کو ہوا رخصت
تھی نہ آگاہ غم کی صورت سے
ہے عجب لطف پر شب مہتاب
لگیں گانے بجانے سب اکبار
یہہ سخن وہ زبان پر لایا
ساری محفل کا اور طور ہوا
تھا ہر اک مست بادۂ عشرت
نہ رہا ایک میں بھی باقی دم
کچھ عجب شکل رکہتا تھا وہ شریر
رنگ کالا جلی ہوئی لکھٹی
بو غضب کی تہی جسم بدخو میں
ایک مدت سے کرتے ہیں ہم پیار
نہیں آگاہ تیری صورت سے
کیا قباحت ہے اے قمر تنویر

کرکی اپنی پسر سی یون تقریر
چمن آرای گلشن اخلاق
چشمهٔ فیض معدن الفت
اجد ابلاغ تحفه‌ای سلام
خانهٔ دل کا ہی چراغ امید
مرتبهٔ قرب چاہتا ہی وہ بیچاہ
ہی یہی حکم خالق اکبر
نام تو اوسکا ماہ سیما ہی
رنج اسکا مجہی نہین منظور
التجا یہہ ہی گر منظور
بندہ یان سبطرح سی حاضر ہی
مین شہنشاہ ہون جو تم ہو شاہ
جانیگا یہہ خاکسار کو دو
ہو اگر صلح آپکو منظور
آخر اسطرح کرکی خط تحریر
اور تصویر بہی ملاحظہ کی
مجکو جب شبیہہ آئی نظر
ہوی مضمون خط سی گو برہم
تہا تو گرچہ ستم دوران
اختر بخت بدنیر اجلال
کاہ کسطرح ہون جمع و پامال
ہاتہ آیا جو سلسلہ جدید
چشم بد دور غیرت گل ہی

تہی جو اوس شاہ کی ندیم و مشیر | مشورہ اوسمین جو اونسی کیا

خط

کان جود و سخا ملک سیر | صاحب عقل و دانش و فرہنگ
عرض کرتا ہی حال یہ ناکام | جسطرح آپکی ہی یہ دختر
صبح پیری کا اپنی ہی خورشید | ہی یہی آرزو کہ جیتی جی
ہو میری آپکی یہ رسم و راہ | سوچئی تو نہین بنا یہ چلین
اور نہین ہی جنت پیچ ضمیر | اوسکی تصویر کرتا ہون ارسال
حسن مین چاند پہ سہرا ہی | خوب اسکو ملاحظہ کرلین
خوب واقف ہی اس سی رب غفور | خط لکہا ہی یہہ انکسار کی ساتہ
نہ کسی امر مین کرونگا قصور | وہم فاسد اگر دماغ مین ہو
دون کی کچہ نہین خطا ہر ہی | جانا ہو تم تو آفتاب ہو نہین
مہر ہو نہین اگر تو تم ہو ماہ | کم نہین آپسی مقابلہ مین
وہین موجود مجکو سمجہین نور | بندہ بیٹہا ہی اپنی پابرکاب
کرین تحریر جلد نامہ حضور | تا کہ ہو میرے دلکو اطمینان
بہیجا اوسکو اور یہ تصویر | جب میری باپکو یہہ پہونچا خط
شکل اوسکی بہت پسند آئی | کر چکا دید جب عرش سریر
ہوگئی مین فریفتہ اوسپر | مجکو پایا جواب نی رضی
مصلحت سی مگر نہ مارا دم | لیکی خود دست فیض مین خامہ

جواب خط

خسرو خسروان ہمایون فال | شاہ گردون وقار ظل الٰہ
ہو نہ خورشید سلطنت کو زوال | نامہ خاص کا ہوا جو ورود
ہوئی واللہ خاکسار کو عید | فی الحقیقت کہ وہ قمر سیما
پہول سا چہرہ زلف سنبل ہی | اوس سی الفت جو کیجیو زیبا ہی

یون لکہا میری باپ کو نانا
تازگی بخش نخل باغ وفاق
روشنی بخش چشم مفت اورنگ
مین بہی رکہتا ہون نور ایک پسر
دیکہیہ یون اوس قمر کی شادی
رسم دنیا یہی ہی مشفق من
دیکہین آپ اوسکا حسن و جمال
اسکی قابل ہو گر تو عقد کرین
بند لیکن نہین ہزار کی ساتہ
ذرہ ایک جانتا ہون مین تمکو
ہر طرح افضل اپنی جناب ہو تمین
حال کہل جائیگا مجادلہ مین
منتظر ہی جواب خط کا جناب
شاہ کرون دیکہا مین ہمان سامان
خوب اونہون نی پڑہا وہ سارا خط
بہیجدی میری باپ وہ تصویر
کچہ ہوا رنج اونکو کچہ شادی
لکہدیا یون جواب مین نامہ
منبع جود شاہ فیض بیان
دم بدم ہو فزون حشمت و جاہ
رتبہ مخلص کا ہوگیا افزود
رحمت جان حضرت والا
قابل اسکی وہ ماہ سیما ہی

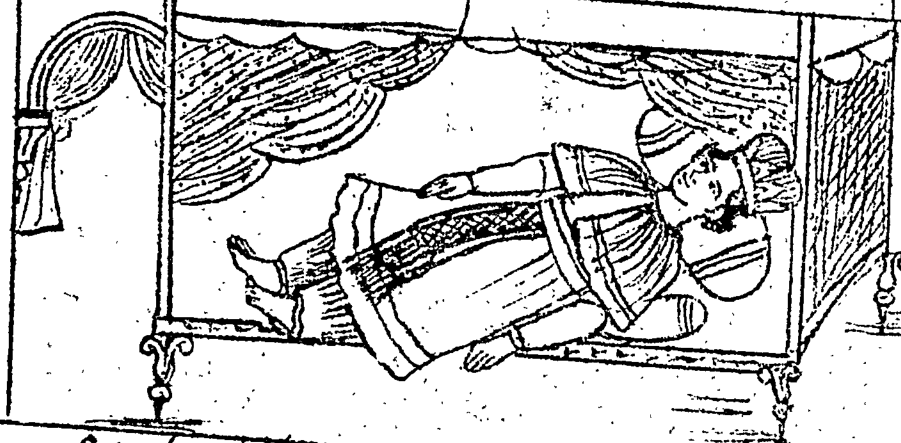
مشکبو نام نیک اونکا ہے
رہزن غم نے اونکو لوٹا ہے
اسلیے آئی ہون میں فلک متین
ایک تو کام یہ ثواب کا ہے
بولا واللہ کیا فسون گر ہو
اک پلک مارتے میں وہ آئی
اپنی مسند پہ اسکو بٹھلا کر
اشک آنکھوں میں ڈبڈباۓ ہوے
دونوں ہاتھوں سے اپنا تھام کے دل
پر میں کرتی ہون اسلیے اظہار
اب سنیں گوش دل سے اسکو جناب
سنکے یہ بات اے سپہر مقام
تھین پرسوں میں ایک شہزادی
دھوبی کے گھر سے ہمارے دھوبی تہا
پوچھا اوس ماہرو نے دھوبی سے
عرض کی اوسنے یون کہ اے خوشخو
سنکے اوس شکر لب کی یہ گفتار
ملک مشکبو ہے نام اوس کا
ہو گیا عشق جبکہ گریبان گیر
خوب نیرنگ ہمکو دکھلائی
جبکہ وہ ہو گیا بہت مضطر
مشکبو نام ہے جو شہزادی
اوسکو جب سنا یہ ہے

آپکے پاس مجکو بھیجا ہے
آسمان اک ستم کا ٹوٹا ہے
چل کے کام آئیے مصیبت میں
دوسرے نام بھی جناب کا ہے
خیر بہتر ہے لیچلو ہمکو
باغ میں مشکبو کی وہ لائی
با ادب بیٹھی روبرو آکر
جان دینے پہ زہر کہاۓ ہوے
بولی اسطرح وہ مہ کامل
تا نکلجاے میرے دل کا بخار
کہ ہوا جب یہ خادمہ کا شباب
بھیجا بہنے یہ والدہ کو پیام
ملک میں خادمہ کی آیا تہا
اوسمیں خوشبو تھی اسقدر پیدا
مجکو یہ حال جلد بتلا دے
اسی جامہ سے آتی ہے خوشبو
اوسنے دھوبی نے یون کیا اظہار
حسن گویا کہ ہے غلام اوسکا
یون لگا کرنے خود بخود تقریر
کسکے جامہ سے ہمیں لگالائی
والنسی یلکہی ہوا اپنے گہر
اوس سے کہدیجیے مری شادی
کہا اے جان کچھ کرو نہ ملال

یہن او نہیں کی وزیر زادی ہون
آپ ایماہ ہین طلسم کشا
تا کہ غم سے رہائی وہ پاوے
ایسی پردرد اوسنے کی تقریر
ہوگئی شاد سنکے یہ گفتار
بیٹھی تھی وہ تو منتظر اسکی
پر یہ اوس غمزدہ کی حالت تھی
بولا یہ ماہ کیجیے ارشاد
کیا کہوں آہ آپسے احوال
یا کہ کچھ رحم آپ کو آئے
فکر شادی کی والدین کو تہا
اوس اثنا میں ہماری شادی ہو
ایک دریا ہے شہر کے باہر
دامن گل ہوا تہا سارا پاٹ
کہ یہ خوشبو کہاں سے آتی ہے
کہا اوسنے کہ ہے یہ کسکا لباس
ہے اسی ملک کی یہ شہزادی
اوڑ گیا سنکے اوسکا طائر ہوش
حضرت عشق خوب کام کیا
گہر تلک چل لیں اتنا دم لیجیے
صدمہ ہجر سے تہا جو دلگیر
گر نہ نکلی گی کوئی اسکی راہ
جسطرح ہوگا بیاہ لائینگے

آپکے لینے کو میں آئی ہون
رحم دل آپسا نہیں بخدا
تن بیجان میں اوسکی جان آئی
ہو گیا سنکے یہ قمر دلگیر
ہنس ہنس اپنے ساتھ کرکے سوار
ہوگئی شاد دیکھکر وہ پری
خشک تھی ہونٹھ زرد رنگت تھی
کیوں مجھے آپنے کیا ہے یاد
کہ مرے دل کو تھر کا ہے ملال
زیست کی شکل میری ہوجا
حسن پر اپنے میں جو نازان تھی
ہمسے بھی جسکی شکل اچھی ہو
ہو گیا اوس طرف جو اسکا گذر
چمن یاسمن تہا گویا گہاٹ
تازگی جس سے روح پاتی ہے
جس سے ہے گرد عطر کی بو باس
ابتک اسکی ہوئی نہیں ہے شادی
ہے الفت نے دل میں مارا جوش
کام میرا یہاں تمام کیا
حضرت عشق اب قدم لیجیے
اپنی مان باپ سے یہ کی تقریر
جان دیدونگا میں ابھی واللہ
تمکو اوس حور سے ملائینگے

جاکے لیٹا وہ اوس مسہری پر
سو گیا دفعتاً یہ شکل قمر

جب پڑا دل پہ پردہ غفلت کا
اوسی صورت طلسم مین پہنچا

پر فضا خوب ایک صحرا ہے
رشک جنت جو کہئے زیبا ہے

کوٹر یا لا کہین یہ پھولا ہے
کج کلہ ایک سمت لالہ ہے

صورت طفل خوش وش آہو
محو ہین جست و خیز مین ہر سو

گرد یاقوت کا کٹہرا ہے
اور زمرد کا اوسکا زینہ ہے

ہین جواہر کے چار گلدستے
رکھی ہین چارون کونون پر اوسکے

اوسجگہہ پر یہ جب ہوا پیدا
نظر آئی وہان عجب بہار

کسی جا پر ہے تختۂ سوسن
گل نرگس ہے غیرت چمن

تختۂ زعفران یہ ہے یہ بہار
قہقہہ زن ہے شاخ گل یہ ہزار

بیچ مین اک چبوترہ عمدہ
پر سراپا ہے وہ جواہر کا

سبز مخمل کا فرش ہے اوسپر
تازہ ہوتی ہے دیکھنے سے نظر

چار سمت اوسکے سایۂ ار درخت
دہر رہے ہین عجب بہار درخت



دل جو اوسکی فضا پہ لہرایا
ایک کونے پہ اوسکے بیٹھ گیا

پاس آیا تو یہ نظر آیا
کیئے گرد اوسنے چاند او تارا

پھر اوتر کر وہ اسکے پاس آئی
جہک کے آداب سے بجا لائی

نام ایکو کیا تمہارا ہے
کیون یہان آئین کیا ارادہ ہے

دو سری کر بہین جو آئی حضور
اور تشریف یان بھی لائے حضور

اوسکے ٹہی تھا یہ سیر مین مشغول
ہوا اک ہنس کا فلک سے نزول

ایک مہ پارہ ہے سوار اوسپر
پر بہت ہی وہ مضطر و ششدر

بیٹھی تہا وہین وہ قمر اندام
اجنبی سمجھکر کیا یہ اوس سے کلام

بولی اسطرح سے وہ مہ پارا
کہتے ہین اس کنیز کو زہرا

تھی جو مشہور آپکے اخلاق
شاہزادی مری ہوئی مشتاق

تھی ... عمر ... جواب
بیٹھا ایک ... کا دریا
... ہر ایک ...
اور تماشا زمین پر یہ گرا
بس ... [illegible]
تھا ... طلسم کا گرا
... اس گھر ... تمام
سب ... گھر ... [illegible]
... یہ اور ہو گئی بہشت
ہوں حیران اس جگہ کیونکر
جمع گھر میں ... لیٹا تھا
الغرض ... خیال ... [illegible]
ساقیا آج ہو وہ میخواری
نام ہو جائے ... پرستی میں
دوسرے گھر کی سیر ہے منظور
ہے اسی تاک میں ... [illegible]
گھر میں آباد ... [illegible]
... تھی اسکی دلربا ...
... [illegible]
لا اسی وہ دوسرا گھر
... رنگ کی ... [illegible]
کوئی ... [illegible]
خوشبو یہ اسکا دل

دہان ... کھولا
حوض ایسا تھا جو نہ دیکھا تھا
بھاگی ... [illegible]
پہونچا ... اس طرف ...
پہونچا گھر میں ... [illegible]
اور جگہ ... آنکھو پایا
انکو دیکھا تو ہو گئی تھی تمام
سقدر ... [illegible]
ملیں ... لگا یہ ...
یہاں گذری ... چار پہر
اور پھر آج شام کو نکلا

استقدر ... [illegible]
... یہ جو آیا جوش
یہی دوڑا ... لیکے بلا
ہو گئی ... طلسم ... [illegible]
ہوشیار جب یہاں ... [illegible]
تھا نہ حال طلسم سے جو خبر
تھے سکندر کے ... [illegible]
... [illegible]
نہیں کچھ عقل ... [illegible]
نہیں کہتے ہیں ... [illegible]
ملیں ... [illegible]

ہو گیا ... [illegible]
تھک کے بیٹھا تھا ... [illegible]
پاؤں ... پھیل گیا ...
... یہ گل ارام
پھر نہ وہ ... [illegible]
ملیں ... [illegible]
اسی طرح ... کی گفتار
... آپ چار پہر
... اسمیں جاتا ہے
... نہیں ... [illegible]
گذرے اس سیر میں ... [illegible]
سورہا ... [illegible]
جسکی غفلت میں ... [illegible]

لکھنا نامہ اعمال کا دوسرے گھر کو طلسم
چار بہار کے اور دیکھنا عجائب انکے

گرون سیر طلسم ... [illegible]
تا شگفتہ ہو ... [illegible]
... آنکھو ... [illegible]
... ایک ...
دوسرے گھر ... [illegible]
خوش ہوا جب یہ دیکھا ... [illegible]
... ساماں ... دیکھا
ساری چھت پر ... [illegible]
اوسپہ رکھا ہے ایک گلدستہ
سونگھا اسنے اوٹھا کر گلد...

زہے ... [illegible]
... [illegible]
ساقیا ... [illegible]
پہلے گھر میں ... وہ پایا تھا
شوق دید طلسم ایسا تھا
اودھا ... [illegible]
وہ زمرد نگار سارا ہے
ایک جانب کو ہے مسہری بھی
اوس سے پیدا ہے استقدر ... [illegible]
... اوسکی خوشبو

پردے ... [illegible]
شکل ... [illegible]
کہدے اوسنے کیا آیا ابر بہار
اسکو ... خیال ... [illegible]
منتظر شام سے سحر کا تھا
کرکے کار ضرور سے فرصت
... وہ عمدہ
ہے دولھن ... [illegible]
... [illegible]
خواب آلودہ ہو گئیں آنکھیں



جب پڑا دل پہ پردہ غفلت کا | اوسی صورت طلسم میں پہونچا | اوس جگہہ پر یہہ جب ہوا پیدا | نظر آئی وہان عجب بہار

پر فضا خوب ایک صحرا ہے | رشک جنت جو کہیئے زیبا ہے | کسی جا پر ہے تختۂ سوسن | گل نرگس ہے غنچۂ چمن

کوڑیالا کہیں پہ پہولا ہے | کہیں گلہ ایک سمت لالہ ہے | تختۂ زعفران پہ ہے یہ بہار | قہقہہ زن ہے شاخ گل پہ ہزار

صورت طفل خوش روش آہو | سحو ہین جست و خیز میں ہر سو | بیچ میں اک چبوترہ عمدہ | پر سراپا ہے وہ جواہر کا

گرد یاقوت کا کٹہرا ہے | اور زمرد کا اوسکا زینہ ہے | سبز مخمل کا فرش ہے اوسپر | تازہ ہوتی ہے دیکھنے سے نظر

ہین جواہر کے چار گلدستے | لگے ہین چاروں کونے پر اوسکے | چار سمت اوسکے سایۂ درخت | دہر رہے ہین عجب



دل جو اوسکی فضا پہ لہرایا | ایک لونی پہ اوسکو بیٹھہ لیا | اور ٹہری یہ سیر میں مشغول | ہوا اسے ہنس کا فلک سے نزول

پاس آیا تو یہ نظر آیا | کہیئے گردوں سے چاند اوتر آیا | ایک مہ پارہ ہے سوار اوسپر | پر بہت ہے وہ مضطر و ششدر

پہر اوتر کر وہ اسکے پاس آئی | جہک کے آداب سب بجا لائی | بیٹھی یہاں ہیں وہ قمر اندام | اسنے ہنسکر کیا یہ اوس سے کلام

نام ایکو کیا تمہارا ہے | کیوں یہاں آئیں کیا ارادہ ہے | بولی اسطرح سے وہ مہ پارا | کہتے ہیں اس کنیز کو سیرا

دوسرے کہ یہیں جو آئی حضور | اور تشریف یان بہی لائے حضور | تہی جو مشہور آپکے اخلاق | شاہزادی مری ہوئی مشتاق

تھی تو سوتی مگر ہوئی جو جہنا
بہگیا ایک تاب کا دریا
مارے بجگاری پہر ایک بنہ
کی تماشا زمین پر بہہ گرا
بس اسی سے جو دیکھی عالم
تہا جو پہلا طلسم کا گہرا
نکلا اس گہر سے یہ ماہ تمام
کب تلک ہم رہی ہین گہر مین
سنکے یہ اور ہوگئی وحشت
ہوئی حیران اسجگہہ کیونکر
صبح گہر مین جا کی لیٹیا تہا
الغرض اسجہان مین قمر
ساقیا آج ہو وہ مئے خواری
نام ہو جاوی مری سستی مین
دوسرے گہر کی سیر ہی منظور
ہی اسی تاک مین دل مخمور
کرین آباد جلد میخانہ
جو انکھی ہوئی تہی اسکو دیکھ تماشا
مشعل لیسی جہان پر ہا شب بہر
کہہ سولا اسکی وہ دوسرا گہر
سب اوسی رنگ کی تہا ری
ایک کونی مین مسہری تہا
اوسکی خوشبو یہ اسکا دل

وان بہی ہم سرائے کہیلا دنگ
کون ایسا تہا جو نہ ڈوبا تہا
بہاگی والسی جو خیمہ گہر باہر
پہونچا صدمہ تو اسطرف لپسا
پہونچا گہر مین والسی اکدم مین
او سجگہہ اسنے آپکو پایا
دنکو دیکہا تو ہوگئی تہی شام
کسقدر وان ہوئی تہی بہیر
دلمین کہنی لگا یہہ طلعت
کہان گذرے صرف چار پہر
اور پہر آج شام کو نکلا

استقدر وان اوسے را غیر کمال
اسمین پہر آج کو آیا جوش
یہ بہی دوڑا کہ دیکھیے بلا
ہوگئی جو طلسم کی ہی تمام
ہوا ہشیار جب یہان آکر
تہا نہ حال طلسم سے جو خبر
تہے سکندر کے جیتنی ذرا تنگا
ہوا یہ اسباہ کہ اسی مہ انور
نہین کچھہ عقل مین آتا ہی
نہین کہتی ہین ہی گہ تلا
دلمین اپنی جو کرتا تہا خیال

ہوگیا رنگ کہان بہی لال
تہلکے بیٹہا تہا لقا نامو
پاؤن ناگہہ پہسل گیا اوسکا
نزا ہوئی تہین یہہ کل ارام
پہر نہ وہ بزم اسکو آئی نظر
دلمین وسدم بیتابی شدید
اولسنی اسطرح اپنی کی گفتار
ہی کہ گہر مین آپ چار پہر
ایک زمانہ تو اسمین جاتا ہی
اسکو ہوتا نہین ثبوت یہ صاف
گذری اس سیر مین مجہکی
سو رہا تہا شکو اپنی بستر پر
جسکی غفلت مین تہی ہشیاری

کہولنا مہ لقا کا دوسرے گہر کے طلسم چار پہر کے اور دیکہنا عجائب بات کی

کرون سیر طلسم مستی مین
تا شگفتہ ہو گلچہرہ نکی رنجور
جا ہوا آنکہہ یہہ خوب ابر سحر
سیکین جیسی بنا اک افسانہ
دوسرے گہر کیا ہوا اشتیاق
خوش ہوا جبکہ دیکہا روی سحر
جاکی سامان اوسمین یہ دیکہا
ساری چہت پر بہی تہی زرنگاری
اوسپہ رکہا ہی ایک گلدستہ
سونگہا اسنے اوٹہا کے گلدستا

رہی مجہی آج ہی کا وہ سباغ
سستی بخت اسی کی حالت نہ
ساقیا بیٹہی ہین کہ ہر میخوار
پہلے گہر مین حظ وہ پایا تہا
شوق دید طلسم ایسا تہا
اوٹہا بستر سے یہہ قمر طلعت
وہ زر نگار سارا ہے
ایک جانب کو ہی مسہری بہی
اوس سے پیدا ہی اسقدر خوشبو
تہی یہ تاثیر اوسکی خوشبو مین

پہر دیکہی ٹہرا جاتی جس گہر کی
تسکین مہ کرے مجہے سیر لے اسیر
کہہ کر اولسنی گیا آیا ابر بہار
اسکو پہر دم خیال اوسکا تہا
منتظر شام سے سحر کا تہا
کرکے کار ضرور سے فرصت
پہنچا ہو جب وہان وہ عمدہ
ہی دولہن کیطرح جسے وہ سجی
گرد ہی جس سی نافہ آہو
خواب آتو وہ ہوگئین آنکہیں

حوض کچھ بہر رنگ کی کیا تیار
کچھ لگا ہی عبیر کی انبار

قمقمی رنگ کی کی عید
اور پچکاریاں بہی سب اجلا

کشتیون مین تہی رنگ بہی کہیں
اور بہر پوش اور بنفشہ کی عبا

سب نی شب بہر رہین کیا سامان
ہوئی آثار صبح جبکہ عیان

تہی جہان حوض رنگ کی تیار
کہینچ انگیا اک ہان ان بار

فرش اوس مین کیا تکلف کا
وہ مکان ہو گیا تکلف کا

سبز و سرخ اور پیلی اک پر
رکہین کچھ بہر کی کشتیان لا کر

وہ بہی سب کشتیان وہان لا کی
جس مین پچکاریاں تہین قمقمی بہی

اپنی آقا کی تہا خوشی کا خیال
پہنا ہر ایک نی سفید لباس

اوس مین شہزادی اور مہ لقا
خواب سی اوٹہی ہاتہ منہ دہو

بیٹہی وان جا کی وہ ٹولیان تمام
ہوئی استادہ ہر طرف ہر گام

ملکہ کی مصاحبین جو تہین
وہ بہی سب آ کی رو برو بیٹہین

پہلی کچہ شغل مین کسی کا ہوا
کچھ بہر سا ان ... لگی کا ہوا

مہ لقا نی اوٹہا کی پہلی گلال
کر دیا روی ماہ رخ کو لال

رنگ سی بہرا ہوا حوض نیا
کر دیا اس نی ... بسا

پہر تو ہنگامہ ہو گیا برپا
مچ گیا شور ہولی ہولی کا

رنگ سی ہر سمت کو اچہالا لگی
اور پہم قمقمہ بہی چلنی لگا

سب نی ہاتہون مین اپنی لیکر ساتہ
ہولیان گائین وہ ان بصد انداز

شاہزادی خواص لیلی لیا
تہم بہی آ کسی کو بلوا کی ہولی

حکم ہی شاہزادی کا سنکر
نکلین خیمہ سی وہ فقط باہر

صحن مین آ کی لوٹ لیا سامان
جا رنگ ... اپنی کر دیا ...

تہا جو ہر ایک کو دل سی شوق کمال
بہر لیا گود مین عبیر و گلال

اپنی ہاتہون مین پچکاریاں لیکر
ہو بہی تیار ہر سی پیکر

پہلی باہم وہ پہنچ کہیلا رنگ
کچہ عجب ہو گیا تہا اونکا رنگ

ماری بہر کر کسی نی پچکاری
کوئی بہاگی تو اوس کا ...

ہر کسی کا کسی نی لال کیا
ایک نی غیر سی ملال کیا

کہینچ کر لگا ہو قمقمہ مارا
سرخ ملبوس کر دیا سارا

جبکہ وہان خوب کہیل چکین
دف بجاتی چلین وہ ماہ جبین

ہولیان حمد و عشق کی گاتی تہین
اور گلگون گلال اڑاتی تہین

شاہزادی کی سامنی آئین
خوب اوس جا ہولیان گائین



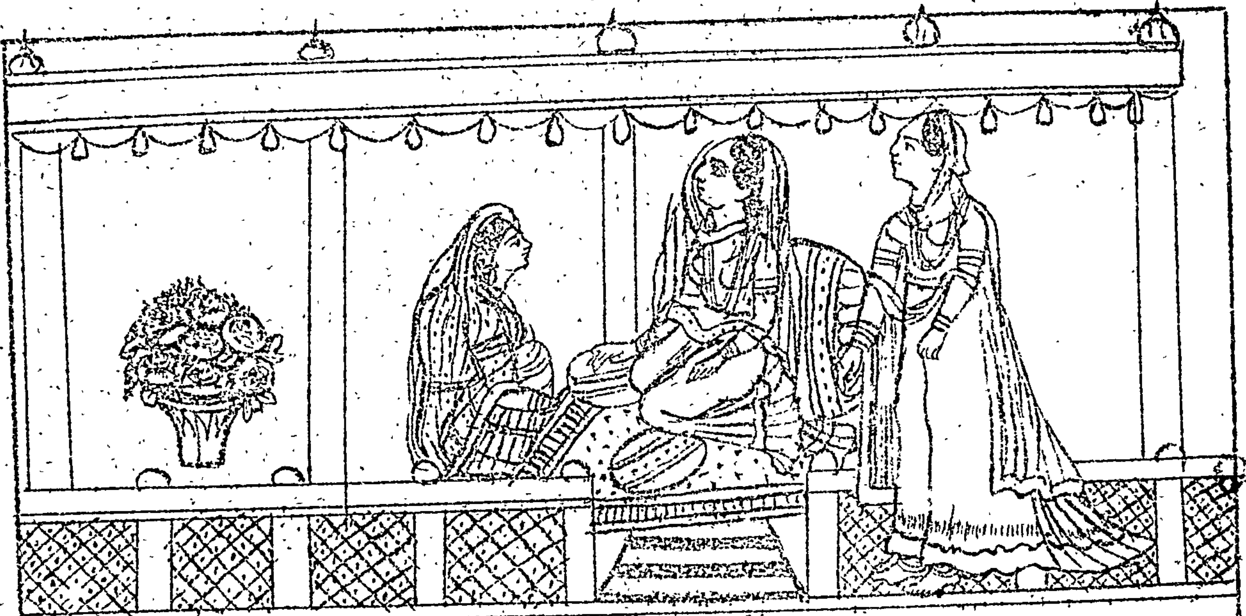
ہے کہیں مارا خدا کا او رالم
ہے تو زنگی کے زور سے پر شر و
سیمتن پر رسن بھی بالی رہی تھی
زیر کرتی کے چھپی تھی یہ چھپا
سو عاشق کو اوسنی کر سے دیا
اوسنی انگشت پا کو تیز کیا
کیا تھا ستم سے طبع کو خوب سے
دیکھ زنگی اوسکی بانکا ہے جواب
جسکے پیر ہے خستہ دل تھا تمام
شب ہی سب نزدیک آیا اوسکے
زیر زنگی ہے گا یون نا خدا
جان اپنی نذر مقصد وصال
بیٹھا اوسے کر شوہر جا کے
گذری وہ رات جب نہیں آخر کا
آگیا وقت انتہا کا ہے عجب

دیکھے ہم آیا ہوں ... سمجھ
کل ہم آکر اللہ کے شہر سے دیکھ
وہاں سے جسکو جان پیار ہی رہی
اوسکے سینہ پر چڑھ کر وہ بیٹھ گیا
خون سے اوسکے بہر دیا انشاللہ
اور کیا عزم وہ اوس سے چلنے کا
تا مقدر کیا ہے آس میں خوب سے
ہو گئی راہی وہ آسمکہ شتاب
آگئی اوس جا یہ سنکر حال تمام
دیکھ کر مشورہ کیا باہم
تم نہیں اوسکی حال سے آگاہ
باندھ کر لاشیان چلو صفا
ٹکڑے کر ڈالا اوسکا اندر سے
صبح تک رہی سب ہو ہوشیار
آزمائیو ہے پکے اپنی نصیب

نہیں جاتا ہے زندہ وہ پھر کر
جبکہ اس طرح سنی کی گفتار
اوس زنگی سے وہ لڑا جاکر
ایک عورت نے اٹھا شتاب خنجر
شادمان ہو کے خوب سے سوار
چلکے بولا یہ اوس سے ماہ لقا
طعنہ آمیز سنکے یہ تقریر
لاش مقتول پر سہم ہو کر
لیکن اوسکو تھی سنی یہ بات
پر نہ کچھ آئی ذہن میں تدبیر
لڑتا ہے زور سحر سے وہ شیر
جسکے گھر میں وہ کیسا زیر کر
سنکے یہ بات آئی آئی لیکن
آئی اوسوقت ان ہی عورت
سنکے یہ بات لاشیان لیکر

ہو کے نہ تا ہے تجھے ستمگر یہ
سنکے جیسا ہو رہی بدکردار
تھوا اوس سے وہ لگا سر پر
بسا منہ اوسکی رکھ دیا لاکر
لیگیا اوسکو اوس نگر پاس
خوب کار ثواب تم نے کیا
ہوئی شرمندہ اسقدر وہ تغیر
دفن کی عاشقون نے رو رو کر
قتل کیونکر ہو زنگی بدذات
سمجھیں یوں سے لقا کی تقریر
یہان کر اوسکی قتل کی تدبیر
اور سینہ پر اوسکی پاؤن ہر
ہے کہ اوسوقت وہ بہت خرسند
سے کہنے لگی وہ خوش خصلت
گئی سیاہ اوسکے عاشق







ایک گلشن ہی غیرت جنت
جلوہ گر تخت پہ ہی اک عورت

جسم میں ہی لباس سبز بہانی
حسن میں ہی مگر وہ لاثانی

ہی اکہاڑا ہی ایک بر درخت
بیٹہا ہی وان وہ زنگی بدبخت

مہ لقا کی جو شکل آئی نظر
ہو گئی دل سی شیفتہ بیسر

کون ہو آسی کیون تم اسجا پر
کیا نہین حال سی یہان کی خبر

تم تو نازک ہو اور لطیف اندام
تمسی ہرگز نہ ہو سکیگا یہ کام

اسنی جب اوسکی یہ سنی تقریر
رنگ و غیظ سے ہوا تغیر

حسن پر اپنی ہو بہت مغرور
کتنی خادم کہڑی ہین اوسکی حضور

آگے اوسکے ہی طشت چاندی کا
اوسپہ خنجر برہنہ ہی رکہا

اوس جفا جو کو دیکہ بر دو ناگر
ہوئی استادہ عاشق مضطر

کر کے اس سے خطاب اسرہ ناز
ہنسکے کہنے لگی کہ ای جانباز

ہو ادا شرط پا لکی ہی دشوار
ای وہ ہی جو زیست سے بیزار

جو کوئی اسجگہ پہ آتا ہی
زندہ پہر کر نہین وہ جاتا ہی

اسطرح اوس نی پہر کلام کیا
کیا یہ بکتی ہی او ستم آرا

ورنہ تم دونو نکو لگا کر کباب
کہاونگی ہجر مین بیکل شراب

جنج سی والا یہ ایک اور تخت
ہو رہی حیران کمال وہ بدبخت

فورا اوس حبشی کا کاٹا سر
ڈال کر آگ مین پہر اوسکا سر

جس طرف سی ابہی وہ آئی تہی
اوسی جانب کو وہ روانہ ہوے

تہا جو وہ شاہزادہ سر تپا
یون کلام اوس سی یہ لقا نے کیا

اس بلا مین پہنسی تہی تم کیونکر
جاوگی اسکا گہر ہی یہان سی کدہر

ہکران اوسکی ایک ہی عوض خوار
نام اوسکا ہی لنسترن خسار

لیکن اوسکا عجب ہی دستور
اسطرح سی ہی خلق مین مشہور

دریہ طالب اگر گیا کوئی
نہ مدارات ہی نہ دلجوئی

زیر کرتی ہی جو کوئی زنگی کو
عقد اوس سی کرے وہ حور بدن

پہ جو زنگی سی زور کرتا ہے
نہین معلوم سبب کیا ہے

زیر کرتا ہی جسکو وہ زنگی
حلق پر اوسکی پہیرتا ہے چہری

اوسی عاشق کا خون ہو خوش ہو کر
اپنی انگشت پا کو کرتی ہی تر

میری بہائی پہ بہی یہی گذرا
مدعی ہو کی خون ناحق کا

پہر اوسی سمت کا ارادہ ہے
اب ادہر کو یہ بندہ جاتا ہے

کچہہ توقف نہ کیجئے للہ
چلیی بندہ ہی آپکی ہمراہ

جسکا باہم صلاح یہ ٹہیری
شہر لنسترن کو یہ ہوئی راہی

اور تہا اوسکا یہ دونون قصاص
جمع تہی جس مکان مین عشاق

سر لقا نی کہا نہ ہو مضطر
رحمت حق پہ رکہو اپنی نظر

پہر نکالی کوئی ایسی راہ
جس سی ہو سب وہ کارخانہ تباہ

اس خرابی مین آیا شکو نجواب
مثل سیماب سب ہی بیتاب

آو ہی عاشقان اہل وفا
امتحان گاہ مین گئین ملکا

چلی عشاق سنکی صدا
ہو لیا ساتہہ اونکو ماہ لقا

یہ زبان سی وہ کر رہی تہی بیان
ہو گیا اسمین اجسری ہی سامان

کہینچے تلوار اپنی سینہ جلاد
فیل تن ایک ایک شہزادہ

ہو گئی اپنی تخت پر وہ سوار
کی نہ اصلا کسی سی کچہہ گفتار

جب ہوئی اس طرح سی ونکو نجات
کی ادا جب قاضی حاجات

حال اپنا تو کچہہ بیان کرو
کون ہو کس جگہہ پہ رہتی ہو

کہا اوسنی مین گہر سی آتا تہا
شہر لنسترن کی سمت جاتا تہا

حسن خوبی مین جو وہ یکتا ہے
اک جہان اوس پر ہی شیدا ہے

ایک زنگی غلام اوسکا ہے
اور خونریز نام اوسکا ہے

نہین کرتی ہے اوس سی کچہہ کدہر
کشتی لڑواتی ہی اوسی سی جو وہ

ہی جو زیر و زبر کی یہ ہی بات
کہیے کرتی ہی امتحان بدذات

آئی کیسا ہی کوئی زور آور
نہین ہوتا ہی فتحیاب اوسپر

اور وہ سنگدل بہت خونخوار
نام جسکا ہی لنسترن خسار

جسجگہہ دفن ہوئی ہین مشتاق
نام اوسکا ہی مدفن عشاق

اوسی جانب کو جاتا تہا مین بہی
ساحرہ مکر سی یہان لائی

سنکی اسنی کہا کہ بہتر ہے
اب شریک آپکا یہ مضطر

خون ناحق کا مین عوض لونگا
اوس جفاکار کو سزا دونگا

کر کی طی منزلونکو شام و سحر
پہونچی اوس دیار مین جا کر

ملو انسی وہ عاشقان کہن
کہی سب نی بیان رنج و محن

سہم تماشا وہ دیکہہ لین سارا
کرتی ہی حال کیا وہ مکارا

جبکہ اون سی ملی ہینی آکر
خوش ہوئی اپنی دل مین وہ

ہو گئی جسگہڑی کہو سحر
ایک عورت پکاری جان اکہر

جوکہ ثابت قدم ہو وہ آئی
لیو لہو اپنی گہر کو پہر جا

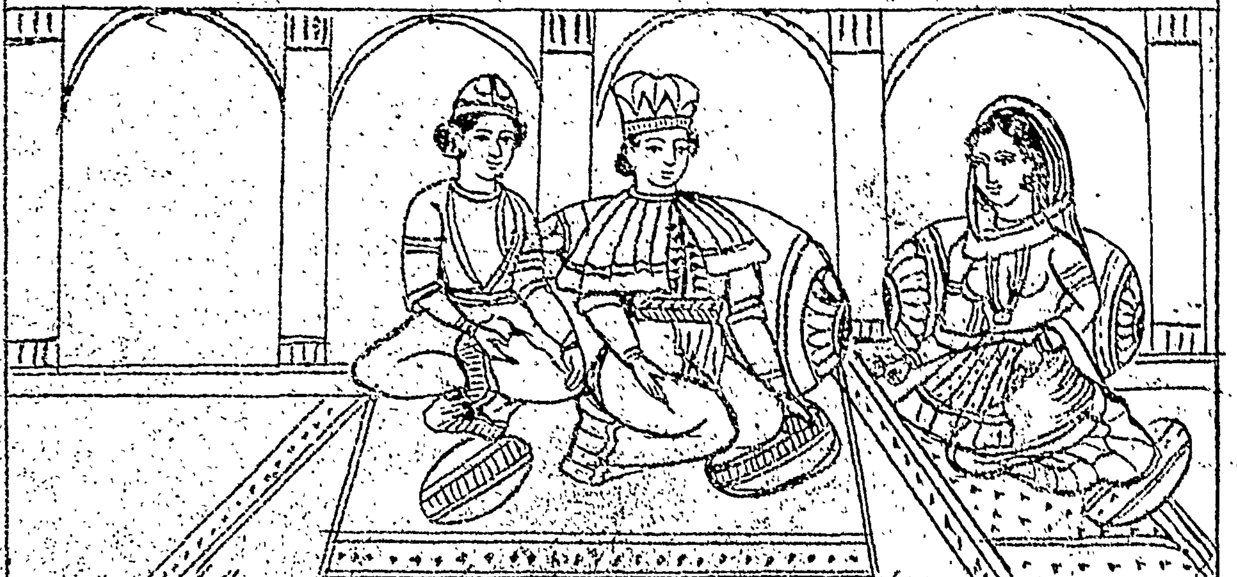
تہا مقرر جو امتحان کا مکان
اوسی نی کہا یہ ...

بہن کل مدعی پہ آگئے خوب اب
تجر وہی پہ چڑھ آیا اسکا بخت
جنبش دہان بخت سے اوترا
جی میان کبھی دل لگا وہ لگا
اسکا وہ کاکل کشا جب دیکھا
گویا اسنے اپنا حال اظہار
تنہا وہاں اور ایک شہزادہ

ہم میں چل باقی تھا جانم
ہوا اسپر لنشی پان عنا بہ
اور اسی اسطرح سے ہوا گریا
پھر بہن پیش کو اپنا دیکھا
ہو گئی شادمان عدو سے ہوا
سنکے جب وہ دی بد آرا

دام کاکل میں دل اسیر ہوا
عذر پاس ادب سے کرکے
جا وہ بیکار ہو ٹھہرا قیام
ہاتھ گریبان درد اپنا گہر
دی جگہ اپنے پاس سینہ پر
جبکہ گذرا دن اور رات ہوئی

شیفتہ یہہ ہو منیر ہوا
اسکا وہ من باغ میں آ بیٹھ
گلنار ریحان پہ بیر اسلام
گیا اوس میں باغ میں خوش ہوکر
پوچھا احوال اس سے ہنسکر
اوسکو گھر کی طرف واردات
اوسکو کہتے تھے لوگ منیر

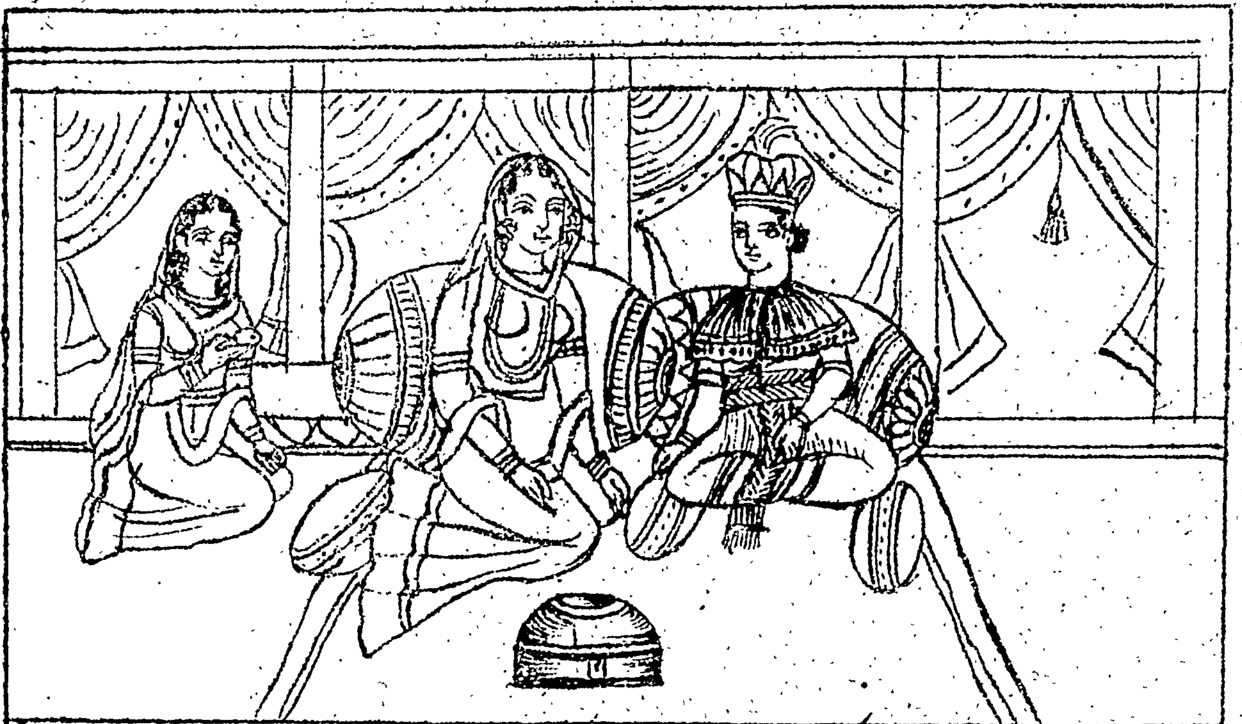


اور تھا جو اسکو بلوایا
جو ہو یا کھاتی ہیں ٹھیکر کی لالچ
دلمیں دونوں نے سوچکر انجام
مثل شعلہ وہ تھرتھرانے لگی
آگ مینہ کیطرح برسنے لگی
لا کہ صورت سے اسنے دمکایا
[illegible] دونوں کا گو ادا ہوئے
[illegible] سحر
جب [illegible] اپنا [illegible] تیار

اک بیہا میں اسنے بلوایا
گر سبھیکو [illegible] اسکو بیچ
کہدیا یہہ نہ ہوگا ہمسے کام
آتش سحر سے ڈرانے لگی
اوٹھی اس ورشور سے آندھی
پر نہ اونکے خیال میں آیا
گل سے چہرہ وہ خار خار ہوا
بولی اک ساحرہ سے اونکی جلکر
بولی ان دونوں سے وہ بدکردار

تب سے ہی اوسکو دونوں کی [illegible]
تجھ وصلت سے تو کر [illegible]
سنتے ہی یہہ وہ ہوگئی [illegible]
سحر کرنے لگی وہ جل جل کر
تیرگی سے جہان بھرا [illegible]
ہوئی اوسوقت وہ گھبرائی
الغرض بات پھر وہ بدکردار
جلد حاضر کر اب چھری کا ٹنا
ہاں لو اب بھی تم ہماری بات

یوں لگی کہنے اسنے وہ بے شرم
درد فرقت ہو [illegible] لیتی
کہوں اسوقت کا میں کیا عالم
آسمان سحر کی [illegible]
دیدہ ماہ ہو گیا بے نور
بنکی آنکھ دشمن جانی
اسنے کردی رہی [illegible] تکرار
اور لگا آگ الاؤ آتش کا
دیکھو اچھی نہیں تمہاری بات



یہ مسیحا ہیں تیرے انکو شفا ذات ملی انکو سبب سے تیرے حیات
رکھے خالق انہیں ہمیشہ آباد ہم حزین کو کیا ہے جیسا شاد
سنکے یہ اپنی ماں سے کیفیت گر پڑی پاؤں پر وہ مہ طلعت
پاؤں سے پھر اوٹھا کو اوسکا سر یوں لگا کہنے یہ قمر منظر
حق ہمارا جو کچھ سمجھتی ہو تو ستارہ بدن سے عقد کرو
بولی اسطرح وہ مہ تاباں آپکی ہو ہمیں تابع فرمان
راضی اوس شاہ کو جب پایا اوسکی عاشق کو اوس نے بلوایا
کر دیا عقد اس پری کے ساتھ دیدیا اسکا اوسکے ہاتھ میں ہاتھ
ہوئی اوسکو نجات فرقت سے لگی رہنے وہ عیش و عشرت سے
اسنے جب وقت کی طلب رخصت لیکے چار ریحان یوں بعد الفت
کیوں یہاں آئی تھی بتا مجھ کو اپنی روداد کچھ سنا مجھ کو
کہا اسنے مجھے نہیں یہ خبر اسطرح چھٹ گیا مرا لشکر
دونوں پریاں جو اسکو لائی تھیں وہ بھی حاضر تھیں فوراً آن کے تئیں
ان کنیزوں سے یہ ہوا ہے قصور ہم انہیں لائی ہیں یہاں بے حضور
بولی وہ اونسے اب نہ دیر کرو انکے لشکر میں انکو پہونچا دو
جسگھڑی حکم یہ سنا اسکا لے اوڑیں اسکو وہ مثال صبا

جانا مہ لقا کا طرف اپنی لشکر کے ہمراہ پریوں کے اور راہ میں ملنا ایک باغ کا جسمیں ایک ساحرہ کامل گلشتا جادو نام رہتی تھی اوسپر شیفتہ ہو کر وہاں اوترنا

ساقیا دیجیو وہ جام شراب اس خرابات میں ہوں میں خراب
ایک جا بیٹھنا نہ آئیگا کام رہیو ان گردشوں میں زر صورت جام
اسکے لشکر کی سمت وہ پریاں لیے جاتی تھیں خرم و شاداں
راہ میں قضا سے کہیں ناگاہ ہو گئی اس قمر کی نیچی نگاہ
دیکھا اک باغ غیرت جنت اوسمیں بیٹھی تھی اک حسین عورت
چاند سے دوش پہ تھی کاکل وا قرب مہتاب جیسے کالی گھٹا

آکے اوترا وہ جب کنارہ نہر پر
یہ بھی اوس پر جلکو گیا اندر
پوچھا تشریف تم جو لائے ہو
تم سے ہو جائیگا جو میرا کام
اوسکو جسوقت راہ پر پایا
ہوگیا اس دیار مین جو گذر
حال یہ دیکھکر رہا نہ گیا
ہو کسیطرح زندہ شاہ پری
اسطرح اوسنے اوس سے کی گفتار
پوچھا اوسنے کہو تو مشفق من
دلسے اوسپر ہی یہ شیدا تہا
پہر کرشمہ یہ بولی وہ مغرور
کیجیے آپ اسمین اب انصاف
تو نہین کرتے ہین نا رسے معشوق
مرگئے قیس و وامق و فرہاد
سمجھو اس بات کو جو عاقل ہو
سنی جسوقت اوسنے یہ تقریر
تمنے قائل بہت کیا مجکو
ہو مبارک وصال شاہ پری
شاد ہو کر کہا کہ اے خورشید
لاش دختر کے پاس پہر لاکر
تن بیجان نے اوسکی پائی روح
پہر ہنسا بیٹھ وہ ستاتی تہی

بیٹھا مسند پہ برج مین جاکر
پڑی اوس شخص کی جب اوسپہ نظر
کسلیے اس جگہہ پہ آئے ہو
حشر تک خلق مین ہے جسکا نام
یون سخن یہ زبان پر لایا
ایک تابوت مجکو آیا نظر
بیٹے اوس پیر زال سے پوچھا
عرض مقبول کیجیے یہ مری
کیجیے اس بات مین نہ تکرار
کیون ہوا اوسکی اسقدر دشمن
تب فرقت سے روز بہکتا تہا
پاؤن لپٹ سر اوٹہاؤ ہو کافور
کیون او سنگدل الٹی مجھ خلاف
جہک کے ملتے ہین کہین کب معشوق
کیا کچہہ بہی شکوہ بیداد
آپ تم اپنے دلمین قائل ہو
دلمین نادم ہوا بہت وہ شریر
یہ تو فرماؤ اب تو راضی ہو
غم فرقت سے اب ہوگی بری
لیجیے مجھسے آپ سیب حیات
رکہا اوس سیب کو جو نتھنو پر
جا کی ملک عدم سے آئی روح
شادمانی سے مسکراتی تہی

ناچ گانیکا ہوگیا چرچا
رعب اسکا کچہہ اسپہ چہایا
کہا اسنے کہ کیا بیان کرون
بولا فرمایئے مین حاضر ہون
کہ ہی بندے کو شوق سیاحی
کرتی تہی اک ضعیفہ الیتی بین
کہی او سنے تمہاری سب روداد
سنکے یہ بات وہ اوداس ہوا
کیجیے جو کچہہ کہ آپ اسکے سوا
بولا وہ خیر سنیے وہ بہی حال
پہر وصل ایک روز گہبرا کر
دل سے یہ وسوسہ نکالو تم
اسنے اسطرح سے کہا ہنسکر
جاؤ بیجا اوٹہاتی ہین عشاق
پاؤن اس راہ مین جو رکہا ہے
کوئی تکرار اب اسمین کرو
اسکو منگوا دیا وہ سیب حیات
اسنے شکر اوسکا پہلی کرکے ادا
ہوکی رخصت وہ النسی آخر کار
لیکی اوسکو خوشی ہوئی وہ پری
النفس عیسوی تہی کیا اوسکی
زندہ دختر کو اوسنے جب پایا
بولی یون مہ لقا کو بتلا کر

جام پر جام می کا چلنے لگا
کرکے تعظیم پاس بہٹلایا
جانکر مرد تمسکو آیا ہون
مرد کہنا نہ پہر جو قاصر ہون
خواہش دل دہر کہی آئی
سنگدل ہے سنے تو ہو بیچین
پہر حق اسمین کیجیے امداد
قول کا اپنے کچہہ جو پاس ہوا
اپنی آنکہو سے اوسکے لاؤن بجا
جسسبب سے ہوا ہے مجکو ملال
گر پڑا اوسکے پاؤن پر جاکر
یہ کہین اور ڈول ڈالو تم
تم ہو عاشق کرو نہ اسپہ نظر
رنج کب دل پہ لاتے ہین عشاق
پیروی انکی تمکو زیبا ہے
جلد سیب حیات منگواؤ
سر جہکا کر کہی پر اتنی بات
لیکے وہ سیب اوس نے ہنسکے کہا
آگئی ریحان پری کے پاس اک بار
قتل پروانہ اسکی گردہری
سونگہتی ہی اوسکو جی اوٹہی
ثمر مدعا جو ہاتہہ آیا
ملو تم اپنے اوسکو امید خضر

رائگان خون یہ نجائیگا
حال اوس سے کیا جو استفسار
کہکے اسرار بولا یہہ اوسدم
بولی وہ اسطرح سے رو رو کر
ایک اسکے چچا کا بیٹا ہے
اوس ستمگر نے ایسا سحر کیا
جاتی ہے دن لاش دفن کرنیکو
ہے کوئی اسطرح کی تھی تدبیر
پر نہیں واقف نہیں کہ ہے وہ کہاں
پوچھا اسنے کہاں وہ رہتا ہے
واں ہے تعمیر اک بلور کا گھاٹ
رات کو بیٹھتا ہے واں آکر
جبکہ اوسنے نشان بتلایا
آدمی کوئی میرے ساتھ کرو
اک پری رو کو اسکے ساتھ کیا
اوس ستمگر سے تا جدا اوسکو
وہ جواہر نگار سارا ہے
سیر اوسجا کی دیکھکر سے قمر
لگی پریون کی تخت آنی بھی
تخت سے اوترین وہ ماہ جبین
لگتی دریا سے مچھلیان نکلین
بیچ مین اونکی تھی بڑی مچھلی
لیکن اوسکی عجب صورت تھی

لیکن اسکا عوض تو پائیگا
بولی رو کر وہ مثل ابر بہار
سچ ہے آپکے شہر کے ہین حکم
اس ضعیفی مین تھی یہی خبر
اوسنے یہ قہر مجھپہ توڑا ہے
مر گئی دم مین یہ قمر سیما
مین بھی اب مستعد ہوئی مرنیکو
جس سے زندہ ہو یہ قمر تنویر
ہان مگر جانتا ہے دشمن جان
کس جگہہ ہے مکان اوسکا ہے
واقعی ہے عجب نفیس کا گھاٹ
رہتا ہے زیر آب وہ دن بھر
اسطرح اسنے اوسکو سمجھایا
تا بتا دے مقام وہ مجھکو
کہدیا اوسنے جلد وان لیجا
اوس جگہہ پر نہ ٹھہری وہ دمبھر
کہیے چشم فلک کا تارا ہے
بیٹھا ساحل پہ منتظر ہو کر
تہا ساتھ سب سے نرالے اونکے تھے
جا کی اوس برج مین وہ بیٹھ گئین
سبکی سب خوبصورت اور رنگین
پشت پر اوسکی رکھی ہے کرسی
ہر بشر سے نرالی ہیئت تھی

اسنے جس دم سنی یہ اوسکی تقریر
کچھ نہ اس بات مین کرو تقصیر
راز ہمسے نہ کچھ چھپاؤ تم
حسن اسکا چھپا نہین تہا مشہور
جان لی جب یہ ماہ مین آکر
تخت و تاج آکے اب وہ چھینیگا
سنکے یہہ حال لجلایون وہ قمر
کہا اوسنے کہ قبلہ حاجات
پھر وہ اس کوچہ مین کب آئیگا
بولی پھر وہ کہ اے مہ انور
برج چاندیکا اوس جگہہ پر ہے
نام ہے ماہ رخ ستارہ بدن
مانو یہہ بات میری اے محزون
ہو گئی شاد بات یہہ سنکر
اسکو لیکر وہ گھاٹ پر آئی
پھر نظارہ برج مین یہ گیا
فرش نے رو و زمی اوسکا بچھایا
گذرا جسوقت روز آئی شام
سر سے تا پاک ہر اک جواہر پوش
گذری اس سیر مین جب آدھی رات
سرخ یاقوت کی طرح سے وہ تن
بیٹھا تھا ایک مرد غیرت ماہ
چاند ماتھے پہ جسم مین تارے

آگیا رحم دل ہوا بیچین
درد میرا نہین علاج پذیر
حال مرحومہ کا بتاؤ تم
سنی یہی حکمران شہر بلور
کسنے یہین جسکو ہے چاہ مین کر
نہ رہیگا سہارا جینے کا
مجھکو بتلا دے یہ بھی اے مضطر
ہو یہہ زندہ جو ہو تمہی سبب حیات
حال اسکا وہ کب بتائیگا
ایک دریا ہے شہر کے باہر
برج خورشید سے وہ بہتر ہے
ساحل پر مین بنا ہے وہ پرفن
نہ کرو لاش کو ابھی مدفون
لیگئی لاش کو وہ اپنے گھر
وہ سکونت کی جا بھی دکھلائی
دیکھا آراستہ ہے حد سے سوا
برق کیطرح سے چمکتا ہے
ہو گئی روشنی و تابندہ تمام
صورتین سبکی برق خرمن ہوش
نظر آئی اسے عجب اک بات
بیٹھے پر اونکی تھی کنول روشن
سر پہ بانکی دھری ہوئی تھا کلاہ
نقرئی بال سر کے تھے سارے

دل میں جسوقت یہ خیال کیا — پھر نہ پریوں نے کچھ ملال کیا
گو ہوا بیقرار انکا دل — ہو گئیں پہ وہ شہر میں داخل
نہ وہ شہزادی ہے نہ وہ خیما — ہے نہ وہ جنگل اور نہ وہ صحرا
دل میں کہنے لگا یہ وہ دلریش — کچھ نیا شعبدہ ہوا در پیش

ایک کہنا بچھا کہ زینت شہر — آخر اسکو لٹا دیا او سپہر
صبح کو جبکہ یہ ہوا بیدار — نظر آئے کچھ اوسہی آثار
تن تنہا ہوں کوئی پاس نہیں — مبتلا ہی بلا ہے جان حزین
کی نگہ ہر طرف جو گھبرا کر — وہی شہر باور آیا نظر



اوسکو شہر ہی تہا جو انتشار میں دل — سو گیا اوس دیار میں داخل
دھوم سے اک جنازہ آتا ہے — اوسکی ہمراہ حشر برپا ہے
سر تابوت نقرئی سہرا — بہاری کمخواب کا ہے [illegible]
جسم میں اسکی ہے سیہ پوشاک — خاک منہ پر ملے گریبان چاک
پشت [illegible] اسکی ہے [illegible] — نوچتی ہے وہ اپنے سر کے بال
اپنے منہ پیٹتے وہ خاک ملتی ہے — شمع سان سوز غم سے جلتی ہے
[illegible] — ہو گئی اس جہان فانی سے
[illegible] — مجکو تنہا یہ ای پیری بیکس
[illegible] — لطف اوٹھایا نہ زندگانی کا
[illegible] — گئی شہر عدم کو شاہ پری
[illegible] — شہ کا یہ داغ مرگ بھی
[illegible] — [illegible] گرمی

چوک میں جبکہ یہ قمر آیا — سانحہ اک نیا نظر آیا
سب سے آگے جلوس او سیاہ — اور دیان ہیں گلی میں اسکی سپاہ
پیچھے اوسکے ہیں سیکڑوں یاران — ننگے سر پا برہنہ و گریان
اک ضعیفہ زیادہ ہے غمگین — شدت غم سے ہوش میں وہ نہیں
درد میں ہے لب پہ نالے ہیں — چند پریاں اوسی سنبھالے ہیں
کہتی ہے سوئے لاش کر کے نگاہ — میں ہی مرتی تیری عوض اماہ
تو نے مٹی نہ مجکو دی ہے — راہ ملک عدم کی لی ہے
اس ضعیفی میں لگ گئی ہے آہ — ہے نظر میں میری جہان سیاہ
اس ضعیفی میں آس توڑ گئی — جان ضعیفہ سے منہ کو موڑ گئی
نہیں سہتا نکو زیست اب منظور — پاس اپنے بلا لی ای مغفور
گاہ کہتی تھی اے خدا فریاد — کروں کس سے تیری میں فریاد
کیوں ہوا بے سبب تو اوسکا عدو — جان لی تو نے وہ کیا جادو

اوسپہ زاغ سیاہ بیٹھا ہی
بس اسی پر بنای گردش ہی
راز مخفی سی ہوسکے پہر آگاہ
اوسکو لایا وہان یہ آخر کار
دفعتًا زاغ وہ شکار ہوا
خاک پر تیغ بہی گری اکبار
شعبدی سحر کے یہ سارے تہے
ساتہہ اوسکی ہوے مسلمان سب
ایک دن وانپہ مہ لقا کی
اب مین جاتا ہون اپنے گہر اپنے
لیکن اتنی حضور مہلت دین
نرہا کوئی کام اہین جسدم
جا بجا خیمے ہوگئے برپا
خادمونکو یہ اوسنے حکم دیا
فرش وہین بچھایا شاہانہ
اکطرف روشنی کی تیاری
شاہزادی نے جب کیا آرام
گذرین اوس سمت سی کبہی پریان
مہ لقا کی جو شکل آئی نظر
اونکا شہر بلور مین گہر تہا
اسکو لیجائینگے گر اپنے گہر
اسی جاپر بس اسکو پہونچو تم
ہوگا بیدار جب نہ ماہ جبین

سحر کا وہ بہی ایک پتلا ہی
اوسکی دم تک بقا گردش ہی
شاہزادی کے پاس آیا یہ ماہ
جسجگہ پہ جو کہاتی تہی طلسمات
پہر سے سحر سے کے پار ہوا
نرہے کچھ بہی سحر کے آثار
ایک کاغذ کے دو لون تختے
لای قرآن پر بہی ایمان سب
جبکہ کچھ اوسکی دلنی وحشت کی
تمکو چلنا ہی تو چلو ہمراہ
تاکہ سامان سفر کا ہم کرین
کہہ کے والسی گیا بجاہ وحشم
باغ ویرانہ ہوگیا سارا
بانڈہو جلدی چبوترہ اسجا
انور کا ہوگیا وہ کاشانہ
جوش آبادہ شغل میخواری
جلسہ برخاست ہوگیا وہ تمام
اونکو آیا نظر جو یہ سامان
ہوگئین دلسی شیفتہ اوسپر
لیکے اوسکو ہوئین وہ ہوا
ابہی ہوجائیگی ہر اک کو خبر
اسکی الفت سی منہ کو موڑو تم
نہین جائیگا یا انسی کہین

متصل ہو رہا ہی وہ آواز
گر کسی طور سی وہ مرجائے
بولا اب چلئی اہی بلند مقام
اور یہ کی قتل زاغ کی تدبیر
گشتہ اوس سحر سے وہ مر کر
اوسکو دیکہا ہر ایک نے جو بہم
ہوئی شہزادی اپنے دلمین خجل
ملک اسلام سی ہوا آباد
اور ہمدم سی زیادہ گھبرایا
لی اسطرح سی وہ ماہ جبین
کرکے سامان الغرض تیار
طے ہوئی شام کی قرین منزل
جنگل سی ایک شان نظر آئی
حکم ہوتے ہی ہوگیا تیار
چاندنی پر بہی تہا عجب جوبن
ناچ گانیکی بہی ہوئی صحبت
رہگئی رات جبکہ گہڑی اٹہو کی
وہ اوترا آئین سیر کے خاطر
تہوا خوف کچھ انہین زنہار
پہونچین جب اپنے شہر کو وہ پریان
یہی تدبیر اب مناسب ہی
شاق دل پر گر اسکی دوری ہے
یہہ اسی شہر مین رہیگا ضرور

اوس سی پوشیدہ ہی تمام یہ راز
صورت اوس تیغ کی نظر آئے
دیکہہ معبود نحس کا انجام
اسم اعظم کو پڑھکی مارا تیر
ہوا موقوف تیغ کا چکر
نہ وہ عالم تہا اب نہ وہ ظہور
پہر گیا انحراف کفر سی دل
شکستی ساری کفر کی بنیاد
شاہزادی سی یون کلام کیا
ہمکو اس بات مین تو عذر نہین
ساتھ لے لی سپاہ ساتھ ہزار
اوتری اک دشت مین وہ مع الحاصل
طبع شہزادی کی جو لہرائی
اوسپہ مہگیر کھینچ گیا زرتار
لیکن تہا نور کا شگفتہ چمن
رہی تا نصف شب یہی صحبت
اتفاقًا یہ واردات ہوئی
تہا اونسی کوئی بہی باہر
تخت پر انکو اسکو کر کے سوار
مشورہ وہ بہم یہ کرنے لگین
یہی اب سب کی رائے صائب ہی
خوف ذلت بہی پر ضروری ہے
دیکھکر اسکو ہوگا دل مسرور

یہ دعا مانگ کر روانہ ہوا
مرگ چھالی کا فرش سارا ہے
مندری کانوں میں پہنے ہوئے سر و
آگے یوں ٹیکا آگ کی روشن
گرد و پیش اوسکی جمعیت کچھ لوگ
سامنے جاکر رام رام کیا
اوسنے جوگی سے اذن پھر لیکر
تھا یہ مشتاق ایسی کھاتا تھا نہیں
مجھکو یا تو بتا دو اپنی بات
ہو گیا اوس طرف جو اپنا گذر
پر کوئی ذہن میں نہ آئی بات
تمکو اس سے اگر ہوا آگاہی
یہہ بھی جوگی کہ [illegible]
آگے تکلیف تھی بہت [illegible]
اوسی صحرا میں شب کو لیجا کر
چھوڑ بیٹھا ہے یوں کہ کی [illegible]
[illegible] گیا آپنے کہ یہ امر قبول
[illegible] شریعت اور سیاہ
[illegible] اوسکو آئی نظر

پہنچ سے تک آب و دانہ ہوا
ایک جوگی وہاں پہ بیٹھا ہے
ہیں سر پہ جٹا کے [illegible]
کہیں اوگا ہے [illegible]
اک طرف ایک [illegible]
اسطرح مکر سے سلام کیا
ایک گوشہ میں اوتنا جا کر
ایکدن ایسی باتوں باتوں میں
ہمنے سنا تجھی کی ہے [illegible]
دیکھا اک شیخ کہاتی ہے [illegible]
نہ کسی اوبھی یہہ بتائی بات
اتنا کہ کچھ بیان ہمسی
[illegible]
رشتے تھے [illegible]
سحر سے اوسکو دیدیا چکر
نہ پرستش نہ نذر ہے نہ سجود
ہوگا اکدن بلا کا تجھپہ نزول
وان گیا سبکو لیکے وہ ہمراہ
کیے سجدے گئے چڑہا کر زر
پیکر شیخ میں وہ آیا ہے
دیکھا یا وہان زر کا نشان
[illegible] خوش ہو گیا یہ سیما
[illegible] نظر آئے

گئی فرش زمین جب تک کی
سین تہ البتہ قد بدن بیمار
اوس سمیہ ناگ سر [illegible]
بالکی کتنے سر منڈا ہے بدن
تھا جو یہ بھی فقیر کی صورت
[illegible] کی چھالی کا کرم
دوستی بالکو ایسی پیدا کی
اسنے در پردہ اپنا کام کیا
پہ دنیا شنیدہ یہ دیکھا ہے
دیکھکر اوسکو ہو گئی حیران
کیوں نہ آئی ہمین عجب اسپر
سنکے یہہ بیلی وہ خوب ہنسا
[illegible]
تھک کے تدبیر کی یہ آخر کار
جرکا اوس سر زمین کا عالم تھا
دشت سے شہر میں چلا رہا تھا
آئے گھر میں گھر یہ کرکی بیاد
دیکھی [illegible] میں جب گھڑی تلوار
گرد پھر پھر کے خوب شاد ہوا
جب وہ سب لوگ شہر میں آئے
خوش ہوا اور بھی نہ معقول
پھر یہ اون بالکی سی کی تقریر
کہا اوسنے کہ ای خجستہ سیر

نظر آئی وہانپہ ایک مندر بھی
[illegible] اوسکی تھی [illegible]
ہے سنا سب جو کیا اسکو بھوت
تھے جو اسے نگار اونکی گرد
دشت گرد ایسی تھی ہیبت کی
رہو سکے سے نہیں کوئی غم
تا وہ سرداری اونکی کیا کیا کی
ایک جھلی سی یوں کلام کیا
یا النبی نزدیک ایک صحرا ہے
رہتی تا زیر عقل سر گردان
کہ وہ آگ کھاتی ہے چکر
پھر ہوا اس سے اسطرح گویا
جانتے ہیں اہمین صغیر و کبیر
[illegible] کی ایکدن [illegible]
جاکے پاس اوسکے یہ بیان کیا
پیکر شیخ میں وہ داخل ہے
تھا جو وہ بادشہ ضعیف ایمان
عقل چکر میں آگئی اکبار
اوسکو دل کو یہ اعتقاد ہوا
یہہ گرو جی وہ زندہ [illegible]
کہ نذر ہو گیا مقبول
بہائی ہے کوئی ایسی بھی تدبیر
ہے اوسی جا یہ اک قدم کا شجر

مملکت ہے اوسکی زیر نگین باپ اوسکا ہوا ہے خانہ نشین
کرچکی جب بیان وہ یہ احوال یون لگا کہنے وہ قمر تمثال
چاہتا ہے یہ اب ہمارا دل کہ ملاقات اوس سے ہو حاصل
بولی وہ ہے اگر یہہ مد نظر ایک کوٹھی ہے شہر کے باہر
اسمین ہے جلوہ گر وہ گل اندام جمع ہوتی ہین زن خاص و عام
وہین تشریف لیجیے جا کر جو ہو منظور اوس سے [illegible]
کرکے دریافت اوس سے سب احوال رہا شب بہر اوسکا دلمین خیال
دیکہا جب تب سے سنتے ہو جو سحر ہوگیا والنسی یہ جانا اودہر
دیکہی جاتی تہی اک بلا وہ پری اسمین تہی جلوہ گر وہ ساحری
کی ملاقات اوس سے جب جا کے بولی تم کون ہو کہا سائل
بولی وہ حال کیجیے بیان کر مطلب دل تمہارا حاصل ہو
کہا اسنے مین کیا کرون کر لی ہے عقل اسنے سمجہہ یہ قصور
کہ ہے خلاق دو جہان معبود نہین کرتی ہین اوسکو آپ سجود
سجدہ مخلوق کو جو کرتی ہو نہین قمر خدا سے ڈرتی ہو
بولی خالق ہمارا ہے ایسا تم بہی گر دیکہہ لو کرو سجدا
کہکے یہ بات وہ بت بیجاہ لائی اک دشت مین اسے ہمراہ



تہا مگر دشت وہ بہت ہی ہوا سنگ موسی کا اوسکو گرد عصا
چارون کونون پہ چار گلدستے دو گل اوس پہ تہی بہار گلدستے
بیچ مین تہی معلق اک تلوار چرخ کہاتی تہی خود بخود ہر بار
پہونچی جسوقت وان وہ گل اندام لگی سجدہ ہے کرنے معہ خدام
جبکہ یہ طور اوسنے دیکہا سمجہا ہے شعبدہ یہ ساحر کا
پڑہکے لاحول قہقہہ کی بار اسطرح اپنے دل سے کی گفتار
اسکو دریافت کسی سے کرو تا یہ شرمندہ خوب دلمین ہو
بات یہ اپنے دلمین ٹہرا کر بولا یون طرز سے وہ رشک قمر
جسکی تعظیم منہ خوان تم اتنی خو ہمنے دیکہا تمہارے خالق کو
تم یہ ہیبت اوسکی ہو جو عیان جب تو لاوگی حق پہ تم ایمان
بولی یہ سنکے وہ پری پیکر ہو عیان مجہہ پہ اسکا حال اگر
تو مین پہین آپکا قبول کرون وحدت حق کی تب مین قائل ہون
ہنسکے اسنے کہا بہت بہتر حال کہلجائیگا یہ سب تجہپر
اوسنے پیرو کی کرکے یون اقرار والنسی راہی ہوا یہ آخر کار
ایک صحرا مین شہ کو ہمرہ لیکر پہنچا اسطرح کی خدا سے رو کی دعا
اے کریم و رحیم اے قیوم شیخ کا حال ہو مجہے معلوم



ہو گیا شاد دل مین یہ مہرو
اپنے نگارین سے لاکر
سینے اپنی قبلہ زمین زمان
نام دنیا کا دار فانی ہے
شبہ اس بات مین نہین اصلا
وحدت حق کی دل مین قائل ہو
پھر اشرا اسطرح کی تھی تقریر
بولا اسطرح سے کہ اے دختر
لات اب یعنی لات بیماری
اوسنے جس دم سنا یہ حکم پدر
دین اسلام کو قبول کیا
چوتھے دن وانسے یہ ہو کر رخصت
ہو گئی تھی وہان جو اسکو شام
نام کیا ہے یہ انکے سلطان کا
ایک سلطان ہے ... رعیت

آئی اتنی مین لیکر جادو
کہتی تھی وہ حور شیرین بدن
جو کہ کرتی ہے یہ کنیز بیان
چار دن کی یہ زندگانی ہے
ایکدن آئیگی ضرور قضا
حشر مین سرخروئی حاصل ہو
کر گئی دل پہ اوسکے وہ تاثیر
جو کہ کہتی ہے تو وہ ہے بہتر
لا تو اوس شخص کو یہان جلدی
اسکے ہمراہ لیگئی آکر
کلمہ پڑہ کر شرف حصول کیا
ہوا ہر ایک کو غم فرقت
اک سرا مین کیا اوسنے مقام
کیا ہے احوال وسکے ایمانکا
تیغ کو جانتے ہین لب یارب
... پرست کہتی ہے اونکو ...

اوسنے دی فتح کی بہار کیا یاد
کہکے فتح طلسم کا احوال
میرے کہنے کو یہان مین لاؤ
چاہیے کچھ خیال عقبی کا
نہین اللہ کے سوا معبود
کیجیے وہ کہ ہو بخیر انجام
پھر گیا دل بتونکی الفت سے
گر ہوئی دین حق سے تو آگاہ
دین حق جسنے یہ بتایا ہے
خوش ملا اس سے بادشاہ اوٹھکر
ہوئی تیار پھر بزم عشرت کی
گذری جب کتنے دن میان سفر
بیٹھے بیٹھے جو کچھ خیال آیا
بولی وہ نام بادشاہ حضور
اوسی سلطان کی ایک ہے دختر
اوسی مہرو کا مہرخ ہے نام

لپٹی اسکو گلے سے ہو کر شاد
یون لگی کہنے وہ قمر تمثال
اسے ذرا راہ راست پر آؤ
نہین کچھ اعتبار دنیا کا
ہین یہ لات و منات مردود
نہین آئیگا کوئی قبر مین کام
ہو گئی لغزش اونکی صورت سے
رکھو نہ محروم مجھکو بھی للہ
قہر حق سے ہمین بچایا ہے
پاس بٹھلایا اپنی مسند کے
تین دن اسکی خوب دعوت کی
پہونچا یہ ایک ملک مین جاکر
اسنے ہتیاری سے یہ فرمایا
سب مین زرین کلاہ ہے مشہور
وہی حاکم ہے اب بجای پدر
نہین لہو لعب سے اوسکو کام

بند کرہ جو اسجگہہ پہ ہے / بس یہی اس طلسم کا در ہے
جب ملی لوح اوسمین جانا تم / دلمین اصلا نہ خوف کہانا تم
الغرض اوس دعا کو تبلا کر / سب نشیب و فراز سمجہا کر
اپنے گہر کو وہ ہوگئی راہی / پہر نہ اوسوقت اسکو تاب آئی
جا کے صحرا مین قبلہ رو ہو کر / پڑہی اسنے دعا وہ رو رو کر
دیر تہی اوسکے ختم ہونے کی / ایکساعت نہ اسکو گذری تہی
ہوا حاضر وہ مرغ شیر دہان / کیا سراپا کرون مین اوسکا بیان
چہرہ تہا چہرہ پلنگ کی طرح / شانہ ڈہانکی تہا ریش سرخ کا دو
آنکھین مشعل کیطرح تہین پر شرر / اونٹ سے بہی سوا تہی لچکہ گردن
پاؤن دونون تہے شتر کی پا مثل / قامت دیو سے فزون تہا ڈیل
دیکہی اسنے جو اسکی شکل عجیب / ڈرتے ڈرتے گیا وہ اوسکے قریب
اسطرح اوس سے یہ ہوا گویا / دشت آشوب مین مجہے پہونچا
شمس نامی جو لوحدار ہو وان / اوسجگہہ چلکر اوسکو پہچان
سنی اوس مرغ نے جو یہ گفتار / پشت پر اپنے اسکو کر کے سوار
جس طرف کو کہا تہا پہونچایا / ایک گوشہ مین اسکو ٹہرایا
نیچا اونچا تہا تختہ وہ ایسا / جیسے دندانہ دار ہو آرا
دامن دشت مین بہرے تہے خار / غیرت دار تہے تمام اشجار
اوٹہتی تہی اوس زمین سے یہ شعلے / سنگ جل جل کی ہوتی تہی کوئلے
جو کہ بہینسے کی شکل تہا ساحر / اوسیجا پہر رہا تہا وہ کافر
اوسگہڑی آئی تہی جو اوسکی قضا / اوڑکے وہ مرغ اوسکے پاس گیا
مارا اسطرح زور سے اک پر / گر پڑا وہ زمین پر مر کر
زنگ سے لیکے لوح ماہ لقا / پشت پر مرغ کے سوار ہوا
اسکو پہونچا کے باغ مین آخر / ہوا غائب نظر سے وہ طائر
باغ مین جب آیا یہ زیب افزا / لوح دکہلا کے دلربا سے کہا
دیکہو اللہ نے یہ دلوائی / لوح کیا ہی مراد دل پائی
دیکہکر اوسکو وہ بہی شاد ہوئی / بولی حاصل مری مراد ہوئی
ہوگئی اسکو جبکہ لوح حصول / ہوا تدبیر فتح مین مشغول
دیکہا اوسمین جو اسنے مطلب دل / بات یہ اوس سے ہوگئی حاصل
کسلیئے انتشار اتنا ہے / یان مقفل جو ایک کمرا ہے
بیٹہ جا تو جلد پاس اوسکی / لوح مس کر کہ قفل کہل جائے
جائیگا جب طلسم کے اندر / راہ روکینگے شیر دو آکر
قفل کرنا تو اونکو ہو سوار / دلمین لانا ذرا نہ خوف و ہراس
ہے اونہین سے فقط بقائی طلسم / ہو گو برباد سب بنائی طلسم

جانا مہ لقا کا اوس طلسم میں اور فتح کرنا اوسکا اور رہا ہونا چاہ طلسم سے اور جانا آگے کو

ساقیا اپنا ہی مقصود / ہر ہے اب میکدہ مسدود
دختر رز نہ تاک ہی ساقی / مجکو تبلا شراب کی بہٹی
کام آئینگے دختر رز کی مدام / دیدہ و دل بہ رنگ شیشہ و جام
ہی الفت سے جلد کر مسرور / آج کہولونگا قفل دل کو ضرور
کر کے مضمون لوح ذہن نشین / گیا پہر اوس طلسم کے یہ قرین
قفل سے جبکہ لوح مس کرنی / کہل گیا دفعتا نہ دیر لگی
ہوگیا اوس طلسم مین داخل / ہوئی دو شیر راہ مین داخل
اونکو اوس لوح سے ملا کے گیا / جو کہ کہٹکا تہا اوسکو پاک کیا

جو کہ تھا اوس طلسم کا سلطان
جا کے پاس اوسکو کر دیا یہ بیان

شاہزادی کے پاس جا پہونچا
روبرو جب وہ بدبلا پہونچا

حکم دل ہے بہت جو وہ شمشاد
کر دیا اوسکو قید سے آزاد

کہا اوس نے حیا سے یہ گفتار
ایسی تو ہو گئی ہے خود مختار

ہو گئی باہر جو ایسی خطا
کی تامل تجہے مین دونگا سزا

کی بیان اوسنے اوس سے سب روداد
سنکے اس بات کو وہ ہو گئی شاد

سنکے یہ بات اوسنے کیا مخفی
سحر مین جو وہ دخل رکہتی تھی

کچہ دنون تک یہی رہا نقشا
خوف سے دل کا تھا برا نقشا

کہا اسنے کہ اے پری پیکر
تم طلبگار وصل کی ہو کر

وصل جو ری چھپی ہوا تو کیا
گر رہا دل مین دغدغہ تو کیا

سنی جسوقت اسنے یہ تقریر
بولی اسطرح سے وہ مہ تنویر

اس گل تر سے بات یہ کہیکر
تھی جو وہ شوق وصل مین مضطر

لوح کیا چیز ہے بتا دو مجھے
اوسکا کچھ حال تم سنا دو مجھے

کہا اوسنے کہ یہ بھی کر دو بیان
لوح یان کی طلسم کی ہے کہان

دو وہ ملنے تمہین بلایا ہے
مجھکو اسوقت پاس اوسکا ہے

ایک صحرا ہے پاس نو فرسخ
کہتے ہین اوسکو وادی ملسخ

[illegible] لی ہے وہ نگ [illegible]
ورنہ ہے وہ بھی ایک جادو گر

[illegible] جدا اوسکو
پر ہے ردّ مین تنومین وہ بد خو

[illegible] شتربان
کہ نہین ممکن اسکو اوس سے امان

[illegible]
رو کے کہنے لگی وہ گل رخسار

[illegible]
لگی کہنے کہ خیر سنیے حضور

[illegible]
[illegible] اسکی پابند ہو کر

[illegible]
[illegible] سے تابع فرمان

گل ہوا تھا جوان جو کہ اسیر
بہاگ کر میری قید سے وہ شریر

رکہدیا عاجزی سے پاؤن پہ سر
کہی روداد اپنی رو رو کر

سنکے یہ حال وہ ہوا خاموش
پھر لگا کہنے یون بجوش و خروش

خیر اسکی کیا معاف قصور
یاد رکہنا مگر یہ دلمین ضرور

آئی یہہ سنکر اس کے پاس
بیٹھی تھی اسطرح وہ غم سے اداس

لیکن اوسنے یہ بات کی تجویز
زعفران نام تھی جو اوسکی کنیز

کر دیا اوسکو اوسکی صورت کا
تا نہ باقی رہے کوئی کھٹکا

تھی جو مشتاق وہ مہ کامل
اس سے وصلت کی وہ ہوئی سائل

لوح یان کی طلسم کی دیکھو
دور اندیشہ تا ہمارا ہو

کہل گیا حال اگر قیامت ہے
سیکڑون طرح کی قباحت ہے

نہین واقف ہون اس سے مین واللہ
ہان مگر دایہ ہو گی کچہ آگاہ

خود ہی دایہ کو اوسنے بلوایا
جب وہ آئی تو اوس سے فرمایا

بولی وہ حال لوح ہے معروف
اوس پہ فتح طلسم ہے موقوف

پہلے تو چپ ہوئی وہ یہہ سنکر
بولی پھر اسطرح سے سر دہنکر

جو کہ تم پوچھتی ہو لوح کا حال
سن لو اب یہ بھی اے قمر تمثال

مثل ہے بہوت بشت [illegible] انکا ہے
اک تو ہی ہیکل اوسمین بنا ہے

اوسکی گردن مین ہے جو زنگ طلا
ہے اوسیمین وہ لوح لپٹی [illegible]

قتل کرنا ہے اوسکا امر محال
جا ہے اوس تک نہین کسیکی مجال

پر نہین مجہ پہ حال یہ ظاہر
رہتا ہے کس جگہہ وہ طائر

جان لو گر نہ لوح پاؤنگی
جان دیدونگی زہر کہاؤنگی

مہ لقا سے یہ پہر کلام کیا
خوب [illegible] وہ اپنا کام کیا

اک دعا مین بتاتی ہون تمکو
اسکو صحرا مین [illegible]

جو کہو گی کریگا سب وہ قبول
اوس سے مطلب تمہارا ہوگا حصول

دیکھی اسکی جو جاں فزا صورت | شیفتہ ہوگئی وہ طلعت
نہ کسی سے ذرا حجاب آیا | اپنے پہلو میں اسکو بٹھلایا



پوچھا شہلا نے ای خجستہ خصال
یہہ جوانی یہ حسن یہ جمال

کہہ دیا اسنے حال وہ سارا
سنکے کہنے لگی وہ مہ پارا

ہی نگہبان رو بہی ذات
یونہین کرتا ہی مکر وہ بد ذات

جسنے تمکو بنایا تہا آہو
نام اوسکا ہی نار زن جادو

یاوری پر تمہاری تہی قسمت
کہ یہان آکی ٹل گئی آفت

ہوگیا تمسے انس کا گل تر
تم اطاعت میری کروگی اگر

کہی جتنی جب وہ پری پیکر
سنکے اسنے کہا بہت بہتر

صبح اوٹھی جو پیرزن بد خو
جسنے آہو بنایا تہا اسکو

کر گیا دم بہر وہ سکا آہو
اوٹھی مثل شراب کہا کر جوش

پایا اوسکو جو اسکا عاشق زار
دیکھکر جل گئی وہ بدکردار

نہ کیا اک ذرا بہی خوف و خطر
تہی تو آغوش مین اسی لیکر

تم جو کہتی ہو مین سمجھی پیکر
نہ کرو عشق جو نہین وہ بشر

اب جو کچہ ہی اپنے آنچ آئیگی
ساتہہ ہی میری جان جائیگی

شاہ کو ہوچکی خبر اسکی
راہ اب کیا ہی اے قمر اسکی

نیر کوشش کرینگی تا مقدور
ورنہ ہی ہو کوئی حیلہ ضرور

جاہ نخشب مین کس طرح آئے
جان پر اپنی کیوں بلا لائے

تمسے اوس پیر نے فریب کیا
نہ سمجھہ مین تمہاری کچہ آیا

نام اوسکا فریب جادو ہی
سحر مین بہی اللہ وہ بازیگر ہی

وہی بدبخت میری دایہ ہی
اور وہ پیر شوہر اوسکا ہی

ورنہ رہتے اسی بلا مین اسیر
نہ رہائی کی ہوتی کچہ تدبیر

لطف اسکا جبہی او تہا سکے
مخلصی ہی بہا لیسی پا و سکے

او سمجھہ پر رہا یہ سارا بیان
عیش عشرت مین گذار ہی رات

جب تا وسکو بان آیا از وال
ہوئی اوس وقت وہ بہت بے حال

دیکھتے بہا لیتے قدم کی نشان
آگئی او سجا جہان تہا یہ نہان

بولی آتا ہی ایسی دیکہہ کی ہی
دختر شاہ کا یہ فعل یہ قول

پر خسی اوسکی دیکہا تیرہ
بہلی آوس کہ سن بات مری

کہنے ہی سے تمہارے ہی دایا
اس جوان پہ ہمارا دل آیا

سنکے یہ بات بولی یون تنتنر
تہمنشین شاہ دو کیا کروں

خوب تمنے کیا میرا کہنا
... واہ واہ کیا کہنا

کر چکی جبکی اس طرح تقریر
[illegible]

تخت شاہی پہ اوسکو بٹھلا کر
آیا اتنے مین ایک خواجہ سرا
کہے بات اوسکے ساتھ گیا
[illegible] یکے جب نذر
[illegible] عزر ہوئی
[illegible]

[illegible]

نذرین دینے لگے سب آ آکر
کرکے آداب اس سے عرض کیا
پر بہت اوسکو اک تعجب تہا
دیکھی مہ پارہ ایک مسند پہ
اسپہ سو جان سے نثار ہوئی
تہا جو بیتاب شوق وصلت مین
برج جوزا سے نکلا اک خورشید
خبر بد سے رنگ کچھ لایا
[illegible] عید افگنی ہوا بیتاب
[illegible] مین مبتلا اسکو
[illegible] سجا تہا
[illegible]

ہو گئے جمع سب فقیر و امیر
کہ محل مین اب آپکی ہے طلب
ہوا داخل محل مین یہ جس دم
حسن پر اوسکے یہ ہوا مائل
پاس اپنے بٹھایا مسند پر
نوشہ کی رات کو جو وصلت
ٹہری الفت یہ دونون باہم
وان سے پہر اکدن برائے شکار
دفعتاً وہ سپہ باز کو چہوڑ
اصل مین وہ ایک جادوگر تہا
جو طلسم اوسطرف کو جاتا تہا
اوسکی فطرت سے تہا یہ کیا واقف
اسیصورت سے یکہ و تنہا

ہوئی استادہ اپنی جا پہ وزیر
وان بھی مشتاق ہین حضور کے سب
نظر آیا مکان وہ رشک ارم
تیغ ابرو سے ہو گیا بسمل
باتین کرنے لگی وہ ہنس ہنسکر
حاملہ ہو گئی وہ مہ طلعت
نہ جدا ہوتی تہی کبھی یکدم
سوی صحرا گیا یہ گل رخسار
عیش و راحت سے اپنا منہ موڑ
بھیس بدلے تہا اپنا بد اختر
تہنگے وہ اک عقاب آتا تہا
تہا سراسر یہ بلکہ ناواقف
متصل اوس طلسم کے پہونچا

اوسکو ہوتی نہ تہی اخیر اصلا
اوسکی صورت سے یہی تہی شوکت و فر
سیر کو والنسی جب آگے گیا
سے یہ گہر ہوا اوسکا دروازہ
جسکے باہر ہے النسی طیار ہے
اتنے میں چار شخص آکے نظر
بولی باز زندان نے یہ نام اسکا
تیسرے دن ہوا ہے آج اگر
ذکر اون چارونکا النسی سنتا تہا
لیکے چوب اپنے ہاتہ مین اوس دم
والنسی سے یہ ہوا بہت حیران
نوبت آگے رہی الہ دار دنکو
ہو برابر دنکا اوسکے اوپر بلا
تخت کا ایک پاس آے
رہے اللہ ناصر اور معین
کیون بٹہاتی ہو تخت پہ مجکو
کہ یہ دستور اسجگہ کا ہے
اخیر مسند جسکا آتا ہے
مر گیا ہے جو بادشہ یان کا
بٹہیا وہ آکے مسند اقدس پہ
آج سے آپ شہریار ہو
تو لمین اوس دم بہت حیران تہا
رخت شاہانہ اسکو پہنایا

اسطرح جو دن یان گیا آیا
ہوے او احول طلسم کے اندر
دیکہا اک قلعہ سنگ مرمر کا
کسی جانب نہیں ہے راہ در کا
ہوگی اندر سے کہیں طیاری
دہ بہی جب ہوا اسجگہ آکر
رشک جنت ہے یہ مقام اسکا
ایک دن ناسہی گر گیا سے مقر
باز اک آکے ہاتہ پہ بیٹہا
لگے نوبت بجانے وہ یکدم
لشکر آیا بہار اور یہ سامان
بیگمکے غشت بہی ہین سوار
شہر ہے دولت پہ ہر دم فتحی نما
جہکے لشکر تہ نکالا
سب ہے ماہی اک ہے زیر نگین
کیا یہ ہے ماجرا بیان کرو
بادشہ جب یہان کا مرتا ہے
ہاتہ پر اوسکے بیٹہ جاتا ہے
اوسکے نیچے کل آج دن تہا
کہل گیا قلعہ کا ہے فوراً در
دل سے خادم یہ جان رہا تہا
گہ پریشان تہا گاہ خندان تہا
اک جہان دیکہنے کو وان آیا

تہا ہے طور سنا ہی کہ فرقت کا
اوسے ہے گہر یہ دیکہا کیا ہے
ہر یہ نوبت کی آواز باولہ نوبت
جہان اسنے یہ دیکہا
ہوا اشتیاق دید پیدا ایسا
اسنے اون شخصوں سے پوچہا یہ کلام
یان کی جا کا کیا نام ہزار تہا
اوسکے ہر ایک نے الغرض کہا
نوبتی در پہ جتنے بیٹہے تہے
کہل گیا قلعہ کا ہے دروازہ
چلی آتی ہے جسکی سپاہ اوس دم
بلند ہین کتنی ہن چوبیان اونکو
پیچہے اک تخت آفتاب نظیر
عرض یون سب کی بعد آداب
اسنے جسدم دیکہا یہ سامان
تب وزیرون نے یہ سنی تقریر
اوسکے تیجے کی روز اسجا
بس وہی تاجدار ہوتا ہے
حسب دستور باز اوڑا تہا
حکم سامان جشن کا دیکہا
اون وزیرونکی سنکر یہ گفتار
لیگئے پہر وہ قلعے کے اندر
دیکہا اسکی شکل ہو گئے شاد

وہی باب طلسم تہا گویا
پہر فضا خوب ایک صحرا ہے
شکل تصویر ہے بیٹہی ہین جنات
پہر تو اپنا یہان گذر ہو جا
مثل نقش قدم وہ النسی بیٹہا
کہیے تو کیا ہے اینہ یار کا نام
کہل کی ہے بات جلوہ آرا تہا
کیا کہین جسقدر ہے غم اوسکو
دیکہکر یہ بہت وہ شاد ہوے
ہو مبارک والنسی آئی صدا
ہاتہیون پر نشان ہے پیچ
ہین جو ان انتخاب سب اونکو
چار دن کو نوبت اسکی چار دو
جلوہ افروز تخت پر ہون شتاب
یون لگا کہنے یہ مہ تابان
دست بستہ یہ سب نے کی تقریر
باز کو سب اوڑاتے ہین ملکر
وہی مختار کار ہوتا ہے
مرتبہ کس بشر کا ایسا تہا
آئے یہ فوج و تخت اسکے لیے
تخت پر بیٹہ یہ ہوا سوار
کیا ہے نثار بال و زر
ایک نے اک کوڑی مبارکباد

اوسنے اصطلاح اسکا کام کیا | کہ نہ اسکو خبر ہوئی چھلا
کہ گیا اوسنے اس سے یہ طلسم | کہ یہی ہے طلسم چار بہار

کھولنا مہ لقا کا پہلے کمرے کو طلسم چار بہار کے اور داخل ہوکر دیکھنا عجائب ہا نکے

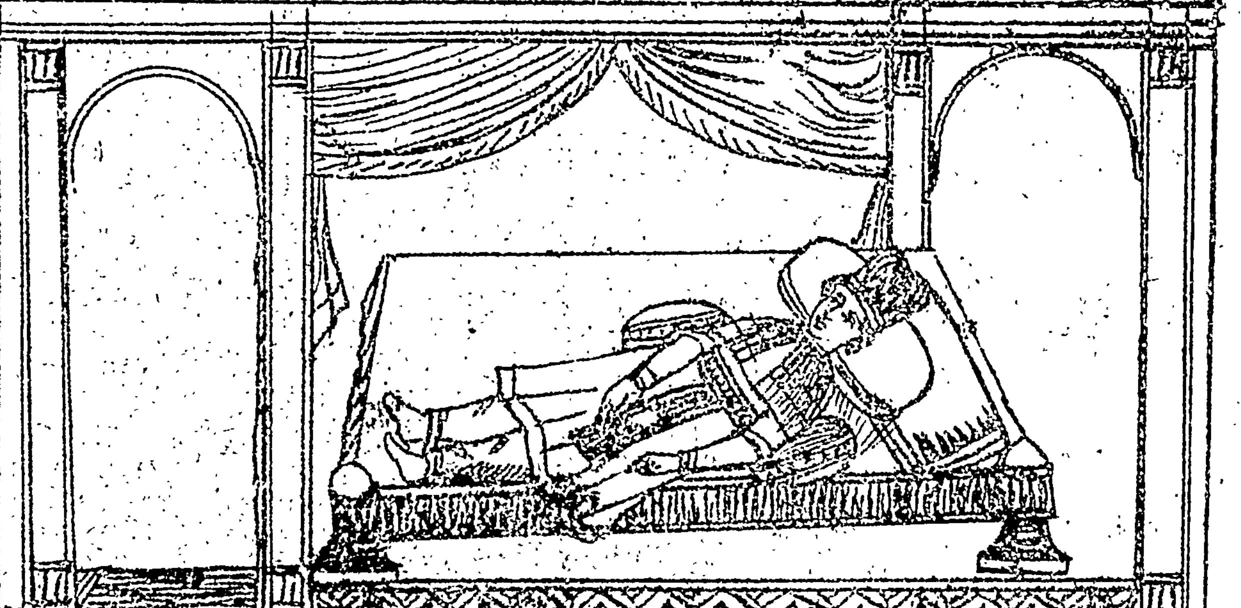
نقد جان لیلی تو شراب کا مول | در میخانہ جلد ساقی کھول
دیکھوں میخانۂ طلسم کا رنگ | سو جو مستی ہیں الستی الگ رنگ

ہاتھ آجائیں غیب سے مضمون | تا میں حال طلسم نظم کروں
جبکہ تنہا رہا یہ سرو روان | ہوگیا سارا باغ خارستان

غم جو تنہائی کا ہوا اوس پر | باغ میں یہ پھر گیا دن بھر
جبکہ گذرا دن اور آئی شب | کاٹا اوسکو یہی پہر سبح و تعب

جسکو گھڑی ہوگئی تمہید سحر | دفعتاً خوابگاہ سے اوٹھکر
تھا جو کمرونکی دید کا مشتاق | اتنا وقفہ تھا اوسکو لیکن شاق

ہاتھ میں لیکے گچھا کنجیوں کا | پہلے کمرے کے قفل کو کھولا
جبکہ کمرے میں یہ ہوا داخل | مثل گل ہوگیا شگفتہ دل



پایا آراستہ مثال عروس | ہوگیا دیکھتے ہی دل زیر
وہ سراپا بنا تھا ہیرے کا | کام اوس میں نئے طرح کا

ایک طرف تھی مسہری نایاب | آیا جاتا تھا جسکو دیکھکے خواب
اوس میں آتی تھی عطر کی خوشبو | شب کا جاگا ہوا تھا مہرو

ہوگیا دیکھتے ہی دل مضطر | جاکے لیٹا یہ اوس مسہری پر
بیخبر ہوگیا یہ آتی نیند | اوسکو گھڑی ہی ور نہ آئی نیند

کچھ عجب راہ اوس طلسم کی تھی | سیر کو آتا تھا جو وہاں کوئی
اور مصور تھی کمرے میں جا بجا | سوتا تھا وہ بیشتر مسہری پر

ہوکے پھر خوب نیند میں غافل | ہوتا تھا اوس طلسم میں داخل
جب پڑا دلپہ پردہ غفلت کا | ایسی پردے میں پہونچا وہ گویا

اوسجگہہ جاکے ہوتا تھا بیدار | سیر کرتا تھا خوب لیل و نہار
جبکہ بعد اوسکی ختم ہوتی تھی | دیکھ لیتا تھا سیر جا کی

ہوسکے بیہوش اوسجگہہ اکبار | آکے کمرے میں ہوتا تھا ہشیار

دیکھتی ہی اوسکے شاد ہوا
بھید ہی ایسا تھا یہ مجھکو یقین
نظر آتی ہین بعد تصویر وہی
اب سے طرح بیٹھے اسیر
جس جگہ بیٹھا تھا وہ بھرا
بیٹھکر پھر گیا پہلا و سپہ سوار
او جگہ سے کہا جسے سبھی قیام
سرخ افزا وہ کو وہ ایسا تھا
اسقدر سرخ رنگ اوسکا تھا
ہر طرف چلکے گلاو [illegible] تھا ملو
فیجہ اوسکی تمام خوش اسلوب
چاندنی پردہ ان تھا یہ خوب
[illegible] سکا نات او سپہ [illegible]
نقرہ بادلہ کی سب جہالر
فرش پر ایک مسند پر زر
چارون کونے فرش کے روشن
[illegible] روشن تھین گرد [illegible]
سیر کرتی ہوئی وہ شاہ پری

نامرادی مین نامراد ہوا
تا او سے چھوڑ دیتی یہ نہین
[illegible] بیجا نہین [illegible] بھی
دیکھین جاتا ہی چھوڑ دیکھ یہ کبھی
اسکے جیب [illegible] کھائی
دوبارہ [illegible] کھا کی آخر کار
[illegible] اوتری انکے گل اندام
[illegible] نہین نظر اوسکا تھا
کوہ یاقوت کا وہ گویا تھا
آتی تھی [illegible] کی بو
غیرت سرو قامت محبوب
دیکھی صورت [illegible] رات [illegible]
[illegible] تھی [illegible] عنبر [illegible]
لطف دیتی تھی [illegible] عجب [illegible]
او سمین [illegible] کی تھی بہار
[illegible] پیدا [illegible] جو بن
[illegible] اون [illegible] کی [illegible]

شاد مان ہو کو یون ہوا گویا
ہوتا ہے جو غرق بحر فنا
[illegible] کا فقط یہ دھوکا ہی
ایسی تدبیر مین [illegible]
ابھی اک [illegible] دکھایا تھا
وہان سی [illegible] مین جاکر وہ بھرا
[illegible] سکو کوہ [illegible]
[illegible] آتے ہوا ابھی [illegible]
اور ایسا تھا وہ [illegible]
تھے چمن ایسے اوسپہ نرگس کے
[illegible] اوسپر [illegible] خوش الحانی
نہرین جاری تھین جابجا [illegible]
تالاب نہر ایک [illegible]
بیٹھکر اوسپہ فرش بچھا تھا
چار فرشی بلور کے [illegible]
سرخ اور سبز [illegible] رنگین
مجمع اوجگہ کیا گیا تھا

تو ابھی راست تھا گمان میرا
ایک ذرہ [illegible] تھا
نہین کھلتا کہ ماجرا کیا ہی
اپنے مطلب کی [illegible]
پھر کر یہ قریب اوسکو گیا
پہنچے پھر اک [illegible] کے ادھر
[illegible]
سرخ [illegible] تھا [illegible]
جیسے [illegible] نگاہ کی [illegible]
[illegible]
[illegible] ہوا تھا [illegible]
[illegible] گلاب
[illegible] کا
سرخ [illegible] پردہ [illegible] تھا
تھا [illegible] جہان مین [illegible]
سرخی کا [illegible]
مجمع [illegible] کا [illegible] تھا
جا کر مسند پہ ناز سے بیٹھی



لکھے رہتی ہیں وہ الک والیاں ۔ بال سے بڑھ رہی ہین ولکی ہاتھ
قصر باغ جنان سے اچھا ہے ۔ خوشنما اوسپہ ایک کمرہ ہے

غنچہ آلا ستا اوسمین ہین [illegible] ۔ کچھ عجب ہیں عجب ہی عجب جو بن
صدر مین اوسکی مسند ہے زر زر ۔ جابجا گرد اوسکے پری پیکر

سر پہ اوسکے ہے خوشنما جوڑا ۔ لیس مہتاب ہے شب یلدا
گیسوؤن مین جبین ہے مثل قمر ۔ دو شبونکی ہے درمیان سحر

تیغ ابرو ہے اوسکی خون ریز ۔ سرمہ آگین نگاہ زہر آمیز
دونون آنکھین ہین مے کے دو ساغر ۔ دوست لکھے جواب ہے ہو وہ باگر

حسن مژگان غضب کی ہے خونریز ۔ تیر کیطرح جان لینی یہ تیز
صفحہ صبح حسن ہین وہ کان ۔ وصف مین جسکی عقل ہے حیران

ہیرہ منور ہوا اوسکی کان کی [illegible] ۔ ہے خجل جس سے آفتاب کی ضو
دونون عارض کے درمیان بینی ۔ زیب ہے کیسے یہ اگر پھبتی

ایک غنچہ کے پاس ہین پھول ۔ خوشنما بجلی ہین در معقول
رشک خورشید روی روشن ہے ۔ شعلہ طور صاف گردن ہے

رخ پہ خال سیہ نمایان ہے ۔ رشک سے داغ ماہ تابان ہے
تنگ غنچہ سے بھی سوا ہے دہن ۔ در دندان ہین صاف در عدن

برگ گل سے ہین نازک اوسکے لب ۔ ہے تبسم کا بار اوسپہ غضب
دونون بازو بھی ایسے ہین نایاب ۔ دیکھنے سے ہو جنکے دل بیتاب

سرخ گوری ہے جو وہ کلائی ہے ۔ اثر پنجہ حنائی ہے
کیا بیان ہو ہتھیلیوں کا نور ۔ ید بیضا ہے یا تجلئ طور

ہاتھ اوسکے ہین غیرت مہ نو ۔ اونگلیان گوری گوری شمع کی لو
نقیہ گوری ہے اور شکم شفاف ۔ مثل عینک ہے دونون سمت ہے صاف

جابجا گرد چھاتیان ہین سیم ۔ بار وہ یا کہ حسن کا ہے شجر
یا کہ ستا ہے نور سینہ کا ۔ دونون عارض کا یا کہ عکس پڑا

ہے یہ باریک وہ جو اوسکی کمر ۔ اوسکے آگے ہے گندہ تار نظر
پشت پا صاف اور وہ کف پا ۔ دو رخہ ہے یہ ایک آئینہ

زعفرانی غضب وہ تنگ ہے ۔ رنگ بھی اوسکا ہلکا گلابی ہے
کچھ کھڑی ہین خواصین ہین [illegible] ۔ کہ مہین [illegible] ہین [illegible]

گلکاری ایسی لیس کی ہے [illegible] ۔ ست فدا کر رہی ہین جان غرور
پہلوؤن مین مصاحبین ہین چار ۔ اونکو بھی حسن کی ہے طرح بہار

پہونچا منہ یار ہین وہ بجا ۔ چمکا کر وان وہ موجب تھا
جبکہ یہ سانحہ نظر آیا ۔ دراغم سے دل اوسکا بھر آیا

ست اوسکے غم سے ملال ہوا ۔ دل مین اسباب کا خیال ہوا
سخت ہیبت سے یہ کی بیداد ۔ ہو گئی اسپہ یہ کچھ افتاد

اوس سے جانتا تھی اسکی ۔ اور حالت تباہ تھی اسکی
غرق تھا خود یہ بحر حیرت مین ۔ پھنس گیا تھا نئی مصیبت مین

دیرتک اوسکا امتحان کیا ۔ پرنہ دریا سے اوبھر وہ بجا
خود ہی پہر سوچکر یہ کی گفتار ۔ ہین ضرور اسمین کچھ نہ کچھ اسرار

اسکی قدرت سے دور تیا نہ اگر ۔ تو اوبھرتا کوئی کوئی بشر
گل کے دن بھی ٹھہر ہی اچھا ۔ ہے حقیقت مین کوئی بھید اگر

اوسکا کھل جائیگا مفصل حال ۔ اب ہے بیفائدہ یہ رنج و ملال
گرچہ یون اسنے دل کو سمجھایا ۔ پرنہ خواب اسکو رات بہر آیا

اس میں دن وہ یہ رہا شب بہر ۔ اسی حالت مین ہوئی نمود سحر
ہر طرف کو اوترکے پہرنے لگا ۔ لمحہ لمحہ نظر سوی دریا

جب ہوئی شام روز گذرا ۔ آکے بیٹھا مقام تھا جس جا
الغرض جب ضعیفہ شب ہی بیکس ۔ اوسی سامان سے نظر آیا

تہا اسرا یا وہ صورت ماہی
تہا وہ گرد شہین چرخ کی صورت
اسم اعظم کیا جو پڑہکے دم
بالکل باقی رہا نہ کوئی مکان
تہی جو فوج اسکی پرجکے دریہ
ستقدر پال نے زر دیا سبکو
اسکو اوسدم جو کچہ پتہ آن ملا
اوسکو معلوم اسنے جب پایا
بیٹہے ہی سمجہہ چکا تہا کام
کہا اسنے کہ ای پری پیکر
ہی ہمراہ کیون وہ پروین
اسجگہ پر کہین گیا کرتا
اونکو روکا نہ تمنے کیون اکدم
تین کم تہی ہو اگر خبر پیان اے ملک
کیونکر اونکو یہ جکر سکتی تہی
دوسرے پاس بہی نہ تہی آگاہ
یہی مجکو نہین گوارا تہا
اپنے سینے سے اوسکو لپٹا کر
تم ہی مجبور تہین یہی تنہا جا
اوسنے اوس روز وان قیام کیا
پہر افروز کو سبا سنے دیا
کہدیا اوسنے یون پی دستگیر
رہیگی اوسدم خدا اپنی نظر

زلمین سمجہا ہی یہ صورت تہی
حد سے ہی بڑہکے کرتا تہا و
ہوگیا اوسکی دو سبلا وہ ستم
اک کف دست ہوگیا میدان
اوسجگہ سے وہ صبا آئی نظر
ایک دم مین غنی کیا اسکو
اوسجگہ اوس پریکو بلوایا
باندہکر ہاتہہ خوب عذر کیا
آج دیکہا اوسیکا یہہ انجام
دیکہو انصاف کی نظر اگر
ہو رہی جاتی اہی پیدین کے
پاس گیا اونکی جان کا کترا
سمجہو اسکا ہی خود گلا واللہ
کہ سرا یا ہی اسمین میر گناہ
تم ہی بتلاؤ روک سکتی تہی
کسطرف جاتی تہی فوج وہ بالٹی
قتل کرنے کو کب تمہارا انہا
یون کہا اوسنے اپنے پاس بلا کر
لگو وسطر جلی اب گفتار
خوب وسجا کا انتظام کیا
تن تنہا سفر وہان کیا
پہر مین آؤنگا تم نہو غمگین
سوی صحرا نکل گیا وہ قمر

اوسکی آنکہمین تہین صورت گرداب
جسگہڑی یہہ خبر اوسکو ہوگیا
دفعتا اوسکا شگیا نقشہ
شادمان ہوگیا یہہ مہ سیما
والسے اپنے سپاہ مین آیا
تہی جو شاہ طلسم کی بیٹی
باپ کے غم مین سوگوار تہی وہ
بولی اسطرح سے وہ رشک پری
خیر جو کچہہ ہوا وہ سب ہی بجا
اسمین ہرگز نہین خطا میری
پہلے سمجہا و نہین لیے سبقت کی
ہان اگر خود وہین قتل ہوتا
بولی وہ سچ ہے ای قمر اندام
پر یہہ انصاف سے تو فرماؤ
کچہہ مخاطب اگر او نہین پاتی
بعد اسکے ہوئی خبر مجکو
اوسنے جب اسطرح سے کی تقریر
کیا یہہ کہتے ہوئی مہ تابان
سنکے یہ بات وہ ہوئی مسرور
تیسری شرط کا جب آیا خیال
اوسنے پیرو کو نیجان چہوڑا
تہانہ واقف جو اسنے وہ نہان
قریب شام اسکو اک ملا [illegible]

ہوتا تہا دیکہنے سے زہرہ آب
برج سے نکلی اک مہیب صدا
نہ رہا شیشہ جو تہا نقشہ
اور ادا شکر کا کیا سجدا
ایستادہ کیے خیام ادہا
جس سے لوح طلسم پائی تہی
شکل سیماب بیقرار تہی وہ
تمسے کیا یہہ ہوئی خطا میری
حق نے تمکو تو فتحیاب کیا
سنو یہ بات دلربا میری
سمجہا تیسے بعد جرات کی
تو یہہ انجام پہر نہ پیش آتا
ہی بجا جو کرو مجہے الزام
ہٹ دہرم ہی اتنے نہ بجا ہو
کسی پیرایہ سے نہین سمجہاتی
بن پڑا کچہہ ای قمر مجکو
سنکے خوش ہو گیا یہ مہ منیر
مین تمہارا ہون بندہ احسان
لگے کچہہ ہونے اور ہی مذکور
اوسکی قبضہ مین تہا جو کچہہ مذکور
اوسکی لفت سے اپنا منہ موڑا
کسطرف ہی طلسم [illegible]

ہوگیا کوئی سامنے سے فرار
نہ تہا اوسکا وان لگا زنہار
پیش جاتی تہی کوئی تدبیر
تیغ تہی قتل کرتی تہی شمشیر

کوئی زخمی کہیں تہا افتادہ
بہاگنے پر تہا کوئی آمادہ
ہاتھہ شانے سے تہا کسیکا قلم
کوئی پڑا ہی تہا سر سے الگ علم

خندہ در گور ایک شخص تہا
کوئی دو ٹکڑے کوئی بے سر تہا
پانی پانی کوئی پکارتا تہا
وہ مصیبت پہ کوئی دم مارتا تہا

الغرض دو گہڑی مین ہوئی فتح
ہوگیا ساحرونکا لشکر جدا
چند ساحر جو رہ گئے باقی
وہ بہی بہاگے بچا کے جان اپنی

جا کے بیدین سے یون کہا احوال
سنکے بیدین ہوا کہ ہم خیال
اب کرو جلد اسکی کچہہ تدبیر
نہین تم ہوگا وہ شیر شمشیر

ساحرونکا یہ جبکہ دیکہا حال
ہوگیا غیر غم سے اوسکا حال
فوج سے ہرطرف کے یون ہی کہا
حیف تمسے بہی کچہہ نہ کام کیا

کیون نہ مین جاکے جنگ کرتا ہون
ایسی تہی گلون پہ پیاد رستے
خوف دلمین اگر سمایا ہے
رعب اوسکا جی تمہہ چہایا ہے

چہڑیان ہینسو کعون گرہہا
کنوئین مین وہ ... عنبر
سنکے یہ بیدادونکو آیا جوش
خون سے اسدونی اوسکو کہایا جوش

شہر سے روپیٹ کر وہ خانہ خراب
سوئے ... تہے مگر بیتاب
دیکہا جب لقا نے یہ نقشا
فوج کو اپنی اوسنے للکارا

اپنے مالک کا حکم یہ سنکر
برق سا گری یہ فوج اوپر
خوب گہمسانکی لڑائی کی
اسقدر تیغ آزمائی کی

دونون جانب سے لاکہون کا ہم
جا بجا کشتونکی ہوئے پشتے
دوپہر تک یہی رہا احوال
خون سے سب زمین ہوگئی لال

اسمین کی سے لقا نے یہ تدبیر
گیا بیدین پہ کہینچکر شمشیر
ہوگیا رعب وسیہ پہ طاری
تیغ کی آنچ سے ڈرے ناری

ساتہہ شاہ طلسم کو لیکر
بہاگی فوراً وہ برج کے اندر
جبکہ اوسکی فوج نے دیکہا
وہ بہی راہی ہوئی سوے صحرا

بن پہونچے تو سب گئی تدبیر
ہوا اب ہم یہ گڑہی سر کی
چہوڑ کر فوج برج کے در پر
گیا تنہا حصار کے اندر

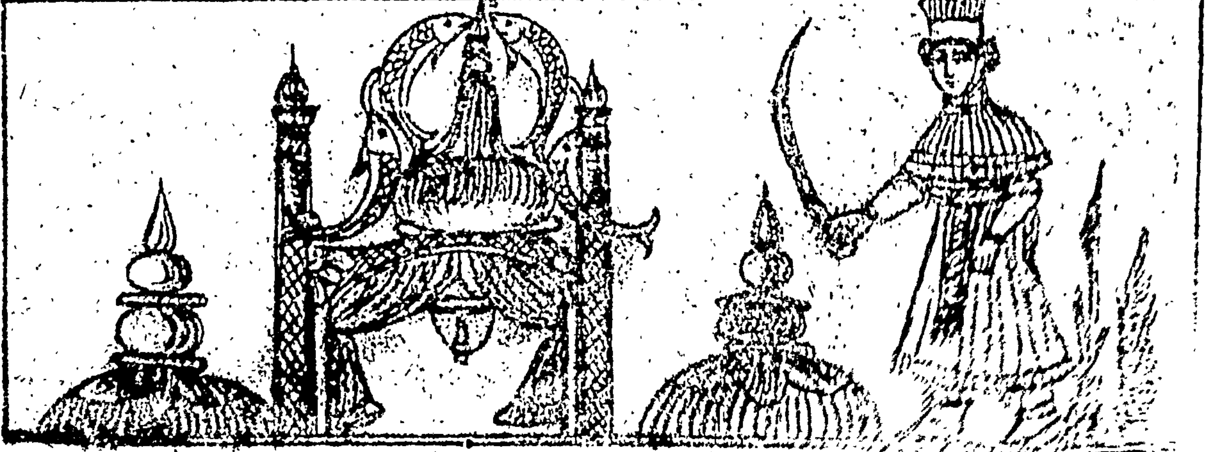
قتل بیدین کو کرکے جبکہ کارا
بادشاہ طلسم کو مارا

فتح کرنا مہ لقا کا برج دوازدہم

حوت کو اور روانہ ہونا برای تلاش طلسم چار بہار

آخری جام اک پلا ساقی
تاکرون فتح برج حوت کو بہی
مچہلی کیطرح بیقرار ہے دل
اصل مچہلی بہی ہو چلی مشکل

ہوئی قتل عدو سے جب فرصت
وان سے آگے بڑہا یہ مہ طلعت
ایک برج کلان نظر آیا
کچہہ نئی شکل کا اوسے پایا



آیا میداں میں جسدم وہ سوار
جنگ کو تھے جنگ میں جب تیار
سامنے آگے ہوا وہ استادہ
جسطرح اک کوہ پر ابر سیاہ
مست تھا جنگ پر وہ کفار
جب مقابل اسکا اک گھبرایا
دیکھا جسوقت اسکو چوبدست
اوس نے جھٹ جو کی بینش کی بات
سامنے تو سحر اوس نے ایسا کیا
کہ وہ اوج ہوئی آتش کی لپٹ
جب کہ اوس کو سحر نے تاثیر
جسکو [illegible] بہادر بیکار
سنکے یہ بات جل گئی غازی
پتلا جادو کا تھا جو وہ مکار
بھیجا اسکو کرکے اسیر
ایک نے سحر کیا ناگاہ
تھا ادھر فوج میں بھی اک ساحر
آکے [illegible]
خاک ہو جائے جلکے یا سبج
اوس نے فسون پڑھا ایسا
سحر کی ساری آگ تھی
تیغ کے نیچے رکھ لیا اونکو
جسپہ تلوار پڑ گئی ہم [illegible]

ہمہ دم وہ سحر کیا تھا ساحر
رکھا اون اوسکو ناچ بیمار
شیر کیطرح جو وہ تھا گھبرا
خود وہ شاہ طلسم بھی جابر
تھا بچا ہر سو جو بھی کی بیتاب
یہ سخن وہ زبان پر لایا
کہا پھر پیچ و تاب بھاری
ہوئی آمادہ سحر پید ذات
بنادیا پھر اک انگارا
پھر ڈالا وہ وانے سو
ہیبت نے کھیا اسکے [illegible]
جان وہ پھر بھی اپنی [illegible]
اک سحر میں نکلا پھر جانباز
ہو گیا [illegible]
آگے بڑھ کے لے گیا وہ سر
نکلے لاکھوں بلکہ ناسیاہ
سحر کے فن سے خوب تھی ماہر
ساری سانپوں کو کرنا فی الغنا
آتش افشاں تھی اگر
ابر آگے وان برسنے لگا
ساحری ساحرونکی گرد ہوئی
[illegible] لینے دیا ذرا اونکو
سحر کب اسی کیا جو رنگ

چشمہ ای سے جو اس کی تاباب
کچھ جسکی اپنے ساتھ بھی رکھے
فوج بیرون پھی کی [illegible] نگاہ
ایک جانب سپاہ ہیں
اسنے جسوقت دیکھا ایسا رنگ
ہراساں ہوا ہو دل [illegible]
دفعتا حملہ ساحرونکو دیا
رائی سحر کو ہاتھ لیکر
پھر اوسنے کیا خوف زدا
شیر وحشی کیطرح سے وہ چلا
نکلا پھر شیف سے اک بدکردار
وہ کر کہ آگے جسے جنگ جدال
نہ کیا جانکا کچھ اوسنے دریغ
اوسنے بھی اسپہ کیا جادو
ٹوٹ گیا ساحرونکا دل اسدم
جبکہ سامان [illegible] آیا
جب پریشان فوج کو دیکھا
پھر یوں ساحروں نے سحر کیا
اوٹھا تھا شرارونکا طوفان
ہوئی بارش کی ایسی طغیانی
تھی ادھر ساحرونمیں تکرار
اوسگھڑی اونکا حال ایسا تھا
تیر جسپر پڑا وہ سارا ہوا

اوس نے مانا نہیں تھا جسکا جواب
کچھ کمین گاہ میں بھی [illegible]
دیکھا ہے جو بشتاب
تخت پر جلوہ گر وہ بیدین
ہو گیا اور اسکے لڑکا رنگ
دیکھ کر تا ہے کیا خدا ساماں
تم کر دہ ملقا بہ سحر ایسا
بڑھے آگے کو کتنے جادوگر
اسکے لشکر پہ اونکو پھینکدیا
پہونچے جب اسکی پاس وہ جابر
یوں لگا کہنے وہ بیکار [illegible]
بڑھ کو لنے نہیں ہے [illegible]
اوس نے ہاتھ کا پر لگائی تیغ
نہ ہاتھ پاؤں پر تھا
سحر کرنے لگے وہ سب بیہم
دلمیں [illegible] پھر ایک گھبرایا
سحر ادھر اسنے بھی کیا ایسا
آگ کا آگ بجھا دیا [illegible]
خوف سے تھا کہ اب [illegible]
ساری لشکر میں مچ گیا [illegible]
غازیوں نے بھی [illegible] کیا
منہ سے کچھ کہتے کچھ نکلتا تھا
توسن مرگ پر سوار ہوا

جیاں شمار کیا ہے سب انگام
پلٹنیں اک قہر تیغ سے ہمراہ
سبزہ آیا تہ غیرت سہراب
ہوتا رستم تو دیتا داد اونگی
سامنے ساجروں کی وہ ٹھہرا

دیکھیں کیا تو آج کرتے ہو تمام
شمشیر کر دکھلاتی وہ سپاہ
جنسے رستم کا بھی ہے تہور
فتح و نصرت تھی نہ راداو سکنا

غنیم کی خشت پیچی تھی سوار کے
او مخلص ایک ایک تہا چراں ایسا
چھیر کر قصہ موا لیتی تھے
آخر اپنا لیے ہوے لشکر

عمل کو تھی تیر و اردو کے
جیو کر ہی جنگ لاکھوں سے تہا
خود وہ قہر پہ جان نثر تھے
ایک گولی کو سینہ پر آکر
آئے ہی باندھا مورچہ اپنا

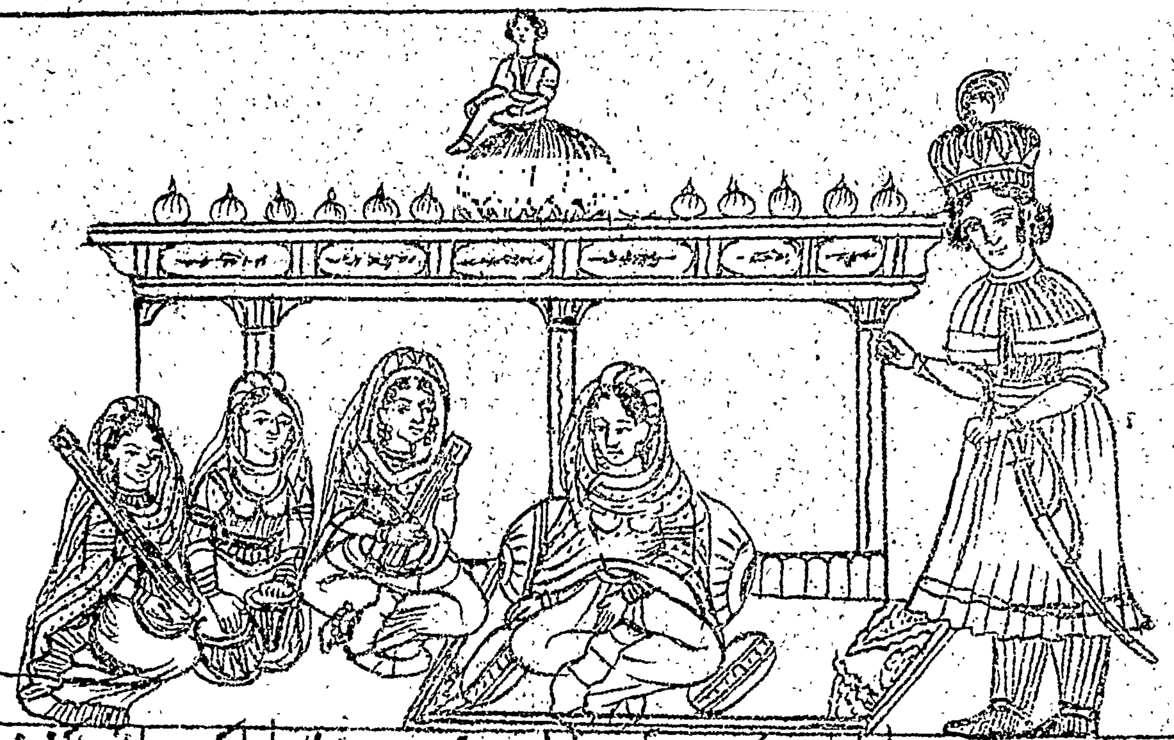




ہوگئی جمع جب سپاہ عظیم	قاعدے جنگ کے کیے تعلیم	لیکے ہمراہ اپنی ساری سپاہ	والشمس راہی آیہ غیرت ماہ

جانا مہ لقا کا برج دوازدہم حوت مین اور لڑنا پرین جادو مالک برج اور فتحیاب ہونا اوسپر

ساقیا اب پلا مے گلگون	تا لڑائی کا حال یہہ لکھون	آج کردونگا تجھکو مالامال	ہوئی یہہ فوج ساحران پامال
میکدے مین کرونگا آج مقام	بھیجدے دخت رز کو خط جام	اوسطرف نامہ بر نے بھی جاکر	شرط آداب کو بجا لاکر
دست پروین مین دیا نامہ	اوسنے خوش ہوکے لیلیا نامہ	جبکہ اوسکا لفافہ اوسنے پڑہا	دیکہا لکہا ہے نام ماہ لقا
ہوگیا انتشار گھبرائی	یہہ سخن وہ زبان پہ لائی	صاحبہ ہوگیا ستم کیسا	اس خوشی مین ہوا الم کیسا
مین تو سمجھی تھی نامہ دختر کا	وا ہے یہہ خط ہے اوس ستمگر کا	کر رہا ہے طلسم جو برباد	تیر ہے جسکا خنجر بیداد
کل تو مینے سنا تھا وہ ہے اسیر	کسطرح اوسنے خط کیا تحریر	ہوگیا قید سے رہا کیونکر	وہ چھلاوا ہے کوئی یا ہے بشر
ہوگئی حیران اپنے دل مین کمال	پوچھا اوسنے نامہ بر سے بھی احوال	عرض کی اوسنے مین نہین آگاہ	جانتا ہون پر اتنا اے ذیجاہ
کیا ارمان برج اوسنے فتح کیا	عزم ہے اب ادہر کے آنیکا	فتح بھی ہشیار لاتا ہے	آج ہی کل مین یان وہ آتا ہے
ہوگئی قتل آپ کی [illegible]	کٹگئے لاکھون ساحرون کے سر	خون دختر سے آپکے یہ حضور	اوسنے نامہ کیا ہے یہ مسطور
آپ خط کو ملاحظہ [illegible]	حال سارا ہے مندرج اسمین	سنکے اوسنے لفافہ چاک کیا	تیغ غم نے اوسے ہلاک کیا
خون دختر کی [illegible]	ہوگیا جوش مین تمام لہو	پڑہکے مضمون خط تمام کمال	ہوگئی مبتلائے رنج وملال
[illegible]	[illegible] نے تو بانی وہ بدکردار	رہی باقی اگر ہماری حیات	دیکہہ لینا بفضل لات ومنات
[illegible]	[illegible] تجھکو دونگی مین تعزیر	مجھکو وہ سفلہ کیا ڈراتا ہے	لوح کی برکتے پہ دہراتا ہے
[illegible]	[illegible] کرتی ہون	یون کہا افسرونکو بلواکر	گرد لشکر مین یہ خبر جاکر
[illegible]	[illegible]	جلد تیار ہوکے وقت سحر	جمع ہوجاے برج کے در پر
[illegible]	[illegible]	تم بھی ہشیار ہو رہو سب لوگ	[illegible] کو جگاؤ دیکر بھوگ
[illegible]	[illegible]	جبکہ سب اپنی کرچکی تدبیر	بولی قاصد سے اسطرح وہ شریر
[illegible]	[illegible]	[illegible] جلد گر تم آتے ہو	دیر کیون اسقدر لگاتے ہو
[illegible]	[illegible]	[illegible] ستم سے بڑہ کی کام کیا	خوب مردانگی مین نام کیا
[illegible]	[illegible]	[illegible] تم بڑی بہادر ہو	لکھکے کرتے ہو قتل دشمن کو
[illegible]	[illegible]	[illegible] مرا اسکا	اور مین دونگی جواب اسکا



سیر میں محو تھا وہ مایۂ ناز
آئی طبلہ کی کان مین آواز

ہوا ادہر محو جبکہ وہ خجل
دیکہی برپا الغیس کی محفل

بیٹھی ہی وان اک غیرت حور
دولت حسن سے ہی وہ مغرور

گاتی ہی ایک شہرہ وش پیسا رنگ
اوسکی گانیکا یہ بندہا ہی رنگ

ایک کی ہی سجا نہیں ہین ہوش
سب ہین بیہوش صورت تصویر

ساری محفل کا بیقرار ہی دل
لگی ہی ایسی جان نثار ہو دل

وہ پہر کا جو وقت تھا اوسدم
راگنی کر رہی تہی لاکہون ستم

یہہ بہی اک در کی آڑ مین جاکر
چہپکی کرنے لگا وہانسے نظر

مالک اوس برج کی جو بیٹھی تھی
کہین اوپر نظر پڑی اسکی

دیکہا اوسنے کہ ایک شہزادہ
آڑ مین ہی ستون کی استادہ

لوچ بہی ہی گلی مین اسکی بڑی
اسطرح فلک بہی اوسکی آنکہہ لڑی

سمجہی یہہ دیکہکر وہ لکاتا
ہو نہو ہی یہی طلسم کشا

اسقدر بد بلا تہی وہ بدذات
آئی اوسکے خیال مین یہ بات

لوح پہلے تو مکر سے لیلو
پہر سیاست سے اسکو قتل کرو

بن پڑیگا اگر یہ مجھسی کام
ہوگا سب ساحرون مین میرا نام

بات یہہ اپنی دل مین ٹہرا کر
ناز سے اس قمر کی پاس آکر

باندہکر ہاتہہ یہہ کلام کیا
کیون کہڑی ہو یہان تو پوشیدا

کفش خانہ تو یہ تمہارا ہے
تمکو ای ماہ خوف کسکا ہی

کیجیے اس کنیز کو ممتاز
تا کرون اپنی تخت پر مین ناز

ذات اقدس سی ہی مجہی اشفاق
سب پہ روشن ہی آپکا اخلاق

جلکی صاحب شریک صحبت ہو
ناچ دیکہو کہ دل کو فرحت ہو

اسطرح اوسنی اس سے کی تقریر
ہوگیا اوسکی دام مین یہ اسیر

لیلیا اسطرح سے ہاتہہ مین دل
ہوگیا اوسکی سمت یہ مایل

ہاتہہ اسکا پکڑکے وہ مکار
لائی ساتھہ اسکو اپنی آخر کار

اپنی مسند پہ اسکو بٹھلا کر
بیٹھی انداز سے الگ جاکر

قسمین دیکر کہلایا کہانا بہی
خوب کہلایا ناچ گانا بہی

پہر منگائی شراب کے کنٹر
ادہمین ملو تہی وہ مے احمر

ایک قطرہ جو کوئی پی جائے
تا قیامت نہ ہوش مین آئے

بہری ساغر مین آپ اوسنے شراب
بولی یون ناز سے وہ خانہ خراب

کی عنایت جو آپنی اسی ماہ
زندگی بہر نہ بہولونگی واللہ

نظم کا کچھ اسکو آئی خیال
آئین مضمون پھر استقبال
ہے قوافی کی فن مین بھی یکتا
یا وہ علم عروض ہے ایسا

طبع اسکی دہر کو آوے اگر
کہ ہے اسکو بیان سر تا سر
حفظ اپنا ہو جسکو کچھ ورکا
متکلم نہ اس سے ہو زنہار

نہین کرتا یہ بے سبب حجت
نہ یہ خصلت ہے اور نہ یہ عادت
جودت طبع ہو پرا تیرا
ہو واقعی طور سے نہیں میرا

کیا کیا تو نے یہ زبان سے بیان
مین تو ہون ایک مرد ہیچمدان
نہ لیاقت نہ کچھ طبیعت ہے
سب یہ بیکار تیری حجت ہے

شاعری تو بہت بڑی ہے چیز
نظم مین بھی مجھے نہین ہے تمیز
پر سو ہین فی کمال اہل ہنر
اور ہین انصاف طبع جتنے بشر

اونکی آگے مین طفل مکتب ہون
کیا ہے طاقت جو منہ کو کھولوں
ہے اونہیں سب سے پھر ہی گفتار
ہٹ دھرم سے نہیں کچھ سرکار

جو کہ اوستاد اونکے بیٹھے ہین
جو میان مٹھو اپنے منہ سے ہین
نہیں اونسی کسیطرح مین بند
اسمین رنجیدہ ہوں کہ ہوں خورسند

ابھی سفیر ابتہ باتین جانے دو
سب ہین مشتاق قصہ نظم کرو
جب سنا برج جدی فتح ہوئی
مہ لقا والنسے ہی ہوا راہی

لوگے برج کی تھی اوسکو تلاش
پہر فکر سے تھا دل صد پاش
جا بجا وہ پہر امثال صبا
پھر نیا یا کہین پتا اوسکا

پہونچا جب ایسے دشت مین ناگاہ
کبھی گذرا نہ ایسا پیش نگاہ
وصف لکھوں جو آنکی سبزہ کی
کیا عجب ہے جو کاہک خشک ہرا

رنگ سبزہ کا وہ زمرد گون
سبزہ رنگ اور سپید لیستی مفتون
کر رہا تھا یہ چار سمت نظر
پای تسکین تا دل مضطر

اک طرف باغ بھی نظر آیا
رنگ سب سے علاحدہ پایا
اوسکی تعمیر مین تھی سو ایجاد
تھا خجل جس سے گلشن شداد

تھی وہ پر نور چار دیواری
دید سے جسکے تھی نظر عاری
کیجیے اوسکا کیا بیان نقشا
گر یہ تشبیہ دیجیے ہے زیبا

چار عنصر تھی چار دیواری
تھی جدا گانہ اونکی تیاری
اک زمرد کی ایک سو کی
ایک نیلم کی ایک لعل کی تھی

جب نظر آئی اسطرح کی بہار
گیا اوس باغ مین تو گلزار سا
دیکھا آراستہ ہے خوب چمن
قابل دید اونکا ہے جوبن

لعل کی سب کٹی ہوئی تھی کیاری
ہر روش پٹری ہے زمرد کی
تھے جواہر کے سیکڑون اشجار
زور جوبن تھا اور طرفہ بہار

طایران چمن جواہر کے
بولیان وہ عجیب بولتے تھے
پر زمرد کی دم تھی نیلم کی
لعل کی چونچ پاؤں الماسی

نئی صورت تھی اونکی نغمہ کی
جسطرح کوئی گاے راگ کلی
پر یہ اونمین نرالی تھی صنعت
ہوتی تھی عقل کو وہاں حیرت

کھولتے تھے جب اپنی وہ منقار
اوڑتا تھا ہر طرف عبیر و گلال
جسقدر روان تھے پھولونکی اشجار
اوسجگہہ تھی بہار لیل و نہار

صحن گلزار مین تھا ایک کنوان
وان عجب لطف تھا عجب سامان
جلت اوسکی طلائی ساری تھی
خوشنما سونیکی گراری تھی

بنگل سر کیے ہر تہا نیلم کا
سونے چاندی پہ تارونکا رستا
پانی پر لاگ خود نکلتا تھا
آپ سے آپ پر وہ چلتا تھا

سیچتے تھے اوس سے میوہ دار شجر
تازہ ہوتی تھی تو بہار شجر
برج سے ایک ان الماسی
سامنے اوسکی نہر جاری تھی

کھل گیا حال تیری الفت کا
مجکو یہہ پھل ملا محبت کا
تجکو لوح طلسم جو دی تہی
اوسکی باعث مین اس بلا مین پہنسی
تیری باعث یہ رنج سہتی ہون
رات دن اس غضب مین رہتی ہون
جلد للّٰہ کر مری امداد
اوٹھہ نہین سکتی مجھ سی بیداد
پاؤن ٹہری زمین پہ جب جاکر
آنکھین کھولین تو وان آیا نظر
دل سی بولا کہ خوب جگہ پائی
دیکھ پہر تونی منہ کی بان کہائی

طوق زنجیر مین اسیر ہوئی
سبکی نظرون مین بہی حقیر ہوئی
سنکے میری یہہ پہنے دی بیڑا
وہی پیش آیا خوف تہا جسکا
انتہا ہی کچھ اس اذیت کی
زیست مشکل ہی ایکساعت کی
جب اسنی سنا کلام اسکا
ہوکے بیتاب اوسمین کو دوڑا
نہ وہ مہر وہی اور نہ ہی وہ جا
اک در باغ پر ہوں ایستادا
تہا جو اوس وقت انتشار مین دل
لیے تفریح وان ہوا داخل



دیکھا آراستہ چمن ہر سو
باغ سب گلرخون سی ہی مملو
[illegible] آراستہ ہی صدر سی سوا
کہین دیکھا یہان یہ نہ دیکھا تہا
[illegible] ہی حیف [illegible]
وہ بہی سب خوش جمال مہ پارا
[illegible]
دلمین آیا کہ دیکھون لو ذرا
[illegible]
[illegible] یہہ طرح وہی
[illegible]

جلد سی بڑہ کر ہی اوسمین تیاری
طرح اک صحن مین ہی نگاری
بچھی ہی ایک مسند زر
اوسپہ بیٹھی ہی اک پری پیکر
دیکھی اسنی جو وان کیفیت
ہو گئی اسکی دل کو اک حیرت
سوچا کہ یہہ جو کی نظر اوسپر
اوسنی دی اسطرح سی سبکو خبر
جو کہ مسند پہ بیٹھی ہی عورت
یہی بنکر غزال کی صورت
زہرہ جادو ہی اس شہر کا نام
جلد اسکا ہی کر لو کام تمام
سنکر [illegible] کو یہ [illegible]
اوسی عورت کی پاس جب آیا
[illegible]
آنکہین نیچی کر ادہر سی ہٹو

ساقیا ایک جام ایسا دے
دوسرے جام کی ہوس نہ رہے
نہیں بے سکر اب قرار مجھے
صوت ہے نشہ کا ادتار مجھے

ہوا گر کچھ مرا مزاج بحال
لکھوں ہرج جد کیا کچھ احوال
قوس کا برج جبکہ فتح کیا
اوسجگہ سے چلا یہ مہ سیما

ہوا صحرا کی پر فضا مین گذر
جسمین تھا لطف باغ سے بڑھکر
رشک باغ جنان تھا وہ تختہ
کچھ عجب بوستان تھا وہ تختہ

اوسجگہ تھا یہ نظم باد بہار
تھا کہین نام کو نہ گرد و غبار
تھا روِ چمن پاک کر رہی تھی صبا
ابر کو کار آب پاشی تھا

اودی اودی گھٹا غضب گھنگھور
تھا تر شح بھی اور مور دنکا شور
کسی جا تھی صدا ہی خندۂ گل
بحث شیون مین تھی کہین بلبل

نغمہ زن ایک جا پپیہا تھا
کہین کوئل کے کوکنے کی صدا
گل خودرو یہ طرفہ جوبن تھا
سارا صحرا وہ رشک گلشن تھا

کہین شاداب کوہ پالا تھا
رنگ لالہ کہین یہ لایا تھا
ڈہاک پھولا ہوا تھا یہ بن مین
لطف دیکھا نہ ایسا گلشن مین

ابر تیرہ سے برق یون تابان
دامن شب سے جیسے صبح عیان
سرمہ آلود یا تھی برق نگاہ
یا کہ وہ ابر تھا تجلی گاہ

پھر رہی تھی چکور بھی ہر سو
مست تھی عبث خیز سی کہ ہو
سبزہ چرتے تھے اوسجگہ ہرن
بنتا تھا مشک نافہ او نکا دہن

زلف و سنبل کے پیچ دو شن و ش
کر رہی تھی اسیطرح سایہ ہوش
سیر کرتا تھا وہ انکی یہ مہر و
چوکڑی بھر کے آیا اک آہو

پھرتا تھا وہ زمین پہ عاشقِ ہو
شوخیان کرتا تھا عجب ہر سو
ہوگیا دل یہ بیقرار اسکا
چاہا بس کیجیے شکار اسکا

شوق دلنے جو اسطرح گھیرا
تو سن طبع کو ادہر پھیرا
اوس ہرن نے جو دیکھا یہ نقشا
ایک جانب وہ جست کر کے چلا

ساتھ اوسکے گیا یہ غیرت ماہ
پھونچا اک ایسے دشت مین ناگاہ
دامن دشت مین پھر تھی خاک
چار سو اوڑ رہا تھا گرد و غبار

وہ ہرن تھا کہ اک چھلاوا تھا
نہ کسیطرح سے اسیر ہوا
جا کے اوس دشت مین ہوا وہ نہان
نہ ملا اوسکی نقش سم کا نشان

مہر کی یہ حرارت اوسجا تھی
یاد آتی تھی حشر کی گرمی
تھا بیابان یا جہنم تھا
کچھ بیان سے اوسکا عالم تھا

حال اوس دشت کا اگر ہو رقم
تر ہو حشر تک زبان قلم
گرم اسدرجہ ہر بگولا تھا
برق تھا صاعقہ تھا شعلہ تھا

ذرہ ذرہ تھے غیرت اخگر
اوڑتے تھے وہ ہو سے قبل خبر
خاک پہ جلکے گر پڑی تھی پرند
کسی جانب کو لوٹتی تھی چرند

نسر طائر فلک پہ تھا بیتاب
تابش شمس سے جگر تھا کباب
کہا عجب تھا جو تشنگی ہے زبان
چاٹتے آب گوہر دندان

جان بلب تھا یہ حیوان تھے
آب تیغ اجل کے خواہان تھے
آگ کر لگئے تھے سب اشجار
العطش کہتی تھی زبان خار

دہیان نہ گرکوئی اودہر کو چلا
شہرین پائی خیال مین جہاں کے
تشنگی سے ہوا جو حال تباہ
لگا کرنے ہر ایک سمت نگاہ

دیکھی اک سمت کچھ شجر باہم
اوسی جانب اوٹھا اوسکے قدم
جبکہ ڈہری یہ تہہ شجر آیا
ایک تالاب وان نظر آیا

تھا بہت تشنگی سے جو مضطر
شاد ہوکر گیا کنارے پر
گرد نرگس کو وان دیکھا
اسطرح اوسکو نیم جان دیکھا

کہ مسلسل نہ تھا ہلا سل مین
ہوا حیران یہ ہیبت لمبین
ہو مین جستو اوس سے آنکھیں چار
اوسنکی اس سے اسطرح گفتار

خوب سینہ سے اسکو لپٹا کر
جب وہ ہانسی گیا یہ تھوڑی دور

ہوئی راہی وہ ہانسی اپنے گھر
سامنے دیکھا ایک برج بلور

رات بھر یہ گذر رہا اوس جا
اسم اعظم کو پڑہکے آخر کا

صبح جسدم ہوئی روانہ ہوا
اوسمین داخل ہوا یہ گل رخسار



نئی صورت کا دیکھا جادوگر
سحر مین تھا وہ اوسکی آنکھ پھیر
غیظ مین آیا چڑھ گئی ابرو
چلہ او تیر اکمان ابرو کا
ناوک غم سے دل فگار ہوا
دست پا اوسکے تھرتھرانے لگے
اوسمین نکلی یہ بات مطلب کی
پڑھکر دوبارہ اسم اعظم کو
حکم جو تھا اوسے بجا لایا
قوس جادو نے جب دیکھا رنگ
خدنا ہوش مین خلل آیا

قوس کیطرح سے خمیدہ کمر
ہر سر مو ہوا اوسکا آتش بار
مضطرب پیچنے لگا ہر سو
ہوگیا زرد رنگ بدخو کا
مثل سیماب بیقرار ہوا
ہوش آنکی ہوہی جانی لگے
قوس کا برج اسی قمر تھی یہی
لوح کا سایہ برج پر ڈالو
برج پر ڈالا لوح کا سایا
ہوگیا لیس وہ برای جنگ
غیظ سے ابرو مین بل آیا

ہاتھ مین اوسکی ہی کمان و تیر
پڑی اوسکی نگاہ جب اسیر
اوسپہ رعب اسکا اسقدر چھایا
چاہا گوشہ مین چھپکی بیٹھ رہون
شکل سوفار منہ کو کھول دیا
اوس جفا جو کا جب دیکھا طور
قوس جادو ہی اس شریر کا نام
پھر کرو اس شریر کو فی الحال
شق ہوا وہ حباب کی صورت
اودھر آیا وہ تیر کی صورت
ہاتھ اسکا نہ اسنے اوٹھنے دیا

ہر طرف دیکھتا ہے وہ بے پیر
دل مین اپنے بہت ہوا مضطر
اوسکو ہی کچھ اوس سے بن آیا
کسی صورت سے سامنے ہو
سب فراموش سحر اوسنے کیا
کی نظر اسنے لوح پر فی الفور
مالک اس برج کا ہی یہ ناکام
نہ کرو اس سی خوف کچھ تہا
بہہ گیا مثل آب کی صورت
اسطرف اسنے بہی یہ کی جرأت
گشتہ سیماب کیطرح سے کیا

جانا مہ لقا کا برج دہم جدی مین اور فتح کرنا اوس کا

وان بہونچکے کیا اوس سحر کلام
گئی یہ کہلکو وہ بڑی بیکل
ٹپڑی عقرب بسبب نظر اسکی
لوح کو لیکے منہ کئی راہی
لوح اوسکی گلی مین پہناوی
جشن اون نے کیا اوسکا
ہوئی عیش و صحبت پیدا
نہ وہان مہ لقا کو بہی پایا
پر کہین بہی ملا نہ اوسکا پتا
جلد قیدی کو ڈہونڈہ لاؤ
اوس ستمگر کی سنکی یہ تقریر
مین اوسی ڈہونڈہنے کو جاتی ہون
نکلی تہی ہوا وہ جادو
گئی وشت وان ملا شعار
جل گئی دیکہا جبکہ سیاہ آن
سامنی او نکو وہ تڑپ گئی
ہو سکا ہر بیٹہی کہیلتی ہی شکار
تجکو بتلادی جلد تو یہ بات
کہا اسنی کہ روک اپنی زبان
سحر اوسکا جڑ سے ڈہا دونگا
سنی جسوقت اوسکی گفتار
جبکہ اسوقت مد سے بڑہا ہاتہ
ہو سکے وہ ملکہ وہ زمین پر گر

حکم کر وہ بخط یہان آرام
سو رہا ہے بہی اک مسہری پر
تہی عدو جو یہ سمجہا اوسکی
دا النسی جب پہر باغ مین آئی
تہی جو کچہہ الفت اوسنی وکہلائی
ہو گئی دور دل سی رنج و الم
دیکہتی کیا ہی وہ نہ لوان اطہر
دل بہت اوس بلا کا گہبرایا
مر گئے جیتی جی یہ رنج ہوا
گر نہ وہ آئی اوسکا سر لاؤ
خوف سے کانپنی لگی وہ شریر
ایکساعت مین لیکی آتی ہون
نہ بچی کوئی جا بہی بد خو
جسکی گہرا ہوا تہا جو کنار
دلہین کہنی لگی وہ بی ایمان
گفتگو اوس پر سے پہر یون کی
اتنی عرصہ مین وہ شہزادی آئی
اب کہان جائیگا تو ای بدذات
کیا ہے جہک مارتی ہی تو اس آن
خاک مین تجکو مین ملا دونگا
جل گئی او رہی وہ بد کردار
آیا اسکی قریب وہ سکا ہاتہ
جہلکی اک خون کی ندی

اب یہین وہ لوح لینی جاتی ہون
پہونچی آکے سمین حورونا
چاہتی تہی کہ کچہ بیجان
بیخبر سوتا تہا جو ماہ لقا
لوح ملنی سی ہوگیا یہ شاد
یان تو شب بہر ہی یہ نقشا
لوح آتی نہین کہین نظر
گہہ اودہر دیکہا اسکو گاہ اودہر
مہر جادو نے جب سنی یہ خبر
وہ بہی لوح کو نہ ہاتہ آیا
بولی غصہ تہم کرو تجہپر
کہکی یہ اسطرح وہانسی چلی
ڈہونڈہتی ڈہونڈہتی وہا پہونچی
مہر افروز اور وہ ماہ لقا
مہر افروز نی کیا یہ پہر
تہر کی دیدہ دلیر ای لڑکی
کہ چلی جبکہ اوس سی یون تقریر
دیکہہ تجکو اسیر کرتی ہون
اجل آئی ہی شامت آئی ہی
پہر سوالات و منات گرامین
چاہتی تہی کہ پہلی لوح کو لون
میان سی اوسنی دم سی لیکر تیغ
جب نجات اوسکی ہاتہ سی پائی

اہی لیکی اوسی ہی آتی ہون
دیکہا اک کو خواب مین غلطان
ہوئی خوف پدر سی پریشان
اوسکو بیدار شکل بخت کیا
حبس بیجا سی ہوا آزاد
قید مین جسکی تہا یہ مہ سیما
گئی زندان مین وہ فتنا و تہی
تو بہا ہر اک مقتین وہ دیکہ
یون کہا اوسنے اوسکو ملوا
ہو گا بیشک تمہاری حق مین نحج
جائیگا مجسی وہ کہان بچکی
جیسے چلتی ہی ورسی آندہی
تہا یہ بیشک قمر جہان پہنچی
دو لون بیٹہی سی ایک جا تہا
مین سمجہی تہی ہی یہ آفت دہر
تو نی سیکہی غضب کی چالاکی
بولی اس ماہرو سی یون شریر
کہینچکی کہاں اسی مین ہر …
سوت یان تجکو کہینچ لائی ہی
ہاتہ سی میری وہ سزا پائین
بعد اوسکا اسی اسیر کرون
اسطرح چلی لگا وہ تیغ
تن بیجان مین اسکی جان آئی

دیا اسکی بات کا بھی جواب — سحر کرنے لگی وہ خانہ خراب
جس زمین پر کھڑا تھا وہ گل تر — تھی نہ اس بات کی جو اسکو خبر
رنگ اوس سحر نے دکھایا یہ — پھٹ گئی وہ زمین سمایا یہ
دیکھکر خوش ہوئی بہت وہ شریر — ہنسکے بولی کہ بن پڑی تدبیر
لوح ہوتی نہ اسکی پاس اگر — کبھی ہوتی نہ اس بلا سے مفر
اسم اعظم زبان پر لایا — دفعتہ اوس سے یہ نکل آیا
نہ کیا اوسکو بھی کچھ اسنے دریغ — ہاتھ مین لیکے لوح صورت تیغ
ماری اوس ساحرہ کے جو سر پر — ہوئی داخل سقر مین وہ جا کر
آگ منہ کیطرح برسنے لگی — گری اس زور شور سے بجلی
اونے تختہ کا کچھ پتا نہ لگا — بن گیا خار چاہ بابل کا
سحر کا شعبدہ تماشا سارا — کچھ اوس برج کا نشان نہ تھا

جانا مہ لقا کا برج ہشتم عقرب مین اور اسیر ہونا اور چھڑانا اوسکو دختر شاہ طلسم مصر افروز کا اور پھر وہان آکر فتح کرنا اوس برج کا

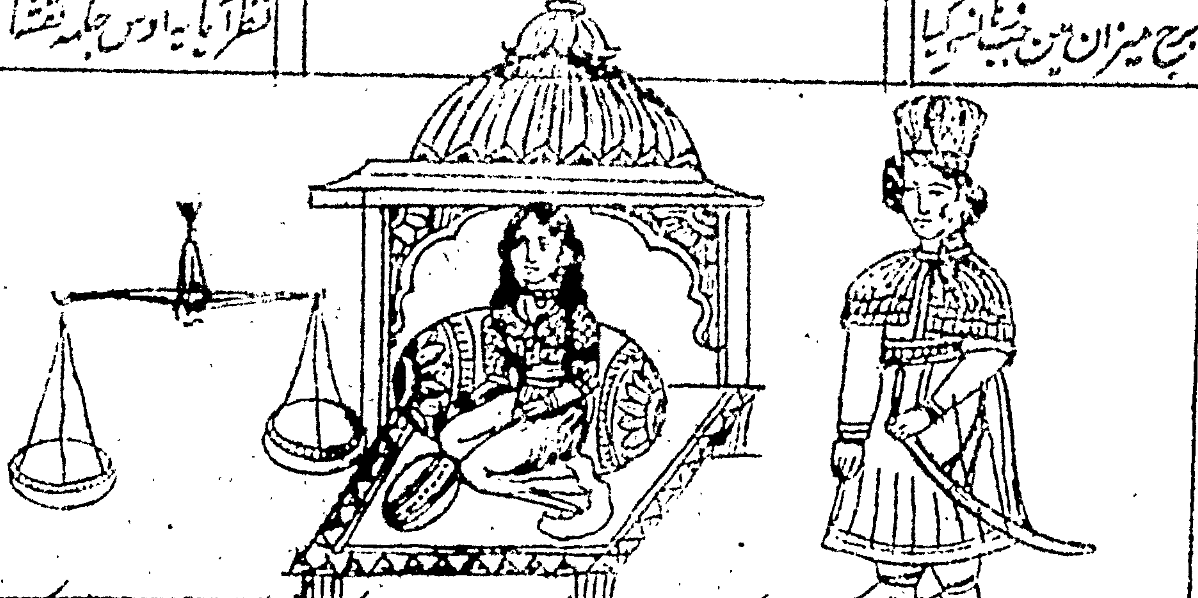
خوش ہوا ایسا کیا بہار آئی — ساعت جشن بادہ خوار آئی
ہے گلزار آج خوب کھلے — تاکہ زاہد بھی اپنے دل مین جلے
اوسکے بکنے سے کچھ نہیں ہے بگاڑ — ارحم الراحمین ہے رب اکبر
نیش عقرب زبان اوسکی ہے — ایکساعت نہین وہ رکتی ہے
کر تو اس بات مین نہ کچھ پس و پیش — ہے وہ حامی ہو جو مرہم ریش
برج ہفتم کی سیر سے منظور — چاہیے آنکھون ضرور سرور
کہتے ہین پھر یہ اسنے ماہ لقا — برج ہشتم کی جستجو مین گیا
رات دن سیر مین تھا مشغول — گاہ ہوتا تھا شاد گاہ ملول
ایک صحرا تھا وہ آفت کا — عرض و طول اوسکا تھا قیامت کا
حضرت خضر بھی جو آنکلین — عمر بھر پاتے پھرتے اوسمین
گرچہ کی اسنے لاکھ نامردی — ایسی منزل کڑی سے طے نہوئی
قوت پانے بھی جواب دیا — کیا عجب تھا جو غش پہ غش آتا
پر بہت اسنے آپ کو روکا — یون ہوا اپنے دل سے وہ گویا
ہو سر آسان یہ اے دل نادان — اسکو ڈر ہے نہ ہین حواس کہان
پالا جیتا ہوا نہ جانے پائے — پاس نزدیک اب آنے پائے
ہوگی آسان یہی اب مشکل — نہین کچھ انتشار سے حاصل
دلکو سمجھا کے جب یہ آگے بڑھا — نظر آیا یہ شعبدہ اوسکا
دیکھا دریاے آتشین ایسا — نظر آیا نہ تھا کہین ایسا
طائر ہوش جلکے خاک ہوا — اور گریبان صبر چاک ہوا
ہو کے حیران یہ کرتا تھا گفتار — پھر نہیں اوڑ کے جاؤن جو اس پار
شیوہ ہے آگ کا جلا دینا — ہے بہا دینا کام پانی کا
جب ہوا غرق اس تفکر مین — یاد آیا کہ لوح کو دیکھیں
دیکھا اوسکو تو یہ ہوا الہام — اس قدر فکر ہے تجھے بیکار
کہ مددگار ہے خدا ہر دم — اسم یہ پڑھ کے کر فلک پہ دم
ابر مشرق سے ایک آئیگا — سحر کی آگ وہ بجھائیگا
کوئی کھٹکا نہیں ہے پھر زنہار — جانا اوسوقت شوق سے اوس پار
وہی تدبیر اسنے آخر کی — ہو گئی ساری آگ وہ ٹھنڈی
شادمان ہوکے طے کیا دریا — جا کے اوس پار ایک باغ ملا
اوسمین داخل ہوا جو یہ گل تر — صحن مین بنگلہ ایک آیا نظر
پانچ در جو تھا اوسکا زینہ تھا — سحر کا وان نیا قرینہ تھا
اولین زینہ پہ گذر جو کیا — طرفہ سامان وہان دکھائی دیا
ایک عورت کی لاش آئی نظر — دست و پا تھے نہ اوسکا اور نہ سر

یہ بھی تھر ملا نہیں بے زر اعمل
کچھ نہ نکلا نتیجا انہیں اٹی
تھی غرض ساز و دنیا میں تیاکی
اری سیر دیری خطا مجہ سے ہوا
کسکے خاطر الملسم میں ان ایسر
دل لگانا ہے خالا جی کا گھر
خیر اچھا جو پیار کرتے ہو
کہا اس سادہ لوح نے یہ تقریر
لوح میری گلے میں پہنا دو
جان عاشر بہر لوح ہی کیا چیز
اری نادان کیا یہ کرتا ہے
میر الکسنا اگر نہ باور ہو
یہہ عہد اسکے اسکو آیا ہوش
دلمیں اس بات سو وہ دنگ ہوا
برج میزان میں جب نہ لنسہ کیا

ابھی تو بہر فراغت سے دل تھا
ہوئے ہوتی ہوئی تھی کہاں آنکی
دیکھئے ابطرح شکایت کی
نہیں آپ اتنی نا انصاف
دلمیں کچھ سمجھا ای قمر تو بر
اچھی اچھی ہوی ہے شک لیسر
جان اپنی نثار کرتے ہیں
سر جو مانگو تو دونی ہی بنا
کہو کہ کہتے ہو کے دلدادہ
نجدا کوئی شے نہیں ہے عزیز
پایا یا ہی یہ اسکے ترتے
دم کرو یہ کے ...
ہو گیا دور ... شوق
پیمہ طبیعت ... رنگ ... ہو

دیکھیے تو مری محبت کو
سمجکر خط نہ تمنے شاد کیا
پاس الفت ہوا جو دامنگیر
سلطنت کی تباہ کسکو لیئے
بولی یہہ سنکی یوں عیاری
عشق بانہکو کھیل سمجھتے
یہہ تباہ و تو ہو کلا ایتین
بولی وہ فتنہ گر جو سمجھ بوجھ
ہنسکے اسنے لگایا جبین
چاہتا تھا کہ لوح کو دیدے
تیری معشوق ... شہر نہیں
تیسہ کھل جائیگی یہہ عیاری
پر تگا و ہ ہم دم کیا ... پر
عقل کو اپنی کی بہت نفرین

کرکے بر باد عیش عشرت کو
ایسے بھولے کبھی نہ یاد کیا
سبطرح سے او س کی تاثیر
ہوئیں پرہا د آکے کسکو لیئے
کیا تماشا ... ہوف ...
نہیں عشوق ... باتمام ... نہیں
کوئی شمع ... عزیز ...
نہیں ... ابھی ...
لبس ... ...
یہہ شعبدا ... ...
ہاتھ اسکی قریب ... کے
جاک اسی جگہ سو گئی ...
ہوئی ... جل ...
... سخت ... باتمیں ...
نظر آیا یہ ادس جگہہ نقشہ



تخت زرین پہ اک پری ہے
چڑہ گئیں پلہ نظر میر تمام
سامنے او سکے اک ترازو ہے
اب بچو گی نہ ایکدم بھر تم
وس پری نے یہ اسنے ہنسکے کہا
سنتی جسوقت ... سیر کی بات
اپنے اعمال تولتی ہو کیا
جلگئی ... دل میں ...

دلسی گھبرا کے یون یہ کہنی لگا
یہنی غفلت کی تو ذرا بی نہ
جو کہ مسند پہ جلوہ گر تھی پری
وہی مالک تھی برج میزان کی
خوف دلسی بھلا دیا تمنے
پاس کیون بیٹھی کیا کیا تمنے
یان سی نزدیک برج میزان ہے
رہنا ہشیار دشت جان ہے
حرف مطلب سے آشنا ہو کر
اوسی جانب گیا یہ شیک قمر
چشم تر نے لگا دی منہ کی جھڑی
برق آہ جگر چمکنے لگی
برج میزان پہ مجکو پہونچا دے
باب مقصود جلد دکھلا دے
یون وہ صاحب زبان پر لایا
پھر وہی کوہ اسی نظر آیا
سنگ زر ونے اسکی تھانی قدم
سخت گھبرایا مثل اوسدم
اسم اعظم کو آخر اسنے پڑہا
ہوگئی دور قید آگے بڑہا
جانور سحر کے جو اسجا تھے
مستعد سحر برنج وایذا تھے
مالک برج سی کسی نے کہا
یان پھر آتا ہی وہ طلسم کشا
جب وہ اس بات سے ہوا آگاہ
ہوا دہشت سے اوسکا حال تباہ
بولی یون اونسی وہ برنج و تعب
تمکو اسواسطے کیا ہی طلب
لوح اوس سی کسطرح لیلو
بعد اسکے اوسی اسیر کرو
اوسنے پہیلا یا اک غضب کا جال
کرکے دریافت اوسکا سحر سی حال
لیکے ساتھہ اپنی چند پریونکو
سر راہ آکی ٹھہری وہ بدخو
اوسکو دلدار کی جو صورت تھی
جسکے باعث سی سر پہ آفت تھی
شکل محبوب کیا نظر آئی
آگئی جسم مین توانائی
جوش الفت سی جب ہوا مضطر
یون لگا کہنے اوسسے گھبرا کر
بولی منہ پھیر کر وہ مکارہ
تمنے دل کردیا ہی صد پارہ
اپنی دلکی تو اوٹھہ سی ہیں مرے
فلک کیا ہی کوئی جبکہ مرے
درد فرقت سے ہمتو ہون مضطر
ہو لگے ہی لو ہماری خبر

لوح پر کی ہان جو اسنے نظر
اوسمین نکلا کہ ای حجستہ سیر
نہین یہ طرز عاشقی بہتر
ورنہ اکدن کٹہو گا یونہین بسر
ایسی غفلت چاہیے تمکو
خراب میں ہنی کو روانہ ہو
اسم اعظم کو رکھنا ہر دم یاد
اوسکو پڑہتا جو ہو کوئی افتاد
ایسی تکلیف راہ مین پائی
درد و غم کی گھٹا امنڈ آئی
یون مناجات مین ہوا مشغول
کردگارا بحق آل رسول
ساحرونی کیا ہی ناک مین دم
کرتے ہین وہ تازہ جور و ستم
ہو کی خوش اوسپہ جب تا یہ ماہ
ملی ہوئی تہی اپنی آدہی راہ
کی تو کوشش مگر بجا نہوئی
حرکت پاؤن کو ذرا نہوئی
اسم پڑہتا ہوا یہ مہسیا
بیخطر اوس پہاڑ پر پہونچا
خواب حرمخو تن سی وہ سب جاگے
اسم اعظم کی خوف سی بہاگے
ہمنے صاحب سے یہ خبر کردی
کوئی تدبیر کیجیے جلدی
پڑہی کچہہ اونسی اسیے سحر کرول
آئی پریونکی وا پہ غول کی غول
آیا ہی یان یہ اک طلسم کشا
ہی وہ ہم سبکے درپئے ایذا
جب سنا اسنے حال سارا
تہی بہت اونمین ایک عیارا
اوسکی معشوق کی تھی جیسی شکل
بنگئی اوسکے ہی وسی شکل
آیا اتنے مین لقا بھی او دہر
اوس فسونساز پر پڑی جو نظر
وفعتا اسنے اوسکو پہچانا
اپنا معشوق تہا اوسی جانا
اوسکے ہی اوسکو یہ آیا خیال
کہ کہان اسجگہہ وہ بیمثال
خیر ہی لائین کیون یہان تشریف
دست آؤ تہائی کیون تکلیف
حضرت سی ہماری کیا مطلب
جبکہ رکھتا نہ اک ذرا مطلب
ہمتو ہون مبتلا برنج والم
تمکو اس بات کا نہ کچہہ ہی غم
کیون جی تمنے طلسم پر یہ کرلو
خو برو لو بیٹہا کے مرتے ہو

دالنسی آنا نگار کی آن | کچھ طبیعت جو اوسکی لہرائی | اوسی بادہ زمین پر بہہ گیا | دیکھا ماہ نے کچھ وہاں کا نیا



تخت پر بیٹھو یہ بات اسکی اپر — پھر او نپر سے اگے بڑھے وہ شتر
برج مین جو کہ تخت بچھا ہے — اوسکا نقشہ بھی طرح کا ہے
جلوہ گر اوسپہ ایک شکستہ پا — ہاتھ مین اوسکی شاخ سنبل کی
اپنے خنجر سے دیکھا یہ جلسا — کی نظر لوح پر تو یہ نکلا
نام اسکا ہے سنبلہ جادو — ساحرہ ہے غضب کی یہ خبر
اک تکلف سے دیگی جام شراب — تا ہو تم مبتلا ہی رنج و عذاب
پھینک دینا زمین پر وہ جام — دیکھ لینا پھر اسکا ہی انجام
نام جسکا تھا سنبلہ جادو — جا لگی دیکھکر وہ خوبرو
صبح گلرنگ سے پہلے سحر کی — آ کے پھر بیٹھی تخت پر وہی
گئی پیدا اسوقت پھر بلا کی — ہاتھ کو اپنے اپنی غرش کی
پھر وہ ... کسیکی پھیکی سی — دیکھا تو تاپیا ان ... پر کی

جلوہ گر اونپہ تھین سبات — قہر جو بن ہے اثر بلا کی گات
چار دن کو نو نپہ چار گل سی تھی — دہی رہے ہین بہار گلدستہ
روبرو کچھ خواصین ہیں — دست بستہ کھڑی ہین صف آرا
وہ پری رو بھی غیرت گل ہے — ہاتھ مین جسکی شاخ سنبل ہے
ہے اسی برج کی یہی مختار — تجکو دیکھی گی جب وہ بدکردار
دیکھ پیمانہ می کا وہ ساغر — ہان مگر اوسکو ہاتھ سے لیکر
جبکہ اس راز سے ہوا آگاہ — پاس اوس تخت کی گیا یہ ماہ
دفعتا پھر ای ایک جام شراب — اس سے کہنے لگی وہ خانہ خراب
تھی جو یاد اوسکو لوح کا پیغام — لیلیا اوسکی ہاتھ سے وہ جام
بے تکلف گرا زمین وہ جام — ہو گیا سنبلہ کا کام تمام
برج جب سنبلہ کا فتح ہوا — دالنسی رہا ہی ہوا یہ سما

جانا مہ لقا کا برج ہشتم میں اور فریب کہا کر اسیر ہونا پھر رہا ہو کر فتح کرنا

ہین وہ روباہ طبع پر افسون | اونکی تسخیر مین ہین آجاؤن
برج پنجم مین جب یہ ماہ گیا | دیکھا سامان اون پہ وحشت کا



ہی بنا برج شیر کی صورت | اوسجگہ ساحرونکی ہی کثرت
سحر سازی مین ہین وہ سب مشغول | صورتین ہین مہیب نامعقول

شیر کے چہرے ہین ہم انسان کے | بلور بین اوس مین جیا فہ حیوان کے
پنجہ ظلم تیز ایسا ہے | جسکو دیکھو لہو کا پیاسا ہے

سر انسان ہر آگے ہاتھ ہین | پڑہ کی کچہہ اوسپہ ڈالتے ہین
سامنے ایک شیشہ کہا ہے | منہ سے اوسکے دہوان نکلتا ہے

جبکہ اسنے زبان دیکہا رنگ | ہوا بیرنگ اسکے زاکا رنگ
لوح دیکھی تو یہ نظر آیا | کس لیے اسقدر ہے گہبرایا

جاکے تو توڑ ڈالیو شیشہ | جلد کر پایمال وہ شیشہ
جبکہ شیشہ وہ ٹوٹ جائیگا | اوس سے نکلیگا شعلہ اک ایسا

یون کہینگے وہ سب یہ نکار پکار | وقنا ربنا عذاب النار
ہونگے آخر کو جلکے خاک سیاہ | فتح ہوگی تجہی نصیب سپاہ

لوح سے اسطرح خبر پاکر | شیشہ وہ ٹکڑے کر دیا جاکر
ہو گیا جب وہ شیشہ چکنا چور | بیٹھے سر اپنا ساحر مغرور

شعلہ اوٹہا اک اسطرح ناگاہ | ہوگئے سب وہ جلکے خاک سیاہ
تھم گیا برج چرخ سے اوس آن | سامنے آیا ایک شیر ژیان

تا فلک اپنا پنجہ خونخوار | چاہتا تھا کرے کچہہ اپنا وار
تیغ سے اوسنے قتل کر ڈالا | بہر دیا اوسنے خون سے تھالا

اوسکا دنیا سے جب مٹا نقشا | ہو گیا اور کچہہ نیا نقشا
آئی یہہ غیب سے صدا ناگاہ | آفرین آفرین جزاک اللہ

گیا مٹایا ہی نام برج اسد

داخل ہونا ماہ لقا کا برج ششم سنبلہ مین اور فتح کرنا اوسکا

ہوا انتظام برج اسد

ساقیا ہمکو جام غزل دے | اور تو محتسب کو سنبل دے
گر مٹے یہ فساد کا بانی | دور ہو جائے سب پریشانی

اسنے رخنہ غضب کا ڈالا ہے | سانپ کیون آستین مین پالا ہے
اسکی آفاق سے جو رحلت ہو | دور ہو فکر دل کو راحت ہو

تھا چھٹا برج جو کہ سنبلہ نام | بہہ نکلا اوسمین جسپہ یہ تمام
دیکھی وان پر عجب چمن بندی | تھی نئی طرح کی روش بندی

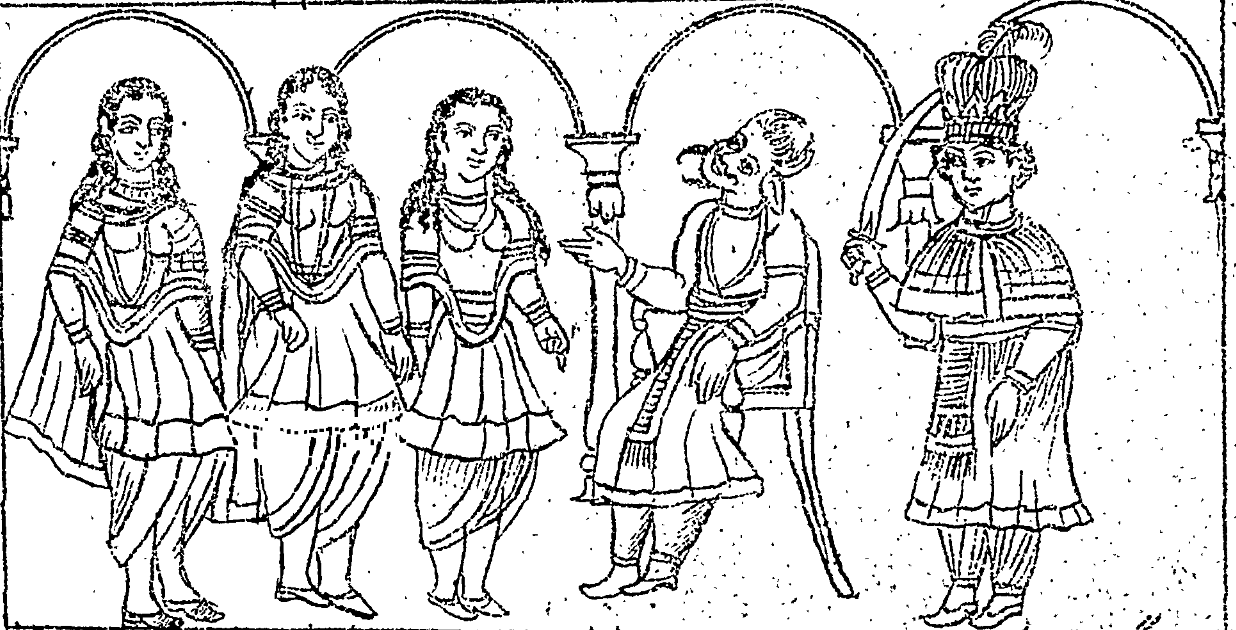
گل سنبل کے لاکہون تختے تہے | نہ کسی جا بھی ایسے دیکھے تہے
ایک بارہ دری بہی تھی تعمیر | خوبصورت بصورت تصویر

اسم سپاہان کی تہی کبہی آواز | کبہی کوئی نہ آتی تہی آواز | یہہ عجائبات یان جو آئے نظر | لوح کو دیکہنے لگا ڈر کر

اوسکین سحر سے یکم یون پایا | دلمین اندیشہ اپنی کیون لایا | یہی گنبد تو شکل سرطان ہے | یان کے حاکم کا نام کیوان ہے

کہہ دیہ دروازہ پر تو نام خدا | ابہی ہو جائیگا در اسکا وا | برج کی مضمون یہہ ہوا مسطور | در پہ نام خدا کیا مسطور

وفتہ خود بخود کہلا وہ در | ہوا داخل یہہ برج کے اندر



سب طلسمی مرا لکہا طور | صورت آسمان ہے اسکا طور | سقف مملو ہے ستاروں سے | برج روشن ہے ماہ پاروں سے

بیٹہا ہے ایک شخص کرسی پر | جسم پر سب لباس ہے پر زر | گو وہ رکہتا ہے شکل سرطانکی | ساری خصلت مگر ہے شیطانکی

بیٹہے ہین ایک سمت کچہ ہمدم | سامنے برج رہی ہین پریاں | دیکہکر اس قمر کو وہ شیطان | دلمین اپنے بہت ہوا حیران

بولا یون ہی جاو لوگو تم ہر | ہان کرو جلد اس جوان کو اسیر | اپنے جیدم سنی اوسکی بات | لوح لی ہاتہہ مین ای نجات

دیکہا مضمون اوسمین یون تحریر | آئین جب لوگ تجہ کو کرنے اسیر | دلمین ہرگز نہ اوسنی کچہ ڈرنا | گفتگو اسطرح سے تم کرنا

آپ چلتا ہون مین رہی ساتہہ | جسم کو میرے تم لگاؤ نہ ہاتہہ | گر نہ مانوگے تو برا ہوگا | فتنہ اس برج مین بپا ہوگا

سنکے یہہ بات خوف کہائینگے | سرکشی پر کبہی نہ آئینگے | ہو کہ بیٹہا ہے شخص کرسی پر | وہ ستمگر بڑا ہے جادوگر

تمکو لیجائینگے سب اوسکی پاس | جانا تم ای قمر جب اوسکی پاس | لوح سی اوسکو بہیجو فی النار | خود ہی مرجائینگی یہ سب اشرار

اسنی مضمون تہا پڑہا جس آن | ہو گیا اسکو دل کو اطمینان | آئے وہ لوگ اسکو کرنے اسیر | اوسی صورت سے لسنے کی تقریر

جسگہڑی اوس لعین کے پاس آیا | لوح کا حکم یہہ بجا لایا | ہو گیا وہ شریر جب بیجان | نزہا ایک جنر کا بہی نشان

جانا مہ لقا کا برج پنجم اسد مین اور فتح کرنا اوس کا

بہردے ساقی طلسم کا اک جام | ہے یہہ برج اسد جنتر کا نام | تشنہ مے سے دل ہے میرا شیر | بزدلونکو کرون تہہ شمشیر

نگاہ ناز کو یہ رکھے پا زانو
حال اپنا تو کچھ بیان کرو
اوسنے اسطرح سے کہا منکر
یان کے باشندہ کا یہ تھا احوال
ایک مدت سے ہے سفر مین مگر
بنگئے مین بشکل سائل محتاج
آرزو میرے دلکی بر آئے
سنکے اسنے کہا کہ او بد ذات
اونے جھنجھلا کے یون ہ بداختر
ہو بہا مجھکو کسطرح سے یقین
سنکے بات اوسکی یہ ہوا مضطر
اسکے لئے اسقدر ہے رنج و الم
پالیسے دو تین کوس پر جاکر
اوسکے پانی سے جب نہاؤ گے
او سپاہی ماہ رخ جوڑا ہے
الغرض اسم وہ پڑھا اوس آن
جب چڑھا اوسپہ مہ تابان

سو نگاہیں گڑا اوسکے عنبرین گیسو
مرد کی بھیس مین تھی [illegible]
یان کی آتش ہوا کا ہی یہ اثر
اب مرا بھی سنو ذرا احوال
خواہش وصل مین تھی مین مضطر
نکلی تھی جستجو ی مرد مین آج
شاد ہو کر تمہین یہان لائی
نہین ہو نیکی مجھسی ایسی بات
مین ہون صوم و صلوۃ سے ماہر
توبہ کر نیکا سن ابھی یہ نہین
چل نہ سکتا تھا زور جو اسپر
اسم جوڑا کو پڑھکی کرے دم
ایک چشمہ ملیگا اے گل تر
دل کا جو مدعا ہے پاؤ گے
اس سبب سے نہین وہ ملتا ہے
ہوا جھنکار آئی تن مین جان

طور دیکھا اوسکو وہ شاہ قمر
مجھکو اسم کا کمال ہے شاہا
بن گیا ہی مرد اور بہی عورت
مجھ دل لگا تا تھا شہر تھا
اسقدر آج مقرر اسے ہوئی
تمسا جو تمہین نظر آیا
اب کرو جلد مجھکو ہمبستر
کی ہے مینے گناہ سے توبہ
آپکی تو ہے سب مجھے کیا کام
تم مرے پاس سے اب جاؤ
[illegible]
ہوگا اسکی نگاہ سے پنہان
ہوا وہی چشمہ کا [illegible]
ہی رکھتا ہے اوسکا آب اثر
خوش ہوا پر نکی اس عبارت کو
پہونچا یہ چشمہ عطار دیر

یون لگا اوس سے کہنے گبہرا کر
کیسے تمہاری عجیب صورت
نہین ملتی ہے ایک سی صورت
آپکی طرح وہ بھی خوش تھا
[illegible]
نخل امید نے ثمر پایا
جان ہے شوق وصل مین مضطر
توڑون تجھ سیاہ سے توبہ
نام تجھسے اسطرح سے کلام
نہین ممکن یہ [illegible]
اوس نے اسطرح اسکا حکم ہوا
سمت مشرق کی ہو نا جلد روان
رشک آب بقا ہے آب تمام
آئیگا ایک کوہ تجھکو نظر
کر دیا دور دل سے وحشت کو
غسل کرتے ہی آیا کوہ نظر
جوڑا کو دیکھا صاف عیان



جسم پر جسکی پڑتی تہی جاکر
اوسکو ہوتا تہا ذرا بہی اثر

زخم کاری سے جو ہوا فی الفار
لیکے ہاتھون ہاتھ اوسے کفار

رکہدیا لاشہ پیش عین الشور
دیکھتے ہی اوسے وہ بانی جور

تن سے اوسکی ملا کی سر اوسکا
سحر کرتا تہا اوسپہ کچھ ایسا

زندہ ہوجاتا تہا وہ لاش آن
اوسی شیطان لعین جبکہ پائی جان

اوس سے لڑنیکو آیا وہ اوسدم
دیکہا جسوقت اوسنے یہہ عالم

فرط حیرت سے غیر حال ہوا
دلمین اس بات کا خیال ہوا

یاد ہے اسکو سحر آفت کا
یون نہین مردہ اگر ہوا زندہ

اسطرح اب مین فتح پاؤنگا
جان سے اپنی خود مین جاؤنگا

مضطرب ہو کے لوح کو دیکہا
اوسمین نکلا کہ ای طلسم کشا

لوح سے کرتا تہا انہیں فتح انکا
کس لیے انسے توڑی کی تلوار

تجھکو بیکار انکی دہشت ہے
ہین یہہ کیا چیز کیا حقیقت ہے

فتح تیری ہے کچھ نہ گہبرانا
دل مین اپنے نہ وسوسہ لانا

پہلے کر قتل انکے ماما کو
خود ہی مرجائینگے سبب بدخو

ہوئی اس بات سے بہت تسکین
بے تردد گیا یہ اوسکی قرین

سر پہ اوسکی جو لوح کو مارا
شعبدہ سحر کا مٹا سارا

ہو گیا کشتہ صورت سیماب
نہ رہا کچھ نشان خانہ خراب

نکلا یہہ اوسکے منہ سے شعلہ آہ
ہو گیا جلکے برج خاک سیاہ

فتح کرنا مہ لقا کا برج سوم جوزا کو اور ملنا ایک مرد کا پھر عورت بنا

ساقیا دے شراب ناب مجھے
صبر کی اب نہیں ہے تاب مجھے

آگیا ہے خمار آنکھون مین
باغ عالم ہے خار آنکھون مین

ذہن بہی میرا ہو چلا ہے کند
دے مجھے کوئی جام بادہ تند

بلبل فکر چہچہا اوٹھے
شعر گوئی کا پہر مزا اوٹھے

برج جوزا پہ آج جاتا ہے
اوس دو پیکر کو اوٹہاتا ہے

بخدا دل ہے میرا وحدت مین
یہ دوئی اسکی کچھ پسند نہین

تیسرا برج جس طرف کو تہا
اوسطرف کو ہی یہہ روانہ ہوا

کرکے طی منزلونکو شام و پگاہ
پہونچا سرحد مین اوسکی ناگاہ

ساری خلقت کی دیکھی یہ صورت
کہ جہانسے نرالی ہے خلقت

نصف ہے جسم اونکا عورت کا
نصف رکہتی ہین مرد کا نقشا

جبکہ آیا نظر اسے یہ رنگ
فرط حیرت سے ہو گیا یہہ دنگ

دیر تک اوسجگہہ قیام کیا
دن وہ اس سیر مین تمام کیا

چاہا شب کو کرون مقام ہین
قطع منزل کا اب وقت نہین

اشتہا بہی کچھ اسپہ غالب تہی
طبع اوسکی غذا کی طالب تہی

اسمین اک مرد سامنے آیا
یون سخن وہ زبان پر لایا

کیون پریشان ہوا ہے انور
اوترو گہر مین ہمارے تم چلکر

تمکو ہوگا وہان بہت آرام
ہے مہیا تمام آب و طعام

تہا اسی فکر مین یہ غیرت ماہ
بات یہ سنتے ہی ہوا ہمراہ

دل مین اوسدم کمال خوش ہوکر
لیگیا اسکو وہ اسے اپنے گہر

عمدہ کہانا اسے کہلایا خوب
برف کا پانی بہی پلایا خوب

کہانے پینے سے جب ہوئی فرصت
تخلیہ مین گیا وہ بد خصلت

تہا طلبگار جو وہ وصلت کا
جاکے پہنا لباس عورت کا

کرچکا خوب جبکہ اپنا نکہار
بیٹہا پہلو مین آکے وہ اک بار

چہیڑتی کچھ اختلاط کی باتین
اور لگا کرنے اور ہی گہاتین

ہاتہہ گردن مین گاہ ڈال دیا
کبہی کچھ بات کہہ کے ٹال دیا

میٹہی نظرون سے اوسکو دیکہا گاہ
کبہی کی خود بخود زبان سے آہ

آگیا اوسکے جی مین اسکو خیال — لوح لی ہاتھ مین برائے فال
نکلی اوسمین یہ بات مطلب کی — گر تمہین یاد ہے بات کوئی

دم مین اوس شخص کے نہ آنا تم — نہ ادہر دل ذرا لگانا تم
دی جو تمکو کوئی شراب کا جام — کرنا اوس شخص سے یہ کلام

کسلیے مین تمہارا ہون ممنون — لوح تم لو تو جام مین لیلون
گر وہ دم دے تمہارے چہرہ جانے — اوسکے لینے کو یان جب آئے

مارنا اوسکو تیغ سے بے وسواس — دلمین کرنا ذرا نہ خوف و ہراس
ہوگا جسوقت وہ لعین فی النار — تم پہ حملہ کرینگے سب کفار

کرنا تدبیر یہ بلا تاخیر — وہ جو تصویر تہا بنی شمشیر
زیر پا اوسکے نقب پنہان ہے — وہ بہی گویا تنور طوفان ہے

اوسکو اوسجا سے پہر ہٹا دینا — ایک لحظہ وہان نہ دم لینا
موج زن ہوگا اوس سے آب کثیر — ڈوب جاینگے اوسمین وہ شریر

تم اوسی نقب مین اوتر جانا — دلمین اپنے نہ خوف کچھ کہانا
اسطرح سے اگر کروگے عمل — فتح ہوجائیگا یہ برج حمل

کرکے مضمون لوح ذہن نشین — جبکہ اوس تخت کے گیا وہ قرین
تہا جو مریخ نام جادوگر — مالک دروہی تہا بد اختر

لایا وہ پہر ایک جام شراب — بولا یون مکر سے وہ خانہ خراب
آپ یہ جام نوش فرمائین — شرط خدمت کو ہم بجا لائین

اسنے ہنسکر دیا یہ اوسکو جواب — یون نہین لونگا مین یہ جام شراب
لوح اسکے عوض مین مجھسے لو — شوق سے پہر مجھے یہ ساغر دو

سنکے یہ بات خوش ہوا وہ شریر — سمجھا دلمین کیا اب اسکو اسیر
اوس جفاجو کی جو اجل آئی — گم ہوئی ساری عقل و دانائی

لوح لینے کو آیا اسکے پاس — ماری تلوار اسنے بے وسواس
ایک ہی وار مین ہلاک کیا — سینۂ ساحری کو چاک کیا

ہوگیا قتل جبکہ وہ جلاد — غیظ مین آیا ہر ستم ایجاد
میان سے لیکے تیغ او خنجر — دوڑا اسکی طرف ہر اک خودسر

بزدلون نے جب اسکو گہیر لیا — پہر تو اس شیر نے بہی حملہ کیا
اسکی جرات کو کچھ کیا تحریر — شیر تہا آپ تیغ برق نظیر

جا پڑا جسطرف اولٹ دی صف — ہوئی پیوند خاک ساری صف
دیا خالی کسی کا روکا وار — کسی ساحر کی چہین لی تلوار

جس ستمگار نے اوٹہایا ہاتہ — پہر سلامت رہا نہ اوسکا ہاتہ
بہاگا آخر ہر ایک کہا کے شکست — جب ہوئی سربلند ساری پست

جسجگہہ تہی طلائی وہ تصویر — پہونچا اوسکے قرین بصد تدبیر
اوسجگہہ سے جو اوسکو سرکایا — صاف منہ نقب کا نظر آیا

دفعتہً اسقدر بہا پانی — ہوگیا سب وہ تختہ طوفانی
برج آیا نظر مثال حباب — سب مکانات ہوگئے تالاب

پہر اوسی نقب مین کود پڑا — نظر آیا وہان یہ اک صحرا
جبکہ برج حمل ہوا تاراج — اوسدم اسکا ہوا درست مزاج

لوح پہر اب نظر جو اسکی پڑی — اوس سے ظاہر ہوئی یہ خوشخبری
فتح اوس برج کی مبارک ہو — دوسرے برج کی چلاکے فکر کرو

جانا مہ لقا کا برج دوم ثور مین اور لڑنا ساحرون سے اور فتح کرنا اوسکا

ساغر آفتاب لا ساقی — برج مینا مجھے دکہا ساقی
رایت فتح میرا چمکا دے — مغربی تیغ چاہتا ہون ہلے

ثور مین آفتاب آتا ہے — دیکہیے کیا اثر دکہاتا ہے
ایک دو جام ساقیا لی لون — پہر مین کیفیت اوسکی سب لکہون

جانا مہ لقا کا برج اول حمل مین اور فتح کرنا اوس کا

نیک ساعت ہی ساقیا دے جام | جس سے بگڑی ہوئی بنین سب کام
کر چکا یا تراب ہین کب سے | منتظر بیٹھا ہون تا شب سے

اپنی محو ہوش کو تو رخصت دے | چند دن کے لیے اجازت دے
پھر کیطرح طی کرون منزل | ہو مجھے فتح کا شرف حاصل

عشق مین اک کمان ابرو کے | کھینچ ڈالے ہین سکڑون چلے
دیکھتا ہون مہو کلونکی زکات | اولٹی سیفی سے کم نہین بابت

چال سے اب مٹاؤن نقش طلسم | ضرب یکر لگاون الیاسم
پڑی برج حمل مین جس سے خلل | کبھی خالی نہ جائیگا یہ عمل

نہ رہے کوئی کسر پھر باقی | پھر دون نقش طلسم السیاقی
لوح جسوقت اسکے ہاتہ آئی | طبع برج حمل پہ لہرائی

فال لی اوس سے جبکہ بہر سفر | اوسمین نکلا کہ ای خجستہ سیر
سامنے جاؤ کہکے بسم اللہ | ہے طلسمات کی یہ سیدہی راہ

پہلے تمکو ملیگا برج حمل | سارے برجون مین ہے وہی اول
ہو روان شوق سے کہ نصرت ہے | اب نہ ٹھہر کہ نیک ساعت ہے

ہوئی اس بات سے جب آگاہی | اوسی جانب کو یہ ہوا راہی
طی کیے اسنے جب کئی صحرا | دور سے برج وہ نظر آیا

رفتہ رفتہ گیا جو اوسکے قریب | دیکھی شکل اوسکی کچھ عجیب و غریب
سر لگے ہین گیدہ و شیر سوئر کے | منہ سے اونکے نکلتے ہین شعلے

پھیل جاتی ہے آگ کی چادر | قطرۂ خون ہر اک ہے شکل شرر
منہ سے باہر ہر ایک کی ہے زبان | ساحری پر کیے ہین سر قربان

جبکہ اوس مین چلے گیا اندر | وان یہ سامان اسکو آیا نظر



تخت بچھا ہے ایک شاہانہ | جسکا تخت پری ہے دیوانہ
کہال کا فرش و سپہ سارا ہے | بوی کفر اوس سے آشکارا ہے

بیٹھی ہے اوسپہ اک مسن عورت | ہے وہ بد شکل اور بد ہیبت
آتے جاتے ہین سب غریب امیر | دست بستہ کھڑے ہوئے ہین وزیر

جسم پر اونکے سقدر ہین بال | کہنی بیٹھی ہے کہ سب وہ بنے ہین کہال
سر پہ و سینگ بہی خمیدہ ہین | کچھ جوان کتنے سن رسیدہ ہین

قد آدم طلائی اک تصویر | ہاتہ مین اوسکی مغربی شمشیر
تخت کے رو برو کھڑی ہے وہ | اور جواہر سے سب جڑی ہے وہ

ہین قرینے سے کرسیان زر | اوپہ بیٹھے ہین کچھ پری پیکر
اہل انشا و ہانیہ کتنے ہین | کچھ حساب و کتاب لکھتے ہین

تیرا اسوقت کسطرح تہا خیال / فتح یون ہو طلسم ہے یہ محال
جبکہ دل نے یہ مجھکو سمجھایا / پہر تو میرے بہی ذہن مین آیا
سوچتی تہی سمجھی نہ کوئی راہ / شوق دیدار مین تہا حال تباہ
آج باری جو بن پڑی نا سیر / آئی تم تک مین اے قمر تنویر
دلمین اپنے نہ کچھہ ہراسان ہو / دوست اپنا سمجھے اب مجھکو
لوح تم مجھسے اوس طلسم کی لو / شوق سے جا کے اوسکو فتح کرو
دیکہو اے گل میری محبت کو / اور کرو دہیان اس مروت کو
باپ کو میرے گر خبر ہو جاے / آفت اک میری جان پر ہو جاے
رہنا اس لوح سے بہت ہشیار / غفلت اسمین نہو تمہین زنہار
اونکے دم مین پر نہ آجانا / جعلسازونسے جل نہ کہا جانا
ہے یہی ہردم تمہارے آئیگی کام / دفع ہونگے اسی سے سب آلام
لوح سے جو کہ بات پیدا ہو / جاننا نقش سنگ کا اوسکو
کہے دیتی ہون سب طلسم کا حال / رہے اسکا تمہین ضرور خیال
پر نہین مین وہ برج سب اکہا / فاصلہ ہے ہر اک سے کوسونکا
کہ نہ دونگا کبہی دغا تمکو / نہ کبہی بہول جاؤنگا تمکو
بہیجنا خط شوق بہی ایماہ / ہو نہ مسدود دوستی کی راہ
جان و دل سے ہے سب مجھے منظور / کہو جو کچھہ مین وہ کرون مسطور
ہر بشر اونکو نام دیتا ہے / بلکہ نفرین خدا بہی کرتا ہے
تمنو کرتی ہو مجھسے وہ نیکی / کہ نہ کرتا جہان مین کوئی
نہین اصلا دغا مرا پیشہ / تمکو ناحق ہے مجھسے اندیشہ
ہو گئے دونون ہم بغل اکبار / یہہ ادہر صدقے اور اودہر وہ نثار
خوف ہے اپنے باپ کا مجھکو / حال اسکا کہین نہ ظاہر ہو
کہا اوسنے ہو خدا حافظ / بولا یہ رب کبریا حافظ

کوئی تدبیر بن نہ آئیگی / مفت مین اوسکی جان جائیگی
کچھہ تو شرم و حیا تہی دامنگیر / کچھہ تہی خوف پدر سے غم مین اسیر
دل کی ہاتہو تمہین جب ہوئی بیتاب / کر دیا ترک اپنے جو تہا حجاب
اسلیے آئی ہون یہان واللہ / کہ تمہاری شریک ہون ایماہ
ہو جو فتح طلسم مد نظر / جو کہو نہین عمل کرو اوسپر
جان پر کہیل کر مین دیتی ہون / آفتین اپنے سر پہ لیتی ہون
ہے نہ بر گونہ کا جسمین نشان / اوسکو برباد کرتی ہون ایجان
خیر جو ہو گا شر اوٹہالونگی / جان تمپر نثار کر دونگی
اسکے لینے کو آئینگے ساحر / باتین کیا کیا بنائینگے ساحر
یاد رکہو جو اسکو کہو بیٹہے / جان سے اپنے ہاتہ دہو بیٹہے
کام کرنا نہ اسکے بن دیکہے / ورنہ لاکہون کہین اوٹہاؤ گے
بس اوسیطرح سے عمل کرنا / نہ کسیطرح کا خلل کرنا
برج بارہ ہین اے گل خندان / ساحرونکا ہے اختیار وہان
لوح حاضر ہے شوق سے اب لو / لیکن اس بات کا نوشتہ دو
نہین خواہان مین تمسے صلت کی / ہون طلبگار چشم الفت کی
سنکے اوس شک حور کی گفتار / بولا اسطرح وہ قمر رخسار
اے پری رو وہ اور ہین انسان / جو فراموش کرتے ہین احسان
ابہی مجھسے نہین ہو تم آگاہ / میرا شیوا نہین ہے یہ ایماہ
واقعی تمکو مجھسے الفت ہے / حد سے بہی بڑہ کے کچھہ محبت ہے
سنکے یہ بات خوش ہوئی وہ پری / کی تامل وہ لوح اسکو دی
بعد اکدم کے وہ پری بیکل / بولی اسطرح اس سے رو رو کر
اب تو جاتی ہین اے مہ عالم / زیست گر ہے تو پہر ملینگے ہم
گئی یہہ کہکے وہ قمر طلعت / ہو گئی سکے دلکو اک وحشت

آتی ہیں حال میں ضرور تری
السی نادانکو جا کے دیوے فقری

مرنے والو نکی ہے یہی صورت
سچ ہے یا نچی خدا کی ہے قدرت

شاہ کے کس طرف کروں سجدے
تم ہو کہ دیر سے چاہتے والے

ٹھنڈے ٹھنڈے ہی یہاں سے جاؤ
منہ گریباں میں اپنا دھو آؤ

توبہ کتنی بری طبیعت ہے
اچھی الفت سے ہی چاہت ہے

جسکو دیکھا اوسی پہ مرنے لگے
جان و دل تک نثار کرنے لگے

دم محبت کا پھر نہ ہر جائی
مجھکو یہ بات کچھ نہ خوش آئی

تو جہاں جائیو انکو پیار کرو
کیا ہی شامت جو دل نثار کرو

کیونکر دشمن ہوں اپنی عزت کی
کروں الفت کسی سے شرکت کی

ملک میں سیر کو تم جو آئے ہو
سر پہ بار الم اوٹھائے ہو

بیخبر آگیا ہے اسکا پاس
بیخبر صرف ہوں مجھکو کسکا پاس

ہے نہیں شاہ طلسم کی دہشت
تو نہیں کچھ دلمیں آیا آئی ادہر

رکھ دلمیں نہ عاشقی کی امنگ
تیغ ساحر سے ہوگے تم چہ رنگ

آنکھ سر پہ جبیں سے کرتی ہے
ہر جگہ پر اجل ٹپکی پڑتی ہے

شیفتہ ہو جہاں کی بیچ کا یہ چھوڑو
اس راہ سے اپنا منہ موڑو

عزم فتح طلسم کا ہے اگر
ڈھنگ تمہارے یہ نہیں بہتر

شعبدے ہیں یہاں ہزاروں السحر
اچھی صورت کو آپ سمجھے ہیں

گر نہ مانو گے زک اٹھاؤ گے
زندگی بھر نہ گھر کو جاؤ گے

سمجھے ہیں اسکو نہیں ہے یہ وفا
سیکھے بلبل سے جا کے خوش نوا

جب سنی اوس نے یہ کی گفتار
دل سے بولا بلا کی ہے طرار

کہا اوس نے کہ اے متعالم
کیا تمہیں ہیں جو اب کا ہم

ایسی باتیں جو لب پہ لاتی ہو
اولٹی سیدھی ہمیں سناتی ہو

کچھ تمہارا نہیں ہے اس میں قصور
دولت حسن سے ہو تم مغرور

نہیں نخوت بھی اتنی اچھی ہے
چاندنی چار دنکی ہوتی ہے

عشق سے وہ بلا کے درمان
نہیں بنتا ہے آپ میں انسان

ابھی واقف نہیں ہو خوش اوقات
رہتی ہو گھر میں چین سے دن رات

کیا ہی پہل ہے نخل الفت کا
ہے طریقہ یہی مروت کا

تم نے جیسا بیان کیا اماں
آفریں آفریں جزاک اللہ

شاہ وہ آ ہیں گفتگو سنکر
آچکا تھا جو اسکا دل لب پر

بہت اوس دم وہ حور گھبرائی
یہ سخن وہ زبان پر لائی

اسقدر تم خفا نہو صاحب
ہمسے احوال اب سنو صاحب

لائی تشریف اس جگہ جو حضور
جا بجا بنئے یہ سنا مذکور

آیا ہے ایسا یاں خیال سحر
حسن میں ہے وہ رشک شمس و قمر

پر وہ اک دوست یہ شیدا ہے
قصد فتح طلسم رکھتا ہے

اوسکی معشوق کی ہے خاطر سے
ہے اسی خاک میں وہ سرو سہی

سنکے شہرا تمہاری خوبی کا
ہو گیا شوق دید حد سے سوا

جب سنا غم کا تمہارے حال
ہو گئی مبتلائے رنج و ملال

مجکو اسوقت یہ خیال ہوا
بابا اس بات کا ملال ہوا

کس مشقت سے یہ بنا ہے طلسم
فی الحقیقت بہت بنا ہے طلسم

گر مٹایا اسے غضب ہوگا
باپ کو میرے کیا تعب ہوگا

عیش و راحت کا اب زمانہ آیا
کس طرف سے یہ جنگجو آیا

پہلے جا کر اوسے میں سمجھاؤں
ہے وہ گمراہ راہ پر لاؤں

گر نہ مانیگا تو کرونگی اسیر
اس سے بہتر نہیں کوئی تدبیر

دل سے بیٹھے جو مشورہ یہ کیا
اوسنے برعکس یوں جواب دیا

کوئی معشوق سے یہ کرتا ہے
یوں کوئی دم کسیکا بھرتا ہے

گر نہ الفت کی نام کو بدنام
بلکہ اسوقت آتیرا اوسکی کام

اب کرے تکیہ جو خدا کی قسمت پر — سوی صحرا انکا گیا پیہ قہر
نہ لگا پر کہیں پتا اوسکا — نہ کسی سے نشان سنا اوسکا
کسی صحرا میں ایک شب قمر — سو گیا اس الم میں رو رو کر
بحر وی پر تہا جو ترا اختر — اس سبب سے تجہے رہا چکر
جو نحوست تہی شب ہو گئی سر — اب ہوا اس الم سے تو بے خبر
تجہ کو لازم ہے جو تیرا مطلب دل — فضل خالق سے ہوگا وہ حاصل
پہر جس وقت صبح کے آثار

پر تو ان اسکی جستجو میں پھرا — یہاں والی ہزاروں ہی پھرے
ہو گیا غم سے اسکا ابتر حال — ہو گئی ایک دم کی زیست محال
خواب میں اک بزرگ کو دیکہا — اسطرح اس سے وہ ہوا گویا
آج بدلی ہے مشتری تیری — رات دن ہو گی بہتری تیری
سنے تزدہ سحر کو اسنے یہ ماہ — سو ہی مغرب کہا نسی لینا راہ
سنکے یہ مژدہ اسکی آنکہہ کہلی — راستا وسا دم تہی وہ گہڑی باقی
او سی جانب وہان ہوا اکبار

پہونچنا مہ لقا کا شہر شاہ طلسم میں اور عاشق ہونا اوسپر دختر شاہ ذرکہ کا اور آنا اوسکی پاس اور لوح دینا اسکو درباب طلسم کی اسکے فتح طلسم کے

ساقیا مجکو دے وہ مے کا ایاغ — جس سے ہو پھر مرا افلاک تک دماغ
پھر وہ افلاک کا لکھوں احوال — فلک میں سب منجم و رمال
قرعہ پہینکوں جو طبع موزوں کا — اک نئی شکل اب سے ہو پیدا
بارہ برج فلک کا ہو طلسم یہاں — شکل اوسطرف جو ان جلد روان
سب اوسی کے ہیں بری تدبیر — وہ ہی اس امر میں میری مشیر
پہونچا یہ اوس بارگاہ — جسمیں بیتا تہا اوس طلسم کا شاہ
وہ طلسم اوسنے خود بنایا تہا — بارہ برج اوسنے نام پایا تہا
عقل نے اسکی جب کام کیا — اسنے اس شہر میں قیام کیا
ایسا اک شخص مجکو ملتا ہے — وہ تدبیر اسکی [illegible] اسے
ارحم الراحمین ہے تو

دینا پہر ہاتہ کر شراب مجہے — سو ہتہیں مضموں انتخاب مجہے جو
آج دل پر ہوں ایسی شراب ساماں — یاں بتائیں مجہے یاضی دان
اتنو مجہہ کو یہ دمن سمائی ہے — یہ طبیعت میں بات آئی ہے
اک ستمگر پری شمائل ہے — گہر مرا آفتاب منزل ہے
آخر الامر یہ بدرستی کے — گذرے ایام جب نحوست کے
تہا وہ دنیا میں ثانی شداد — دل میں آیا ونہی کیا تہا یہ ایجاد
تہی نہ اس بات کی جو اسکو خبر — فتح کیجیے طلسم وہ کیونکر
نکر میں اتا دن رہتا تہا — دل سے ہر دم یہ اپنے کہتا تہا
[illegible] ابہی بجا کرتا

ہے مسبب تجہے نام ہے
پہر تو مشکل نہ ہا[illegible]
تہا جو شاہ [illegible]
جسکا ایسا
باپ کے ڈر سے تہ



کہدی جو کچھ کہ گذری تہی روداد
لالہ رخ نی بہی جہک کی تسلیم
صدقہ تہا آپکی جوتیونکا
سنی درویش نی یہ جب تقریر
نہ کروا ای پری کلام ایسا
کر چکا جبکہ اسطرح سی بیان
رات بہر انکو میہمان رکہا
بعد تہوڑی دنونکی انکی وصل
جب ابٹنگر سو چکا اوس سے
جسجگہہ ٹہری تہی وہ تہی سپاہ
جب رہائی کا اوسکی پوچہا حال
سنکی حال اوسنی پہر کیا یہ بیان
اسی صدمہ سے ورنہ روز بروز
ختم ہوا اللہ تمہہ یہ جرات ہے
تین دن خوب ناچ رنگ رہا
نہ بہلتا تہا دل کسی صورت
شاہ زادین سی ہوئی یہ رخصت

سنکی احوال ہوگیا وہ شاد
چومے اوسکے قدم بصد تکریم
کہ ہوئی امن عند السحر بین رہا
ہوا راضی بہت شہ با توقیر
تمہپہ خالق نی اپنا فضل کیا
انکی دعوت کا وہ کیا سامان
مہرسی اپنی شادمان رکہا
ہوئی زرین حصار مین داخل
کہہ دیا حال بر ملا اوس سے
اوسنکی اپنی کیے سے آیا
مہ لقا نی کہا وہ سارا حال
مین ہونگی آپکا احسان
کرتا دنیا سی ایک روز سفر
ساہم ورستم کی کیا حقیقت ہے
نرہا یاد کچہہ غم فردا
دردہجر صنم کی تہی شدت
جبر سے اوسنے بہی کیا رخصت

انتہا سی زیادہ کی تحسین
بولی ہمبین مجہہ کنیز حضور
ورنہ رہتی یونہین اسیر بلا
بولا سر کو لگا کی چہاتی سی
نہین اتنی مجال انسانکو
دیکہنی مین کبہی نہ آیا تہا
صبحکو دونون یہ قمر طلعت
ایک جا لالہ رخ کو ٹہرا کر
آمد لالہ رخ کی سنکی خبر
آکے شکیبال مین سیر اوسکے
قید سی جسطرح چہڑایا تہا
بات وہ میرے سات کی تمنی
ہی مناسب مجہے یہی اس آن
الغرض خوب اسنی مدحت کی
مہ لقا کی مگر یہ حالت تہی
دوسری شرط تہی جو پیش نظر
تہا جو اس امر مین بہت حیران

بولا خالق رہی ہمیشہ معین
وای قسمت رہی نہ بیٹا پسر
ہوتی میری مخلصی اصلا
تم زیادہ ہو میری بیٹی سے
کر سکے کچہ خدا کی ہے مرضی
کہانا ایسا کبہی کہایا تہا
ہو کی رخصت چلی بصد عجلت
گیا سلطان کی پاس گل تر
ہوگیا شاد شاد وہ مضطر
لایا گہر مین وہ شہریار اوسکو
جس مصیبت مین اسکو پایا تہا
بخدا رکہہ لی زندگی تمنی
کرون قدمونپہ جانکو قربان
اک تکلف سی اسکی دعوت کی
وہی صدمہ تہا وہی وحشت تہی
شاق اوسکو قیام تہا ازبس
بارہ برجونکا ہی طلسم کہان

کرے تائید خدا کی رحمت پر
نہ لگا پر کہیں پتہ اوسکا
کسی صحرا میں ایک شب تھا قمر
بحروی پر تھا جو ترا اختر
جو نحوست تھی شب ہو گئی دور
بخدا ہی جو تیرا مطلب دل
ہوئی جس وقت صبح کے آثار

سوی صحرا نکل گیا یہ قمر
نہ کسی سے نشان سنا اوسکا
سو گیا اس الم میں رو رو کر
اس سبب سے تجھے رہا چکر
اب نہ ہو اس الم سے تو رنجور
فضل خالق سے ہوگا وہ حاصل
اٹھ کے دیکھا

ہر طرف اسکی جستجو میں پھرا
ہو گیا غم سے اسکا ابتر حال
خواب میں اک بزرگ کو دیکھا
آج بدلی ہے مشتری تیری

جہاں ڈالی ہزار دن ہی سحر
ہو گئی ایک دم کی بیت مجال
اسطرح اس سے وہ ہوا گویا
رات دن ہوگی بہتری تیری
غرض یہاں سے لیا
گم

انتخاب مجموعہ

ہونا او سپہر دختر شاہ زرکوہ کا اور

ساقیا مجکو دے وہ سحر کا ایاغ
پھر شہ افلاک کا لکھوں احوال
قرعہ پھینکوں جو طبع موزوں کا
بارہ برجوں کا ہے طلسم جہاں
سب اسی سے ہیں پہر شہر کی تدبیر
پھر بنایا ہے اوس بادشہ ناگاہ
یہ طلسم اوسنے خود بنایا تھا
عقل نے اسکی جب کام کیا
ایسا اک شخص مجکو ملتا ہے
ارحم الراحمین ہے رب قدیر
ہے مسبب جو نام پاک اوسکا
پھر تو مشکل نہ پیش آئی کبھی
تھا جو شاہ طلسم ہفت اختر
جسکا ایسا تھا اوسکو الفت کا
باپ کے ڈر سے تھی مگر ناچار

جس سے ہو مجکو
رنگ سب
اک نئی شکل اس سے ہو
شکل ہے او سطرف ہوں جلوہ گر
وہی اس امر میں میری مشیر
جسمیں رہتا تھا اور طلسم کا شاہ
بارہ برج اوسنے نام پایا تھا
اسنے اس شہر
نہ وہ تدبیر اسکی بتلاسے
تھا جو اس غم سے بہت دلگیر
کر دیا اوسنے اک سبب پیدا
دیکھی سختی نہ عمر بھر کوئی
ایک دختر تھی اوسکی رشک قمر
ذوق رہتا تھا اچھی صورت کا
جا نہ سکتی تھی وہ پی دیدار

الہی
آخر اسکی دعا ہو
نہ کرے جو اوسکو دل سے لبشر
بیکسوں کا ہے چارہ ساز وہی
مہر افروز نام تھا اوسکا
شہرۂ حسن مہ لقا سنکر
جب ہوئی شوق دید میں مضطر

و
اور اوٹھاتا ہے
حسن گویا غلام تھا اوسکا
ہوئی مشتاق دید وہ گل تر
نہ کیا پھر کچھ اوسنے خوف پدر



کہدی جو کچھ کہ گذری تہی روداد
لالہ رخ نے بہی جہک کے کی تسلیم
صدقہ تہا آپکی یہ جوتیونکا
سنی درویش نے یہ جب تقریر
نہ کرو ای پری کلام ایسا
کر چکا جبکہ اسطرح سے بیان
رات بہر انکو میہمان رکہا
بعد تہوڑی دنونکی الحاصل
جب بغلگیر ہو چکا اوس سے
جسجگہہ ٹہہری تہی وہ پتہ سہا
جب رہائی کا اوسکی پوچہا حال
سنکے حال اوسنے پہر کیا یہ بیان
اسی صدمہ سے ورنہ رو رو کر
ختم واللہ تمپہ جرأت ہے
تین دن خوب ناچ رنگ رہا
نہ بہلتا تہا دل کسی صورت
شاہ زرین سے ہو یہ رخصت

سنکے احوال ہوگیا وہ شاد
چومے اوسکے قدم بصد تکریم
کہ ہوئی اس عنا سے مین رہا
ہوا راضی بہت شہ با توقیر
تمپہ خالق نے اپنا فضل کیا
انکی دعوت کا وہ کیا ساماں
مہر سے اپنے شادماں رکہا
ہوئے زرین حصار مین داخل
کہدیا حال برملا اوس سے
اوسکے لینے کیواسطے آیا
مہ لقا نے کہا وہ سارا حال
مین ہونگا آپکا احسان
کرتا دنیا سے ایک روز سفر
سام و رستم کی کیا حقیقت ہے
نہ رہا یاد کچہہ غم فردا
درد ہجر صنم کی تہی شدت
ہجر سے اوسنے بہی کیا رخصت

انتہا سے زیادہ کی تحسین
بولی تمہین مجہہ کنیز حضور
ورنہ رہتی یونہین اسیر بلا
بولا سرکو لگا کے چہاتی سے
نہین اتنی مجال انسانکو
دیکہنے مین کبہی نہ آیا تہا
صبحکو دونون یہ قمر طلعت
آیا تہا لالہ رخ کو گہر لیکر
آمد لالہ رخ کی سنکے خبر
کرکے سنگہار مین سجا اوسکو
قید سے جسطرح چہوڑایا تہا
بات وہ میرے ساتہ کی تمنے
ہے مناسب مجہے یہی اس آن
الغرض خوب اسنے مدحت کی
مہ لقا کی مگر یہ حالت تہی
دوسری شرط تہی جو پیش نظر
تہا جو اس امر مین بہت حیران

بولا خالق رہے ہمیشہ معین
وای قسمت رہی مین اپنی دور
ہوتی میری نہ مخلصی اصلا
تم زیادہ ہو میری بیٹی سے
کر سکے کچہہ خدا کی ہے مرضی
کہانا ایسا کبہی کہایا تہا
ہو کے رخصت چلی بصد عجلت
گیا سلطان کے پاس گل تر
ہوگیا شاد شاد وہ مضطر
لایا گہر مین وہ شہریار اوسکو
جس مصیبت مین اسکو پایا تہا
بخدا رکہہ لی زندگی تمنے
کرون قدمونپہ جانکو قربان
اک تکلف سے اسکی دعوت کی
وہی صدمہ تہا وہی وحشت تہی
شاق اوسکو قیام تہا ازبسکہ
بارہ برجونکا ہے طلسم کہان



خوب وسدم تھا وشاد ہوا
کہ شگفتہ گل مراد ہوا

خوب اسکی بلائیں لیں سدم
شکر کے سجدے بھی کیے بہم

اسطرف تو ہوا تھا یہ ساماں
اور یہ ناہید کا تھا حال وہاں

کرتے تو کر دیا تھا سب ساماں
پر سراساں وہ رہتی تھی ہر آن

اسی اندیشہ میں وہ رہتی تھی
نہ کسی سے یہ حال کہتی تھی

دیکھا جس وقت اسنے ایسا رنگ
پہلے تو دلمیں سمجھ گئی وہ ڈھنگ

تھم گیا جو طلسم بے تاخیر
ہو گئے آج قتل دونوں شریر

تھا جہاں مہ لقا وہاں آئی
تحفہ کچھ نذر کے لیے لائی

ساتھ اپنے اوسے وہ لے آیا
لالہ رخ سے یہ کہکے ملوایا

اسنے احسان کیا ہے ہمپر بہت
ہمکو دیتی نہ یہہ اگر خنجر

بولی وہ یہ نہ آپ فرمائیں
نہ سخن یہ زبان پر لائیں

یہ احسان کرونگی کیا میں
خوبیاں آپکی ہیں وہ بسیار

[illegible] سنا یہ جب مذکور
ہوئی اوس وقت وہ بہت مسرور

[illegible] جشن میں ہوگئے مشغول

لالہ رخ بھی پھر اسکے پاس آئی
بولی اب میں نے مخلصی پائی

ہو گئے شاد جب صغیر و کبیر
لگے سب کرنے جشن کی تدبیر

تھے نہ اسکے درست ہوش و حواس
پڑی رہتی تھی منہ لپیٹے اداس

کہتی تھی دل سے کیا کیا یہ کام
دیکھیے کیا ہو اسکا اب انجام

مر چلے جسکے تھے وہ دونوں یاں
تھم گیا واں طلسم کا وہ مکاں

رہی تا دیر اوسکو فکر کمال
آ گیا پھر یہ اوسکے لیکن خیال

ہو گئی جب یہ بات ذہن نشین
واں سے راہی ہوئی وہ ماہ جبین

دیکھتے ہی اوسے وہ مہ تمثال
دوڑا خوش ہو کے بہر استقبال

وہی ناہید ہے یہ نیک صفات
ملی جسکے سبب سے تجکو نجات

قتل ہوتے نہ وہ شریر کبھی
دل کی دل ہی میں انکے رہ جاتی

ہیں وہ ناچیز میری اصل ہی کیا
نہ خجل کیجیے برائے خدا

بخدا وہ کیا حضور نے کام
تا قیامت رہیگا آپکا نام

ملی اوس سے دوبارہ وہ اوٹھکے
اوسکو بٹھلایا اپنی مسند پر

تصویر جشن صفحہ ۷۱ میں ہے

نظر آتا نہ تھا کوئی بھی ملول

خوب سو وقت اسکو سمجھا کر | مع تیر و کمان یا خنجر
ہو گئی اسکی جب حصول مراد | والنسیم راہی ہوا بخرمی و شاد

آنا مہ لقا کا پھر کے لالہ رخ کی پاس اور اوس سے حال کہنا اور ساحر کا قتل کرنا

الغرض لالہ رخ کی پاس آیا | سارا احوال اوس سے دہرایا
شب چیزیں ابھی اوسکو دکھلائیں | دیکھکر خوش ہوئی وہ ماہ جبین

بولی واللہ اے مہ انور | تمسا ثابت قدم نہیں ہے بشر
بولا اسطرح یہ کہا خوشخو | مجھکو شرمندہ پھر حق نکرو

اب سنو مجھسے بات مطلب کی | تا رہائی تمہاری ہو جلدی
وہ ستمگر جب آج یان آکے | زندہ پھر کر نہ اپنے گھر جائے

اسقدر تم پلانا اوسکو شراب | نہ رہے ہوش مین وہ خانہ خراب
آگے جو ہوگا مین سمجھ لونگا | تمکو تکلیف پھر نہ کچھ دونگا

سنکے یہ بات وہ ہوئی راضی | دو پہر رات جسگھڑی آئی
وقت آیا جو اوسکے آنیکا | ہوا سامان جان جانیکا

کرکے تیار بزم مینوشی | ایک کنٹر مین ڈالی بیہوشی
اس قمر کو بھی کرکے پوشیدہ | اوس پری نے بناؤ خوب کیا

اسطرف تو ہوئی تھی یہ تدبیر | تھا اودہر اس سے بیخبر وہ شریر
تنگدل مین بہت ستمگر تھا | روز کے ٹالنے سے مضطر تھا

آیا اوس شب وہ خوب کرکے نکھار | تا کہ مائل ہو کچھ دل دلدار
بھاری ٹوپی تو اوسکے سر پر تھی | اور پوشاک ساری پر زر تھی

اوڑھے تھا سبز گاچ کا رومال | گوٹ پر اوسکے موتیونکا جال
زرد اطلس کا پائجامہ تھا | پاینچون مین بھی گوٹہ ٹہا تھا

نور تن یون سیاہ بازو پر | جلوہ گر جیسے شب کو ہون اختر
دست و پا مین بھی تھی برنگ حنا | جسم کا رنگ مثل شب کالا

زرد آنکھیں تھیں تیلیان نیلی | سرخ سب دانت ناک بھی چپٹی
تیل کڑوا لگا تھا بالون مین | نیلے چھٹے پڑے تھے گالون مین

سامنے آیا جب با صد ہیبت | جل گئی دیکھکر وہ مہ طلعت
ہنسکے بولی کہ خوب تم آیا | ہوا جیسے کنہیا کا ہی لونڈا

بیٹھا آکر وہ اوس پری کے پاس | یون لگا کہنے اوس سے ہو بیحواس
جان جان اب نہ مجھکو ترساؤ | آؤ میرے گلے سے لگ جاؤ

بولی وہ ناز سے کہ ٹھہرو ذرا | کر لو کچھ شغل بادہ خواری کا
لوگ سب دیکھتے ہیں اب بدذات | ہول کیا ہے ابھی چڑھی ہے رات

تھا جو اوس گل کا اور ہی مطلب | کہکے یہ کی وہی شراب طلب
جسمین ڈالی تھی اوسنے بیہوشی | ایک مہ پارہ جا کے لے آئی

ہاتھ سے اپنے بھر کے اک ساغر | بولی اسطرح وہ پری پیکر
ہے یہ جام مراد میری جان | پی مرے ہاتھ سے ترے قربان

وہ ستمگر یہ سنکے پھول گیا | ساری ہشیاری اپنی بھول گیا
فرط شادی سے یہ ہوا بیتاب | پی لیا دفعتاً وہ جام شراب

پی چھری عشق مین حلال ہوا | پیتے ہی اوسکے غیر حال ہوا
سر و پا کا رہا نہ مطلق ہوش | ہوا خواب اجل سے وہ خاموش

مہ لقا نے یہ رنگ جب دیکھا | آیا پاس اوسکے بنکے پیک قضا

تصویر قتل کرنا مہ لقا کا ساحر کو صفحہ ۹۶ مین ہے

اسجگہ پر ہی ایک حوض بلور — کرنا دم تم پڑھکی اوسپہ سورۂ نور
کود پڑنا تم اوسمین بے وسواس — ایک ذرہ نہ کرنا خوف و ہراس
چار دیوار ہی ہیں زبرجد کی — اور زمرد کی عمدہ بارہ دری
قاعدہ ہی یہ اوسکا اے گلِ تر — جسکہ جاتا ہی کوئی غیر بشر
ساحر ہی سامری وہ کہتا ہی — اثر اوسکی زبانمین ایسا ہی
دیکھیگا جب تمہین کوئی بد ذات — بے تامل کہیگا وہ ہی بات
جب سلامت تمہین وہ پائیگا — مرغ بسمل سا پھڑپھڑائیگا
جہت سی پنجرا اوتار لینا تم — کچھ نہ اوسکو جواب دینا تم
اسم اعظم کہو اسیطرح تو مجہے — جل سنگ عجب بتلادے
اگر اسمین کریگا کچھ انکار — جلکے ہوگا قفس مین وہ فی النار
غفلت اوس وقت اوسکی ہو گئی دور — آنکہ کہلتی ہی ہوگیا مسرور
بولی یہ سنکے وہ بت مغرور — آپ دلمین نہ اپنے ہوؤں رنجور
الغرض ہو کہین تا جلدی — ہو یہ مطلب یہ مدعا جلدی
خنجر کے قبضہ مین جو تھی — بے تردد اوسنی نکال کے دی
[illegible] حوض بلور — دم کیا اوسپہ پڑھکی سورۂ نور
[illegible] — خواب مین جو کہا تھا جسکا نشان
[illegible] — سامری ساحر کہا یہ ہیم
[illegible] — نکلنے اوس سے وہ ظالم
[illegible] — [illegible] کو جب سے نہ تھا
[illegible] — [illegible] جس جیب
[illegible]

پانی اوسکا یہ جوش کھائیگا — یہ کہ وہ جانب سمت جائیگا
ہوگی ایسے سکا تمین داخل — ہوگا حیران جسکو دیکھکی دل
جہت مین اوسکی قفس ہے آویزاں — اوسمین طائر ہی ایک خوش الحان
دیکھتے ہی اوسے وہ بد کردار — دفعتاً اپنی کھول کر منقار
گوش زد جسکے ہو گئی وہ صدا — دفعتاً ہو گیا وہ پتہر کا
حرز جان لوح ہوگی بازو پر — کچھ نہ ہوویگا تمکو اوس سے ضرر
یون کہیگا یہ انسی پھر جا تو — دیکھ پچھتائیگا نہ یہان آ تو
اوس قفس کو زمین پر رکہکر — کہنا اسطرح اوس سے اے گلِ تر
جب سنیگا وہ اسطرح کی قسم — ڈر سے اصلا نہ ماریگا کچھ دم
کر چکا یہ بیان وہ جب آن — ہوا اوسکی نگاہ سے پنہان
پھر تو ناہید کو بلا کر پاس — کہدیا سارا حال بے وسواس
یہ تو کار ثواب ہی واللہ — ہوئین دلسی شریک اپنی دیجاہ
کر چکی اس سی جبکہ یہ گفتار — نہ گیا خوف اوسنی کچھ زنہار
جبکہ حاصل ہوا دلی مطلب — ہو گئی دور ساری رنج و تعب
جب طلاطم مین آیا آب اوسکا — بے تامل تب اوسمین کود پڑا
گیا بارہ دری کے جب اندر — جہت مین پنجرا جڑاؤ آیا نظر
تہی جو وہ لوح اوسکی بازو پر — نہوا سحر کا ذرا بہی اثر
دیکھہ کہتا ہو مین طلسم نہ توڑ — اس ارادہ سے اپنی منہ کو موڑ
پھر یہ تقریر اوس سے اوس دم کی — ہی قسم تجکو اسم اعظم کی
اس قسم سے وہ ہو گیا ناچار — یون لگا کرنی اس سے وہ گفتار
اوسکی دلمین ہی پرزہ زر دوزی — لیٹی ہی اسجگہہ پر ایک پری
کر چکا جبکہ اسطرح سے کلام — ہو گیا اوسکو وہ اجل کا پیام
ہو گیا راکھ خود بخود جل کر — نہ قفس وہ رہا نہ بال و پر

کیجیے گا معاف میرا قصور
ایسی اسنے بجائی پھر سارنگ
جبکہ بیلو بجایا اور جنگلا
ان گتونکا بجانا کافی تھا
تھا جو منظور اس قمر کو بھی
ویسے یون چند دنمین سکھلایا
مطلب دل بیان فرماؤ
کہا اسنے کہ تم قسم کھاؤ
یہ جو خنجر گلے مین رہتا ہے
پوچھا گھبرا کے یون کہ اے خوش ذات
بولا یہ ماہرو سبب کیا ہے
بولی آنکھو مین اشک وہ بھر کر
شمس جادو ہے ایک جادوگر
یون کہا مجھکو دیکے یہ خنجر
نہ کسی سے یہ راز کہنا تم
آبداری کا کر دیا محتاج
پوچھا اسنے کہان وہ پتھر ہے
نہین آگاہ مین وہ کیسا ہے
جب اوس سنگ کا پتا پایا
آئی درویش کی ہدایت یاد
اوسکے پڑھتے ہی گئی غفلت
کیون تردد ہے ایسے تابان
نا یہ بکی کسیطرح انکار

بے ثمر اہوا گر ستار حضور
مثل آئینہ ہوگئے سب دنگ
دلمین غربت نے دونکو یاد آیا
دل ناہید ہوگیا شیدا
ہو مسخر کسیطرح یہ پری
بین کی فن مین وہ ہوئی یکتا
ہم سے کہتے ہوئے نہ شرماؤ
تا کبھی اپنے قول سے نہ پھرو
اسکا بتلاؤ تو سبب کیا ہے
آپ کیون مجھسے پوچھتے ہین بات
یہ نیا طور یان جو دیکھا ہے
اسکے کہنے مین جان کا ہے خطر
تند خو بد مزاج اور خودسر
نہ جدا اسکو کیجیو دم بھر
ہر گھڑی ہوشیار رہنا تم
ہے یہ تیغ گلی سے بدتر آج
مجھسے کہدو جہان وہ پتھر ہے
عقل سے یہ ثبوت ہوتا ہے
دلمین اپنے بہت یہ گھبرایا
انتہا سے زیادہ ہوگیا شاد
نہ رہا ہوش چھا گئی غفلت
لوح خنجر کے قبضہ مین ہے نہان
دیکھی تمکو اوسنے وہ بیتکرار

کرکے اوس ساحرہ سے یون گفتار
کی وہ لی آسمان تک زہرہ چلی
اوس گل تر نے خوب بجائی بہار
بولی یون ہاتھ باندھکر وہ حور
اوسکو شاگرد کر لیا اپنا
ایکدن اوس پری سے ہو کر شاد
گر زبان سے تمہاری سن پاؤن
سنکے یہ اوس پری نے کھائی قسم
سنکے یہ اوسکا رنگ زرد ہوا
اسمین کیا ہے حضور کا مطلب
رکھتی ہین سب کمر مین خنجر کو
پر بیان کرتی ہون بمجبوری
کر چکا یہ طلسم جب تیار
اسی خنجر سے ہے قضا میری
دیکھیو وہ عقلمند ایسا ہے
گر یہ سنگ عجیب کو چلائے
بولی جھوٹا مجھے نہ جانیے گا
ہوگا لابد کسی طلسم مین وہ
تھا یہ اس فکر مین بہت دلگیر
جوکہ درویش نے بتایا تھا
وہی درویش اسے نظر آیا
اوسکو ناہید سے طلب کرنا
باندھنا اوسکو اپنے بازو پر

لیکے بین اوسکی ہاتھ سے اکبار
لگی بایان بجانی رام کلی
سننے کی آفرین ہزار ہزار
مجھکو شاگرد اپنا کیجے حضور
باڑہ اوسکی کلائی مین باندھا
اسطرح سے کہا کہ یا اوستاد
اوسکو آنکھو سے بین بجاؤن
یون لگا کرنے یہ بیان اوسدم
بلکہ اندام سارا سرد ہوا
مجھکو بتلایئے تو اسکا سبب
کیون گلے مین تم اسکو ڈالی ہو
آپ سے اب مین قول ہار چکی
اوسنے اسکا مجھے کیا مختار
اور کسی سے نہین فنا میری
اوسنے یہ نقص اسمین رکھا ہے
کاہ کیطرح کوہ کو کاٹے
دل مین اپنے برا نہ مانیے گا
یا نہان ہوا ہے طلسم مین وہ
ہوگئی یاوری یہ جو تقدیر
جا کی تنہائی مین عمل وہ پڑھا
حال یہ اوسنے اسکو بتلایا
اوسکے اصلا نہ دلمین کچھ ڈر تھا
تا نہ پہونچے کسیطرح کا ضرر

کہو کیا تم پیام لائے ہو
کب کسی کا پیام لایا ہون
دیکھا اسکی ہمت کو اکبار
نہین بھاتی مجہے و فضولی بات
کتنا دیدہ دلیل ہے بخدا
اوسکو آزردہ جب بہت پایا
سنکے اس فن مین آپکی شہرت
بولی یہ سنکے وہ قمر رعنا
پر یہ تم پہلے مجکو بتلا دو
بخدا جسجگہ مین ادہر آیا
روبرو اوسکے ہے جو ایک شجر
اوسنے چیخ اپنی برگ برپا کی
دل سے اپنے یہ باتین کرنے لگا
چڑھ گیا مین شجر پہ گھبرا کر
جا پڑی اوسپہ جسجگہ میری نگاہ
لئیے اوسوقت کی ہے تدبیر
گر خطاوار ہون سزا دو تم
اپنے گہر آتنا ہے مجکو پاس
اور کوئی نہ یون چلا آئے
سیدھی کر آتو لوح کو جاکر
اسقدر اسکا ہاتہ تہا طیار
لوح سے اوسکی ہوگئی مسرور
کہا اسنے کہ اے گل رعنا

کس لیے میرے پاس آئے ہو
خود مین مشتاق ہو کے آیا ہون
یون لگی کرنے اس سے وہ گفتار
دیکھی زرک ایک روز ایسی بات
کہ چلے آئی سید ہر ک اسجا
یہ سخن وہ زبان پر لایا
دلکو اس درجہ ہوگئی رغبت
بس زیادہ نہ گائین اب ملار
اس جگہہ کسطرح سے آئے ہو
چرخ مین یہ مکان نظر آیا
پہر تفتیش در ان کا دم بہر
آئی آواز اک کہٹاکے کی
نہین دیکہا ہے گر سخت ایسا
لوح پتہ نگین اوسکی آئی نظر
صاف لکہا ہوا تہا یہ ایماہ
تہم گیا چرخ اوسکا بی تاخیر
قابل عفو ہون تو بخشو تم
ورنہ دیتی سزا انہین ایسی
شمس جادو خبر نہ سن پائے
دور ہو جاوے لسی خوف و خطر
وجد مین آگئے در و دیوار
اس سے بہی بہر مصر ہوئی وہ حور
آپکا حکم ہے بجا لانا

سنکے اسنے کہا کہ اے ناہید
سنکے یہ بات ہوگئی وہ دنگ
ہر گہڑی کچہ عجب فقرا ہے
کسقدر یاد تمکو گہاتین ہین
بات جو ہیح وہ بیان کرو
اے گل بوستان حسن و جمال
چہوڑ کر دیس کرکے طی صحرا
خیر آتا ہے جو سنائین گے
کہا اسنے کہ ایک بیابان
آگیا اوسگہڑی تو دلمین خیال
اوٹہگئی سوی نخل جسجگہ نگاہ
ہوگئی مجکو اور اک حیرت
کیا طلسمات کا یہ صحرا ہے
نقش ہے لوح سیہ پہ ایک تہا رقم
لوح معکوس جو کہ دکہلائی
اسطرح تہم تلک نہین تجا ہون
بولی یون سنکے وہ قمر اندام
کہکے یہ بولی ایک ساحرہ سے
ورنہ مجکو نہ زندہ چہوڑیگا
سنکے یہ ساحرہ ادہر کو گئی
اسطرح اسنے اوسکی کی تلف
ہین دیکہ کہا بجا ہو تم
ورنہ مجکو نہین ہے ایسا دخل

جہوٹ تمسے کہون تو ہے یہ بعید
دفعتًا رخ سے اوسکے اوڑگیا رنگ
پہلے کیا گفتگو تہی اب کیا ہے
فتنہ انگیز ساری باتین ہین
بند طراری کی زبان کرو
رکہتی ہین آپ بین ہین جو کمال
اس بری گت سے یہان تلک آیا
جو کہ سنکے ہو گے تم بتائین گے
لائی تقدیر میری مجکو یہان
پوچہیے تو کسی سے اسکا حال
آیا ایک قمری نظر پڑی ناگاہ
کیا کہون اوسگہڑی جو تہی مین وحشت
جو یہان خیر ہے وہ عنقا ہے
جہوٹ کہتا نہین خدا ہے علیم
بس ابہی یہ طلسم تہم جائے
نہین کہتا خلاف سچا ہون
فی الحقیقت کیا تہا ایسا کام
فکر اس باتکی بڑی ہے مجہے
جان پر میری قہر توڑیگا
مین اوس حور نے ادہر چہیڑی
داہ تیار کیا ہے ست شریف
اپنی صنعت زراد کہا و تم
فضل حق سے تمکو جیسا دو

جبکہ یوں حال کرچکا وہ بیان
رہی شب بھر اسیطرح صحبت
سنکے اوسنے کہا خدا کی قسم
جسجگہ کا بتا تھا اوسکو پتا
اوسکے بتونمیں اوسطرح وہ پری
اوس شجر سے اوترکے بیوسواس
منہ جو اوسکا کھلا تھا صورت غار
اوسنے اوسدم کیا نہ کچھ بھی ہراس
دیکھا دروازہ ایک اوسمیں روشن
شمس جادو کا قاصد آیا ہے
جب سنا حکم باریابی کا
تھی زمرد کی عمدہ اک کوٹھی
ساحرہ عورتیں جواہر پوش
جبکہ یہ رنگ وان نظر آیا
جلکے اس شمعمیں اسے کبھی

ہوگئی دلمیں پریشاں وہ ان
صبح ہوتی ہی ہوا رخصت
دل سے کوشش کرینگے ہم ہمراز
ایک مدت کے بعد وان پہنچا
پشت اوسکی جب شجر سے لگالی
آگیا فی الفور اوس طلسم کے پاس
اوس سے شعلے نکلتے تھے باہر
جا پڑا اوسکے منہ میں سو اس
اوسپہ حاضر تھے سیکڑوں دربان
کچھ زبانی پیام لایا ہے
بیتردد وہ اوس مکان میں گیا
جلوہ گر ساحرہ وہ اوسمیں تھی
بیٹھی تھیں اوسکے روبرو خاموش
دل میں اپنے یہ اوسنے ٹھہرایا
تا یہ ہوجاوے اپنی بھی ہمراز

مدعا جبکہ ہوگیا حاصل
مہ لقا کو پھر اوسنے بلوایا
اوس اسیر بلا سے یہ کہا
تھا قریب طلسم جو کہ شجر
چرخ کہتا تھا وہ مکان پہیر
دیکھا در اوسکا موتیوں سے ازر
ہوچکا تھا جو اسطرح سے یہ خبر
ایکدم بھر کے یہ مہ کامل
کہا اسطرح اونکے پاس آکر
ہوئی جسوقت یہ خبر اوسکو
ایسا آراستہ اوسے پایا
تو قیامت تھا اک بلا جیون
پاس زانو کے رکھی تھی آکے بین
اوسکو گانے بجانیکا ہے شوق
بیٹھا اس بات پر سر کہا کر سم

میکشی پر اسے کیا مائل
اوسے وہ حال سارا دکھلایا
ہوکے رخصت ہوا روانہ وہ
جا کے پاس اوسکی جڑ کے کھڑا ہوا
اوس عمل سے وہ تھم گیا اوسیدم
جا سکے اوسمیں نہیں مجال البشر
کہ یہی اس طلسم کا ہے در
ہوا اوسکے حصار میں داخل
کر دیا ہے بیخبر جاکر
بولی روشن کے نہ کوئی آئی دو
دیکھنے میں کہیں نہ تھا آیا
کمسنی اوسپہ قہر کا جوبن
لیے بیٹھی ہے بایاں ایک حسین
حد سے کچھ بڑھکے رکھتی ہے یہ ذوق
بولی سرخرو ہوکے وہ پری اسدم



نہ رہا وقت وہ گئی وہ بات ۔ غدر خواہی عبث ہے او بدذات
اوسکو رنجیدہ جب بہت پایا ۔ یہہ سخن وہ زبان پر لایا
واسطہ حضرت سلیمان کا ۔ واسطہ اپنے دین و ایمان کا
سن لو احوال اب نہ برہم ہو ۔ رحم لازم ہے غصہ دور کرو
پھیر کر منہ کو یوں وہ کہنے لگی ۔ تیرے دم میں نہیں میں آنے کی
سننے والی جہاں سے غائب ہو ۔ موت آجائے کہنے والی کو
چل ہٹ مجھ سے دور ہو نہ کر حجت ۔ مجھکو اب تجھ سے ہو گئی نفرت
آگ لگجائے تیری صورت کو ۔ پھاڑ میں ڈالوں ایسی الفت کو
چل سکے گا نہ اب ترا افترا ۔ نہ کبھی صاف ہوگا دل میرا
جب سنی اوس پری کی یہ گفتار ۔ زیست سے اپنی وہ ہوا بیزار
کچھ عجب لطف کا ہے یہ بھی مقام ۔ نہیں خالی ہے رمز سے یہ کلام
اوسکو ہوگا یہاں مزا حاصل ۔ ہوچکا ہوگا جسکا شیفتہ دل
گرچہ معشوق لاکھ کاذب ہو ۔ راستی کا گمان ہے عاشق کو
اپنا مرنا قبول کرتا ہے ۔ نہیں اوسکو ملول کرتا ہے
ہو گئی مجبور اوسنے آخر کار ۔ اسطرح اوس پری سے کی گفتار
پھر زر دشت سامری کی قسم ۔ گر سنو گی نہ حال تم اسدم
کاٹ ڈالونگا میں گلا اپنا ۔ خون گردن پہ آپکی ہوگا
سنسکے وہ یوں نہ باز آئی ۔ کیا بلا ہو گیا ہے سودائی
میری جوتی یہ بھی نہوگا خون ۔ نہیں لیے مر ہیں لاکھوں اہل جنون
دیکھ کہتی ہوں کہین نہ نادان ۔ کیا ہوا تیری عقل کو اس آن
نہیں کہتی ہیں وہ شمع و لسے راز ۔ خیر اسمیں ہے اس سے آ تو باز
میرے دل کو خیال اسکا ہے ۔ ہے اسوقت خوف آتا ہے
کہیں ایسا نہو غضب ہو جائے ۔ مرگ کا تیری یہ سبب ہو جائے
کہا اوسنے یہ مجکو ہے منظور ۔ پر گوارا نہیں ملال حضور
بولی وہ گر تمہیں اسپہ راضی ہو ۔ کیا تامل ہے لو بیان کرو

بتلانا ساحر کا موت اپنی اور جانا

ہم لقا کا طلسم میں واسطے اوسکے اور وہان سے آکر قتل کرنا ساحر کا

ساقیا آخر ہے پلا دے شراب ۔ زندگانی ہے اپنی نقش بر آب
ساغر عمر ہو چکا معمور ۔ عمر کے دینے میں کیجیو نہ قصور
شاق دل پہ ملال ہے یا رب ۔ دوش پر اپنے سر ہے بار اب
کہہ دوں نشہ میں آکے سارا حال ۔ رہے انجام کا نہ کچھ بھی خیال
مکر اون دونوں نے کیا ایسا ۔ اوسکو چارہ نہ پھر تباہی ہوا
بولا ناچار ہو کے وہ مکار ۔ سنئے اب آپ اے قمر رخسار
ہے یقین میری سمت آئی ہے ۔ دل میں جو اسطرح سمائی ہے
نہ سمجھیے گا میری بات خلاف ۔ کہے دیتا ہوں اب میں آپ سے صاف
سمت مغرب ہے دشت نافرمان ۔ اوسجگہہ پر طلسم کا ہے مکان
چرخ کھاتا ہے وہ لیل و نہار ۔ ساحرہ ایک اوسکی ہے مختار
نام اوس ساحرہ کا ہے یاسید ۔ میری شاگرد وہ نہیں ہے رشید
اوسکے ہیکل میں ایک ہے خنجر ۔ اوسکو کرتی نہیں جدا دم بھر
ہاں وہ خنجر کسیکو ہو جو حصول ۔ تو میں بیشبہہ اوس سے ہوں مقتول
بولی وہ کوئی شخص جائے اگر ۔ کسطرح اوس طلسم میں ہو گذر
بولا سنئے کہ یوں وہ بد اختر ۔ سامنے اوسکے ہے قدم کا شجر
اوسکے پتوں میں لوح مخفی ہے ۔ وہ زمرد نگار ساری ہے
پشت اوس لوح کی جو دکھلائے ۔ اوسکی تاثیر سے وہ تھم جائے
بے تکلف وہ رکھے اوسمیں قدم ۔ کوئی خوف و خطر نہیں اسدم

بولی شہزادی سے تھا مجکو
بیٹھتی تھی روبرو جو لال پری
کر لیا تھا جو مشورہ باہم
ہم جو کہتی تھی تم بگڑتی تھین
ٹھہری جو امتحان مین شکل ہے
کہا اوسنے کہ ہان بجا ہے جو
بولی اسطرح شاہزادی بھی
مجکو اس بات سے تھا کیا حاصل
میری پاپوش کو غرض کیا تھی
اسلیے مین نے آزمایا تھا
اوس ستمگر کو آگئی جو حیا
بولی وہ کیا بتاؤ تمکین ابتک
کیا کرون اسکا حال مین کیونکر
سنکے اوسکے جواب مین یہ کہا
گر اسیری کا کچھ خیال کرو
ہے یہ وحشت کوئی لیجائے
دل تو جان وہ تم پہ قربان
بولی وہ سنکے کھل ہی جائیگا
آپکی عقل مین آئی یہ بات
سخت بگڑی ہے جسکی ساری بات
اوسکی آزردگی شہ رونے لگا
آپ کرتی ہین امتحان میرا
جسطرح چاہو امتحان کرو

جسکا دنیا پہ کچھ وجود نہو
دوست ظاہر مین تھی ستمگر کی
لالہ رخ اوس سے بولی یون یکدم
کیون مری جان اتنا اپناتی ہین
کسکی یہ جان کسکا یہ دل ہے
بخشدو مجھے بہت ہوا تقصیر
اوس شقی کو یہ طعنے دینے لگی
یہ تغافل دیکھتی تھی ترا دل
کہ مین اس امر مین مصر ہوتی
امتحان مین مگر نہ کچھ پایا
اوسنے دخت وزیر سے پوچھا
عقل سے آگے ہے دل حیران تک
آج یون مجھسے کہتی تھی یہ حور
ہے غلط سب بیان صاحب
دلمین اسکا اگر ملال کرو
داغ فرقت کا دلکو دیجائے
فی الحقیقت وہ بیدلی کرتی ہین
جو ہی دل مین بات نہ آئیگا
ہاتھ آئیگی اب ایسی گھات
آپنے کھوئی لیس ہماری بات
اسطرح اوس سے عذر کرنے لگا
نہ گیا اسطرف گمان میرا
یون نہ اپنی ہلاک جان کرو

کیا پھر اظہار مین اوسکی تقدیر
دلمین لیکن عدو سے تھی تدبیر
کیون ندامت سے سر جھکاؤ ہو
کوئی ثابت قدم نہین کہنا
مرنے والونکی اور صورت ہے
اوس ستمگار سے یہ اوسنے کہا
بس یہی مجھسے تجکو الفت تھی
تجھسا کاذب نہین زمانے مین
سنتی تھی جو کہ پیار کرتا ہے
تمام عشاق کو خراب کیا
اس معمہ کو جلد بتلادو
کوئی جانے کسیکی کیا جی کی
شمس جادو کا عشق کاذب ہے
دل سے واللہ شیفتہ ہین وہ
ہے عجب بات یہ طبیعت مین
دلکو ایسی جو گرا اذیت ہے
آپ جب چاہین امتحان کر لین
قول میرا وہ آزماتی تھی
چل گیا تھا مرا افسون اسپر
ہو گیا سن یہ بات وہ ششدر
سینہ ای شک زہرہ و لیلی
ہے اگر آپکو یہی منظور
ہو گی برہم یہ وہ پری بولی

ہم سے کہنا اگر نہین منظور
باتین یہ سنتی تھی جھکا کے سر
آنکھین نیچی کر وادھر دیکھو
تیری سر کی قسم نہین دیکھا
یون تو کہنے کو سبکو الفت ہے
خوب خجلت کا داغ مجکو دیا
بس یہی چاہ اور محبت تھی
طاق ہے بات کرنا نہین
جان اپنی نثار کرتا ہے
تیری باتون نے دل کباب کیا
ایک الجھن سی ہے میرے دلکو
میری محنت تمام مٹی کی
دل سے ہرگز نہین وہ راغب ہے
جان و مال سے فدا ہین وہ
رکھتی ہین تمکو وہ حفاظت مین
شب کو کسدرجہ عیش و عشرت ہے
اک سر مو نہو گا فرق آئین
اسلیے باتین یون بناتی تھی
راہ پر آچلی تھی یہ گل تر
پہلے تو حیف ہوا وہ سر ہین کر
تھی نہ اسکی مجھے خبر اصلا
اب مین کرتا ہون عرض خوبی
اب نہین ہے مجھے غرض اسکی

اوسنے اوسکو چھپا دیا جاکر | بیٹھی اپنی جگہہ پہ خود آکر
آگیا اتنے میں دیو وہ بھی | تھا جو آمادہ ظلم پر موذی



ایک تکیے اژدہا پہ سوار | تیوریاں بھی چڑھا تہا ہر بار
تاج شاہانہ رکھے تہا سر پر | جسم میں بھی لباس تہا پرزر

بگڑی صورت کو وہ بنا ہوے | ٹیکا سیندور کا لگائے ہوے
آکے بیٹھا جو وہ زشت خصال | ڈالا غفلت کا اوسنے ہی جا

بولی کیوں آج تم کو دیر ہوئی | کیا طبیعت تمہاری سیر ہوئی
منتظر کب سے میں تمہاری تہی | فکر تہی دلکو بیقراری تہی

سنکے یہ بات خوش ہوا وہ شریر | نہ رہا آپ میں فرا وہ شریر
بولا تبلاؤ اے خجستہ صفات | نہیں آتی مری سمجھ میں بات

کیا سبب ہے جو ہے نگاہ کرم | ورنہ رہتی تہیں مجھسے تم برہم
بولی بتلاؤں کیا سبب اسکا | کیوں ہوا ہے تجھے عجب اسکا

آج جی میں مرے نہیں آیا | تو فریبی ہے اس سے گھبرایا
ہنسکے کہنے لگا وہ بد خصلت | نہیں یہ بات خالی از علت

صاف صاف اب اسے بیان کرو | کچھ بناوٹ نہ میری جان کرو
بولی وہ اسطرح کہ اے بدذات | ہے تری شادی ہے نکلی یہ بات

میں جو تجھسے دل لگاتی تہی | تو ہے کتنا یہ آزماتی تہی
جبکہ ثابت قدم تجھے پایا | آج دلمیں یہ مرے خیال آیا

اسقدر اس سے ناز ہے بیکار | ہو خلش جس سے یہ نہیں درکار
خوش ہو تو یہ مقام عشرت ہے | روز و شب دور جام و صلت ہے

مگر اب اتنی کاوش جان ہے | ملک سیرنگ کا تو سلطان ہے
دوست گر ہونگے دیو تو دشمن | نہیں کہتی خلاف میں یہ سخن

تو ہے منصف ہے خاک ہوں خرسند | گر تری دشمنوں کو ہو گزند
پھر تو نہیں ہیں اسیر سحر رہی | بلکہ مٹی ہوئی خراب مری

ہاں بتا دے جو اپنے تہا حال | ابھی تسکین ہو دور ہو یہ ملال
کروں منظور وصل ہو سو ہو | نہ ہے ایک بات کا بھی سرا

سنکے اوس رشک حور کی تقریر | یوں لگا کہنے اوسکو وہ شریر
موت میری نہیں ہے دنیا پر | بھیجو لعنت خیال بیجا پر

ناز سے بولی یوں وہ ماہ جبین | بی بتا بی مجھے نہو گا یقین
کہا اوسنے کہ اسمیں ضد نکرو | تو نہیں اللہ اسکو رہنے دو

ہے ضرر اس بیان سے مجکو | تم تو نہیں یا رو جان سے مجکو
اسمیں ہے تا نہ کچھ فساد اگر | میں چھپاتا نہ اے پری

دن جو گذرا ہے اور ہوئی ہے شام
اسطرف چند عورتیں باہم
ہو گئیں جمع اسقدر پریاں
اوٹھی کشتی سے وہ پری پیکر
بیچ میں لوچہ اوسکی پیکر کا
بڑھے ہر روز اپکا اقبال
پاس پہونچکے تھی کنول روشن
پاس بارہ دری کے جب پہونچا
اوسی بارہ دری میں پہر جاکر
مرتبہ اوسکی جسکا جیسا تہا
روشنی اسقدر تھی پہلی نگاہ
بزم کی اوسطرف وہ تیاری
تہا یقین لو لوٹھی جو صبح سحر
اسمیں تہیں گانیں جو خوش آواز
جتنی محفل تہی ہو گئی بیدم
اس ادا سے گہٹی بڑھی پری
کیا بیان ہو وہ طرز رقاصی
گاہ تیغ نگاہ چمکانا
جنبش ناز و ادا دکھاتی تھی
ناچ نے رنگ ایسا باندھا تہا
ئی آنکھ میں وا اپنے لال اہی

قید سے چھوٹی ہے یہ ماہ تمام
نکلی بارہ دری سے پھر اسدم
ہو گیا ایک اژدہام وہاں
بیٹھی آکر ادا سے پھر جو پری
تہیں جا بجا ہزاروں لقا
صورت ماہ سون وہ پامال
تہی عجب روشنی عجب جوبن
اوس جگہ پہ ٹہر گیا لوچا
ناز سے بیٹھی ایک مسند پر
بیٹھی وہ آکر اپنی اپنی جا
صاف بارہ دری تھی منزل ماہ
وہ مہ چرخ کی ضیا باری
اللہ گھڑیالی بہی بجا ہی گجر
آئیں لیلیکے سب وہ اپنے ساز
راگنی نے بھی کہا یاسم سم
راگنی بھی بلائیں لینے لگی
بجلی آنکھوں کو ند جاتی تھی
کبھی ابروئے اپنے بل لانا
بھاؤ در پردہ وہ بتاتی تھی
مست بیخود ہر ایک اوسجا تہا
عرض آہستہ لالہ رخ سے کی
ہو کے واقف جب اوسکی آنی سے

ہو گئی غائب اسمیں وہ عورت
تہی جو کشتی نشین وہ ماہ جبین
پہونچیں لیکر کہاریاں لوچا
ہے بیان شان کیا سواری کی
سب ٹہرنے سے تہی لعبت و ترتیب
پنجشاخی بھی تھی چاندی کی
اوسپہ جھرمٹ ہیں ماہ پاروں کے
رکھکے شانے پہ اک حسین کے ہاتھ
کچھ علیسین مصباح جبین آئین
ایسی جہان جلکسی ہوئی ان
صحن میں لا لئمیں روشن تہیں
صبح کیطرح تھی وہ شب پرنور
برگ گل پر پڑی تہی جو شبنم
گائی اک اپنی دہنیں ایسا خیال
تان ہر ایک آفت جان تہی
تہی جو اوسکی چال ہے رفتار
بیٹھ جانا کبھی نزاکت سے
طرز مستانہ گاہ دکھلانا
ناز سے اوسنے جب لیا توڑا
چل رہا تھا ادہر ساغر مل
نامہ بر وہ حضور آیا ہے
گئی وان اوٹھکے وہ بہانے سے

فاختہ کی جو رکہتی تھی صفت
دیکھکر اوسکو اوسکی بابین گئیں
آیا سارا جلوس پھر اوسجا
کر رہتی کہیں سواریکو
تہی کسیکی صدا یہ مثل نقیب
آگے آگے تھے اوس ارکے
چاند حلقے میں جیسے تارونکے
اوتری وہ رشک گل اداکے ساتھ
جھک کے آداب وہ بجا لائیں
نشا ہو جاے گر ہوا اوسکا بیان
تیل پانی کے تہے گلاس کہیں
تیرگی ہٹ گئی تہی سب کافور
اوسگھڑی اوسپہ تہا عجب عالم
در و دیوار کو بہی آگیا حال
روح ناہید اوسپہ قربان تہی
اوٹھکے وہ ناچنے لگی اکبار
روٹھی ہونا کبھی لطافت سے
ہو شہین گہ جھجک کے آجانا
رشتہ جان ہر ایک کا توڑا
پہونچا تہا تا العرش ناچ کا غل
اوسطرف کمرے مین بٹھایا ہے

تصویر مہ لقا و لالہ رخ صفحہ ۵۸ مین ہے



دیکھی جب اوسکی چاند سی صورت ❊ ہو گئی اوس پہ یک بیک حیرت
پوچھا اسنے بتاؤ کون ہو تم ❊ کیا مسافر ہو راہ کی ہو گم
نہ کسیکو خدا یہ دن دکھلائے ❊ کیا مصیبت پڑی ادہر کیونکر آئے
نہیں آتا یہاں کوئی انسان ❊ بخدا اسجگہ ہی وحشت جان
سنکے یہہ اسنے دیدیا نامہ ❊ اوسنے اوسکا لفافہ پڑہکے کہا
آپ وس بنگلہ مین کرین آرام ❊ کل جواب اسکا دیگی یہہ ناکام
ہوئی رخصت وہ کرکے یہ تقریر ❊ وہاں فروکش ہوا یہ مہر منیر
شام کو آئے وہ قمر اندام ❊ دیگئی اسکو ایک خوان طعام
منتظر وقت کی رہتی پری ❊ لالہ رخ جبکہ قید سی چھوٹی
تہا جو پاس اسکی نامہ درویش ❊ کہکے حال اوسنے کر دیا اوسکو پیش
پڑہ چکی خط تمام وہ جسدم ❊ یوں لگی کہنے وہ اسیر الم
دو گھڑی دن رہے سی جانا تم ❊ کل یہاں نامہ بر کو لانا تم
دوسری روز الغرض وہ پری ❊ حسب حکم اس قمر کی پاس گئی
جس گلستان مین لالہ رخ تہی اسیر ❊ لیگئی وان اسی وہ مہ تنویر
پر فضا اسقدر تہا وہ گلزار ❊ صد وسو دلسی ہو عروس بہار
حسن مین رشک آسمان تہی زمین ❊ پہول ہر ایک غیرت پروین
ایک بارہ دری تہی نایاب ❊ برجیان برج آسمان کا جواب
صحن مین اوسکی حوض ایسا تہا ❊ چشمہ آفتاب گویا تہا
ایک کمرے مین اسکو ٹہلا کر ❊ ڈالیاں لائی میوہ کی جاکر
بولی اس سے کہ نوش فرماؤ ❊ دلمین اپنے نہ کوئی شک لاؤ
آپکے کام کو مین جاتی ہوں ❊ انہیں پاؤں ابہی پہر آتی ہوں
ہو پری راہی وہ کرکے یہ گفتار ❊ وان اکیلا رہا یہ گلرخسار
دن جو تہوڑا تہا ہوگئی رات ❊ نظر آئی اسی عجب اک بات
فاختہ بیٹھی حوض پر آکر ❊ خاک پر لوٹی پر کو پہیلا کر
بنگئی پہر وہ اک مس عورت ❊ سر سے پا تک سیاہ بد صورت
ٹیکا سفید ورکا تہا ماتہی پر ❊ شکل تہی اوسکی خرس سے بدتر
سرخ آنکہین تمام زینت تہی زرد ❊ رخ پہ اپنی ملی تہی سحر کی گرد
سر پہ بدبخت کی ردا نیلی ❊ پہنی بو دار کہال کی کرتی
پڑہ لگی کچہ اوسنی حوض پر پہونکا ❊ دفعتہً پانی جوش مین آیا
ہوئی اوس حوض سے عیان کشتی ❊ آشکارا ہوئی نہان کشتی
جلوہ آرا تہی اک پری اوسپر ❊ حسن مین تہی وہ چاند سے بہتر
اسنے جسوقت دیکہی یہ صورت ❊ ہوگئی اسکی دلکو اک حیرت
سن چکا تہا جو پہلے اوسکا حال ❊ نہ گیا اور سمت اسکا خیال
دل سے اوسدم یہ اسنے کی تقریر ❊ ہے یہی لالہ رخ قمر تنویر

ایک نامہ بھی لکھدیا اوسکو — اور آگاہ یون کیا اوسکو
دل مین اسنے وزانہ ڈرنا تم — استراحت وہان پہ کرنا تم
لالہ رخ کی وزیر زادی ہے — بس وہی ایک دوست اوسکی ہے

یار دریا کے جبکہ جاوگے — ایک بنگلہ نفیس پاوگے
آئیگی وہان پہ ایک لال پری — نام اوسکا ہے خوشجمال پری
خط ہمارا اوسیکو دینا تم — کام اپنا اوسی سے لینا تم
جو کہوگے بجا وہ لائیگی — نہ اطاعت سی سر ہٹائیگی

لیجانا درویش کا مہ لقا کو ایک دریا پر اور روانہ کرنا طرف دشت نیرنگ کے جہان لالہ رخ صاحب تصویر اسیر تھی اور ملاقات ہونا اوس پری سے اور قتل کر کے ساحر کو چھوڑانا اور شاہ زرین سے ملانا جو اوسکی تصویر پر عاشق تھا اور شرط اول کا تمام ہونا

کشتی مے کو ساقیا لانا — مجھکو دریا کے پار ہی جانا
بیطرح غم نے مجھکو گھیرا ہی — زندگانی حباب سا ہی
کام ہوجائیگا اگر ایسا — شاہ دریا کا دونگا مین بڑا
ایسا اوس بحر مین تہا جوش و خروش — اوڑتی تہی جسکے ڈرسے طایر ہوش
موج اوسکی نہنگ آفت تہی — چادر آب اک قیامت تہی
آیا ساحل پہ جسگھڑی وہ فقیر — کیے دو نقش اوسجگہہ تحریر
نکلی پانی سی دفعتاً کشتی — بہہ کے وہ خود کنارے آ لگی
جب ادہر آنیکا ارادہ ہو — یونہین دریا مین ڈالنا اسکو
الغرض سیطرح سے سمجھا کر — جو سکھانا تہا خوب کھلا کر
دشت نیرنگ کیطرف لیجا — پار دریا کی جلد اسی پہونچا
اوسجگہہ ایکدم مین پہونچایا — جسطرف کا نشان پایا تہا
جب یہ ساحل سی تہوڑی دور گیا — نظر آیا اسے وہی بنگلا
ایک ساعت کی بہی دیر ہوئی — آگئی اوسجگہہ وہ لال پری

خار دیتا ہی خار صحرا کا — اب سفر مین کرونگا دریا کا
چاہتا ہون تری عنایت سے — پار ہو جاون بحر رحمت سے
دوسرے دن وہ زاہد خوشخو — ایک دریا پہ لیگیا اوسکو
ہر حباب اوسکا تہا فلک کا خم — چاہ بابل سے کم نتہا گرداب
مینڈہا اس قہر کا وہ چلتا تہا — دل ثور فلک وہ ہلتا تہا
خود ہی دریا مین نقش اک ڈالا — اثر اوسنے عجب کیا پیدا
دوسرا نقش اسے کیا تسلیم — اور اسطرح اسکو کی تفہیم
اسی صورت سے آئیگی کشتی — تمکو اس پار لائیگی کشتی
اس مسافر کو اسنے بٹھلایا — پھر یہ کشتی سے اوسنے فرمایا
تھی اطاعت مین اوسکی کیا کشتی — کہتے ہی ہوگئی ہوا کشتی
اوترا اوس پار جا کے یہ جس آن — ہوگئی وہ نگاہ سے پنہان
حلم درویش اسکو آیا یاد — اوسمین ٹھہرا یہ غیرت شمشاد

تصویر مہ لقا و لال پری صفحہ ۵۶ مین ہے

جسب دستور شست کو پہینکا ہوئی صید ایک ماہی دریا
پیٹ جسوقت اوسکا چاک کیا ایک صندوقچہ نکل آیا
دیکہہ اسکو دل نثار ہوا مثل ماہی مین بیقرار ہوا
اوس سے ہوتا ہی صاف یہ معلوم کہ اسیر بلا ہی وہ مغموم
کی ہی کوشش ہمینے حد سے سوا لیکن اوسکا نہین پتا ملتا
آٹہوین روز پنجشنبہ کو میلا کرنے لگا مین پنجشنبو
قسمین دیکہی پوچہتا ہون حال یونہین کتنے گذر گئے مہ و سال
سلطنت ترک کی اسی غم مین یہ فقیری بہی لی اسی غم مین
اک نظر یا اوسے دکہا دے کوئی یا مجہی اوسکا گہر بتادے کوئی
بولا یہ سالک رہ غربت آپکے دل کو دے خدا راحت
آپکے عشق کا بہی شہرا ہی ذکر یہ دور دور پہونچا ہی
مین بہی آیا تہا یان اسی خاطر تا ہون حال شبیہ سی ماہر
کہ خدا ہی مسبب الاسباب نکل آئیگی کوئی شکل جناب
کرکے تکیہ خدا کی رحمت پر کیجیے چندے اور صبر مگر
دشت گرد ایسی تہا وہ کیا موقف ایک جانب گیا وہ ناواقف
نہ کوئی یار اور نہ کوئی شفیق جز غم و درد تہا نہ کوئی رفیق
ایک دن ایک دشت مین آیا اوسجگہہ ایک کوہ کو پایا
چشمے پانی کی جابجا تہے رواں قدرت حق سے تہا عجب سامان
قلہ کوہ خوشنما دیکہا تختہ اک زعفران کا دیکہا
چہت گلابی تہی اور سنہری تہی در کہڑا وہ درخت تہا مثہو نیر
جا بجا فرش ایک مرگ چہالا تہا اوسپہ درویش ایک بیٹہا تہا
بند آنکہین تہین چشم دل روشن گل خندان تہا ذکر حق سے من
ودسنے خاطر سے اسکو بٹہلایا

تہی وہ مچہلی جیسی لطافت مین اور کئی ہاتہہ قد و قامت مین
اوسکو جب کہولا اسی قمر تنویر نظر آئی یہ برق وش تصویر
شعر دیکہا جو پشت پر تحریر ہوگیا اور غم کی مین تصویر
پر خدا جانے کسکی ہی تصویر اور کس جا ہی وہ بلا مین اسیر
جب ہوا ہر طرح سے مین ناچار کچہہ مری دلکو بہی نہ آیا قرار
جمع ہوتی ہین سیکڑون جو بشر وہی تصویر سبکو دکہلا کر
پر نہ بر آیا مدعا اب تک نہ مقدر رسا ہوا ابتک
کیا کہون مین حقیقت اب دلکی یہ تمنا ہی روز و شب دلکی
سن چکا جبکہ اوسکی یہ روداد اپنی افتاد اسکو آگئی یاد
مین بہی کرتا ہون اسکی کچہہ تدبیر اسقدر سوچنے لگا دلگیر
نہین کرتا ہون بے سبب وعدا اسمین مطلب مرا بہی کچہہ ہوگا
گو کہ ثابت ہوا نہ خوب احوال پر مجہی کچہہ نہین ہی اسکا ملال
جہان فرماوینگا سر دشت جبل جسکو اک لحظہ بہی ٹہرنا محل
اوسکو تسکین سطرح دیکر سوی صحرا نکل گیا وہ قمر
سارے بحر و خم کہن ہوے آبلے پانون مین سیکڑون پڑے چہالے
کتنے دن کرکے دشت پیمائی گل مطلوب دل کی بو پائی
سبزہ ایسا تہا اوسکے دامن مین لطف دیکہا نہ ایسا گلشن مین
دل جو اوسکی فضا پہ لہرایا چڑہ گیا اوسپہ پہ قمر سیما
بیچ مین اوسکی ایک بنگلا تہا ٹہی سرکی کہ جس سے چہایا تہا
چارون کونون پہ سرو بوٹے تہے فاختہ جن پہ جان کہوتے تہے
تاج سر پہ گلی مین تہی کفنی وضع محتاج کی تہی پر تہا غنی
جب کہلی اوسکی چشم نرگس فام جہک کے سنی کیا ادب سے سلام
اسطرح مسکرا کے فرمایا

تصویر مہ لقا و درویش صفحہ ۵۴ مین ہی

پہلی اوس سی بیان کیا احوال
پہر لگا کہنی یون بحزن و ملال
ہم تو جاتی ہین ملک زرین کو
تم اسی شہر مین قیام کرو

سال بھر میری منتظر رہنا
دلمین اپنی نہ رنج و غم سہنا
ہوئین شرطین اگر وہ مجہسی ادا
یاد رکہنا ضرور آؤن گا

گر یہ امید بر نہ آئے گی
پہر جمیت ادہر نہ لائے گی
جب گذر جائی وعدی کی مدت
گہر کو ہونا روانہ بی حجت

خدمت والدین مین جا کر
عرض کر دینا حال خستہ جگر
اپنی آقا کی جب سنی تقریر
روکی بولا کہ ای قمر تنویر

نہیں بہتر یہ کج ادائی ہی
دل پہ شاق آپکی جدائی ہی
گہر سی لائی ہو مجکو کر ہمراہ
چہوڑ جاؤ نہ اس جگہہ للہ

بولا یہ اسلح کہ ای غمخوار
تیری فرقت ہی مجکو بہی دشوار
پر یہی مصلحت ہی تجکو شخو
اسمین حجت کسیطرح نکرو

اوسکو سمجہا کی یون نہ گلہ خسا کی
ہوا راہی وہانسی آخر کار
شاہزادیکو جب یہ پہونچی خبر
یالسی تنہا گیا وہ رشک قمر

سنکے اوسکو بہت ملال ہوا
فرط غم سی تباہ حال ہوا
در پہ مونس کو اونسی بلوایا
حال سب پوچہکر یہ فرمایا

آئین جبتک اوہر وہ ذات شریف
تم رہو یہان نہو گی تجہہ پہ تکلیف
شاہزادیکی سنکی یہہ تقریر
غم سی تنہائی کی یہ تہا دلگیر

دلمین اوسدم بہت ہوا مسرور
حکم اوسکا بدل کیا منظور
جو کہ تہا خانہ باغ اوس گل کا
جا کی اوسنی وہان قیام کیا

پر یہ شہزادیکی ہوئی حالت
روز بڑہنے لگی تپ فرقت
نقل تصویر نکلے آخر کار
لگی کرنی بسر وہ لیل و نہار

بعد تہوڑے دنو نکلے ماہ لقا
شہر زرین حصار مین پہونچا
مقبرہ شوق شاہ کا تہا جہان
اوسجگہہ پر بہی یہہ گیا جس آن

تہا اوسی وزا اوسجگہہ میلا
ہر طرف مرد زن کا تہا ریلا
صحن مین تہا جو گنبد تابان
اوسی درویش کی تہی قبر وہان

چار سو لہلہا رہی تہے چمن
قدرت حق دکہا رہی تہی چمن
دیکہا گنبد مین ایک مرد فقیر
سرنگون ہی ملول و دلگیر

ایک تصویر رکہی زانو پر
دیکہتا ہی اوسی بدیدہ تر
پاس جا بیٹہا یہہ بہی کرکی سلام
کی نگہہ اوسنی بتخلق تمام



اوس سی تصویر کا جو پوچہا حال
روکی کہنی لگا وہ نیک خصال
اب نہ رہا ہی اک مکان میرا
ہی قیام ابتلک یہان میرا

سمجہا شوق شکار راہی تہا
یہی رہتا تہا شغل صبح و مسا
کہیلتا تہا وہان مین شکار
ناگہان ایک وزا ای غمخوار

فضل خالق سے جتنی شرطین ہین
عقد مین لگن جو تمکو لاؤنگا
اسمین ہوسکی نہین ذرا تقصیر
کوئی اک بات کا کرے جو عدا
مجکو سمجھو گی تم حقیر مدام
ایسی وصلت مجھے نہین منظور
سمجھو تو دل مین ہی جب خوش خو
پہر مین بدنامیون سے ڈرتا ہون
گریہ سنا کر گیا جانباز
سنی جسوقت اسکی یہ تقریر
رہی چپ تھوڑی دیر تک وہ صنم
اوس پری نے تو کچھ دیا نہ جواب
ہمکو اسوقت یہ ہوا اظہار
خیر تشریف اب تو لیجاؤ
جلد یان با مراد پھر آؤ
اوسکھڑی آپ سی گلا ہوگا
سنکے تقریر اوسکی یہ گل تر

اونکو جا کر ادا کرونگا مین
کیا مین اون سکو منہ دکھاؤنگا
تمنے تجویز کی ہی کیا تقصیر
اور وہ ہو سکو نہ اس سے وفا
جب خفا ہوگی یہ کروگی کلام
باز آؤنگا مین تا مقدور
تمسے الفت ہوتی گر مجکو
بخدا تمسے عہد کرتا ہون
تو نہین ہے مقام سوز و گداز
زرد غم سی ہوئی وہ مہ تنویر
آخر اوٹھا یہ کہکے وہ پر غم
ہوئی دخت وزیر بیتاب
آپ سچ مچ بڑی ہین غیرت دار
جو جو جی چاہی اور سنواؤ
اپنی دلبر کو عقد مین لاؤ
اوسکا اظہار برملا ہوگا
ہنسکے کہنے لگا بہت بہتر

اس سے مجبور ہون مین اے عہید
نہ خفا ہو وزیر زادی سے
تو تمھین اب جواب اسکا دو
اوسکو پہر کیا کہیگی سب خلقت
ہم نہ کرتی جو تیری جانبخشی
ہی جو دل مین تمھاری شک اسکا
سلطنت کو مین اپنی کرتی نثار
جبکہ شرطون سے ہوچکی گی نجات
ہان مرا فاتحہ دلا دینا
پہر نہ اوسوقت کچھ کلام کیا
تمکو سونپی خدا کو جاتی ہین
اسطرح اوس قمر سی کہنی لگی
کیا اسیواسطے تم آئی تہی
سونپا اللہ کی حفاظت مین
ابتو کہتی نہین مین کوئی بات
بخدا آپ سی خفا ہون نہین
در شاہی پہ باغ سے آیا

کہ حمیت سے ہی یہ بات لی
نہین چاہتا ہون کہنی سے ا
حق بجانب جو ہو وہ بتلا
ماورا اسکی ای قمر طلعت
پہر نہ ہوتی یہ دن نصیب کبھی
کہ نہین الفت اسکو مجھسے ذ
اسطرح آتا کیون یہان ایما
آؤنگا مین ضرور ای خوشذات
یہ وصیت نہ تم بہلا دینا
دل جو بہر آیا منہ کو پہیر لب
رہی زندہ تو پہر کی آتی ہین
واہ واہ ای شہ خوبے
دل پہ اک کوہ غم گرا کے چلے
پنجتن کی دیا ضمانت مین
پہر کی آؤگی جبکہ خوش فرات
غم مین ای ماہ مبتلا ہو نہین
اپنی مونس کو جو وہان پایا



بلکہ ایسا ہ مینے خواب مین ہی
زخم تازہ جو دل پہ کہایا ہی
مین تو ان باتونسی نہین آگاہ
اوٹہتا ہی دلمین کچہ ابہی سی پر
ابہی آغاز مین یہ نقشا ہی
تجہسے بیرحم پر ہوئی شیدا
ورنہ لاکھون حسین صاحب جاہ
کرتی ہین وہ خوشامدین منت
کیا او نہین کا یہ مجہپہ صبر پڑا
تمنے کیا سحر کچہ کیا مجہہ پر
کیا مری عقل پر پڑی پتہر
جانتی ہون یہ ابہی سہ کامل
تولتی ہون مین اپنے دلکو اگر
بلکہ اس بات کا بڑا ہے ڈر
واہ ابہی سی دل لگایا تہا
نہ رکا روکنی سی بہی زنہار
کیا مثل یہ نہین ہے تمنے سنی
جان صدمے سی کہوتی ہو ناحق
اسیصورت سی طعنے دیدیکر
مین تو اسکا نہ دیکہونگی جو بر
یہی بہتر ہی اب نہ جاؤ تم
سنکے کہنے لگا یہ ماہ تمام
لیکن اس بات مین ہی نقصان

غم کی صورت کبہی نہین دیکہی
اوسکی حد سی زیادہ ایذا ہی
ہوگا کیا حال میرا اوسدم آہ
ہوی جاتی ہین ہاتہ پاؤن ٹہنڈی
دیکہون انجام کیسا ہوتا ہے
دفعتا عشق یہہ ہوا پیدا
آئی الفت مین میرے ہوگی تباہ
کبہی جہوٹون نہ پوچہی اونکی بات
یا کہ قسمت نے یہ سلوک کیا
کیا بلا تم ہو کوئی جادوگر
پڑ گئی کیسے پردے آنکہون پر
اب تاسف سی کچہ نہین حاصل
تو اوسے پاتی ہون بہت مضطر
درد فرقت سی ہونگی جب مضطر
خوب معشوق ہاتہ آیا تہا
ایسی الفت کو بس خدا کی مار
بجتی ہی دونون ہاتہ سی تالی
تمہی مارو ورتے ہو ناحق
رگ جان پر لگاؤ گی نشتر
ہونگی پر اپنے دل ہی دلمین کباب
ہاتہ اس قصد سی اوٹہاؤ تم
ہی بجا تمنے جو کیا ہی کلام
کہی دیتا ہون صاف صاف بیان

نہین اس باتسی مجہی واقف مین
یہی مین سوچتی ہون رہ رہ کر
روبرو تو یہ دلکی ہی حالت
جب ہوئی مجکو ضبط کی نہ تاب
دل مرا یون گواہی دیتا ہے
پڑ گیا میرے عشق مین بہی خلل
مینے اونکی طرف نگاہ کی
ہو گئی مایوس کچہ ہوئی راہی
یا فلک نے یہ کی ہی کجبازی
کونسی بدگہڑی تہی آئی تہی آہ
ہائی افسوس کیا ہوا مجکو
کسطرح آہ تمکو جانے دون
صبر کی سمت کرلی ہون جو خیال
مجکو دیکہیگا جو کوئی بیتاب
کہ نہ اوسکو ہوئی ذرا پروا
بی حواس اپنے کچہ درست کرو
جسکو اپنا نہو ذرا بہی خیال
جو نہ غمگین ہو سنگدل کے لیے
سیکڑون شاخین نکالینگے
ابہی فرخت وزیر کی تقریر
شوق سی میرے ساتہہ عقد کرو
دل یہی چاہتا ہی اپنا بہی
اسطرف جب قدم بڑہایا تہا

دیکہہ مین کسطرح صبر کرتی ہی
جاؤگی تم جو چہوڑ کر مضطر
ہجر مین کیسی ہوگی کیا صورت
تڑپونگی مثل ماہی بی آب
بلکہ یہہ بات تو ہویدا ہے
آئی ہی اس بہانی میری اجل
چاہ کیسی کہ رسم و راہ نہ کی
در پہ لیکن وہ نہین ہے پڑے ہین ابہی
یا تمہاری ہی یہ سخن سازی
مینے کسوقت تمپہ کی تہی نگاہ
نہ رہا دہیان کچہ ذرا مجکو
کسطرح سی مین دلکو سمجہاؤن
دل ہی کہتا کہ یہ بہت ہی محال
طعنے لوگ دیکی وہ کرینگا کباب
سنگدل کو بہلا ہی کیا پروا
ہوش مین آؤ خیر ہے تمکو
کری پاپوش بہی اوسکا ملال
نکرو زیست تنگ دل کے لیے
آبلے میرے دلمین ڈالینگے
تمنے خود سنلی ہی تم تنویر
ملک و دولت تمام مجہسے لو
ایکدم کی ہی اشتیاق نہی ری
دوستونسی یہ کہکے آیا تہا

جو کہا ہی برا بھلا مجکو
حق و ناحق بھی کچھ کہو گی اگر
اولٹی مجھسی خفا ہوئین اسدم
رکھتی الفت اگر تمھاری یہ
اسنے گر ہو خفا تو زیبا ہی
نہ جواب اوسکی گفتگو کا دیا
پہلے اک بات میری سن لو تم
تمسے اسدم جو ای قمر تنویر
تمنے شرطین سنی ہین جو اس آن
بس اونہین کے لیے یہ جھگڑا تھا
اوسنی تمکو نہین سنایا ہی
تھی نہ اوسکی فرشتونکو بھی خبر
تمتو ای ماہ ہو بہت غافل
تجھسی وحشی کو کر لیا تسخیر
تمسے کوئی نہین ہی شاطر ہی
تو نہ دو داغ ہجر مجکو تم
ہین یہ شرطین بڑی مصیبت کی
یادرا اسکی ای قمر طلعت
یا اگر ہین پٹ پڑیگی بھی
ہو وہی دشمن اگر تمہاری ہلاک
اسلیے تمکو منع کرتی ہون
دوسری اسمین ہی قباحت یہ
بیٹھی بٹھلائی آگئی شامت

رنج اسکا نہین ہوا مجکو
مین کہونگی بجا ہی سر تا سر
بی سبب بے مزا ہوئین اسدم
کرتی صاحب کی پاسداری ہی
نہین الفت تمہاری اصلا ہے
اوسکی جانب سے منہ کو پھیر لیا
مجکو اوسکا جواب دیدو تم
کی ہی دخت وزیر نے تقریر
وجہ اوسکی بھی کرتی ہون مین بیان
ٹالنے کو یہ اک بہانہ تھا
تمھین ناحق خیال آیا ہی
کہ مرا دل ہی آگیا تمپر
بنے جاتی ہو کس لیے جاہل
جسکو کوئی نہ کرسکا تسخیر
بخدا ہو نہین سب طرح راضی
پاؤن باہر نہ اپنی رکھو تم
بلکہ دشمن ہین جان و عزت کی
مار ڈالیگی آپ کی فرقت
تم بھی یان پھر کے آئی جیتی جی
نہ رہا لطف زندگی کچھ خاک
اس ضرر سی مین ڈرتی ہون
اور یہ حد سی سوا مضرت ہے
تمسے پہلے پہل ہوئی الفت

کسلیے ہون مین تابع فرمان
جی تو اس بات پہ جلا میرا
تمکو اصلا نہ یہ خیال آیا
چھوڑ جاتی نہ یون کبھی تمکو
سنکے دخت وزیر کی تقریر
بولی اسطرح مہ لقا سے مگر
پھر ہو تم اپنے فعل کے مختار
سچ ہی اسمین نہین ہے اسکا قصور
وصل جنسی نہوتا تھا منظور
تم نہ دلمین کرو خیال اسکا
ہی مگر یہ بھی بات سچ واللہ
ہوتی گر اس سے کچھ بھی وہ آگاہ
بخدا اپنی فن مین کامل ہو
ہجر دم بھر کا ناگوارا ہی
تمکو مجھسے اگر محبت ہی
مبتلا ہی بلا نہو جا کر
نہین ہرگز یہ کام انسان کا
ایسی صدمے سے مین مرونگی اگر
پھر نہ تمسے ملونگی مین نہار
یاد رکھنا یہ ای قمر تنویر
ایک تو ہوگی تم ہلاک اودہر
کہ مین اس سی خبر نہ تھی بخدا
نہین آگاہ اس سے بھی اصلا

ہون خطا دار ہر گھڑی ہر آن
اسمین کیا ہوگیا بھلا میرا
دلمین اسنے نہ کچھ ملال آیا
یون اوڑاتی نہ ای پری تمکو
ہوئی آزردہ وہ قمر تنویر
اب مخاطب ذرا ہون آپ ادہر
نہ کرونگی مین تمسی کچھ تکرار
کہ یہی اسجگہ کا تھا دستور
اونسی شرطین یہ ہوتی تھین مذکور
جانی دو گر ہو کچھ ملال اسکا
کیون پڑا پا سیمٹون صبر اپنا
پھر نہ کرتی یہ گفتگو واللہ
واقعی نقش حب کے عامل ہو
نہین قابو مین دل ہمارا ہی
کچھ حمیت ہی کچھ مروت ہی
جان اپنی نہ مفت دو جا کر
اسکی ایک کو جو کوئی ادا
خون ہوگا تمہاری گردن پر
جانفشانی یہ ہوگی سب بیکار
حشر مین پھر ہونگی دامنگیر
ہوگا حاصل نہ کچھ سوای ضرر
عشق کہتی ہین کسکو خبر ہی کیا
کیسا ہوتا ہی درد فرقت کا

کیون نہین کرتی اب حضور رخصت
تو بہی مع اللہ کسقدر رہی تقریر
تہا مرا چہیڑنا اگر منظور
خوب سیکہی ہو اولٹی تقریرین
مینی اسوقت کی ہی جو تقریر
گر یہ در پردہ مجہسے شکوا ہے
تو یہی آئین مرا نہین ہی قصور
تمہین کہدو ذرا خدا لگتی
لاکہون انسان اسیطرح سے آئے
اون بگڑا یہ سنکے بتلادو
کہ جو کوئی کسی پہ مرتا ہے
ہین ایسی کہا انکی غیرت دا آ
یہین آتی ہی سبکو غیرت ہی یا
کہ نہین ایک کو تو خود پروا
ایک کو شکل سے تو نفرت ہے
دلکو اوسکی نہین گوارا ہی
خیر اسوقت ہو گئی واللہ
آگئی اب اختیار ہے تمکو
اپنی شرطین انہین معاف کرو
کوئی حاکم یہی ہی نہین تم پر
سبطرح اختیار ہے تمکو
اسپہ سنکر لگی تہم اک مثل اسوقت
شرم سے ہوا انکو ساتہہ ہنس کر دو

سوچ اب کیا ہی اور کیا دہشت
نہین کہتی ہی اچہا تمہین نظیر
تو نہ کچہہ اور بات کا تہا شعور
دون ہین اسوقت کیا جواب تمہین
او ہمین اصلا نہین ہی تقصیر
دل مرا اس جوان پہ آیا ہے
تم تو مجہسے چہپاتی تہین اسکو
تم تو سنتی تہین گفتگو میری
عقد کا ذکر جبکہ وہ لائے
اسکہری ہو گیا ہی کیا تمکو
فی الحقیقت وہ پیار کرتا ہی
جو کمر باندہکر ہوی طیار
یہین نے کہلائی ہین جو انمردی
لگ گیا اوسکی ہاتہ اک حیلا
نہ محبت ہی کچہہ نہ الفت ہی
جان اپنی بچا کی جاتا ہی
یہی کرتی ہون شکر حق ہمارا
انکو جانی دو یا سنجانی دو
عہد و پیما نسے انحراف کرو
کہ تمہین ہے کچہہ اوسکا خوف خطر
کس لیے انتشار ہے تمکو
یاد آئی ہی بر محل اسوقت
گر کوئی بکتا ہی تو بکنے دو

مجکو اب کیون شریک کرتی ہو
کیون ہی خاموش کچہ تو کرو کلام
سنتی ہی یہ چلی گئی تقریر
دونو تم انہین اجازت دو
جانتی تہی جو یاد کا ہین دستور
اس سی یہ گفتگو نتہی زیبا
کیا مجہی تہی کسیکی دلکی خبر
مینی ایسا اسی کہا کیا ہی
یو نہین مینی بیان کیا اوسنی
ہو نہ مجہسے خفا برای خدا
لاکہہ صورت ہی کوئی بہتر کا
دیکہہ ڈالی ہی لاکہونکی عبرت
یہ بہی لوگو عجب تماشا ہی
چہوڑ ہی جاتا ہی خود ہی لیک نسیم
خود گری پڑتی ہین جو لوگ سر
مین تو اسوقت ڈر گئی بخدا
کہ اسی جا تمہارا ہی محبوب
نہین اوٹہتا جو بار فرقت کا
ایک دم بہر نہ آنکہہ سی ہون دور
خود ہی فضل خدا اسی حاکم ہو
اور ہوتا جو کوئی حاکم بہی
دو دل آپسمین ہین اگر ہی
دوست ہین بہی ہمن کچہ نہین سہم

ناحق الزام سی تو ڈرتی ہی
تجکو اس گفتگو سی کیا تہا کام
بولی جہنجہلا کی لو وہ منہ پر
مجہسی کیا کام کیا غرض مجکو
مینی اوسطرح کر دیا مذکور
تو نی میرا نہ کچہ خیال کیا
رکہتی اسکا خیال مین کیونکر
کہ یہ دلبر تمہارا بگڑا ہے
تہا جو دستور کہدیا اوسنے
دلمین سوچو ذرا برای خدا
دخل کیا ہی جو وان وحشت کا
نہ نظر آئی اونکی پہر صورت
کہین اندہیر ایسا دیکہا ہی
غصہ اوسکا ہی ہم غریبون پر
غمزہ ہی کرتا ہی وہی رہ رہکر
جیتی جی غم سی مر گئی بخدا
ورنہ رہتی ہین عمر بہر محبوب
مین بتاتی ہون ڈہنگ وصلت کا
انکی اوصاف سی دل ہی مسرور
کچہہ نہ دلمین کسی سے نادم ہو
تو بہی کچہ اوسکی بات چل سکتی
تو وہان کر سکی گا کیا قاضی
عین انصاف ہی چشم ما روشن

تو عبث ہے یہ اے قمر سیما
مجھکو معلوم ہے کہ ہو شیدا

بات اک مجھکو یاد آئی ہے
دل سے میں نے نہیں بنائی ہے

کہ دغا باز مرد ہیں سارے
ہو گیا آج امتحاں بارے

کسقدر آتی ہیں فریب انہیں
ہے دغا بازی انکی خلقت میں

بندۂ درم ہیں مطلب پر
مستعد ہیں جو کوئی کاٹلے سر

ہے یہ انکا عجیب ہی دستور
بیوفا خلق بیچ ہیں مشہور

ہم کریں سچ بھی کوئی بات اگر
تو نہ آئے کسی کو بھی باور

کرتی ہیں کیوں بناوٹیں بیکار
ہم سمجھتے نہیں کچھ انکا وقار

اوس پریرو کی سنکی یہ تقریر
ہنسکے کہنے لگا وہ مہ تنویر

دے وہی شخص اور کو الزام
جو کہ ہو آپ خلق میں بدنام

میری کہنے کا گر یقیں نہ ہو
دیکھہ لو تم ہمارے دانش کو

دیکھو کتنی ہیں باوفا ہم لوگ
بلکہ ہیں صاف دل بھی کیا ہم لوگ

بولی یہ سنکے یوں وہ ماہ جبیں
یہ برا ماننے کی بات نہیں

تم تو باہر ہوے مزے سے اونکی
ہے یہ ثابت تمہارے چہرے سے

ابھی باہم یہ ہوتی تھی تقریر
آگئی اسمیں ان وہ دخت وزیر

تھی جو حد سے زیادہ شوخ و شریر
چھیڑنیکے لیے یہ کی تقریر

شاہزادی کی سمت کرکے نظر
یوں لگی کہنے وہ ہنس ہنسکر

آپ کیوں انکو ہوش میں لائیں
کس لیے انکے سامنے آئیں

مجھکو اسکا سبب بتائیں آپ
وجہ جو ہو وہ اب سنائیں آپ

لیجیے آپکے قدم اے ماہ
ہے عجب ذات آپکی واللہ

تھا حقیقت میں عشق کا ٹوٹکا
کچھ سمجھ میں مری نہیں آتا

خیر ہونا تھا جو کہ وہ تو ہوا
حال اب کیجیے بیان اپنا

سنکے کہنے لگا یہ [illegible]
کیا عجب انکو ہے انکی [illegible]

دیکھکر اضطراب یہ لیکن
گرچہ میرا ابھی نہیں کچھ سن

بلکہ اکثر زبان خلقت سے
سنتی آتی تھی ایک مدت سے

اسمیں کوئی نہیں ہے شک زنہار
کہ غضب کے یہ لوگ ہیں عیار

بخدا ایسی ہیں یہ بے ایمان
لاکھوں جھوٹی اٹھاتی ہیں قرآن

جب نکلجاتی ہے غرض انکی
پھر نہیں آشنا کسیکے بھی

کیا سمجھتے نہیں ہیں یہ کسو کام
کہ ہمارا نکل گیا ہے کام

انکی دانائی پر یہ ہیں تپر
کچھ نہیں انفعال ہے اے پر

یہ اگر سر بھی کاٹکر کہدیں
تو نہ آئے کبھی یقین ہمیں

نام رکھو نہ مردوں کو حضور
عورتیں بھی تو ہیں یہی مشہور

مرد گویا دلک چلتے ہیں
بلکہ یہ ختم عورتوں پہ ہیں

خوب اللہ بھی ہے اسکا علیم
کہ ہے قرآن میں کیدکن عظیم

نہیں اسکا خیال کرتے ہیں
پیار کرتی ہیں وہ یہ مرتے ہیں

ہیں نہ مانیکا کرتی ہوں یہ گلا
یہ تمہارا نہیں ہے ذکر صلا

کچھ تو یاوہ شناس ہیں نہیں ہے
وضع تم میں نہیں برائی کی

ایک جادو تو جب آئے نظر
دلمیں خوش ہوگئی وہ نیک اختر

کیا زمانیکا ہو گیا ہے طور
دلمیں کچھ اور ہے زباں پر اور

کیوں حضور آپکو تو چاہ نہ تھی
مطلقاً اسطرف نگاہ نہ تھی

پھر کیا اسمیں تمہیں ملا یا تھا
غصہ کیوں خادمہ پہ آیا تھا

اوس پریرو سے کرکی یہ تقریر
بولی پھر مہ لقا سے یوں وہ شریر

سیکڑوں جسکی دام میں ہیں اسیر
دفعتہً ہو وہ اسطرح تسخیر

یہ بھی ہے خوش نصیبوں کا لہنا
خوب کھل کھیلی آپ کیا کہنا

کیوں یہاں آپ لائی ہیں تشریف
کس لیے یہ اوٹھائی ہے تکلیف

ہمسے احوال پوچھتی کیا ہو
آئی ہیں قسمت آزمائی کو

ورنہ میری نہین ہے یہ عادت
کہ کسی شخص کی کرون منت

یہ بھی صاحب خدا کی قدرت ہے
دل یہ آمادہ اطاعت ہے

لاکھون منت ہماری کرتے ہین
سیکڑون لوگ ہمپہ مرتے ہین

ہمکو صورت سے اونکی نفرت ہے
نہین پوشیدہ اسکی شہرت ہے

میری خوبی ابھی نہین ہو خبر
بخدا اسقدر ہے دل تہر

کوئی تشنہ دہن جو مانگے آب
آب شمشیر سے کرون سیراب

قہقہے مارون کوئی روئے اگر
رقص سمجھون جو تڑپے کوئی بشر

مین جو بگڑی تو کچہ بن آئیگی
لعل سے جان مفت جائیگی

کر رہی تھی وہ اسطرح تقریر
ہوش مین آگیا وہ مہ تنویر

زانوے یار پر جو دیکھا سر
ناز کرنے لگا وہ قسمت پر

ہوش مین اوسکو دیکھکر وہ شریر
ہوگیا جو حجاب دامنگیر

اپنی زانو سے سرکو سرکا کر
بیٹھی اک غم سے الگ جا کر

اوٹھکے بیٹھا غرض وہ مہ طلعت
فرط شادی سے آگئی طاقت



تصویر شہزادہ مہ لقا و ملکہ حسن آرا و وزیرزادے

دیکھکر اوسکو ہوگیا بیتاب
آتش عشق سے جو دل تہا کباب

اوسگھڑی چاہتا تھا یہ محزون
کہ مین سینے سے اپنے لپٹا لون

تا کلیجہ کی آگ ٹھنڈی ہو
سوز فرقت کی سرگرمی ہو

سونچکر دلمین اپنے یہ اکبار
مڑکی اوسکی طرف وہ آخرکار

کیا ہی حسرت سے ہاتہ پھیلائے
تاکہ آغوش مین وہ آجائے

قصد اسکا جو یہہ نظر آیا
ناز سے اوس پری نے فرمایا

ہوش مین آکے رنگ لائے تم
کیا ہی جلدی فریب آئے تم

خوب یاران سلامتی ہی ہین
باتین یہہ آگئین ابھی سے تمہین

کیا کوئی نشہ پیکے آئے ہو
دیکھو اتنا بہکتے ہو سنبہلو

نہین یہ اختلاط بہاتا ہی
ایسی باتون پہ غصہ آتا ہی

ایسے بیتاب ہو لئے کیا صاحب
ضبط کیجے جو بیقرار ہے دل

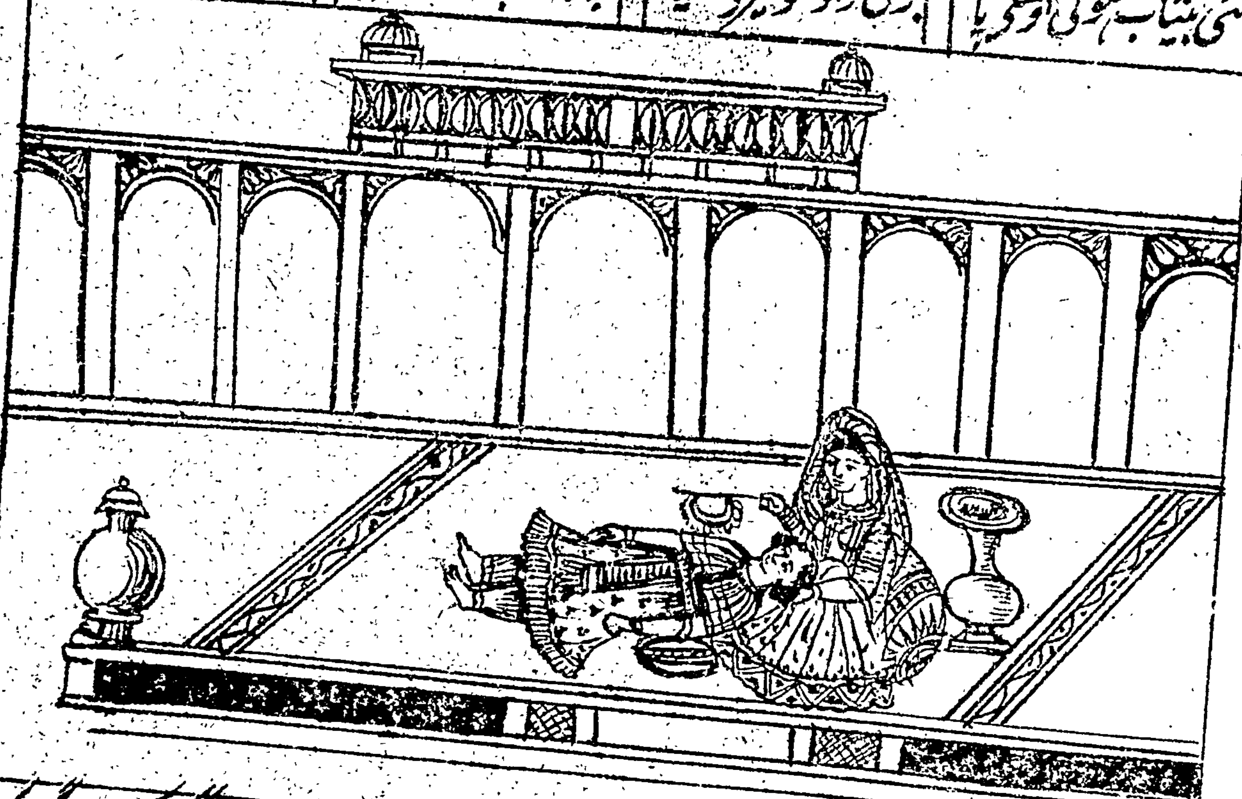
اپنی الفت اگر جتاتی ہو
مجہکو در پردہ تم سناتی ہو

ی مناسب ہے انسی مل جاؤن
بان بھی اس حزین کے بیچ جائے
بعد دم بھر کی یون ہوئی گر تو
مجکو ہوتا ہی رنج رہ رہ کر
اب شفاخانہ سے منگاتی ہون
شاہزادی کی تھی یہ عین مراد
لئی بیتاب ہو کی اوسکی پاس

بعد دم بھر کی پھر چلی آؤن
سنو گبھی ہوئی صنم تو ہوش آئے
خیر تمکو تو کچھ نہین پروا
نہین لیتی ہو کچھ بھی اسکی خبر
اوسکو لیکر ابھی مین آتی ہون
خالی میدان پاکے ہو گئی شاد
بولی لو اوٹھو میرے گشتہ یاس

تا نکالی یہ ولولہ دل کا
یہ سمجھ کے پھر اوسنے ٹال دیا
کون بیکار اب کرے تقریر
ولسی اپنی بہت ہوئی مجبور
آخر کار یہ بنا کر بات
صدمہ درد و غم سے تھی رنجور
اپنی زانو پہ اوسکا سر رکھکر

نہ رہے دلمین حوصلہ دل کا
اور باتون مین اوسکو ڈال دیا
مین ہی کرتی ہون اسکی کچھ تدبیر
کچھ دوا اسکی بھی کرونگی ضرور
ٹل گئی اوسکے سامنے سے خوش ذات
ایکلی کر لیے پھر وہ غیرت حور
لگی تکنے اوسے بدیدۂ تر



اوسکو بیہوش جب بہت پایا
ہوشمین اوس قمر کو لانی لگی
تھی کبھی غم سے صورت تصویر
لب شیرین سے کچھ کلام کرے
ہوش مین جبکہ وہ قمر آیا
بولی اسطرح سے مین اب سمجھی

سن جو لم تھا تو خوف کچھ کھایا
بوی سیب دیکے سنگھانے لگی
گاہ کرتی تھی اسطرح تقریر
زندگی تلخ ہو گئی ابتو
دل بہت اوس پری کا گھبرایا
ہی نباتکی ساری بیہوشی
کیجیے گا نہ کچھ ورا صلا

ہاتھ رکھتی تھی گاہ سینہ پر
گاہ دامن کی دیتی تھی ہوا
جلد آنکھونکو کھولدو للہ
منہ کی مانگی تمہین مراد ملی
پھر وہ کچھ اور رنگ پر آئی
اب زیادہ نہ پاؤن پھیلاؤ
اور کوئی نہ جانیے گا ..

نبض گہہ دیکھتی تھی گھبرا کر
گہہ سنگھاتی تھی بوی لعف سیا
فرط غم سے ہی میرا حال تباہ
کرتے ہین ہم خوشامدین اولٹی
لب پہ تقریر ناز کی لائی
خیر ہی اپنی ہوش مین آؤ
اپنی گھر آنیکا یہ پاس ہی سب



نازنین سست پا ہوئی تہندے
عطر خس ملکی کبھی سنگھاتی تھی
بیقراری سی گاہ روتی تھی
جسگھڑی اوسکو ہوش مین پایا
دشمنونکا اوتر گیا چہرا
اسقدر دل نی ہول کہایا ہے
کرچکی جبکہ اوس سے یہ تقریر
سامنی سی ہٹا کی چلمن کو
اس غریب الوطن کی حالت پر
لعل سی جان اسکی جاتی ہی
اپنی گھر مین یہ شخص گر ہوتا
چاہیے کچھ علاج اسکا ضرور
پاسداری اب اسکی لازم ہی
سمجھو تو دلمین کیا کہینگے لوگ
کون بالغ ہی خود علاج کرو
جو کہ کرنا ہو جلد اب کر لو
آپ پہ اپنی دلمین ہی بیتاب

ہوئین بند آنکھین لبت بیٹھ گئے
لخلخہ وہ کبھی بناتی تھی
فرط الفت سی جان کھوتی تھی
خوب سینہ سی اپنے لپٹایا
دیکھی اسی قمر ذرا چہرا
کیا کہون جو قلق اوٹھایا ہے
تھی بہت لیک شعور جو وہ شریر
بولی شہزادلیسی ذرا دیکھیو
ٹکٹکی بیتھا ہے دیکھنے سی جگر
اب کوئی دم مین ہچکی آتی ہی
ٹالٹی مان باپ کا جگر ہوتا
تا کہ جاید اسکی بیخودی ہو دور
غمگساری اب اسکی لازم ہی
نہین اچھا برا کہینگے لوگ
کل جو کرنا ہی تمکو آج کرو
گو دا اپنی ثواب سی بہرلو
گر رہی ہی فقط یہ جسم جتا

شاہزادیکو جبکہ غش آیا
صدقہ لا کر اوتارتی تھی کبھی
لاکھون تدبیرین جبکہ اوسنی کین
بولی کہیئے مزاج کیسا ہے
آپکا حال تھا وہ دور از حال
جان پر میری بنگئی تھی حضور
اوسطرف غش مین تہا جو ماہ لقا
کب سی غش مین پڑا ہی یہ بیچار
نہین اب سوفت کوئی اسکی پاس
منصفی پر حضور آئین
دور ہوتی عزیز تمکین کیسی
ہی گہر مین حضور کی مہمان
نہین کرتے ایسا دل تہر
بولی یہ سنکے وہ پری پیکر
ہی یہی وقت اور یہی ہنگام
شاہزادی نے جبکی تقریر
راہ پر یون نہین یہ آئیگی

دل دخت وزیر گھبرایا
ہو کی مضطر پکارتی تھی کبھی
آگئی ہوش مین وہ ماہ جبین
طور بہتر ہو آج کیسا ہے
آتی تھی میری دلمین لاکہون خیال
صدقی خالق کی پھر کیا مسرور
اسمین اوسکا خیال جب آیا
مبتلای بلا ہے یہ مہرو
بجز افسوس حسرت و غم و یاس
دلمین یہ بات غور فرمائین
حق نہ دکھلای بیکسی ایسی
کوئی اسکا نہین عزیز یہان
آدمی کو ضرور ہے خدا کا ڈر
ہی بڑا گر تمہین خدا کا ڈر
جو کہتی ہو تم ای قمر اندام
سمجھی اپنے دلمین دخت وزیر
لاکھوا

تو قمن اوس حسن رنگا ہی وہ نایاب
ہی بناگوش گوش حور کی لو
شیشۂ مے جو دیکھیے وہ گلا
پیار ہی پیار ہی وہ ساعد و بازو
سخت مشکل ہی وصف پستانکا
گات اوسکی نکیلی ایسی ہے
سرخ بنیفے سی یون عیان ہے کمر
صاف صفا اور بہری بہری رانین
پنڈلیان اوسکی ہین وہ نور آگین
جسم مین بہی لباس ایسا ہے
گوٹ اودی اور اوسکا رنگ سفید
پائجامہ گرنٹ کا زیبا
ایسی شبنم کی کرتی تہی نایاب
سبز گوٹ اوسپہ اک قباہت تہی
چمک اتو کی اوسپر ایسی تہی
عمدہ آرام پائی پاؤن مین تہی
دیتا تہا سیس پہول بہی وہ بہار
لو مین ایسی تہی بجلیونکی چمک
بازؤن پر بہی نورتن نایاب
تہین جہانگیریان وہ زینت دست
اسکی جوبن کا دیکھکر عالم
گہر گیا دلمین دونونکی آکبار
دیکھنا نازکی طبیعت کی

نیم رس ہی یہ سیب باغ شباب
پا کہون اوسکو شمع طور کی لو
دم خجالت سے ہی خفا اوسکا
ہاتہ ملتے ہین دیکہکر خوشرو
کہیے کیونکر اوہین حباب آسا
دل مین نشتر کیطرح چبہتی ہے
رگ لعل آتی جسطرح ہی نظر
شاخ صندل ہین پریکی رانین
صاف ہین ساق حور خلد برین
جامہ زیب ہو تن جسکا شہرا ہی
شب کو نادیا ہی صبح امید
رنگ دہانی نفیس اوسکا تہا
خوب باریک بہی مثال حباب
شکم صاف پر وہ آفت تہی
دل عاشق پہ بجلی گرتی تہی
بس بہرا تہا نگاہ مین اوسکی
گل مہتاب دیکہکر ہو نثار
برق کی آنکہ جس سے جاتی جہپک
جیسے سر رنگ سے ہو دل بیتاب
دین سر دست عاشقونکو شکست
نہ رہا اور اسکے دم مین دم
رنگ اپنا جمایا آخر کار
عشق نے جو ذرا شرارت کی

کان اوس شوخ کی ہین جسکے کان
ایسی گردن وہ ہی صراحی دار
پان وہ نازنین اگر کہائے
دست رنگین سے پنجۂ مرجان
کیون نہ پستان پہ ہو غضب جوبن
گورا گورا ہی پیارا پیارا پیٹ
کیون نہ بل کہائے نازکی سے کمر
جام جمشید کا سے زانو
کس غضب کا ہی قد وہ بوٹا سا
جامدانی کا وہ دوپٹا ہی
خوشنما ہی ہر ایک اوسکی بیل
وہ پڑاقی کی اوسپہ چوڑی گوٹ
پہوٹ آئی تہی جسم کی رنگت
تہی غضب وہ ہنسی ہنسی کرتی
عطر مین بہی بسی سراپا تہی
موتیونکا جو سر پہ تہا جہبکا
انٹیان کا نو نگین ہے وہ خوشتر
خوشنما اسقدر گلے مین طوق
دست رنگین مین نو رنگ کنگن
پاؤن مین بہی وہ خوشنما چہاگل
حضرت عشق ہین قیامت کے
محو نظارہ تہے جو دونون ہم
نہ رہا ضبط کچہ رہی نہ خبر

کیون حسین جہان نہون قربان
دلسی جسپر نثار ہون منہ آئے
صاف سرخی گلو سی پہوٹ آئی
اونگلیان نشتر کی ہین کلیان
قمقمے نور کے ہین وہ روشن
مثل آئینہ ہی وہ سارا پیٹ
ہی نزاکت مین شک تا بنظر
ہی حسن شباب سی مملو
جس سے برپا ہو فتنہ محشر کا
نہین اپنا نظیر رکہتا ہے
سرو قد پر کہون چڑہی تہی بیل
اطلس سرخ جیسے جاتی لوٹ
وہی گویا کہ اوسکی تہی رنگت
تہی وہ آفت تہی جسم کی پہرتی
کتیکی کا وہ پہول گویا تہی
بہر مرغ نظر تہا دام بلا
صدف حسن کے تہی نگین گہر
ہالہ ماہ پر تہا جسکو فوق
حلقہ چشم حور تہی کنگن
دل کو جسکی صدا کرے بیکل
بلکہ پتلے بنے ہین آفت کے
عشق کا جوش تہا اوسدم
غش ہوئی دونون تہے ادہر اودہر

کبھی گر پڑتی تھی وہ غش ہو کر
ہوش آیا تو یون کہا رو کر

کسطرح دلکو اب تسلی دون
کون سا آسرا ہی جسپہ جیون

گاہ کرتی تھی سب سے یون گفتار
دوری اکلم کی تمہی دشوار

کس جگہپر وہ تمکو وہ بٹھا آئے
تمکو معلوم حال اوسکا ہے

سوی کعبہ وہ گود پھیلا کر
کرتی تھی یون دعائین چلا کر

اپنی پیری کا تھا عصا وہ جوان
نہین فرقتمین اوسکی تاب و توان

غم جدائی کا دیگئے وارث
ساتھ ہانکو نہ لیگئے وارث

نہ جینے دیگی نہ مامتا ہمکو
کسطرح سے بہلائین اس غم کو

صاحبو کیونکر آئیگا آرام
چاند میرا نہ آیا آئی شام

کیون ہوا مجھسے وہ خفا لوگو
اری بتلاؤ کیا ہوا لوگو

میری بچھڑی کو تو ملا یارب
چاند سی شکل وہ دکھا یارب

جب بہت فرط غم سی گھبرائی
گھر سی اوس گلکی باغمین آئی



گم ہوا تھا جہان سی وہ گل تر
یون لگی ڈھونڈھنی وہان جا کر

قمریون سی کبھی یہ کہتی تھی
کہین دیکھا ہی میرے سرو کو بھی

کیے نالے ہزار بلبل نے
پھاڑ ڈالا قبا کو ہر گل نے

رقص طاؤس کو نہ یاد رہا
چال بھولا چکور ستایا

نیلا سوسن نے بھی کیا جو لباس
رنگ گلشن ہوا اوداس اوداس

گل سوسن جو سوگوار ہوا
دل لالہ بھی داغدار ہوا

سوچ سنبل کیطرح تھی بیتاب
پھوٹکر روئی خوب چشم حباب

اوسجگہہ خوشنما تھی عجبی مکان
ہوگئی مثل قالب بیجان

اوس حزین کو بھی ہوگیا سودا
نہ رہا ہوش کچھ سر و پا کا

تھی اداس ہر سبب مبتلای ملال
اوسطرف سے لقا کا تھا خیال

دشت گردیکی دھن مین ناشام
تھا بگولی کیطرح سے برباد

پاؤن نازک مین پڑ گئے چھالے
پڑ گئی اوسکو جانکے لالے

لگی کہنی یہ رو کی بلبل سے
کچھ تو آگاہ ہی مری گل سے

اوسکے رونے سے یہ ہوا کہرام
بنگیا غمکدہ وہ باغ تمام

پڑ گئی تھی یہ سارے باغ پہ اوس
برگ ملنی لگی کف افسوس

چلی گلشن مین ایسی غم کی ہوا
نخل ماتم ہر ایک نخل ہوا

آنکھہ نرگس کی بھی ہوئی بے نور
اشک شبنم سی ہوگئی معمور

غم سے بگڑا یہ نہر کا نقشا
شبہہ ہوتا تھا چشم گریان کا

نہر مین نصب تھا جو فوارہ
آٹھ آٹھ آنسو وہ روتا تھا

تھی جو آغوش حور سے بہتر
دہن اژدر کی بنگئی وہ ڈگر

لب اوسی باغ مین رہنی لگی
دل پہ رنج فراق سہنی لگی

تھا جو مشتاق دیدار کمال
پھرتی پھرتی گذر گئی کئی سال

چلی پیدل نہ جو کہ ایک قدم
طی کری منزلین وہ باستم

آبلے پھوٹ پھوٹ روتے تھے
پاؤن انکو آنسوؤنسی دھوتی تھے

جان تک بھی اگر کرین نثار — نہین لاتی ہین وہ ہمین نہار
کبھی ٹھنا نہ جانی دونگا مین — سر لے صحرا کو نہین جاونگا مین
کبھی تنہا رہین یان بہتا — دل ہین اپنی رنج یہہ سہتا
اس سے بہتر یہی ہی اب یا ماہ — لیجیے ساتھ مجکو بھی للہ
ہوئی باہم صلاح یہہ جس آن — چپکے چپکے کیا کیے سامان
مہ لقا کی مگر یہہ حالت تھی — دلکو اوسکے کمال فرحت تھی
ذکر دلبر زبان پہ لیل و نہار — دھن یہی پہونچون جلد تا دربار
شوق مین تھا ادھر تو یہہ روان — ہوگئی اسطرف جو صبح عیان
ہوئین جسدم سحر کو وہ بیدار — نظر آیا نہ وہ گل رخسار
اونسی بھی جب نہ کچھ پتا پایا — دل پہر اون سبکا اور گھبرایا
کر دیا اس سحر نے کیا اندھیر — ہای کیسا نصیب کا ہی یہ پھیر
باغ مین ڈھونڈھا پھر اوسی سر جا — خاک اوڑاتی پھرین وہ مثل صبا
کوئی بولی نہین ہی مونس بھی — دونون مفقود ہوگئین بی بی
کوئی ملتی تھی خاک چہرہ پہ — جان کھوتی تھی کوئی رو رو کر
شاہ کی ڈر سی دلکو دھڑکا تھا — سینہ مین دو دبا تھا دہلتا تھا
سمجھین قلب مین چھپ سکیگی یہ بات — تھوڑی مدت مین خود کھلیگی بات
گوش زد جب ہوا یہہ حال پسر — گر پڑا تخت سی پکڑکے جگر
جلد للہ ڈھونڈھکر لاؤ — کسطرف وہ گیا ہی بتلاؤ
سب اوسے ڈھونڈھتی پھرے سو سو — کہین اوس گل کی کچھ نہ پائی بو
دو دو منزل تلک گئی یہ غلام — چھان ڈالی ہین کوہ و دشت تمام
جب سنی شاہ نی یہ انسی خبر — بولا اوسدم وزیر سی رو کر
اس جہاں سی ہی اب سفر اپنا — تیر غم سی چہدا جگر اپنا
ماں کو بھی پہونچی جب یہ خبر — مر گئی جیتی جی وہ خستہ جگر

نہین سنا ہین انکو یہہ کلام — ہی یا سنی انکی وسطی یہ غلام
سجدہ آپ گر نہ فرماتے — مجھسے چھپکر کہین چلی جاتے
جبکہ فرط حیا سے گھبراتا — ڈھونڈتا آپکو چلا جاتا
سنکے گفتار یہہ ہوا ناچار — ساتھ لیجانے کا کیا اقرار
رات کو دونون چپکے آخر کار — گئے اوس باغ سی برنگ بہار
لیچلا تھا جو شوق وصل صنم — دخل کیا جو رکین کہین قدم
پر نہ آتا تھا کچھ ادہر کا خیال — کیا ہوا ہوگا والدین کا حال
جو جا بسین خواصین باغ مین تہین — چین سی رات بھر تو وہ سوئین
جب ہوئی فکر اونکی انکو ملال — جاگی ور انونسی تھی تو جہا حال
لگین کہنے یہ کیا ہوا یارب — آگئی کیسی یہہ بلا یارب
ایک سی ایک پوچھتی تھی بی — شاہزادہ کدھر گیا بی بی
جہان فی الارض وہ سارا باغ — مگر اوس گل کا کچھ ملا نہ سراغ
کھو گئی اوسکی ہوش و حواس — کیا ہوا اظہار اونکا عالم یاس
کوئی کہتی تھی گھر ہوا یہ تباہ — کوئی کہتی تھی لٹ گئی اللہ
اوسکی ملنی سی جبکہ یاس ہوئی — پھر تو ہر ایک بد حواس ہوئی
کسی نے بھی کچھ خیال کیا — شاہ سی جاکی عرض حال کیا
تھام کر دلکو سب سے کہنے لگا — میری یوسف کا کچھ لگاؤ بتا
سنکے اوس غمزدہ کی یہ گفتار — پہونچی چارون طرف شتر اسوار
ہوگئی مایوس سب وہ پھر آئے — یہہ سخن وہ زبان پر لائے
اوس مسافر کا کچھ نشان نہ ملا — چھان آئی ہم اک جہان نہ ملا
ہای کیسا فلک نے داغ دیا — نہ رہا کوئی زندگی کا مزا
کونسی ابر مین چھپا ہی وہ ماہ — میری آنکھوں سے ہی جہان سیاہ
پیٹتی تھی کبھی وہ سر اپنا — تھامتی تھی کبھی جگر اپنا

ذرہ دل لذت ٹک اگر جانون
لطف ہی اب ملے جو مقصد دل
تنگ کرتا ہی ہجر یار مجھے
یہی سب عاشقون پہ ہوتا ہی
سر مین سودا ہی عشق لیلی کا
یاد آتی ہی زلف یار اگر
تیغ ابرو کا جب خیال ہوا
یاد مژگان ہی جونکا نشتر
کان جب اوسکی یاد آتی ہین
تنگ یاد دہن مین جان آیا
ور دندان کی یاد ہو گئی سم
یاد آیا گلو جو یار اگر
گات اوسکی جو یاد آتی ہی
شکم صاف کا جو دھیان آیا
یاد آیا جو زانو سے دلبر
یاد رفتار کا کہون کیا حال
اب رہیگی اگر یہی صورت
ہی مگر قصد مرنے کا دلمین یہی
مجکو جانی نہ دینگی وہ زنہار
منع کرنیکا جو نہتا ہنگام
یون لگا کہنی وہ قمر طلعت
عرض کی اوسنے واہ واہ اچھا
لی نہ اوسنے بات پر ذرا بھی نظر

دور ہو درد دل شفا پاؤن
نہ ہو اگر شتاب کیا حاصل
اب نہین تاب انتظار مجھے
یا مری جان پہ انکو کہنا ہی
رات دن لب پہ نالہ رہتا ہی
لوٹ جاتا ہی سانپ چھاتی پہ
بی چھری مرغ دل حلال ہوا
رگ جان کی لیے ہی اک نشتر
زخم الماس سے لگاتی ہین
کچھ چھپا ل سخن نہین اصلا
ہیرا کھاؤنگا اب خدا کی قسم
دم خفا ہو کے آگیا لب پر
ہاتھ سے مفت جان جاتی ہی
رنج فرقت کا میہمان آیا
جھک گیا زانو پر الم سے سر
روز و شب کرتی ہی مجھے پامال
مار ڈالیگا یہہ غم فرقت
کہہ مین پوشیدہ شاد یون رہا ہی
جان جائیگی میری آخر کار
یون تڑپکر کیا پھر اوسنے کلام
تو پرائی نہ اپنی سر آفت
تھی نہ امید مجکو یہہ اللہ
کہ جئیگا یہہ ہجر مین کیونکر

حال ظاہر تمام تجھپر ہے
ایکدن وہ قمر جو گھبرایا
مجکو بتلادی جلد بہر اللہ
دل عجب دہی تا ہی رنج و الم
ہی غم سے یہی حال دل ہملو
ایسا تار نفس الجھتا ہے
آگئی یاد جبکہ چشم صنم
یاد رخسار کی جب آتی ہے
یاد بینی یہ کرتی ہی ستم
یاد آتی ہی اوسکی سرخی لب
یاد چاہ ذقن جب آتا ہی
یاد پستان مین سینہ کوبی ہی
دست رنگین کا جب دھیان ہوا
کیا ہی یاد کمر مین گھلگئی ہم
کہہ رہی ہی یہ یاد پا صنم
تنگ ہی دار یاد قامت کی
تا بکے تاب ضبط نالہ و آہ
ورنہ ہونگی جو والدین آگاہ
اوسنے جب اسطرح سے فرمایا
آپ کا گر یہی ارادہ ہی
میری خاطر نہ تم بلا مین پھنسو
فکر تخفیف کی تو فرمائیے
فی الحقیقت فقیر کی نفرت

مجکو بیت الشفا وہی گہر ہو
روکی مونس نے اوسنے فرمایا
حال الفت سے مین نہین آگاہ
ہی عدم جسکو سمجھی تھی ہمدم
بھری تہی ہین آنکھ مین آنسو
نہین سلجہا ہی سلجھتا ہی
آنکھین پتھرا گئین خدا کی قسم
موت کی زردی منہ پہ چھائی ہے
ناک مین دم ہی آگیا ہی الم
خون تھوکون تو کیا ہی عجب تماشا
مجکو کیا کیا کہون رلاتا ہی
نئی نوبت یہ غم کی بجتی ہی
ہچکیان دلمین گو نہ لینی لگا
لینگے اب عنقریب راہ عدم
چلیے اب قیس کے قدم بقدم
کیا عجب ہی جو ایکدن ہو لی
ابتو لیتا ہون جی پہ رکی راہ
ہوگا اونکا الم سے حال تباہ
سنکے اس بات کو وہ گھبرایا
چلیے خدمت کو ساتھ بندہ نے
بیٹھی بٹھائی کیون جفا مین پھنسو
میری الفت نہ دیجیے تمکو آنسو
کب سمجھتی ہین صاحب وہ انت



اوس سی کہتا تہا الفت جانی / دانش و عقل مین تہا لاثانی
شاہزادی کو دیکہکر بیحال / دلکو اوسکی ہوا کمال ملال

فرط الفت سی جو ہوا مضطر / پاؤن پر اوسکے گر پڑا جاکر
اور یہہ کی ہاتہ باندہکر تقریر / کیا ہی یہہ رنگ ای قمر تنویر

اسقدر کیون ہی غیر حال ہوا / کس لیے آپ کو ملال ہوا
کیا ہی عشق کو کیا تشویش / اسقدر ہو گئی ہو جو بیہوش

دل یہ کس گل پہ منگ لایا ہی / مثل لالہ جو داغ کہایا ہی
تیغ ابرو سی کسکی بسمل ہو / کون ظالم ہی جس پہ مائل ہو

آنکہہ نرگس کی طرح جو وا ہی / کیسی تو انتظار کسکا ہی
چشم تر خشک ہونٹ چہرہ زرد / دمبدم بات بات مین دم سرد

بہر کی آتی ہین آنکہ مین آنسو / دیکہہ رہتی ہی نرگسی ہر سو
ہر گہڑی کس لیے یہہ نالا ہی / ہاتہ سے کسکے فتنہ برپا ہی

کیون ہین بیٹہی یہ کیسی خموشی ہی / کیون یہ نالونکی گرم جوشی ہی
کہول دو آنکہہ ہوش مین آؤ / حال دل کچہ تو ہم سے فرماؤ

جان گہٹ گہٹکی دینی سی حاصل / آنکہین سر پہ لینی سی حاصل
وہ بہی الفت جو اسکی کرتا تہا / محرم راز بہی یہ اوسکا تہا

اوسکی تقریر سنکی یہہ گل تر / یون لگا کہنی وہ آہ بہرکر
لی ہی تاجر سی ہمنے جو تصویر / عشق مین اوسکی حال ہی تغییر

آب و دانہ حرام ہی غم سی / اشک جاری ہین چشم پر نم سی
ہی ترقی پہ بیقراری دل / روز افزون ہی آہ و زاری دل

اب تو گہر مجکو کاٹی کہاتا ہی / جی لیے صحرا کو دل مین آتا ہی
شب بلا ہی تو دن قیامت ہی / ایکدم پر یہ دوہری آفت ہی

دم اولجہتا ہی بڑہ گیا خفقان / ہوش نہین آتی صورت انسان
گر ترقی پہ یہی وحشت ہی / زندگانی کی کون صورت ہی

ہی اسی امر کا ملال مجھے / ہی اسی بات کا خیال مجھے
کسطرح شرطین وہ ادا ہونگی / آفتین مجہپہ جا بجا ہونگی

آخر اک روز جان جائیگی / اسی حیلے سی موت آئیگی
جب سنا اوسنی حال یہ سارا / دل ہوا دشت غم مین آوارہ

عرض کی یون کہ ہی بجا ارشاد / فی الحقیقت ہی جو ہوا ارشاد
آپکی عمر ہو صد و سی سال / دولت عیش پر نہ آسکے زوال

آپ تو سبکو منع کرتی تہی / نام الفت کو روز و شب سنتی تہی
یا کہ خود آپ دل لگا بیٹہی / ناوک عشق دل پہ کہا بیٹہی

بندی کو آئی یہہ نہ بات پسند / آپ نام خدا ہین دانشمند
قول تاجر یقین جو آیا ہی / کیا کلام خدا کا آیا ہی

کسطرح یہ ہوا ثبوت قصور / کہ نہین اسمین کچہ بہی مکر و فتور
جو کہی اوسنی شبیہ کا خط و خال / ہوگا ویسا ہی اسکا حسن و جمال

زیب تن ہو لباس عریانی — نام گھر کا ہو خانہ ویرانی
ہو گریبان کی تار پیرہن ہا — خون دل سے ہی رگ گلنار
خار صحرا سے پا فگار رہین — ناوک غم جگر کے پار رہین
سنگ طفلان سے ہو فگار بدن — قیس کی طرح وحشت ہو سکن
کوہ سا جسم ہو تو کاہ بنی — گھر با کی طرح سے تنکے چنے
یا کھون گھر عشق نے کیے برباد — جان شیرین کو کھو گیا فرہاد
قیس کو اوسنے کر دیا مجنون — اسنے وامق کا ہی کیا ہی خون
اری کس بات پہ ہی تو بھولا — تیری گلشن مین طرفہ گل پھولا
کبھی راحت کا پھل نہ پائی گا — بلکہ اکدم ہی کل نہ پائے گا
دل بلبل اوسی سے بریان ہے — اور شبنم اسی سی گریان ہی
دل لالہ ہی داغ کھائی ہوے — ہی چراغ اس سے دل جلائے ہوے
آسمان کو اسی نے گردش دی — اک جہان کو اسنے گردش دی
چشم اختر سے اسنے کہو یا خواب — برق کو اوسنے کر دیا بیتاب
ہی رگ ابر پہ نشتر زن — بھر دیا دل مین عدو کے شیون

بیان بیتابی شہزادہ اور نصیحت کرنا وزیر زادی کا

ساقیا کب تلک ہون بیتاب — دوری دخت رز سے دل کباب
پاس آداب سے ہین حیران ہم — کسطرح شکوہ خمار کرون
آج ایسی پلا مجھے سر جوش — زندگی بھر نہ آئی مجکو ہوش
غم و اندوہ کا سوا ہی ہجوم — سینے اک دل یہ کیا ہی ہجوم
مجھپہ پہلے ہی یہ آفت ہی — ہر گھڑی اک نئی مصیبت ہے
دن کو غم مین بسر ہوئی اوقات — اور آئی بلا جو آئی رات
شب غم دیکھکر جو گھبرایا — یہ سخن وہ زبان پر لایا
شب آفت یہی ہی بتلا دو — کیا قیامت یہی ہی بتلا دو
کیا یہی عاشقونکی دشمن ہے — یہی دسنی کو کالی ناگن ہے
جس سے بیجا نہ ہو یہی ہی وہ — ملک الموت ہی اسی کا لقب
نام لیتے ہین اسی شب کا — کھتے ہین سب اسی کو کالی بلا
یہی ہی شب کی تیرگی مشہور — نام ہی شب کا ہی شب دیجور
موت یاد آتی ہی اسی شب مین — دم پہ بنجاتی ہی اسی شب مین
یہی بی تیغ قتل کرتی ہی — یہی زخمونمین مشک بھرتی ہی
شور اسی شب کی ہی درازی کا — کھتے ہین کیا اسی شب یلدا
یہی شب کیا عدو ہی جانی ہی — کیا یہی کالکا بھوانی ہی
کیا یہی شب ہے رشک زلف اجل — یہی میل فنا کی ہی محل
سرمہ دیدہ لحد ہی یہی — ساری راتون مین ایک ہی یہی
یہی بیمار غم تہا ہی بہاری — دشمن عاشقان یہ شب ہی ہی
کبھی کرتا تھا اسطرح تقریر — کبھی خاموش صورت تصویر
گاہ تصویر رکھکے سینے پر — پیار کرتا بلائین لے لیکر
چین آتا نہ تھا کسی صورت — شدت غم سے تھی بری حالت
دن سے بھی بدتر تھی آہ و زاری — شب وہ بیمار غم یہ بہاری تھے
کبھی تصویر سے یہ تھی تقریر — رحم لازم ہی اوبت بی پیر
یاد نی تیری او ستم آرا — ہمکو افسوس بی اجل مارا
قید خانہ سے کم نہیں اب گھر — بلکہ ہی قبر تنگ سے بدتر
گاہ کہتا تہا ای مقدر واہ — تیری اس تنگ سے تنہا آگاہ
ہامی کیسا مجھے خراب کیا — مفت برباد یہ شباب کیا
ایک اوسکا وزیر زادہ تہا — نام مونس اوسی قمر کا تہا

تصویر شہزادہ و وزیر زادہ صفحہ ۲۵ مین ہی

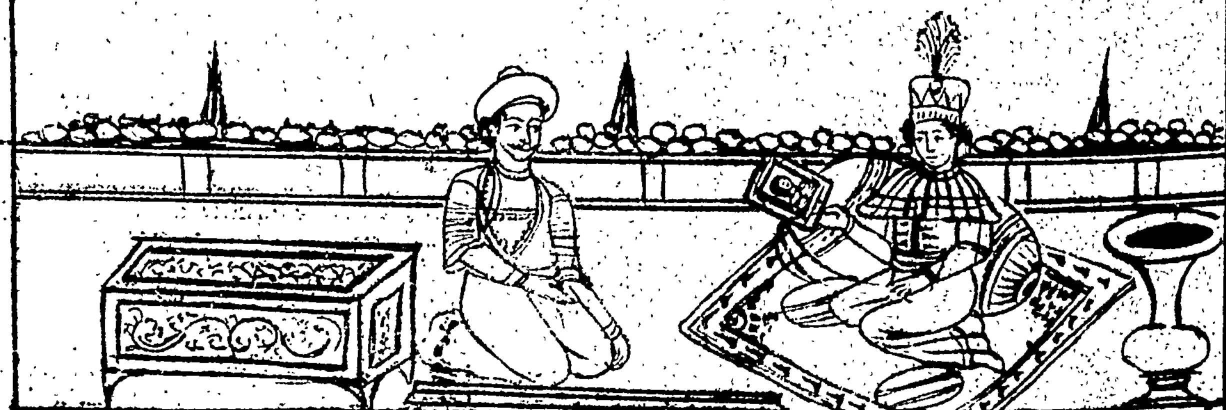
راست تھا تیرا قول اے ماجرا
دیکھون ہوتا ہی کیا مآل اسکا
اوس گل تر کا دیکھکر احوال
کہتی ہین سب اوسی جمال نگر
خوبرو ایسی ہی وہ جان جہان
آگی اوس رشک حور کے در پر
صورت گل کوئی گریبان چاک
رنگ ماہی کیطرح اک انسان
کوئی جامہ سی اپنی ہی باہر
ہاتھہ اک رکھی ہی کلیجے پر
کوئی کچھ آپ ہی آپ بکتا ہی
ہی کوئی سیر زندگانی سی
ایڑیان اک پڑا رگڑتا ہے
بی اجل کوئی شخص مرتا ہی
کوئی بیٹھا ہی آنکھین بند کیے
کوئی مشغول ذکر دلبر مین
دوش پر اپنی سر بہار ہی اب
سنگدل جانتی جو تجھکو ہم
جو کہ شیدا ہی زلف پیچان ہے
ہی قسم تجھکو اپنی زلفونکی
ہی بقولہ یہ عاشق قد کا
اسی پر سر ہی انکا احوال
الغرض اپنی اپنی کہتی ہین

جو تو کہتا تھا وہ ہوا آخر
اب بیان کر تو مجھسی حال اسکا
ملتمس یون ہوا وہ نیکخصال
وانکی حاکم ہی یہ پری پیکر
مرتے ہین جسپہ شاہدان جہان
بیٹھی ہین سب فقیر بنکر
کوئی بلبل کیطرح ہی غمناک
کسی جانب ہی خاک پر غلطان
وحش دنیا کی ہی نہین ہی خبر
حسرت آگین ہے سوے چرخ نظر
یاس سی کوئی در کو تکتا ہی
پر ہی مجبور سخت جانی سی
منتظر دل ہی وہ قضا کا ہی
اور کوئی ٹھنڈی سانسین بھرتا ہی
ہی تصور مین اپنے دلبر کے
جوش سودا کسیکے ہی سر مین
قتل کر کسکا انتظار ہی اب
کبھی دیتی نہ دل خدا کی قسم
سب سے بڑھ کر وہی پریشان ہے
اب نکر دیر جلد دے پہانسی
دار پر کھینچ دی برای خدا
جا نکر ذرہ کر مجھے پامال
ولکی ہاتھون وہ صدمے سہتے ہین

کیا کہون تجھسی نے دلکا حال
ہی یہ کس رشک ماہ کی تصویر
ہی دیار ایک رشک لندن و چین
حسن آرا ہی وس پریکا نام
سیکڑون بادشاہ عالیجاہ
قایل دید وانکا نقشا ہی
ایک کو شغل آہ و زاری ہی
کف افسوس کوئی ملتا ہی
کوئی تو پکڑی ہی جگر اپنا
کوئی پڑھ پڑھ کی دردناک اشعار
آینہ سان کسیکو حیرت ہی
کوئی خندان ہی اپنی قسمت پر
تنکی ہنستا ہی کوئی دیوانہ
کوئی خاموش کوئی ہی بیہوش
حالت نزع مین ہی کوئی بشر
کہہ رہا ہی یہہ کوئی عاشق زار
کوئی کہتا ہی او بت ترسا
سمکو پہلے سے گر خبر ہوتی
دم اولجھتا ہی جبکہ شدت سے
کرتا ہی عاشق مژہ یہ سخن
جو کہ رفتار کا ہی وارفتہ
تا یہہ مٹی میری خراب نہو
ہین جو بیچین درد فرقت سے

زیست اب مجکو ہوگئی ہی وبال
عشق جسکا ہوا ہی دامنگیر
رہتی ہین اوسجگہ تمام حسین
حسن مین ہی وہ رشک ماہ تمام
ملک و دولت کو اپنی کرکی تباہ
سیر طرفہ نیا تماشا ہے
ایک کی دل کو بیقراری ہے
تپ فرقت مین کوئی جلتا ہی
کوئی ٹکرا رہا ہے سر اپنا
رو رہا ہی برنگ ابر بہار
نظر آجاتی وہ یہہ حسرت ہی
کوئی گریان ہی اپنی حالت پر
کوئی کہتا ہی اپنا افسانہ
ہی کسیکو زیادہ عشق کا جوش
اور کسیکا ہی حال نوع دگر
بی تیری مجکو زیست ہی دشوار
اسقدر تو نہ دید کو ترسا
دل پہ برچھی نہ کارگر ہوتی
یون وہ کہتا ہی کی منت سے
تیرباران کر آ کی اسی پر فن
کہہ رہا ہی یہہ وہ جگر تفتہ
حشر تک پہر کوئی عذاب نہو
دیکھتے ہین فلک کو حسرت سے

اونہین سو زمین ایک سوداگر — اوترا اوس ملک مین لیکن آکر
شاہزادی نی اوسکو بلوایا — مال و اسباب لیکے وہ آیا
جو جو چیز اوسکی پاس عمدہ تہی — صورت مہر جو کہ یکتا تہی
اوسنی شہزادیکو وہ دکہلادی — اور قیمت بہی سبکی بتلادی
ایک صندوقچہ تہا اوسکی پاس — اوسنی اوسکو چہپایا با ہوش و حواس
پڑگئی اتفاقاً اوسکی نظر — یون لگا پوچہنے وہ رشک قمر
کیون نہین ہمکو یہ دکہاتا ہی — کیا سبب ہے جو تو چہپاتا ہی
عرض کی اوسنی اسی سلیمان جاہ — قابل دید یہ نہین واللہ
پر حضور اسمین چیز ایسی ہے — نہ سنی ہی کبہی نہ دیکہی ہی
کوئی دیکہی گر اوسکو ایک نظر — چین اوسکو پڑی نہ پہر دم بہر
ہو کی مجنون پہرے بیابانمین — مثل یوسف ہو قید زندان مین
شمع الفت کی لو لگی یہ اوسے — نکلے پروانہ روز و شب وہ جلے
ماہ کامل ہو تو بنے وہ ہلال — ایک ساعت کی زندگی ہو محال
پای رحمت مین غمکی ہو زنجیر — مثل مجرم ہو کو بکو تشہیر
جب کیا اوسنی اسطرح کا بیان — سنکی یون بولا وہ مہ تابان
تیری تقریر نی غضب ڈہایا — آفت تازہ جان پر لایا
تو نی اچہی اوٹہائی ہی تمہید — ہمہ تن چشم کردیا پئے دید
آتش شوق اور بہڑکا دی — خوب اسوقت تو نی گرمی کی
نہین بیوجہ یہ تیری گفتار — اس سے ہوتا ہی صاف یہ اظہار
یا تو تیری یہ خوش بیانی ہی — جو تو کہتا ہی سب کہانی ہی
یا ہی واقع مین کوئی شی عمدہ — بی سبب یہ نہین ہے مدح و ثنا
اب نکر ہرچہ تو کچہ تکرار — مجکو بی دیکہی آئیگا نہ قرار
دل مین اپنی تو کچہ خیال نکر — مجکو دکہلادی اوسکو ایک نظر
گر تو بیچیگا مول لونگا مین — ایک کی چار ہزار دونگا مین
ورنہ ہی اپنی چیز کا مختار — ضد نہ اسمین کرونگا مین زنہار
صدمہ ہوگا اگر اوٹہا لونگا — تجکو الزام ہی نہ مین دونگا
جب یہ تاجر سی اوسنی کی گفتار — سنکے اوسدم وہ ہوگیا ناچار
لاکہہ صورت سی اوسنی سمجہایا — پر نہ اوسکی خیال مین آیا
کب مٹا ہی نوشتۂ تقدیر — نہ گئی پیش اوسکی کچہ تدبیر
جب نہ ہی عذر کی نہ جا اوسکو — کرکے وہ پیشکش کیا اوسکو
اک پری رو کی اوسمین تصویر — دلربا دلفریب برق نظر
دیکہتی ہی وہ شکل ہوش ربا — اوٹہہ گیا ننگ و عار کا پردا
حضرت عشق کا گذار ہوا — تیر الفت جگر کے پار ہوا
تہی وہ تصویر اسقدر نایاب — دیکہکر دفعتاً ہوا بیتاب



شمع رخ پر ہوا وہ پروانہ — کعبۂ دل بنا صنم خانہ
جوشش عشق سی جو گہبرایا — اوسنی تاجر سے پہر یہ فرمایا

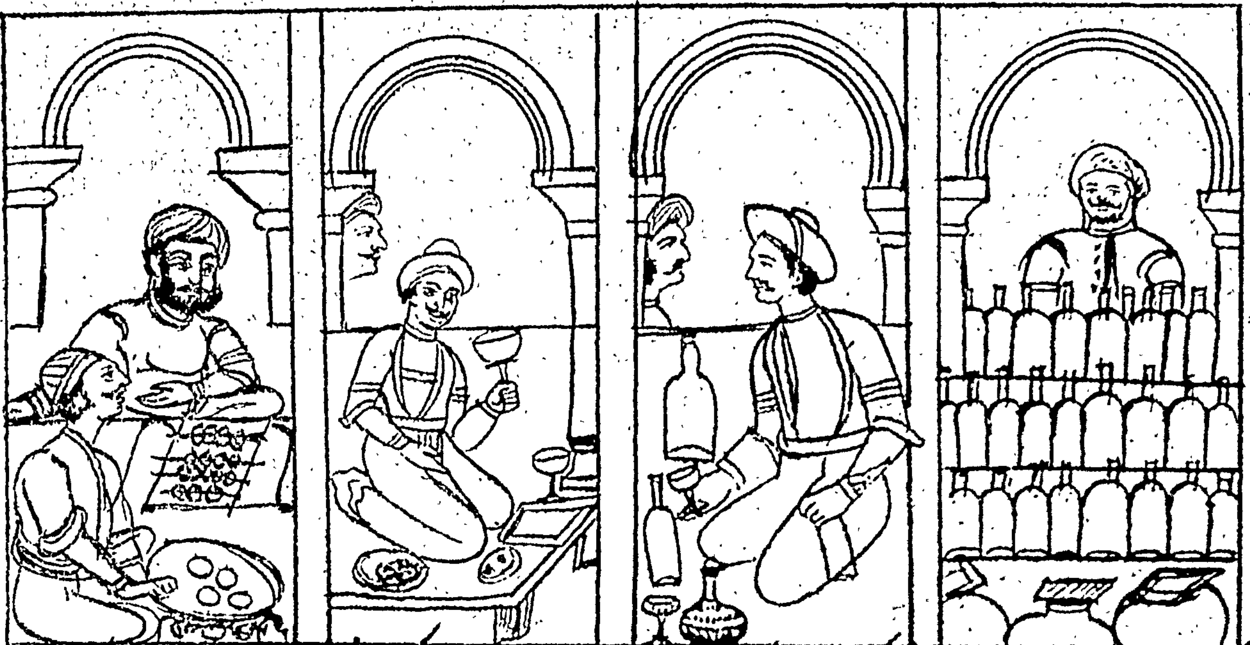


سانولی شکل دیکھکر وہ حسین
مجمع مہوشان تہا لیل و نہار
شوخ دیدہ کوئی کوئی چنچل
چال مستانہ کوئی چلتی تہی
بادۂ حسن سے ہر اک سرشار
عمدہ زیور نفیس سب ملبوس
سنکو بالا بتاتے تہے بالے
بجلیان پہنی کوئی ماہ جبین
طوق منت کی پہنی ایک پری
تہا کسیکا تو نقرئی سوباف
رخنہ چہوڑے ہوے کوئی پیچ
انگرکہا تہا کسیکے زیب بدن
لپٹے تہی دل کسیکے مہندی
کوئی گلرو کی محو گلباری
کوئی جہولے پہ بیٹہی گاتی تہی
چہیڑ چہاڑ ایسی ہوتی تہی باہم
کتنی مسی بری لگائی ہے

نام رکہتا تہا یہ نہیں نمکین
پر کسی سے نہ تہا اوسی نمک کا
چال مین اونکی سیکڑون چہل بل
کوئی پاؤن سے دلکو ملتی تہی
چور مستی مین صورت میخوار
خوب آراستہ مثال عروس
طائر دل کی جال تہی چہالے
جست کی بالیان کسیکی تہین
تہی کسی گل کی پاؤن مین ٹری
سر کسیکا گندہا ہوا اشفات
کوئی جوڑا اداسی باندہے ہوے
قتل کرتا تہا گوٹ کا جوبن
صندق پایہ صدقے تہی گل تر
کوئی دکہلا رہی تہی طنازی
کوئی طنانہ سر لگاتی تہی
سننے والی بہی ہوتے تہے بیدم
ہونٹہ کے نیچے جہلک آئی ہے

رسم الفت سے بہی تہا وہ بیخبر
اونمین اک اک خوبصورت تہی
اوٹہتی کونپل نئی جوانی تہی
مکہڑی جو اونکی آن بان نئی
قتل کرنیکی یاد گہاتین تہین
ناک مین کیل کوئی پہنے تہی
نیلے ڈورے کسیکی [illegible]
ایک گلرو کی ناک مین تنکا
نورتن تہے کسیکی بازو پر
اونچی چوٹی کسیکو دلسے پسند
تہی دہوان دہار ایک کی مستی
حسن سحر ہم غضب [illegible]
باغ کی سیر کوئی کرتی تہی
گلبدن اک کہڑی تہی سیر شجر
کہین کوئی بجا رہی تہی ستار
کوئی ہنسکر کسی سے کہتی تہی
آئینہ لیکے ہونٹہ دیکہو ذرا

تہی حسینون سے صحبت آٹہہ پہر
آگی اوسکی پری کو خجلت تہی
بات جو تہی وہ لنترانی تہی
وہ نیا جوبن اور وہ شان نئی
سحر آمیز اونکی باتین تہین
نتہ کسیکی تہی ایک موتی کی
انکہیان تہین رہزن دل و ہوش
تنکی چنوائی حسن کمسن کا
پہنی ہیکل کوئی پری پیکر
ماتہے ہیرونکا کسیکی حسن دوچند
قہر ڈہاتی تہی پانکی سرخی
تنگ کرتی دکہا رہی تہی بہار
کوئی انگڑائیان لیتی تہی
تہی لب نہر اک پری پیکر
خوش گلو کوئی گا رہی تہی ملار
کتنی چہوٹی ہے تو بہی اے لونڈی
پونچہ منہہ جلد اسکو بہر خدا



کوئی بیٹھا خمار آلودہ | میلکشی سی تھا کوئی آسودہ
کوئی پیتا تھا بھر کے جام شراب | کوئی تیار کر رہا تھا کباب

کوئی کرتا تھا باتین مستانہ | کوئی کہتا تھا لانا پیمانہ
کوئی بوتل کا کھولتا تھا کاگ | کوئی گاتا تھا دخت رز کا سہاگ

لب ساغر کو کوئی چومتا تھا | کوئی مدہوش ہو ا جھومتا تھا
قابل دید وہ بھی تھا سامان | شور قلقل ترانۂ مستان

اسطرح کا وہ گرم تھا بازار | مست یوسف لقا ہر ایک میخوار
کونسی شی ہی جو نہ اوسجا تہی | چیز ہر قسم کی مہیا تہی

شہر کا ہیکو ہی پرستان ہی | ہی پریزاد جو کہ انسان ہی
کوچۂ زلف مہوشان کوچے | رونق شہر اصفہان کوچے

ہر سڑک اسقدر مصفا ہی | جلبی آئینہ سا رستا ہی
ہر طرف بید مشک کا چھڑکاؤ | خوبرو لوگونکا ہر جگہہ پہ چھاؤ

بگہیون پر سوار لاکہون حسین | حسن سے اونکی ہی جدا تزئین
پھرتے تھے اسطرح ہوا کھاتے | ہوش پہ یونکی تہی اوڑہی جاتے

جانتا تھا نہ کوئی غم کا نام | عیش کرتی تہی سب خواص و عوام

صفت باغ شہزادہ مہ لقا

مئی گلرنگ جلد دی ساقی | دیکھہ فصل بہار آپہونچی
ہر شجر نے لباس نو پہنا | تازہ تازہ ہی ہیونکا گہنا

ہین شگفتہ ہر ایک شاخمین گل | نغمہ سنجی مین مست ہی بلبل
باغ بھی اوسنے وہ بنایا تھا | نہ زمانی مین مثل اوسکا تھا

وصف اوس باغ کا کرون جو رقم | نغمۂ بلبل کا ہو صریر قلم
سیم و زر کی بنی تہی ہر دیوار | اور جواہر کے اوسپہ نقش و نگار

سبز سبزے سی ہر روش تہی ہری | لعل و یاقوت کی گئی سرخی
روشوں پر ستارے چہڑکے تھے | ذرونکی طرح وہ چمکتے تھے

جو شجر تھا پھلا تھا پھولا تھا | رشک جنت جو کہیے تو ہی بجا
تھے جواہر کے جسجگہہ اشجار | لائق دید تہی وہانکی بہار

صحن گلشن تھا آسمانکا جواب | پھول سب غیرت گل مہتاب
چہچہے بلبلون کی تہی ہر سو | قمریون کی وہ شور کوکو

کہین کوئل شجر پہ کوکتی تہی | کہہ رہا تھا پپیہا بھی پی پی
نسترن اور رائی بیل کہین | کہین سوسن کہین گل نسترین

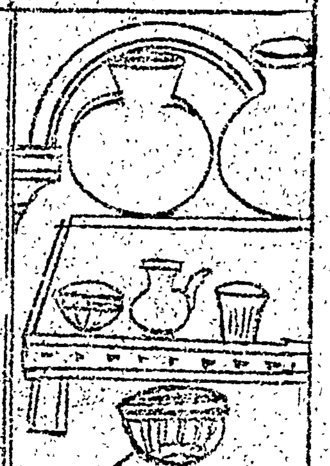
موتیا تھا کہین کہین بیلا | کہین نرگس کسی جگہہ چنپا
جعفری تہی کہین کہین لالا | چو گلا تھا کہین کہین کلغا

تجکو پیر مغاں کی مہر کی قسم
صحبت دوستاں غنیمت ہے
دیکھیے اسطرح انھیں چھینٹے

دی ساقی نے بیڑا تو بند ہو گئی قلم
ہوش میں آئیگی غفلت ہے
داد دینی سنکے سب کہہ اٹھے

ایک بھر دو کو ہم پلا تے ہے
کچھ مدک کی صفت کرین تحریر
کچھ مدک والے بھی ہین بیٹھے

خوب زاہد کا دل جلا اینگی
پھر دیوان یار وہ مری تقریر
تو جوانو نکو چھینٹے دیتے ہے







حال کیا اوسکا کیجے بیان
نخوت سے مہ و ماہ سے تجھے میسر
دیجو مجھے لالہ فام ای ساقی
غم ہی سی ہوا ہوں لاغر

طرفہ میلا لگا ہوا تھا وہاں
ہنس تلین پر بکھرے تھے گیسو

لگا چمنی بھی ہوئی جبر
شعلے اوٹھتے تھے اسیے چھینٹا لگا

افیون والے کی دکان کا بیان

پوست بھی تو بار ہیں تن پر
ورنہ چسکی پیونگا افیونکی

رکھے تھی ماہرو ہونٹ کے آگے
سنک ہے جسطرح شرر نکلے
نشہ آنکھوں میں اب نہیں باقی
سیکڑوں مجمع ہیں افیونی







نہیں دیکھا کہیں ہے ایسا دنگل
کچھ عجب شکل وہ بناتے ہین
حسرت نمکی کی بات کرتے ہیں

چسکیاں چل رہی ہیں اسیہو
سر ہنیک نئی دکھاتے ہیں
بڑہ کی فرہاد سے ہے اونکا حال

[illegible] فروش کی دکان کا بیان

بات کب عشق سے چلتی ہے
میفروشونکا تھا عجب سامان

لذت انگیز اونکی ہین باتین
آسمان سے زمین پہ لاتی ہے
کیوں نہ شیرین لبوں پہ جھگڑا ل
آگے ہر اک کے ایک خفا ہے
اتنو گھر شراب ڈھلتی ہے
قابل دید اونکی تھی دکان

زیست کا اوسکو لطف نا نہ آئے	چٹ پٹی وہ کباب جو کہائے	جان جاتی کمر اوسکو کہائے	لیجہ ضرر کا نہ اوسکو دہیان آئے



ساقن کی دکان کا بیان

ساقیا کیون اودا سی بیٹہا ہے
نہین لیے نشا کی قرار ہمین
سبزہ رنگو نمین جاکی بیٹہین گے
اک طرف ساقنین سی بیٹہا

سو کہی کہا تو بن تو اتار ہمین
جو پلائینگے ہم وہ پی لینگے

ورنہ جاتی ہین میکدے ہم
میکدہ مین ہے یہ بہار کہان

دو ساغر مین دیا ب کیا ہے
کسی ساقن کو جاکی دینگے دم
یہ نزاکت یہ سبزہ زار کہان
جان انسان بیٹہی تہی جن

دکان ساقن



ہون جو سبز کی کچہ صفات رقم
روزمرہ جدا نسبی اونکا جدا
ایک تو دائرہ بجاتا تہا
ساقنونکا عجیب نقشا تہا
وہ نشیلی ہین انکہڑیان اونکی
پی پی اسقدر سرور ہوا
کتنے بیلے ہو دم لگاؤ تو
ساقیا دیو نہ ہمکو دم دہاگے

پی پیر لڑکھڑاتی پای قلم
کیا دہوان ہار تہا ہر اک فقرا
اک چکارے پہ بیٹہا گاتا تہا
قابل دید ٹھاٹھ اونکا تہا
کیا صفت ہو سکی بیان اونکی
دفعتاً نشہ مین وہ چور ہوا
اشرفی کی چلم ہے پی دیکھو

نیچے حقے عجب بہار کے تھے
طرفہ ہنگامہ اونکی دکان پر
دل سے کیا کیا اوپچکی لیتی تہی
جو خریدار گرد بیٹہے تہے
گر کسی سے کبھی بھی نہ دو چار
نام رکھی جرس کو کوئی اگر
نہ رہے ہوش پھر تمہین اصلا

صدقے دل ہونیہ سو نہ اسکو تہی
جمع تہی سیکڑوں آدمی بیکس
اور خود اوسکی اد دیتی تہی
اونکو بھر بھر کے دیتی تہین حقے
ہو گیا مست صورت بیخود
دینہ اوسکو جواب جلکر
بہول جاؤ گے راستہ گہر کا
تیری چھینٹو نمین ہم نہ آئینگے

مدک والے کی دکان کا بیان

گوکھرو تو بچھا دی اس سر راہ — تانہ آئے اودھر کو وہ بدخواہ
گوٹے والی تھی وہ قمر صورت — کہ لکھوں آپ جنکی صفت
وہ جھمک کھنچی تھی کان فرنگی — معدن کی جنبہ سے ہو بہشتی
پیٹیاں سنبکے ہی تھیں گوٹہ سی — رکھی تھیں آگے اک تو رنبی سے
اونمین گوٹا تھا ابدار الیا

دکان گوٹے والے کی

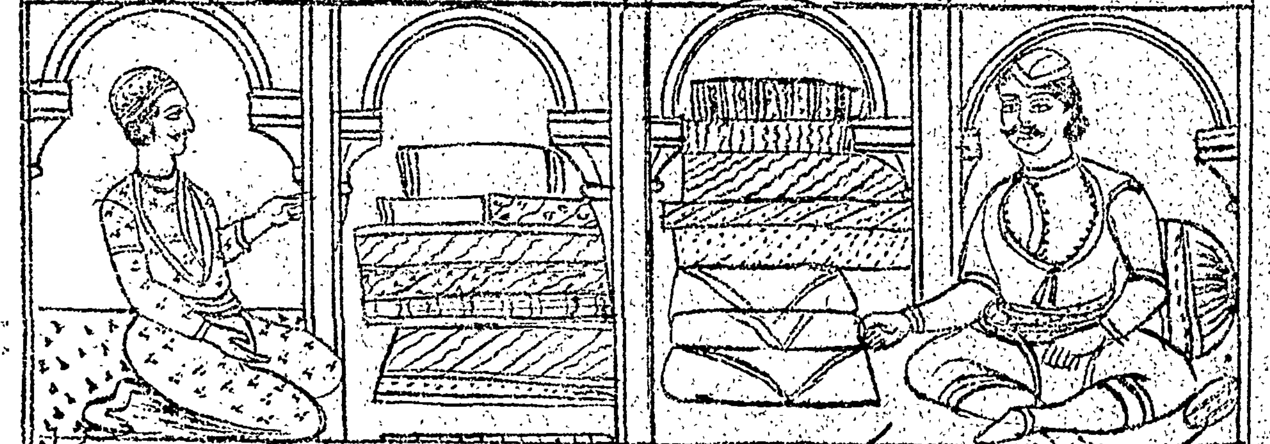
سامنے جسکے برق شرمندہ



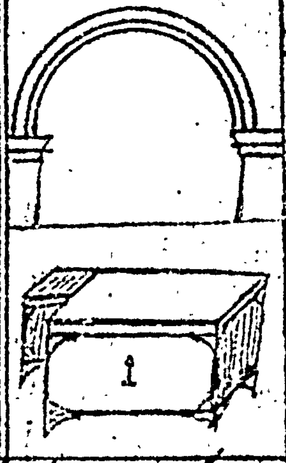
اور جٹلی بھی اس بناوٹ کی — لیلے گا نعت کے دلمین جو جٹلی
وہ کرن بھی اگر جھمک جاے — آنکھ خورشید کی جھپک جاے
اس جھمک کا سنہری لچکا تھ — اک ڈلا سونیکا وہ گویا تھ
وہ غضب وہ سیہ لہر کا اتو — جسپہ لہرای ہر بت خوشرو
کار چوبی بنت ستاروں کی — آنکھ جھپکاتی تھی وہ تاروں کی
پھول ہر ایک یون چمکتا تھا — شبہ ہوتا تھا مہر گردون کا
گرا اثر جیسا عبث ہوا ساقی

بزاز کی دکان کا بیان

بیہ تو خود قول ہے مرا ساقی
حرف کیا دخت رز کے عصمت پر — چھینٹ ایسی پڑی نہیں اوس پر
تری رنجش نے کیا ستم ڈھایا — نزہا لطف بادہ خواری کا
ہاتھ ململ کے خوب بیتاب ہون — جان شبنم کی رسی کہ تاب ہون
عرق شرم میں ہے تر انداز — شاد ہو کر مجھے پلا اب جام
خوشنما ایک سو تھا بزاز — ہر طرح کا وہان تھا تھان نیا
بانکا ترچھا ہر ایک تھا بزاز — خوبرو نوجوان سراپا ناز



گلبدن تھی کوئی تنک قمر — اور نزاکت میں غیرت گل تر
اپنی اپنی سجی ہوئی دکان — کیا ہی انداز سے تھی جلوہ کنان
تھی سخن کے بھی سعد ریورے — بات دکھی جو کوئی ہون تر
اطلس میں ہر طرح کی صورت وا — گاچ کی تھان غیرت گلزار
تھان گاہک کو جو نظر آیا — باغ کی سیر کا مزا پایا
بیل بوٹوں کی تھی چمکن بہار — دیکھ بلبل تو دم کی کہانی ہزار






ساہ جی کوئی سیٹھ جی کوئی
کوئی کھوٹا کھرا پرکھتا تھا
پوچھتا تھا کسی سے یون دلال

دولت آباد سہر دکان اونکی
کوئی کرتا تھا گہن جا ہے جدا

دل کو ملتا تھا بانکپن اونکا
کہین بہیڑو می کوئی سکہارتا تھا

تھا جہان سے جدا چلن اونکا
دیکھتا تھا کوئی بھی کھاتا
جہر کا بھاؤ کیا ہے کندن لا

جوہری کی دکان کا بیان

سا قیا مجھکو بھی پلا رنگین
پھر صفت با جوہری کی نظم کرون
جوہری بیٹھتے قرینے سے

جوہر یاقوت سی سوا رنگین
خوب دکھلاؤن جوہر مضمون

اور موتی کیطرح ہو شفاف
قابل دید جوہری بازار

تا نہایت ہو لشار اونکا صاف
ہر دکان غیرت عروس بہار
تھی جواہر نفیس بالفن نکے

دکان جوہری






آگئی رکھتی تھی پھول کے کانٹے
خوشنما تھی وہ موتیونکی لڑی
لعل اولسی اگر مقابل ہو
سنگ سر سیطرح سے ہو سیاہ
عینک آنکھوں پہ اک لگائی ہو
کسقدر سنگ کا یہ اچھا ہے
سا غر زرنگار لا ساقی

اونمین سب بانٹ تھی جواہر کے
جس سے تشریاسی عقد پروین بھی
دعوی اپنے رنگ باطل ہو
پھر نہ اوس پر پڑی کسیکی نگاہ
دیکھتا تھا نگینے ہیرے کے

تھا جواہر ہر ایک رنگ کا وان
جوہری بھی تھی انتہا کی حسین
آتش رشک مین جلی ایسا
وہ مسلسل تھی گفتگو اونکی
کوئی باہم یہ کر رہا تھا کلام

رشک لعل جہان تھی ہر دکان
اونکا یاقوت لب تھا رنگین
رنگ جلجاے لعل کا سارا
کہیے صدقے موتیونکی لڑی
دیکھنا کیا یہ ہی ٹیکا رام
عیب یہ ہے کہ رنگ پھیکا ہے
سہل سا یہ علاج اوسکا ہے

کوٹے والے کی دکان کا بیان

بھر کے مے اوس مین اب پلا ساقی
خوف گر محتسب سے آتا ہے






سب تھے آراستہ مثال عروس — مشتری تھی یہ کسطرح مانوس

رخ محبوب سے اونھین نسبت — دیکھنے سے ہوا ونکی کہ حیرت

کوئی جوہری اگر لیکر آئے — پھول سورج مکھی کا شرمائے

صاف شفاف آئینے ایسے — جو نہ چشم فلک نے بھی دیکھے

لال اٹھنین بھی اسقدر نایاب — کہیے شمس و قمر کا اونکو جواب

دانت کی کنگھیان بھی وہ نایاب — بیشانہ بین کوئی نہ آئی دیکھکے تاب

اور جو چیز تھی وہ تھی عمدا — کہیے گلدستہ باغ خوبی کا

نگینہ تراش کی دکان کا بیان

ساقیا بھر دے آبگینہ دل — تا جلا پائے یہ نگینہ دل

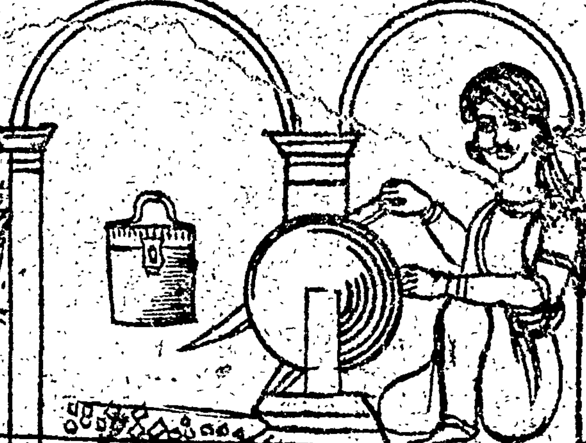
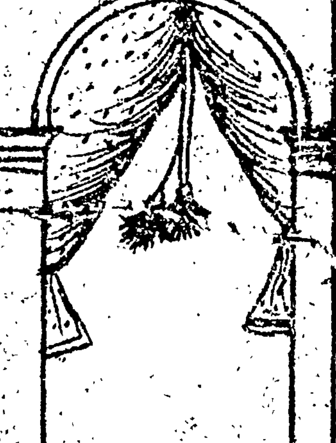
رفع ہو جائے ساری غمناکی — کہہ ہی در پیش وصف حکاکی

مئی سر جوش ایسی جو کھی دے — سنگ غم کو کرے جو ٹکڑے ٹکڑے

کروں مضمون کی وہ تراش خراش — سخت حیران ہوں نگینہ تراش

ایک جانب کو بیٹھے تھے حکاک — رنگ سب سے جدا غضب چالاک

دکان نگینہ تراش

جھولی نگ اسطرح بنائے تھے — دیکھنے میں بھی آ گئے تھے

تھی خجل برق ہر نگینے سے — کشتیوں میں چنے قرینے سے

لال نگ شوخ رنگ ایسا تھا — رنگ یاقوت جس سے پھیکا تھا

جوہری غش کی جا کے کھاتے تھے — ہر گھڑی کہ یہ رنگ اٹھاتے تھے

رنگ دیتی تھی جھوٹی کو ایسا — سچے کو بھی رہتا تھا رتبہ

جوہری فلک بھی دیکھے اگر — بھول جائے نگین شمس و قمر

جسطرح چاہے امتحان کر لے — دخل کیا ہے جو اسکا عیب کہلے

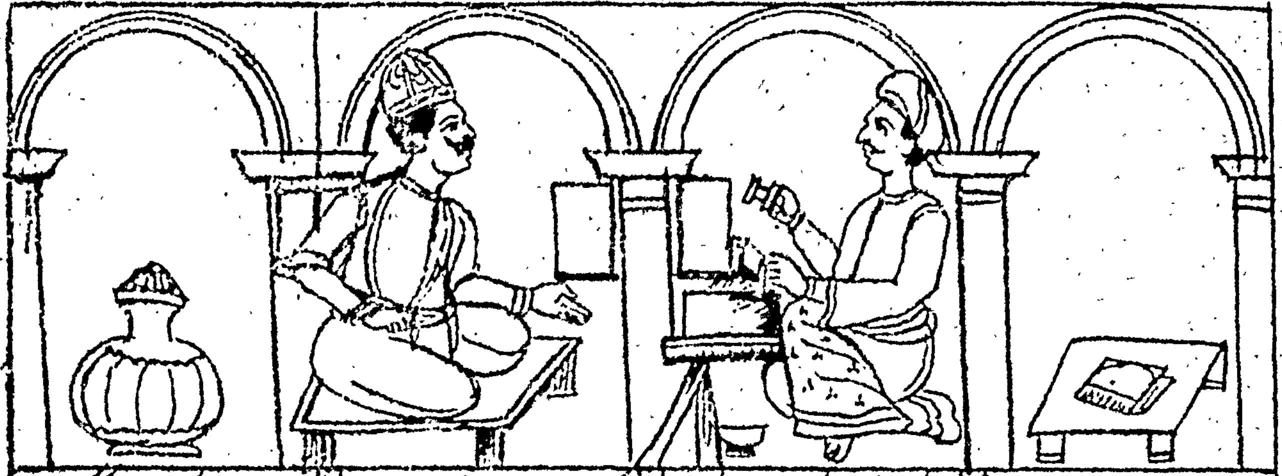
رکھتی تھی سبکو سب کمال ایسا — جھوٹی کو وہ بناتے تھے سچا

مرصع ساز کی دکان کا بیان

ساقیا بی بہا شراب پلا — اوس جواہر نگار جام مین لا

جام جم کی نہ جس سے قدر رہے — جلوہ گر جو ہر نگ بدر رہے

تھی غضب کے وہاں مرصع ساز — قابل دید جنکے تھے انداز



کوئی مشغول اپنے کام میں تھا
آرسی کو ملاحظہ فرمائیں
کہتا تھا یوں کسی سے اک پرفن
تھی کسی مشتری کی یہ حجت
ہو چکے تیری سیکڑوں وعدے
نہیں کچھ مفت تجھسے نوائی
زرگری بولتا ہے کیا ساقی
مے لعلیں سے کم نہیں یاقوت
بھردی فنجان چشم رندانکی
سیمتن کوئی کوئی ماہ جبیں

اور کوئی محو فکر نام میں تھا
کلمۂ حق زبان پر ہی لائیں
صرف کیجئے اگر سوا کندن
دو مہینے کی ہو گئی مدت
کون دربار آکے روز کرے

سب کے سب اپنے فن میں تھے ہشیار
کیا ہی ہمنے جڑی ہیں انگوٹھی
پائداری ہو یہ نگینے کو
اب نہ جاوے نگاہ بھی پھسل
پھیر دی گر نہ ہو سکے تیار

کرتی تھی کام نکو لنسیہ گفتار
کبھی جڑتا تھا اور اب ہے تنگ
پھر نہ تھا مشتری کو جنبش ہے وہ
نو کرے گا میں میری پڑیگا خلل
ہیں بنائی کو تجھسے او نہر
دیکھ کا ہو نہیں پیالہ نوائی
لیلیٰ تو جسمیں قیمت ساغر
دہن شیشہ قول کا چھلا
کرتے ہیں تھی انگوٹھیاں تیار
دلبر کا دیا دہر نگین

سادہ کار یعنی زرگر کی دکان کا بیان

میں سمجھتا ہوں مدعا ساقی
جڑ دیئے آنکھوں کی حلقے میں یاقوت
بخش انگشتری سلیمانکی

شہ بنا دل سے باتیں گڑ گڑ کر
بادہ خواروں کی واسطے ہی بنا
کچھ دکانوں میں بیٹھے سادہ کار

دکان سادہ کار یعنی زرگر



چھلے وہ خوشنما بنا رکھے
ساقیا وہ مجھے شراب پلا
رکھا ہو چلن اچھا

دیکھنے میں ہیں ایسے آ رکھے

دیکھیں معشوق بھی گرا کے

اونکو گل کھائیں شوق
نا پرکھنے لگوں کھرا کھوٹا
لکھوں اونکو چلن کیا اوٹھا

صراف کی دکان کا بیان

اسکا

ایک جانب کو بیٹھے تھی صراف





سجا ہے آراستہ مثال عروس
رخ محبوب سے اوسکو نسبت
کوئی جوہری اگر نظر آئے
اور جو چیز تھی وہ تھی عمدہ
ساقیا بھر دے آبگینۂ دل
رفع ہو جاوے ساری غمناکی
ایک جانب کو بیٹھے تھے حکاک

مشتری ہے یہ کسطرح مانوس
دیکھنے سی ہوا اونکی اک حیرت
پھول سورج مُکھی کا شرمائے

نگینہ تراشن کی دُکان کا بیان

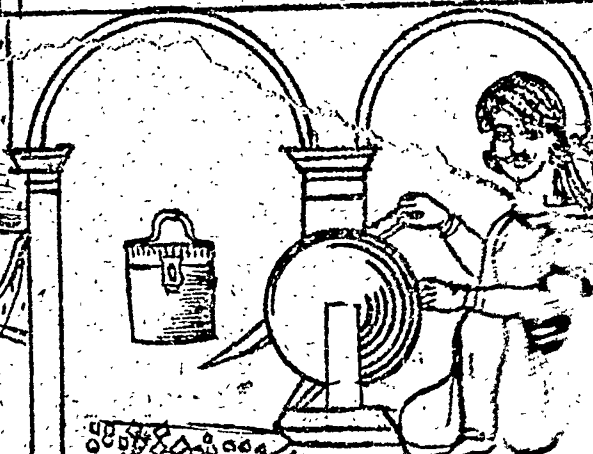
تا جلا پائے یہ نگینۂ دل
کہ ہے ورد بیش وصف حکاکی

ہے سرخوش ایسی جو کبھی دے
کرون مضمونکی وہ تراش خراش

دُکان نگینہ تراش

صاف شفاف آئینے ایسے
لالٹینیں بھی اسقدر نایاب
دانت کی کنگھیاں بھی دو نایاب

جو نہ چشم فلک نے بھی دیکھے
کہیے شمس و قمر کا اونکو جواب
شیشہ بیں نہ آئی دیکھکے تاب
کہیے گلدستۂ باغ خوبی کا
سنگ غم کو گزند ہوسکے کیونکر
سخت حیران ہوں نگینہ تراش
رنگ سب سے جدا غضب چالاک


... بھی آئے تھے
... جنکے قرینے سے
... جس سے پھیکا تھا
... رکھ اوٹھا لے تھے

رنگ دیتی تھی جہوٹی کو ایسا
جوہری فلک بھی دیکھے اگر
جسطرح چاہے امتحان کر لے
رکھتی تھی سبکو سب کمال ایسا

... ساز کی دُکان کا بیان

... بدر رہے

تھی غضب کے وہاں مرصع ساز

سچے کو بھی رہتا تھا رتبہ
بھول جائے نگین شمس و قمر
دخل کیا ہے جو اوسکا عیب کھلے
جھوٹی کو وہ بناتے تھے سچا
وہ جواہر نگار جام میں لا
قابل دید جنکے تھے انداز

دن جو گذرا ہی اور ہوئی شام
اسطرف چند عورتین باہم
ہو گئین جمع اسقدر پریان
اوٹہی کشتی سی وہ پری پیکر
بیچ مین لوچ اوس نئی تن کا
بڑہی ہر روز اسکا اقبال
پاس پوچہے کے تہی کنول روشن
پاس بارہ دری کے جب پہونچا
اوسی بارہ دری مین پہر جاکر
مرتبہ اونکا جیسا تہا
روشنی اسقدر تہی بہنی نگاہ
بزم کی اوسطرف وہ تیاری
تہا یقین لول اوٹہی جو صبح سحر
اسمین بہتین نگاہین جو خوش اندام
جتنی محفل تہی ہو گئی بیدم
اس ادا سی گہٹی بڑہی پری
کیا بیان ہو وہ طرز رقاصی
گاہ تیغ نگاہ چمکانا
جنبش ناز و ادا دکہاتی تہی
ناچ نے رنگ ایسا باندہا تہا
تہی آنکہ مین وہ اپنے لال ایسی

قید سی چہوٹی ہی یہ ماہ تمام
نکلی بارہ دری سی پہر اوسدم
ہو گیا ایک اژدہام وہان
بیٹہی آکر اوسی پوچہے پہ
تہین جہان مین ہزار دل لگا
صورت کاہ ہون جو پامال
تہی عجب روشنی عجب جوبن
اوس جگہ پہ ٹہر گیا بوچہا
ناز سی بیٹہی ایک مسند پر
بیٹہی وہ آکر اپنی اپنی جا
صاف بارہ دری تہی منزل ماہ
وہ مہ چرخ کی ضیا باری
تالکہ گہڑیالی نے بجا ہی گجر
آئین لیلیکے سب وہ اپنی ساز
راگنی نئی بہی کہا یا سحر
راگنی بہی بلا مین اپنی لگی
بجلی آنکہون کو وہ دکہاتی تہی
کبہی ابرو پہ اپنی بل لاتا
بہاؤ در پردہ وہ بتاتی تہی
مست بیخود ہر ایک اوسجا تہا
غرض آہستہ لالہ رخ سی یہ کی
ہو کر واقف جب اوسکی آنی سی

ہو گئی غائب اسمین وہ عورتین
تہی جو کشتی نشین وہ ماہ جبین
پہونچین لیکر کہاریان بوچا
ہی بیان شان کیا سواری کی
سب ٹہر پہنچی تہی بصد توقیر
بخشاتی تہی اوسکو چاند بلکی
اوسپہ جہرمٹ مین ماہ پارونکے
رکہکے شانی پہ اک حسینونکے ہاتہ
کچہہ جلیسین مصاحبین آئین
ایسی جوہان ملکنی ہو لی وہ گہر
صحن مین لالٹینین جو شمعین تہین
صبح کیطرح تہی وہ شب پر نور
برگ گل پر پڑی تہی جو شبنم
گانی اک اپنی دیتین ایسا خیال
تان ہر ایک آفت جان تہی
تہی جو اونکی کمال ہی ہتیار
بیٹہہ جانا کبہی نزاکت سی
طرز مستانہ گاہ دکہلانا
ناز سی اوسنی جب لیا توڑا
چل رہا تہا ادہی ساغر مل
نامہ بر وہ حضور آیا ہی
گئی وان اوٹہکی وہ بہانی سے

فاختہ کی جو رکہتی تہی صفت
دیکہکر اوسکو اوسکی پاس گئین
آیا سارا جلوس پہر اوسجا
گر رہتی کہیں سواریکی
تہی کسیکی صدا یہ مثل نقیب
آگے آگے تہی اوس سواری کے
چاند حلقے مین جیسے تارونکے
اوتری وہ رشک گل ادا کے ساتہ
جہک کے آداب وہ بجا لائین
نشا ہو جاتی گر ہوا اوسکا بیان
تیل پانی کی تہے گلاس کہین
تیرگی ہٹ گئی تہی سب کافور
اوسگہڑی اوسپہ تہا عجب عالم
در و دیوار کو بہی آگیا حال
روح ناہید اوسپہ قربان تہی
اوٹہکے وہ ناچنے لگی اکبار
روکہی ہونا کبہی لطافت سے
ہوشین گہ جہجک کے آجانا
رشتہ جان ہر ایک کا توڑا
پہونچا تہا تا لعرش ناچ کا غل
اوسطرف کمرین بٹہایا ہی

تصویر مہ لقا و لالہ رخ صفحہ ۵۸ مین ہے



دیکھی جو اوسکی چاند سی صورت
ہو گئی اوسی یکایک حیرت
پوچھا اس سے بتاؤ کون ہو تم
کیا مسافر ہو راہ کی ہو گم

نہ کسیکو خدا یہ دن دکھلائے
کیا مصیبت پڑی ادہر کیونکر آئے
نہیں آتا یہاں کوئی انسان
بخدا اسجگہہ ہے وحشت جان

سنکے یہہ اسنے دیدیا نامہ
اوسنے اوسکا لفافہ پڑہکے کہا
آپ اس بنگلہ میں کریں آرام
کل جواب اسکا دیگی یہہ ناکام

ہوئی رخصت وہ کرکے یہ تقریر
وہاں فروکش ہوا یہ مہر منیر
شام کو آکے وہ قمر اندام
دیگئی اسکو ایک خوان طعام

منتظر وقت کی رہی وہ پری
لالہ رخ جبکہ قید سے چھوٹی
تہا جو پاس اسکی نامۂ درد
کہکے حال اوسنے کردیا اوسکے سپرد

پڑہ چکی خط تمام وہ جسدم
یوں لگی کہنے وہ اسیر الم
دو گہڑی دن رہے سے جانا تم
کل یہاں نامہ بر کو لانا تم

دوسرے روز الغرض وہ پری
حسب حکم اس قمر کے پاس گئی
جس گلستاں میں لالہ رخ تہی اسیر
لیگئی وان اسی وہ مہ تنویر

پر فضا اسقدر تہا وہ گلزار
صدقے سو دلسے ہو عروس بہار
حسن میں رشک آسمان تہی زمین
پہول ہر ایک غیرت پروین

ایک بارہ دری تہی نایاب
تہے جہاں برج آسمانکا جواب
صحن میں اوسکی حوض ایسا تہا
چشمۂ آفتاب گویا تہا

ایک کمرہ میں اسکو ٹہلا کر
ڈالیاں لائی میوہ کی جاکر
بولی اس سے کہ نوش فرماؤ
دلمیں اپنے نہ کوئی شک لاؤ

آپکے کام کو میں جاتی ہوں
انہیں پاؤں ابہی پہر آتی ہوں
ہو پری راہی وہ کرکے یہ گفتار
وان اکیلا رہا یہ گلرخسار

دن جو تہوڑا تہا اسمین گئی گذشت
نظر آئی اسے عجب اک بات
فاختہ بیٹھی حوض پر آکر
خاک پر لوٹی پر کو پہیلا کر

بنگئی پہر وہ اک مسن عورت
سر سے پا تک سیاہ بدصورت
ٹیکا سیندور کا تہا ماتہے پر
شکل تہی اوسکی خرس سے بدتر

سرخ آنکہیں تمام زینت تہی زرد
رخ پہ اسکے ملی تہی سحر کی گرد
سر پہ بدبخت کی ردا نیلی
پہنی بودار کہال کی کرتی

پڑہکے کچہ اوسنے حوض پر پہونکا
دفعتہً پانی جوش میں آیا
ہوئی اوس حوض سے عیاں کشتی
آشکارا ہوئی نہاں کشتی

جلوہ آرا تہی اک پری اوسپر
حسن میں تہی وہ چاند سے بہتر
اسنے جسوقت دیکھی یہ صورت
ہو گئی اسکی دلکو اک حیرت

سن چکا تہا جو پہلے اوسکا حال
نہ گیا اور سمت اسکا خیال
دل سے اوسدم یہ اسنے کی تقریر
ہے یہی لالہ رخ قمر تنویر

ایک نامہ بہی لکہدیا اوسکو — اور آگاہ یون کیا اوسکو
دل مین اپنے وزیرانہ ڈرنا تم — استراحت وہانپہ کرنا تم
لالہ رخ کی وزیر زادی ہے — بس وہی ایک دوست اوسکی ہے
جو کہوگے بجا وہ لائیگی — نہ اطاعت سی سر اوٹھائیگی
پار دریا کے جبکہ جاؤگے — ایک بنگلہ نفیس پاؤگے
آئیگی وہانپہ ایک لال پری — نام اوسکا ہی خوشجمال پری
خط ہمارا اوسیکو دینا تم — کام اپنا اوسی سی لینا تم

لیجانا درویش کا مہ لقا کو ایک دریا پر

اور روانہ کرنا طرف دشت نیرنگ کے جہان لالہ رخ صاحب تصویر اسیر تھی اور ملاقات ہونا اوس پری سے اور قتل کرکے ساحر کو چہوڑانا اور شاہ زرین سے ملانا جو اوسکی تصویر پر عاشق تھا اور شرط اول کا تمام ہونا

کشتی می کو ساقیا لانا — مجکو دریا کے پار ہی جانا
بیطرح غم نے مجکو گھیرا ہی — زندگانی حباب سا ہی
کام ہوجائیگا اگر بیڑا — شاہ دریا کا دونگا مین بیڑا
ایسا اوس بحر مین تہا جوش و خروش — اوڑتی تہی جسکے ڈرسی طائر ہوش
موج اوسکی نہنگ آفت تہی — چادر آب اک قیامت تہی
آیا ساحل پہ جسکہ تہی فقیر — کہینے وہ نقش اوسجگہ تحریر
نکلی پانی سی دفعتاً کشتی — بہہ کے وہ خود کنارے آئی
جب ادہر آنیکا ارادہ ہوا — یونہین دریا مین قصد لنا اسکو
الغرض جسطرح سی سمجھا کر — جو سکہانا تہا خوب کہلا کر
دشت نیرنگ کیطرف لیجا — پار دریا کی جلد اسی پہونچا
اوسجگہ ایکدم مین پہونچایا — جسطرف کا نشان پایا تہا
جب یہ ساحل سی تہوڑی دور گیا — نظر آیا اسے وہی بنگلا
ایک ساعت کی بہی دیر ہوئی

خار دیتا ہی خار صحرا کا — اب سفر مین کرونگا دریا کا
چاہتا ہون تری عنایت سے — پار ہو جاؤن بحر رحمت سے
دوسرے دن وہ زاہد خوشخو — ایک دریا پہ لیگیا اوسکو
ہر حباب اوسکا تہا فلک کا خواب — چاہ بابل سی کم نتہا گرداب
میںڈہا اس قہر کا اوچہلتا تہا — دل ثور فلک دہلتا تہا
خود ہی دریا مین نقش اک ڈالا — اثر اوسنی عجب کیا پیدا
دوسرا نقش اسی کیا تسلیم — اور اسطرح اسکو کی تفہیم
اسی صورت سی آئیگی کشتی — تمکو اس پار لائیگی کشتی
اس مسافر کو اسنی ٹہلایا — پہر یہ کشتی سی اوسنے فرمایا
تہی اطاعت مین اوسکی کیا کشتی — کہتے ہی ہوگئی ہوا کشتی
اوترا اوس پار جا کی یہہ جس آن — ہوگئی وہ نگاہ سی نہان
حکم درویش اسکو آیا یاد — اوسمین ٹہرا یہ غیرت شمشاد
آگئی اوسجگہ وہ لال پری

تصویر مہ لقا و لال پری صفحہ ۱۹۶ مین ہے

حسب دستور شست کو پہینکا
ہوئی صید ایک ماہی دریا

پیٹ جسوقت اوسکا چاک کیا
ایک صندوقچہ نکل آیا

دیکھکر اسکو دل نثار ہوا
مثل ماہی مین بیقرار ہوا

اوس سے ہوتا ہی صاف یہ معلوم
کہ اسیر بلا ہی وہ مغموم

کی ہی کوشش بہی جسنے حد سی سوا
لیکن اوسکا نہین پتا ملتا

آٹھوین روز پنجشنبہ کو
میلا کرنے لگا مین جستجو

قسمین دیکر دیکے پوچہتا ہون حال
یونہین کتنے گذر گئے مہ و سال

سلطنت ترک کی اسی غم مین
یہ فقیری بہی لی اسی غم مین

اک نظر یا اوسی دکہا دی کوئی
یا مجہی اوسکا گہر بتا دی کوئی

بولا یہ سالک رہ غربت
آپکے دل کو دی خدا راحت

آپکے عشق کا ہی شہرا ہی
ذکر یہ دور دور پہونچا ہی

مین بہی آیا تہا یان اسی خاطر
تا ہون حال شبیہ سی ماہر

کہ خدا ہی مسبب الاسباب
نکل آئیگی کوئی شکل جناب

کرکے تکیہ خدا کی رحمت پر
کیجیے چندی اور صبر مگر

دشت گردی سی تہا وہ کیا واقف
ایک جانب گیا وہ ناواقف

نہ کوئی یار اور نہ کوئی شفیق
جز غم و درد تہا نہ کوئی رفیق

ایک دن ایک دشت مین آیا
اوسجگہہ ایک کوہ کو پایا

چشمے پانی کی جابجا تہے روان
قدرت حق سی تہا عجب سامان

قلہ کوہ خوشنما دیکھا
تختہ اک زعفران کا دیکھا

چہت گلابی تہی اور سنہری در
کہار وا دوختہ تہا مٹہو نیر

جا بجا فرش ایک مرگ چہالا تہا
اوسپہ درویش ایک بیٹہا تہا

بند آنکہین تہین چشم دل و شرم
گل غندان تہا ذکر حق سی ہین

نہی وہ مچھلی طرح جسکی علامت مین
اور لکہی ہاتہہ قد و قامت مین

اوسکو جب کہولا اسی قمر تنویر
نظر آئی یہ برق وش تصویر

شعر دیکھا جو پشت پر تحریر
ہوگیا اور غم کی مین تصویر

پر خدا جانے کسکی ہی تصویر
اور کس جا ہی وہ بلا مین اسیر

جب ہوا ہر طرح سی مین ناچار
کچہ مری دلکو بہی نہ آیا قرار

جمع ہوتی ہین سیکڑون جو لشکر
وہی تصویر سبکو دکھلا کر

پر نہ بر آیا مدعا اب تک
نہ مقدر رسا ہوا اب تک

کیا کہون مین حقیقت اب دلکی
یہ تمنا ہی روز و شب دلکی

سن چکا جبکہ اوسکی یہ روداد
اپنی افتاد اسکو آگئی یاد

مین بہی کرتا ہون اسکی کچہ تدبیر
اسقدر سوچ نہ اب دلگیر

نہین کرتا ہون بے سبب وعدا
اسمین مطلب مرا بہی کچہ ہوگا

گو کہ ثابت ہوا نہ خوب احوال
پر مجہی کچہ نہین ہی اسکا ملال

جہان قدم الونگا سارے دشت و جبل
جسکو اک لحظہ بہی پڑیگی کل

اوسکو تسکین اسطرح دیکر
سوی صحرا نکل گیا وہ فقیر

سارے زخم کہن ہوے آلے
پاؤن مین سیکڑون پڑے چہالے

کتنے دن کرکے دشت پیمائی
گل مطلوب دل کی بو پائی

سبزہ ایسا تہا اوسکی دامن مین
لطف دیکھا نہ ایسا گلشن مین

دل جو اوسکی فضا پہ لہرایا
چرنگیا اوسپہ یہہ قمر سیما

بیچ مین اوسکی ایک بنگلا تہا
ٹہی سرکی کہ خس سی چہایا تہا

چارون کونون پہ سبز بوٹی ہی
فاختہ جن پہ جان کہوتی ہی

تاج سرپر گلی مین تہی کفنی
وضع محتاج کی تہی دل تہا غنی

جب کہلی اوسکی چشم نرگس فام
جہک کے اسنی کیا ادب سے سلام

وسنی خاطر سی اسکو بہلایا
اسطرح مسکرا کی فرمایا

تصویر یہ لقا و درویش صفحہ ۵۴ مین ہی

پہلی اوس سی بیاں کیا احوال | پہر لگا کہنی یون بحزن و ملال
ہم تو جاتی ہین ملک زرین کو | تم اسی شہر مین قیام کرو

سال بھر میری منتظر رہنا | دلمین اپنی نہ رنج و غم سہنا
ہوئین شرطین اگر وہ مجہسی ادا | یاد رکہنا ضرور آؤن گا

گر یہ امید بر نہ آئیگی | پہر جمیت ادہر نہ لائیگی
جب گذر جائی وعدی کی مدت | گہر کو ہونا روانہ بی حجت

خدمت والدین مین جا کر | عرض کر دینا حال خستہ جگر
اپنی آقا کی جب سنی تقریر | رو کی بولا کہ ای قمر تنویر

نہیں بہتر یہ کج ادائی ہی | دل پہ شاق آپکی جدائی ہی
گہر سی لائی ہو مجکو کر ہمراہ | چہوڑ جاؤ نہ اس جگہہ للہ

بولا یہ اصلح کہ ای غمخوار | تیری فرقت ہی مجکو بہی دشوار
پر یہی مصلحت ہی بخوشی رہو | اسمین حجت کسیطرح نکرو

اوسکو سمجہا کی یون گل رخسار | ہوا راہی وہانسی آخر کار
شاہزادیکو جب یہ پہونچی خبر | یاں سی تنہا گیا وہ رشک قمر

سنکی اوسکو بہت ملال ہوا | فرط غم سی تباہ حال ہوا
در پہ مونس کو اوسنی بلوایا | حال سب پوچہکر یہ فرمایا

آئین جبتک اودہر وہ ذات شریف | تم رہو یہان نہو کچہ تکلیف
شاہزادیکی سنکی یہہ تقریر | غم سی تنہائی کی یہ تہا دلگیر

دلمین اوسدم بہت ہوا مسرور | حکم اوسکا بدل کیا منظور
جو کہ تہا خانہ باغ اوس گل کا | جا کی اوسنی وہان قیام کیا

پر یہ شہزادیکی ہوی حالت | روز بڑہنے لگی تپ فرقت
غم کی تصویر بنکے آخر کار | لگی کرنے بسر وہ لیل و نہار

بعد تہوڑی دنو نکے ماہ لقا | شہر زرین حصار مین پہونچا
مقبرہ شوق شاہ کا تہا جہان | اوسجگہہ پر بہی یہہ گیا جس آن

تہا اوسی وزا اوسجگہہ میلا | ہر طرف مرد زن کا تہا ریلا
صحن مین تہا جو گنبد تابان | اوسی درویش کی تہی قبر وہان

چار سو لہا رہی تہی چمن | قدرت حق دکہا رہی تہی چمن
دیکہا گنبد مین ایک مرد فقیر | سرنگون ہی ملول اور دلگیر

ایک تصویر رکہی زانو پر | دیکہتا ہی اوسی بدیدہ تر
پاس جا بیٹہا یہہ بہی کر کی سلام | کی نگہہ اوسنی بی تخلق تمام



اوس سی تصویر کا جو پوچہا حال | رو کی کہنی لگا وہ نیک خصال
اب نہ رہا ہی اک مکان میرا | ہی قیام اتبلک یہان میرا

سمجہو شوق شکار رہا ہی تہا | یہی رہتا تہا شغل صبح و مسا
کہیلتا تہا وہان مین شکار | نا گہان ایک وزا ای غمخوار

فضل خالق سے جتنی شرطین ہین
اونکو جا کر ادا کرونگا مین
اس سے مجبور ہون مین ای حمید
کہ حمیت سے ہی یہ بات بعید

عقد مین تجسن جو تمکو لاؤنگا
کیا مین اون سب کو منہ دکھاؤنگا
نہ خفا ہو وزیر زادی سے
نہین جاتا ہون کہنے سے ا...

اسمین ہوسکی نہین ذرا تقصیر
تمنے تجویز کی ہی کیا تقصیر
تو تجھین اب جواب اسکا دو
حق بجانب جو ہو وہ بتلا...

کوئی اک بات کا کرو جو عدا
اور نہ ہو سکو نہ اس سے وفا
اوسکو پھر کیا کہیکی سب خلقت
ماورا اسکی ای قمر طلعت

مجکو سمجھوگی تم حقیر ہر اُم
جب خفا ہوگی یہ کرو گی کلام
ہم نہ کرتی جو تیری جان بخشی
پھر نہ ہوتی یہ دن نصیب کبھی

ایسی وصلت مجھے نہین منظور
بار آؤنگا مین تا مقدور
ہی جو دلمین تمھاری شک اسکا
کر نہین الفت اسکو مجھسے ذرا

سمجھو تو دلمین ہی بہت خوشنود
تمسے الفت ہوتی گر مجکو
سلطنت کو مین اپنی کرتی تباہ
اسطرح آتا کیون یہان ایمان...

پر مین بدنامیون سے ڈرتا ہون
بخدا تمسے عہد کرتا ہون
جبکہ شرطون سے ہو چکی ہی نجات
آؤنگا مین ضرور ای خوش ذات

گر یہ سُنا کر گیا جانباز
تو نہین ہے مقام سوز و گداز
ہان مرا فاتحہ دلا دینا
یہ وصیت نہ تم بھلا دینا

سُنی جسوقت اسکی یہ تقریر
زرد غم سے ہوئی وہ مہ تنویر
پھر نہ اوسوقت کچہ کلام کیا
دل جو بھر آیا منہ کو پھیر لیا

رہی چپ تھوڑی دیر تک وہ صنم
آخر اوٹھا یہ کہکے وہ پر غم
تمکو سونپی خدا کو جاتی ہین
رہی زندہ تو پھر کی آتی ہین

اوس پریزاد نے تو کچہ دیا نہ جواب
ہوئی وحشت زدہ پری بیتاب
اسطرح اوس قمر سے کہنے لگی
واہ واہ ای شہ خوبی

ہمکو اسوقت ہے ہوا اظہار
آپ سے سچ بڑی ہین غیرت دار
کیا اسیواسطے تم آئی تہی
دل پہ اک کوہ غم کرکے چلے

خیر تشریف اب تو لیجاؤ
جو جو جی چاہی اور سُناؤ
سونپا اللہ کی حفاظت مین
پنجتن کی دیا ضمانت مین

جلد یان بامراد پھر آؤ
اپنی دلبر کو عقد مین لاؤ
ابتو کہتی نہین مین کوئی بات
پھر کی آؤگی جبکہ خوش فرات

اوسکو ٹھی آپ ہی گلا ہوگا
اوسکا اظہار برملا ہوگا
بخدا آپ سے خفا ہو نہین
غم مین ای ماہ مبتلا ہو نہین

سُنکے تقریر اوسکی یہہ گل تر
ہنسکے کہنے لگا بہت بہتر
در شاہی پہ باغ سے آیا
اپنی مونس کو جو وہان پایا



بلکہ ایا ماہ مینے خواب مین ہی
زخم تازہ جو دل پہ کھایا ہے
مین تو ان باتونسے نہین آگاہ
اوٹھتا ہے دلمین کچہ ابھی سے ...
ابھی آغاز مین یہ نقشا ہے
تجھسے بیرحم پر ہوئی شیدا
ورنہ لاکھون حسین صاحب جاہ
کرتی ہین وہ خوشامدین سو ناز
کیا او نہین کا یہ مجہپہ صبر پڑا
تمنے کیا سحر کچہ کیا مجھ پر
کیا مری عقل پر پڑی پتھر
جانتی ہون یہ ابھی سے کامل
تولتی ہون مین اپنے دلکو اگر
بلکہ اس بات کا بڑا ہے ڈر
تو اہ ابھی سے دل لگایا تھا
نہ رکا روکنے سے بھی زنہار
کیا مثل یہ نہین ہے تمنے سنی
جان صدمے سے کھوتی ہو ناحق
اسیصورت سے طعنے دیکے دیکھ
ہین تعجب اسکا نہ دیکھونگی جو ...
یہی بہتر ہے اب نہ جاؤ تم
سنکے کہنے لگا یہ ماہ تمام
لیکن اس بات مین ہے نقصان

غم کی صورت کبھی نہین دیکھی
اوسکی حد سے زیادہ ایذا ہے
ہوگا کیا حال میرا اوسدم آہ
ہوئی جاتی ہین ہاتہ پاؤن ...
دیکھون انجام کیسا ہوتا ہے
دفعتا عشق یہہ ہوا پیدا
آئی الفت مین میرے ہوگی تباہ
کبھی جھوٹون نہ پوچھی اونکی بات
یا کہ قسمت نے یہ سلوک کیا
کیا بلا تم ہو کوئی جادوگر
پڑ گئی کیسے پردے آنکھون پر
اب تاسف سے کچہ نہین حاصل
تو اوسی یاد مین ہون بہت مضطر
درد فرقت سے ہونگی جب مضطر
خوب معشوق ہاتہ آیا تھا
ایسی الفت کو بس خدا کی مار
بجتی ہے دونون ہاتہ سے تالی
تمھیں مارو رہے ہو ناحق
رگ جان پر لگا ینگے نشتر
ہونگی پر اپنے دل ہی دلمین کباب
ہاتہ اس قصد سے اوٹھاؤ تم
ہے بجا تمنے جو کیا ہے کلام
کہئے دیتا ہون صاف صاف بیان

نہین اس بات سے مجھی واقف ہین
یہی مین سوچتی ہون رہ رہ کر
روبرو تو یہ دل کی ہے حالت
جب ہی گئی مجکو ضبط کی تاب
دل مرا یون گواہی دیتا ہے
پڑ گیا میرے عیش مین ہی خلل
مینے اونکی طرف نگاہ کی
ہو گئی مایوس کچہ ہوئی راہی
یا فلک نے یہ کی ہے کجبازی
کونسی بدگھڑی تم آئی تھی آہ
ہائے افسوس کیا ہوا مجکو
کسطرح آہ تمکو جانے دون
صبر کی سمت کرلی ہون جو خیال
مجکو دیکھیگا جو کوئی بیتاب
کہ نہ اوسکو ہوئی ذرا پروا
بیحواس اپنے کچہ درست کرو
جسکو اپنا نہو ذرا بھی خیال
جو نہ غمگین ہو سنگدل کی لیے
سیکڑون شاخسانے نکالینگے
ابھی رخت وزیر کی تقریر
شوق سے میرے ساتہ عقد کرو
دل یہی چاہتا ہے اپنا بھی
اسطرف جب قدم بڑہایا تھا

دیکھئے مین کسطرح صبر کرتی ہون
جاؤگی تم جو چھوڑ کر مضطر
ہجر مین کیسی ہوگی کیا صورت
تڑپونگی مثل ماہی بی آب
بلکہ یہہ بات تو ہویدا ہے
آئی ہے اس بہانے میری اجل
جاہ کیسی کہ رسم و راہ نہ کی
در پہ لیکن وہ نہین ہے پڑی ابھی
یا تمہاری ہے یہ سخن سازی
مینے کسوقت تمپہ کی تھی نگاہ
تڑپا دینا ہی کچہ ذرا مجکو
کسطرح سے مین دلکو سمجھا دون
دل ہے کہتا کہ یہ بہت ہے محال
طعنے لونگی وہ کرینگا کباب
سنگدل کو بھلا ہے کیا پروا
ہوش مین آؤ خیر ہے تمکو
کرکے پاپوش بھی اوسکا ملال
نکرو زیست تنگدل کے لیے
آبلے میرے دلمین ڈالینگے
تمنے خود سن لی ہے تم تقریر
ملک و دولت تمام مجھسے لو
ایکدم کی بھی شاق ہے ری
دوستونسے یہ کہکے آیا تھا

جو کہا ہی برا بھلا مجکو
رنج اسکا نہین ہوا مجکو

کسلیے ہون مین تابع فرمان
ہون خطادار ہر گھڑی ہر آن

حق و ناحق بھی کچھ کہو گی اگر
مین کہونگی بجا ہی سراسر

جی تو اسبات پہ جلا میرا
اسمین کیا ہو گیا بھلا میرا

اولٹی مجھسی خفا ہوئین اسدم
بی سبب بے مزا ہوئین اسدم

تمکو اصلا نہ یہ خیال آیا
دلمین اسنے نہ کچھ ملال آیا

رکھتی الفت اگر تمہاری یہ
کرتی صاحب کی پاسداری یہ

چھوڑ جاتی نہ یون کبھی تمکو
یون اوڑاتی نہ یہ پری تمکو

اسنے گر ہو خفا تو زیبا ہی
نہین الفت تمہاری اصلا ہے

سنکے دخت وزیر کی تقریر
ہوئی آزردہ وہ قمر تنویر

نہ جواب اوسکی گفتگو کا دیا
اوسکی جانب سے منہ کو پھیر لیا

بولی اسطرح مہ لقا سے مگر
اب مخاطب نہ ہو آپ ادہر

پہلے اک بات میری سن لو تم
مجکو اوسکا جواب دیدو تم

پھر ہو تم اپنے فعل کے مختار
نہ کرونگی مین تمسی کچھ تکرار

تمسے اسدم جو ای قمر تنویر
کی ہی دخت وزیر نے تقریر

سچ ہی اسمین نہین ہے اسکا قصور
کہ یہی اسجگہ کا تھا دستور

تمنے شرطین سنی ہین جو اس آن
وجہ اوسکی بھی کرتی ہون مین بیان

وصل جنسی نہوتا تھا منظور
اونسی شرطین ہوتی تہین نہ ضرور

بس اونہین کے لیے یہ جھگڑا تھا
ٹالنے کو یہ اک بہانہ تھا

تم نہ دلمین کرو خیال اسکا
جانی دو گر ہو کچھ ملال اسکا

اوسنی تمکو نہین سنایا ہی
تمہین ناحق خیال آیا ہی

ہی مگر یہ بھی بات سچ واللہ
کیون پڑا یا سمیٹون صبر اے ماہ

تھی نہ اوسکی فرشتونکو بھی خبر
کہ مراد دل ہی آ گیا تمپر

ہوتی گر اس سے کچھ بھی وہ آگاہ
پھر نہ کرتی یہ گفتگو واللہ

تمتو ای ماہ ہو بہت عاقل
بنے جاتی ہو کسلیے جاہل

بخدا اپنی فن مین کامل ہو
واقعی نقش حب کے عامل ہو

مجھسی وحشی کو کر لیا تسخیر
جسکو کوئی نہ کر سکا تسخیر

ہجر دم بھر کا ناگوارا ہی
نہین قابو مین دل ہمارا ہی

تمسے کوئی نہین ہی شرط ابھی
بخدا ہو نہین کسیطرح راضی

تمکو مجھسے اگر محبت ہی
کچھ حمیت ہی کچھ مروت ہی

تو نہ دو داغ ہجر مجکو تم
پاؤن باہر نہ یانسے رکھو تم

مبتلا ہی بلا نہو جا کر
جان اپنی نہ مفت دو جا کر

ہین یہ شرطین بڑی مصیبت کی
بلکہ دشمن ہین جان و راحت کی

نہین ہرگز یہ کام انسان کا
کر سکی ایک کو جو کوئی ادا

یاد رکھو اسکی ای قمر طلعت
مار ڈالیگی آپ کی فرقت

ایسی صدمہ سے مین مرونگی اگر
خون ہوگا تمہاری گردن پر

یا اگر مین تڑپ تڑپکے بچی
تم بھی یان پھر کے آئی جیتی جی

پھر نہ تمسے ملونگی مین نہ نہار
جانفشانی یہ ہوگی سب بیکار

ہوی دشمن اگر تمہاری ہلاک
نہ رہا لطف زندگی کچھ خاک

یاد رکہنا یہ ای قمر تنویر
حشر مین پھر ہین ہونگی دامنگیر

اسلیے تمکو منع کرتی ہون
اس ضرر سی مین ڈرتی ہون

ایک تو ہو گی تم ہلاک او دہر
ہوگا حاصل نہ کچھ سوای ضرر

دوسری اسمین ہی قباحت یہ
اور یہ حد سی سوا مضرت ہے

کہ مین اس سی خبر نہ تھی بخدا
عشق کہتی ہین کسکو خبر ہی کیا

بیٹھی بٹھلائی آ گئی شامت
تمسے پہلے پہل ہوئی الفت

نہین آگاہ اس سے بھی اصلا
کیسا ہوتا ہی درد فرقت کا

کیون نہین کرتی اب تجویز رخصت
توبھی مع اللہ کسقدر رہی تحریر
تہا مرا چھٹنا اگر منظور
خوب سیکھی ہو اولٹی تقریرین
مینی اسوقت کی ہی جو تقریر
گریہ در پردہ مجھسے شکوا ہے
توسہی آمین مرا نہین ہی قصور
تمہین کہدو ذرا خدا لگتی
لاکھون انسان اسیطرح آئے
اون بگڑا یہ سنکے تبلادو
کہ جو کوئی کسی پہ مرتا ہے
ہین ایسی کہانکی غیرت دا آ
نہین آتی ہی سبکو غیرت سہی
کہ نہین ایک کو تو خود پروا
ایک کو شکل سے تو نفرت ہے
دلکو اوسکی نہین گوارا ہی
خیر اسوقت ہو گئی واللہ
آگئی اب اختیار ہے تمکو
اپنی شرطین اونہین معاف کرو
کوئی حاکم بہی ہی نہین تم پر
سبطرح اختیار ہے تمکو
اسپہ بیٹھین لو تم اک مثل اسوقت
شرط ... ہو انکو ساتھہ جشن کرو

سوچ اب کیا ہی اور کیا دہشت
نہین کہتی ہی ان جہانمین نظیر
تو نہ کچھہ اور بات کا تہا شعور
دو دن ہین اسوقت کیا جواب تمہین
او ہمین اصلا نہین ہی تقصیر
دل مرا اس جوان پہ آیا ہے
تم تو مجھسے چھپاتی تہین اسطور
تم تو سنتی تھین گفتگو میری
عقد کا ذکر جبکہ وہ لائے
اسگھڑی ہو گیا ہی کیا تمکو
فی الحقیقت وہ پیار کرتا ہی
جو کمر باندھکر ہوی طیار
یہ نہین کہلاتی ہین جوانمردی
لگ گیا اوسکی ہاتہ اک حیلا
نہ محبت ہی کچھہ نہ الفت ہی
جان اپنی بچا کی جاتا ہی
یہی کرتی ہون شکر حق اے ماہ
انکو جانی دو یا نجانی دو
عہد و پیما نسی انحراف کرو
کہ تمہین ہے کچھہ اوسکا خوف خطر
کس لیے انتشار ہے تمکو
یاد آئی ہی بر محل اسوقت
گر کوئی بکتا ہی تو بکنے دو

مجکو اب کیون شریک کرتی ہی
کیون ہی خاموش کچھہ تو کرو کلام
سنتی ہی یہ جلی کٹی تقریر
دو نہ دو تم انہین اجازت دو
جانتی تہی جو یانکا ہین دستور
اس سی یہ گفتگو نتہی زیبا
کیا مجھی تہی کسیکی دلکی خبر
مینی ایسا اسی کہا کیا ہی
یونہین مینی بیان کیا اونسے
ہو نہ مجھسے خفا برای خدا
لاکھہ صورت سی کوئی بہر کا
دیکھہ ڈالی ہی لاکھون کی غیرت
یہ بہی لوگو عجب تماشا ہی
چہوڑ ہی جاتا ہی خود ہی یکلخت بشر
خود گری پڑتی ہین جو لوگ سر
مین تو اسوقت ڈر گئی بخدا
کہ اسی جا تمہارا ہی محبوب
نہین اوٹھتا جو بار فرقت کا
ایک دم بہر نہ آنکھہ سی ہون دور
خود ہی فضل خدا سی حاکم ہو
اور ہوتا جو کوئی حاکم بہی
دو دل آپسمین ہین اگر راضی
دوست ہین بہی ہوش کچھہ نہین

ناحق الزام سی تو ڈرتی ہی
تجکو اس گفتگو سی کیا تہا کام
بولی جھنجھلا کی لونڈی وہ منہ پر
مجھسی کیا کام کیا غرض مجکو
مینی اوسطرح کر دیا مذکور
تو نی میرا نہ کچھہ خیال کیا
رکہتی اسکا خیال ہین کیونکر
کہ یہ دلبر تمہارا بگڑا ہے
تہا جو دستور کہدیا اونسے
دلمین سوچو ذرا برای خدا
دخل کیا ہی جو وہ اوٹھ جا
نہ نظر آئی اوسکی پہر صورت
کہین اندھیر ایسا دیکھا ہی
غصہ اوسکا ہی ہم غریبون پر
غمزی کرتا ہی وہ بہی رہ رہکر
جیتی جی غم سی مر گئی بخدا
ورنہ رہتی ہین عمر بہر محجوب
مین بتاتی ہون ڈہنگ وصلت کا
انکی وصلت سی دل ہی مسرور
کچھہ نہ دلمین کسی سے نادم ہو
تو بہی کچھہ اوسکی بات چل سکتی
تو وہان کر سکی گا کیا قاضی
عین اسمین ہی چشم ما روشن

تو عبث ہی یہ ای قمر سیما ... مجکو معلوم ہی کہ ہو شیدا
بات اک مجھکو یاد آئی ہے ... دل سی بینی نہین بنائی ہے
کہ دغاباز مرد ہین سارے ... ہو گیا آج امتحان بارے
کسقدر آتی ہین فریب انہین ... ہی دغاباز ہی انکی خلقت مین
بندۂ بی درم ہین مطلب پر ... مستعد ہین جو کوئی کاٹلی سر
پر یہ انکا عجیب ہی دستور ... بیوفا خلق مین تھین مشہور
ہم کرین سچ ہی جی بات اگر ... تو نہ آئے کسی کو بھی باور
کرتی ہین کیون بناوٹین بیکار ... ہم سمجھتے نہین کچھ انکا وقار
اوس پری رو کی سنکی یہ تقریر ... ہنسکے کہنے لگا وہ بےتدبیر
دی وہی شخص اور کو الزام ... جو نہو آپ خلق مین بدنام
میری کہنی کا گر یقین نہو ... دیکھو تو تم ہمار دانش کو
دیکھو کتنی ہین باوفا ہم لوگ ... بلکہ ہین صاف دل بھی ہم لوگ
بولی یہہ سنکے ہو تم ناحق جبین ... یہہ برا مانی کی بات نہین
تم نہو باہر ہو مرد سی اونکی ... ہی یہ ثابت تمہارے چہرے سے
ابھی باہم یہ ہوتی تھی تقریر ... آگئی ہمین اوہ دہشت و زیر
تھی جو حد سی زیادہ خوش تدبیر ... چھیڑ نیکی لیے یہ کی تقریر
شاہزادی کی سمت کرکے نظر ... یون لگی کہنے ویسی ہنسکر
آپ کیون انکو ہوشین لائیں ... کس لیے انکے سامنے آئین
مجھکو اسکا سبب بتا دین آپ ... وجہ جو ہو وہ ابتائین آپ
لیجیے آپکی قدم ای ماہ ... ہی عجب ذات آپکی واللہ
تھا حقیقت مین عشق کا ٹوٹکا ... کچھ سمجھتے ہین مری نہین آتا
خیر ہونا تھا جو کہ وہ تو ہوا ... حال آپ کیجیے بیان اپنا
سنکے کہنے لگا یہ ملت ... کیا جیا انکو بیہ انکی ہی جب خطا

دیکھکر اضطراب یہ لیکن ... گرچہ میرا ابھی نہین کچھ سن
بالکہ اکثر زبان خلقت سی ... سنتی آتی تھی ایک مدت سی
ہمین کوئی نہین ہے شک زنہار ... کہ غضب کے یہہ لوگ ہین عیار
بخدا ایسی ہین آپ ہی ایمان ... لاکھون جھوٹی اٹھاتی ہین قرآن
جب نکل جاتی ہی غرض انکی ... پھر نہین آشنا کسی کے بھی
کیا سمجھتے نہین ہین کچھ کو کام ... کہ ہمارا نکل گیا ہے نام
انکی دانائی پر ہین پتھر ... کچھ نہین انفعال ہی اپر
یہہ اگر سر بھی کاٹکر کہدین ... تو نہ آئی کبھی یقین ہمین
نام رکھو نہ مرد و نکو ای حور ... عورتین بھی تو ہین نہین مشہور
مرد کو یاد کب چلتر ہین ... بلکہ یہہ ختم عورتون ہین
خوب اللہ ہی ہی اسکا علیم ... کہ ہی قرآن مین کید کن عظیم
نہین اسکا خیال کرتے ہین ... پیار کرتی ہین اوسپہ مرتی ہین
ہین مانیکا کرتی ہون یہ گلا ... یہہ تمہارا نہین ہے ذکر صلا
کچھ وفاشناس تم نہین بھی ... وضع تم مین نہین برائی کی
ایک جادو تو جب آئے نظر ... دل مین خوش ہو گئی وہ نیک اختر
کیا زمانہ کا ہو گیا ہی طور ... دل مین کچھ اور ہی جا بنی اور
کیون حضور آپکو تو چاہئے تھی ... مطلقا اسطرف نگاہ نہ تھی
یہی کیا آمین ہنس ملا یا تھا ... غصہ کیون آج دمہ پایا تھا
اوس پری رو سی کرکی یہ تقریر ... بولی پھر بہ لقا سی یون وہ تیز
سینکڑون جنکو دام مین ہی اسیر ... دفعتہً ہو وہ اسطرح تسخیر
یہ بھی ہی خوش نصیبونکا لینا ... خوب کھل کھیلی آپ کیا کہنا
کیون یہان آپ لائی ہین تشریف ... کس لیے یہہ اٹھائی ہے تکلیف
ہمسے احوال پوچھتی کیا ہو ... آئی ہین قسمت آزمائی کو

ورنہ میری نہین ہے یہ عادت ۔ کہ کسی شخص کی کرون منت
یہہ بھی صاحب خدا کی قدرت ہے ۔ دل یہ آمادہ اطاعت ہے

لاکھون منت ہماری کرتے ہین ۔ سیکڑون لوگ ہمپہ مرتے ہین
ہما صورت سے اونکی نفرت ہے ۔ نہین پوشیدہ اسکی شہرت ہے

میری خوبی ابھی نہین ہے خبر ۔ بخدا اسقدر ہے دل تہر
کوئی تشنہ دہن جو مانگی آب ۔ آب شمشیر سے کرون سیراب

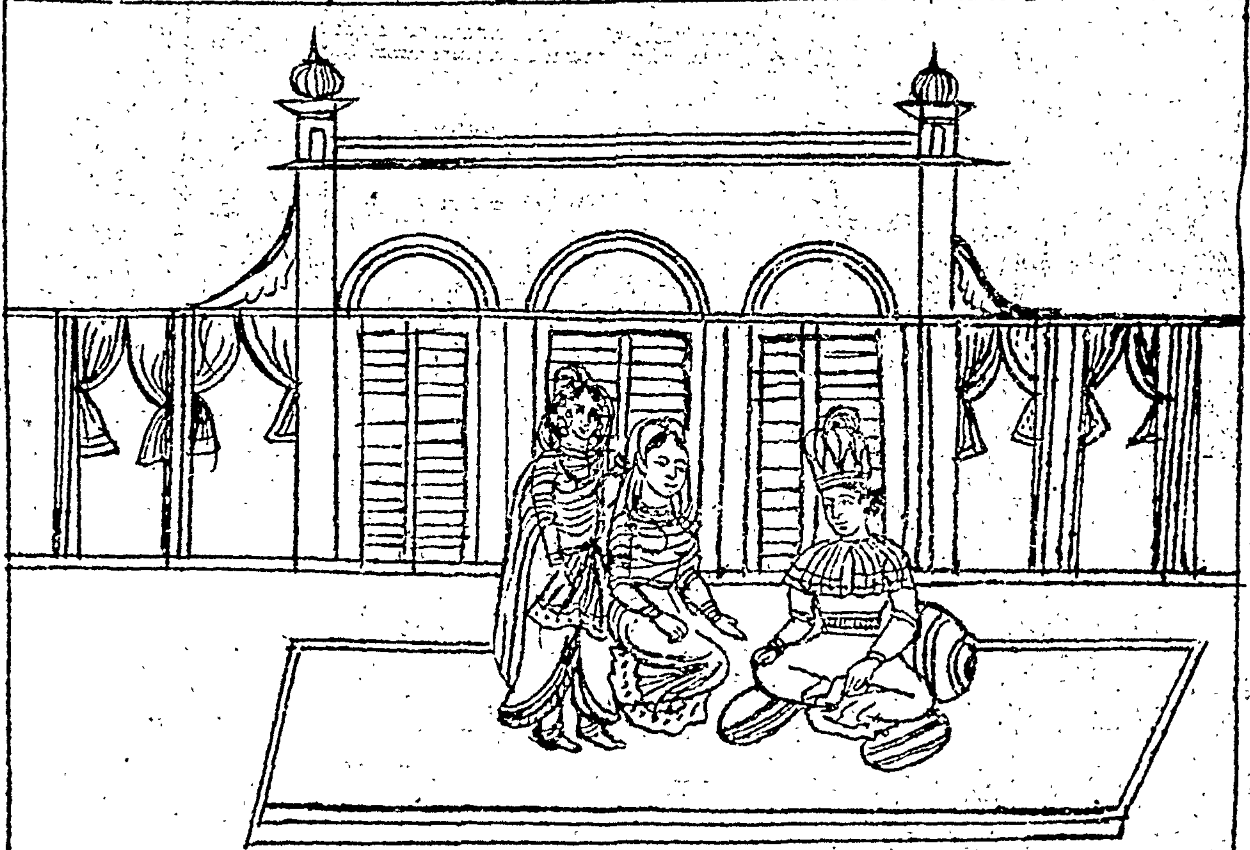
قہقہے مارون کوئی روے اگر ۔ رقص سمجھون جو تڑپے کوئی بشر
ہین جو بگڑے ہی کچھ بن آئیگی ۔ لعل سے جان مفت جائیگی

کر رہی تھی وہ اسطرح تقریر ۔ ہوش مین آگیا وہ مہ تنویر
زانوے یار پر جو دیکھا سر ۔ ناز کرنے لگا وہ قسمت پر

ہوش مین اوسکو دیکھکر وہ شریر ۔ ہوگیا جو حجاب دامنگیر
اپنے زانو سے سر کو سرکا کر ۔ بیٹھی اک غمزے سے الگ جا کر

اوٹھکے بیٹھا غرض وہ مہ طلعت ۔ فرط شادی سے آگئی طاقت

تصویر شہزادہ مہ لقا و ملکہ حسن آرا و وزیرزادے



دیکھکر اوسکو ہوگیا بیتاب ۔ آتش عشق سے جو دل تھا کباب
اوسگھڑی چاہتا تھا یہ محزون ۔ کہ مین سینے سے اپنے لپٹا لون

تاکلیجہ کی آگ ٹھنڈی ہو ۔ سوز فرقت کی سرد گرمی ہو
سوچکر دلمین اپنے یہ اکبار ۔ مڑکے اوسکی طرف وہ آخرکار

کیا ہی حسرت سے ہاتھ پھیلاے ۔ تاکہ آغوش مین وہ آجاے
قصد اسکا جو یہہ نظر آیا ۔ ناز سے اوس پری نے فرمایا

ہنسکے شیرین آکے رنگ لائی تم ۔ کیا ہی جلدی فریب مین آئی تم
خوب یاران سلامتی ہے نہین ۔ باتین یہہ آپکو ابھی سے نہین

کیا کوئی نشہ پیکے آئے ہو ۔ دیکھو اتنا بہکتے ہو سنبھلو
نہین یہ اختلاط بھاتا ہے ۔ ایسی باتون پہ غصہ آتا ہے

ایسی بیتابیون سے کیا حاصل ۔ ضبط کیجیے جو بیقرار ہے دل
اپنی الفت اگر جتاتی ہو ۔ مجھکو دریدہ تم بناتی ہو

ہی مناسب ہمانسی مل جاؤن / بعد دم بھر کی پھر چلی آؤن

بان بھی اس خزن کے بیچ جلائے / سنگھی بو بی صنم تو ہوش آئے

بعد دم بھر کی یون ہوئی گویا / خیر تمکو تو کچھ نہین پروا

مجکو ہوتا ہی رنج رہ رہکر / نہین لیتی ہو کچھ بھی اسکی خبر

اب شفاخانہ سی منگاتی ہون / اوسکو لیکر ابھی مین آتی ہون

شاہزادی گئی تھی یہ عین مراد / خالی میدان پاکی ہوگئی شاد

لئی بیتاب ہو کی اوسکی پاس / بولی لو اوٹھو میر گشتہ یاس

تا نکالی یہ ولولہ دل کا / نہ رہے دلمین حوصلہ دل کا

یہ سمجھ کر پھر اوسنے ٹال دیا / اور باتون مین اوسکو ڈال دیا

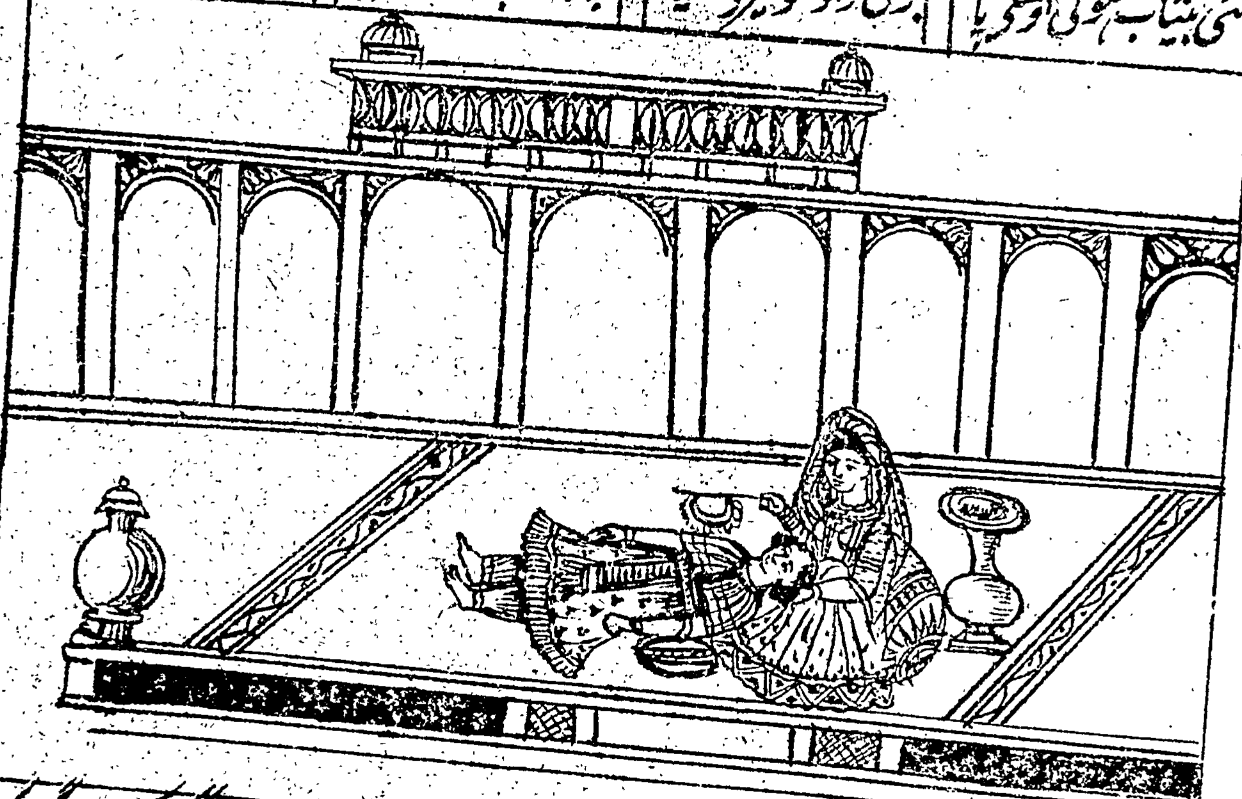
کون بیکار اب کری تقریر / مین ہی کرتی ہون اسکی کچھ تدبیر

دل سی اپنی بہت ہوئی مجبور / کچھ دوا اسکی بھی کرونگی ضرور

آخرکار یہ بنا کر بات / ٹل گئی وہ سمجھ کے خوش ذات

صدمہ درد و غم سی تھی رنجور / بیکلی کر لیے پھر وہ غیرت حور

اپنی زانو پہ اوسکا سر رکھکر / لگی تکنے اوسے بدیدۂ تر



اوسکو بیہوش جب بہت پایا / سن جو عالم تھا تو خوف کچھ کھایا

ہوش مین اوس قمر کو لانی لگی / بو ہی سیب ذقن سنگھانی لگی

تھی کبھی غم سی صورت تصویر / گاہ کرتی تھی اسطرح تقریر

لب شیرین سی کچھ کلام کرو / زندگی تلخ ہوگئی اتنو

ہوش مین جب وہ قمر آیا / دل بہت اوس پریکا گھبرایا

بولی اسطرح سی مین اب سمجھی / ہی بناوٹکی ساری بیہوشی

سمجھ گئی کچھ نہ کچھ وہ اصلا

ہاتھ رکھتی تھی گاہ سینہ پر / نبض گہہ دیکھتی تھی گھبرا کر

گاہ دامن کی دیتی تھی ہوا / گہہ سنگھاتی تھی بوئی لخلخہ سا

جلد آنکھونکو کھولدو للہ / فرط غم سے ہی میرا حال تباہ

منہ کی مانگی تمہین مراد ملی / کرتے ہین ہم خوشامدین اولٹی

پھر وہ کچھ اور رنگ پر آئی / لب پہ تقریر نازکی لائی

اب زیادہ نہ پاؤن پھیلاؤ / خیر سی اپنی ہوش مین آؤ

اور کوئی نہ جانیے گا ... / اپنی گھر آئیگا یہ پاس ہمی



تا زمین ست پا ہوی ٹھنڈے — سوئیں بند آنکھیں لینت بیٹھ گئے
عطر خس کا کبھی سنگھاتی تھی — لخلخہ وہ کبھی بناتی تھی
بیقراری سی گاہ روتی تھی — فرط الفت سی جان کھوتی تھی
جسگھڑی اوسکو ہوش مین پایا — خوب سینہ سی اپنے لپٹایا
دشمنو نکا اوتر گیا چہرا — دیکھے اے قمر ذرا چہرا
اسقدر دل نی ہول کہایا ہے — کیا کہون جو قلق اوٹھایا ہے
کر چکی جبکہ اوس سے یہ تقریر — تھی بہت لیشعور جو وہ شریر
سامنی سی ہٹا کی چلمن کو — بولی شہزادلیسی ذرا دیکھو
اس غریب الوطن کی حالت پر — تکتے ہو بتا ہے دیکھنے سی جگر
لعل سی جان اسکی جاتی ہے — اب کوئی دم مین ہچکی آتی ہے
اپنی گھر مین یہ شخص گر ہوتا — ٹکڑی ماں باپ کا جگر ہوتا
چاہیے کچہ علاج اسکا ضرور — تا کہ جلد اسکی بیخودی ہو دور
پاسداری اب اسکی لازم ہے — غمگساری اب اسکی لازم ہے
سمجھو تو دلمین کیا کہینگے لوگ — نہین اچھا برا کہینگے لوگ
تم ہو بالغ ہو خود علاج کرو — کل جو کرنا ہے تمکو آج کرو
جو کہ کرنا ہو جلد اب کر لو — اگو دامنی ثواب سی بھر لو
آپ پاپنی دلمین ہے بیتاب — کر رہی ہو فقط یہ بحث جواب

شاہزادیکو جبکہ غش آیا — دل وخت وزیر گھبرایا
صدقہ لا کر اوتارتی تھی کبھی — ہو کی مضطر پکارتی تھی کبھی
لاکھون تدبیرین جبکہ اوسنی کین — آگئی ہوش مین وہ ماہ جبین
بولی کہیے مزاج کیسا ہے — طور بیطور آج کیسا ہے
آپکا حال تھا وہ دور از حال — آتی تھی میری دلمین لاکھون خیال
جان پر میری بن گئی تھی حضور — صدقی خالق کی پھر کیا مسرور
اوسطرف غش مین تھا جو ماہ لقا — اسمین اوسکا خیال جب آیا
کب سی غش مین پڑا ہے یہ مہرو — مبتلای بلا ہے یہ مہرو
نہین مشفق کوئی اسکی پاس — بجز افسوس و حسرت و غم و یاس
منصفی پر حضور آپ آئین — دلمین یہ بات غور فرمائین
دو گھڑی ہوتی عزیز مین کیسی — حق نہ دکھلای بیکسی ایسی
ہے گھر مین حضور کی مہمان — کوئی اسکا نہین عزیز یہان
نہین کرتی ایسا دل تھہر — آدمی کو رہے خدا کا ڈر
بولی یہ سنکے وہ پری پیکر — ہی بڑا اگر تمہین خدا کا ڈر
ہی یہی وقت اور یہی ہنگام — جو کہتی ہو تم اے قمر اندام
شاہزادی نی جبکی تقریر — سمجھتی اپنے دلمین دخت وزیر
راہ پر یون نہین یہ آئیگی — لا کھوا ... دلہن بھی جائیگا

جو تھی اوس حور کا ہی وہ نایاب
ہی بناگوش گوش حور کی لو
شیشۂ مے جو دیکھ لے وہ گلا
پیار ہی پیار ہی وہ ساعد و بازو
سخت مشکل ہی وصف پستانکا
نکات اوسکی نکیلی ایسی ہے
سرخ نیفے سے یون عیان ہے کمر
صاف صاف اور بہری بہری رانین
پنڈلیان اوسکی ہین وہ نور آگین
جسم مین بہی لباس ایسا ہے
گوٹ اودی اور اوسکا رنگ سفید
پائجامہ گرنٹ کا زیبا
ایسی شبنم کی کرتی تہی نایاب
سبز گوٹ اوسپہ اک قیامت تہی
چمک اتو کی اوسپر ایسی تہی
عمدہ آرام پائی پاؤن جمتی تہی
دیتا تہا سیس پہول بہی وہ بہار
یون ایسی تہی بجلیونکی چمک
بازوؤن پر بہی نورتن نایاب
تہین جہانگیریان وہ زینت دست
اسکی جوبن کا دیکھکر عالم
گہر گیا دلمین دونونکی ابہار
دیکھنا نازکی طبیعت کی

نیمرس ہی یہ سیب باغ شباب
یا کہون اوسکو شمع طور کی لو
دم خجالت سے تہی خفا اوسکا
ہاتہہ ملتے ہین دیکہکر خوشرو
کہیے کیونکر او نہین حباب آسا
دل مین نشتر کیطرح چبہتی ہے
رگ لعل آتی جسطرح ہی نظر
شاخ صندل ہین وہ پری رانین
صاف ہین ساق حور خلد برین
جامہ زیب ہو تھی جسکا شہرا ہی
شب کا کونا دبائی صبح امید
رنگ دہانی لفنیس اوسکا تہا
خوب باریک بہی مثال حباب
شکم صاف پر وہ آفت تہی
دل عاشق پہ بجلی گرتی تہی
بس بہرا تہا نگاہ مین اوسکی
گل مہتاب دیکہکر ہو نثار
برق کی آنکھہ جس سے جاتی جہپک
جیسے سرنگ ہے ہو دل بیتاب
دین سرست عاشقونکو شکست
نہ رہا اور اسکے دم مین دم
رنگ اپنا جمایا آخر کار
عشق نی جو ذرا شرارت کی

کان اوس شوخ کی ہین جس کے کان
ایسی گردن وہ ہی صراحی دار
پان وہ نازنین اگر کہائے
دست رنگین سے ہی پنجۂ مرجان
کیون وہ پستان پہ ہو غضب جوبن
گورا گورا ہی پیارا پیارا پیٹ
کیون وہ بل کہاتی نازکی سی کمر
جام جمشید کا سر زانو
کس غضب کا ہی قد وہ بوٹا سا
جامدانی کا وہ دوپٹا ہی
خوشنما ہی ہر ایک اوسکی بیل
وہ پڑاقی کی اوسپہ رہی گوٹ
پہوٹ آتی تہی جسم کی رنگت
تہی غضب وہ ہنسی ہنسی کرتی
عطر مین بہی بسی سراپا تہی
موتیونکا جو سر پہ تہا جہبکا
انتیان کا نونین سے وہ خوشتر
خوشنما اسقدر گلمین طوق
دست رنگین مین نورس کنگن
پاؤنمین بہی وہ خوشنما چہاگل
حضرت عشق ہین قیامت سے
محو نظارہ تہی جو دونون بہم
نہ رہا ضبط کچہ رہی نہ خبر

کیون حسین جان نہون قربان
دلسی جسپر نثار ہون منہو آ
صاف سرخی گلوسی پہوٹ آئی
اونگلیان نشترنکی ہین کلیان
قمقمے نور کے ہین وہ روشن
مثل آئینہ ہی وہ سارا پیٹ
ہی نزاکت مین شک تار نظر
ہی حسن شباب سی مملو
جس سے برپا ہو فتنۂ محشر کا
نہین اپنا نظیر رکہتا ہے
سرو قد پر کہون جڑی تہی بیل
اطلس سرخ جیسے جائی لوٹ
وہی گویا کہ اوسکی تہی رنگت
تہر آفت تہی جسم کی بہرتی
کیتکی کا وہ پہول گویا تہی
بہر مرغ نظر تہا دام بلا
صدف حسن کے تہی نگین گہر
ہالۂ ماہ پر تہا جسکو فوق
حلقۂ چشم حور تہی کنگن
دل کو جسکی صدا کرے بیکل
بلکہ پتلے بنے ہین آفت کے
عشق کا جوش تہا اوسدم
غش ہوئی دونون [illegible]

کبھی گر پڑتی تھی وہ غش ہو کر — ہوش آیا تو یون کہا رو کر
کسطرح دلکو اب تسلی دون — کون سا آسرا ہی جسپہ جیون
گاہ کرتی تھی سب سے یون گفتار — دوری اکدم کی تہی جنہی دشوار
کس جگہ پر وہ تمکو وہ بٹھا آئے — تمکو معلوم حال اوسکا ہے
سوی کعبہ وہ گود پہیلا کر — کرتی تھی یون دعائین چلا کر
اپنی پیری کا تھا عصا وہ جوان — نہین فرقت مین اوسکی تاب و توان
غم جدائی کا دیگئے واری — ساتھ مانکو نہ لیگئے واری
نہ جینے دیگی یہ مامتا ہمکو — کسطرح سے بہلائین اس غم کو
صاحبو کیونکر آئیگا آرام — چاند میرا نہ آیا آئی شام
کیون ہوا مجھسے وہ خفا لوگو — اری بتلاؤ کیا ہوا لوگو
میری بچھڑی کو تو ملا یارب — چاند سی شکل وہ دکھا یارب
جب بہت فرط غم سی گھبرائی — گھر سی اوس گلکی باغ مین آئی



گم ہوا تھا جہانسی وہ گل تر — یون لگی ڈھونڈہنی وہان جا کر
قمریون سی کبہی یہ کہتی تہی — کہین دیکھا ہی سرو کشمر کو بھی
کیے نالے ہزار بلبل نے — پھاڑ ڈالا قبا کو ہر گل نے
رقص طاؤس کو نہ یاد رہا — چال بہولا چکور ستا پایا
نیلا سوسن نے بھی کیا جو لباس — رنگ گلشن ہوا اوداس اوداس
گل سوسن جو سوگوار ہوا — دل لالہ بھی داغدار ہوا
سوچ سنبل کیطرح تھی بیتاب — پھوٹکر روی خوب چشم حباب
اوسجگہ خوشنما تہی جتنی مکان — ہو گئی مثل قالب بیجان
اوس حزین کو بھی ہو گیا سودا — نرہا ہوش کچہ سر و پا کا
تہی اودہر سب مبتلای ملال — اوسطرف مہ لقا کا تہا یہ حال
دشت گردی مین ہو گئی ناشاد — تہا بگولی کیطرح سے برباد
پاؤن نازک مین پڑے چہالے — پڑ گئی اوسکو جان کے لالے
لگی کہنی یہ رو کی بلبل سے — کچہ تو آگاہ ہی مری گل سے
اوسکے رونے سے یہ ہوا کہرام — بنگیا غمکدہ وہ باغ تمام
پڑ گئی تہی یہ سارے باغ پہ اوس — برگ ملنی لگی کف افسوس
چلی گلشن مین ایسی غم کی ہوا — نخل ماتم ہر ایک نخل ہوا
آنکہہ نرگس کی بھی ہوئی بی نور — اشک شبنم سی ہو گئی معمور
غم سے بگڑا یہ نہر کا نقشا — شبہہ ہوتا تہا چشم گریان کا
نہر مین نصب تہا جو فوارہ — آٹھ آٹھ آنسو وہ بھی روتا تہا
تہی جو آغوش حور سے بہتر — دہن اژدر کی بنگئی وہ در
لب اوسی باغ مین وہ رہنی لگی — دل پہ رنج فراق سہنی لگی
تہا جو مشتاق دیدار یکسال — پہرتی پہرتی گذر گئی کئی سال
چلی پیدل نہ جو کہ ایک قدم — طی کری منزلین وہ بای ستم
آبلے پہوٹ پہوٹ روتے تہے — پاؤن انکو آنسوؤن سی دہوتے تہے

جان تک بھی اگر کریگی نثار — نہین لاتی ہین وہ جہان تمین تنہا
کبھی تنہا نہ جانی دونگا مین — سر لصبحہ الو نہین جلونگا مین
کبھی نہ نہار مین یان بیٹھا — دل مین اپنی رنج یہ سہتا
اس سے بہتر یہی ہی اب یاہ — لیجیے ساتھہ مجکو بھی للہ
ہوئی باہم صلاح یہہ جس آن — چپکے چپکے کیا کیے سامان
مہ لقا کی مگر یہہ حالت تھی — دلکو اوسکے کمال فرحت تھی
ذکر دل بر زبان پہ لیل و نہار — دھن یہی پہونچون جلد تا دربار
شوق مین تہا اودہر کو یہ روان — ہوگئی اسطرف جو صبح عیان
ہوئین جسدم سحر کو وہ پیدا — نظر آیا نہ جو وہ گل رخسار
اونسی بھی جب نہ کچھ پتا پایا — دل پھر اون سبکا اور گھبرایا
کر دیا اس سحر نے کیا اندھیر — ہای کیسا نصیب کا ہی یہ پھیر
باغ مین ڈھونڈھا پھر اوسی سر جا — خاک اوڑاتی پھرین وہ مثل صبا
کوئی بولی نہین ہی ہمو لنس بھی — دونون مفقود ہوگئی ہی بی بی
کوئی ملتی تھی خاک چہرہ پہ — جان کھوتی تھی کوئی رو رو کر
شاہ کی ڈر سی دلکو دھڑکا تھا — سینہ مین وہ دو ہاتہہ دہلتا تہا
سمجھین تہلکہ مین چھپ سکے گی یہ بات — تھوڑی مدت مین جو کھلیگی یہ بات
گوش زد جب ہوا یہہ حال بسیر — گر پڑا تخت سی پکڑ کے جگر
جلد للہ ڈھونڈھکر لاؤ — کسطرف وہ گیا ہی بتلاؤ
سب اوسی ڈھونڈھتی پہر ہر سو — کہین اوس گل کی کچھہ پتا پاؤ
دو دو منزل تلک گئی یہ غلام — چہان ڈالی ہین کوہ دشت تمام
جب سنی شاہ نی یہ ولسنی خبر — بولا اوسدم وزیر سی رو کر
اسن جہا لنسی ہی اب سفر اپنا — تیر غم سی چہدا جگر اپنا
تک کو بھی پہونچی جب یہ خبر — مر گئی جیتی جی وہ خستہ جگر

نہین سنا ہی اپکو یہہ کلام — ہی اسی نکی وصلی تہ غلام
سجدہ آپ گر نہ فرماتے — مجھسے چھپکر کہین چلی جاتے
جبکہ فرط حیا سی گھبراتا — ڈھونڈھتا آپکو چلا جاتا
سنکے گفتار یہہ ہوا ناچار — ساتھہ لیچلنے کا کیا اقرار
رات کو دونون چپکے آخر کار — گئے اوس باغ سی برنگ بہار
لیچلا تھا جو شوق وصل صنم — دخل کیا جو کہین کہین تہی قدم
پر نہ آتا تھا کچھہ ادہر کا خیال — کیا ہوا ہوگا والدین کا حال
جو جا بسین خواصین باغ عشق تہی — چین سے رات بھر تو وہ سوئین
جب ہوئی فکر اونکی تو انکو کمال — جاگی ورنہ تو سنتی تھی جہا حال
لگین کہنے یہ کیا ہوا یا رب — آگئی کیسی یہہ بلا یا رب
ایک سی ایک پوچھتی تہی یہ — شاہزادہ کدہر گیا بی بی
جہان فی الارض وہ سارا باغ — مگر اوس گل کا کچھہ ملا نہ سراغ
کہو گئی اوسکی ہوش و حواس — کیا ہوا اظہار اونکا عالم یاس
کوئی کہتی تھی گھر ہوا یہ تباہ — کوئی کہتی تھی لٹ گئی اللہ
اوسکی ملنی سی جبکہ یاس ہوئی — پھر تو ہر ایک بندہ جو اس ہوئی
کسینے بھی کچھہ خیال کیا — شاہ سی جا کی عرض حال کیا
تھام کر دلکو سب سے کہنے لگا — میری یوسف کا کچھہ لگا دو پتا
سنکے اوس غمزدہ کی یہ گفتار — پہونچی چارون طرف شتر سوار
ہوگئی مایوس سب وہ پھر آئے — یہہ سخن وہ زبان پر لائے
اوس مسافر کا کچھہ نشان نہ ملا — جہان آئی ہم اک جہان نہ ملا
ہای کیسا فلک نے داغ دیا — نہ رہا کوئی زندگی کا مزا
کونسی ابر مین چھپا ہی وہ ماہ — میری آنکھون سے جہان سیاہ
بیٹھتی تھی کبھی وہ سر اپنا — تہا متی تھی کبھی جگر اپنا

در دلدار تک اگر جاؤن / درد ہو دور دل شفا پاؤن
لطف ہی اب ملے جو مقصد دل / نہ رہا گر شباب کیا حاصل
تنگ کرتا ہی ہجر یار مجھے / اب نہین تاب انتظار مجھے
یہی سب عاشقون پہ ہوتا ہی / یا مری جان پر انوکھا ہی
سر مین سودا ہی عشق لیلی کا / رات دن لب پہ نالہ رہتا ہی
یاد آتی ہی زلف یار اگر / لوٹ جاتا ہی سانپ چھاتی پر
تیغ ابرو کا جب خیال ہوا / بے چھری مرغ دل حلال ہوا
یاد مژگان ہی جو نکاوش تن / رگ جان کی لیے ہی اک نشتر
کان جب اوسکی یاد آتی ہین / زخم اندر سے لگاتی ہین
تنگ یاد دہن ہی جان لیا / کچھ خیال اسکا ہی نہین اصلا
ور دندان کی یاد ہو گئی سحر / پھر کہاؤنگا اب خدا کی قسم
یاد آیا گلو ہی یار اگر / دم خفا ہو کے آگیا لب پر
گات اوسکی جو یاد آتی ہی / ہاتھ سے مفت جان جاتی ہی
شکم صاف کا جو دھیان آیا / رنج فرقت کا میہمان آیا
یاد آیا جو زانوے دلبر / جھک گیا زانوے الم پہ سر
یاد رفتار کا کہون کیا حال / روز و شب کرتی ہی مجھے پامال
اب رہیگی اگر یہی صورت / مار ڈالیگا یہہ غم فرقت
ہی مگر قصد میرے دلمین یہی / کہ مین پوشیدہ شاد ہون راہی
مجکو جانی نہ دینگی وہ زنہار / جان جائیگی میری آخر کار
منع کرنیکا جو نہ تھا ہنگام / یون تڑپکر کیا پھر اوسنی کلام
یون لگا کہنی وہ قمر طلعت / لو پرائی نہ اپنی سر آفت
عرض کی اوسنے واہ واہ ایسا / تھی نہ امید مجکو یہہ اللہ
لی نہ اوسنے بات پر ابھی نظر / کہ جیےگا یہہ ہجر مین کیونکر

حال ظاہر تمام تجھپر ہے / مجکو بیت الشفا وہی گھر ہو
ایکدن وہ قمر جو گھبرایا / روکی مونس سے اوسنی فرمایا
مجکو بتلادی جلد بہر اللہ / حال الفت سے مین نہین آگاہ
دل عجب دیتا ہی رنج و الم / ہی عدو جسکو سمجھی تھی ہمدم
ہی یہ غم سے بھی جام دل مملو / بھرتی ہین آنکھ مین آنسو
ایسا تار نفس اولجھتا ہے / نہین سلجھائی سے سلجھتا ہی
آگئی یاد جبکہ چشم صنم / آنکھین پتھرا گئین خدا کی قسم
یاد رخسار کی جب آتی ہے / موت کی زردی منہ پہ چھاتی ہے
یاد بینی یہ کرتی ہی ستم / ناک مین دم سے آگیا ہی الم
یاد آتی ہی اوسکی سرخی لب / خون تھوکون تو کیا ہی عجب
یاد چاہ ذقن جب آتا ہی / مجکو کیا کیا کنوین جھکاتا ہی
یاد پستان مین سینہ کوبی ہی / نئی نوبت یہ غم کی بجتی ہی
دست رنگین کا جب دھیان ہوا / چٹکیان دلمین کوئی لینی لگا
کیا ہی یاد کمر مین گھلگئی ہم / لینگے اب عنقریب راہ عدم
گہہ رہی ہی یہ یاد پائے صنم / چلیے اب قیس کے قدم بقدم
بنگئی دار یاد قامت کی / کیا عجب ہی جو ایکدن ہولی
تابکے تاب ضبط نالہ و آہ / ابتو لیتا ہون گھر کی راہ
ورنہ ہونگی جو والدین آگاہ / ہوگا اونکا الم سے حال تباہ
اوسنی جب اسطرح سے فرمایا / سنکے اس بات کو وہ گھبرایا
آپ کا گر یہی ارادہ ہی / چلیے خدمت کو ساتھ بندہ ہے
میری خاطر نہ تم بلا مین پھنسو / بیٹھی بٹھلائی کیون جفا مین پھنسو
فکر تخفیف کی تو فرمائیے / میری الفت نہ دیجیے تمنے آسرے
فی الحقیقت فقیر کی الفت / کب سمجھتی ہین صاحب دولت



اوس سی کہتا تھا الفت جانی | دانش و عقل مین تھا لاثانی
شاہزادی کو دیکھ کر بیحال | دلکو اوسکی ہوا کمال ملال

فرط الفت سی جو ہوا مضطر | پاؤن پر اوسکے گر پڑا جا کر
اور یہہ کی ہاتھہ باندھ کر تقریر | کیا ہی یہہ رنگ اب ہی قمر تنویر

اسقدر کیون ہی غیر حال ہوا | کس لیے آپ کو ملال ہوا
کیا مئے عشق کو کیا ہی نوش | اسقدر رہ گئی ہو جو بیہوش

دل یہ کس گل کی رنگ لایا ہی | مثل لالہ جو داغ کھایا ہی
تیغ ابرو سی کسکی بسمل ہو | کون ظالم ہی جس پہ مائل ہو

آنکھہ نرگس کی طرح جو وا ہی | کیسی تو انتظار کسکا ہی
چشم تر خشک ہونٹھ چہرہ زرد | دمبدم بات بات مین دم سرد

پھر ہی آتی ہین آنکھہ مین آنسو | دیکھتی ہی رہی نگہ کسی سو
ہر گھڑی کس لیے یہہ نالا ہی | ہاتھہ سے کسکے فتنہ برپا ہی

کیون بیٹھی یہ آنکھین خموشی | کیون یہ نالونکی گرم جوشی ہی
کھولدو آنکھہ ہوش مین آؤ | حال دل کچھہ تو ہم سے فرماؤ

جان گھٹ گھٹ کی گفتگو نہ سی حال | آنکھین سرپہ لینی سی حاصل
وہ بھی الفت جو اسکی رگ رگ تھا | محرم راز بھی یہ اوسکا تھا

اوسکی تقریر سنکے یہ گل تر | یون لگا کہنی اوس سی رو رو کر
لی ہی تاجر سی ہمنے جو تصویر | عشق مین اوسکی حال ہی تغییر

آب و دانہ حرام ہی غم سی | اشک جاری ہین چشم پرنم سی
ہی ترقی پہ بیقراری دل | روز افزون ہی آہ و زاری دل

اب تو گھر مجکو کاٹی کھاتا ہی | چلیے صحرا کو دل مین آتا ہی
شب بلا ہی تو دن قیامت ہی | ایکدم پر یہ دوہری آفت ہی

دم اولجھتا ہی ٹوٹ گیا خفقان | ہوش نہین آتی صورت انسان
گر ترقی پہ یہی وحشت ہی | زندگانی کی کون صورت ہی

ہی اسی امر کا ملال مجھی | ہی اسی بات کا خیال مجھی
کسطرح شرطین وہ ادا ہونگی | آئیتین مجھسی جا بجا ہونگی

آخرالامر جان جائیگی | اسی حیلی سی موت آئیگی
جب سنا اوسنی حال یہ سارا | دل ہوا دشت غم مین آوارہ

عرض کی یون کہ ہی بجا ارشاد | فی الحقیقت ہی جو ہوا ارشاد
آپکی عمر ہو صد و سی سال | دولت عیش پر نہ آسکی زوال

آپ تو سبکو منع کرتے تھی | نام الفت کو روز و سنتی تھی
یا کہ خود آپ دل لگا بیٹھی | ناوک عشق دل پہ کھا بیٹھی

بندی کو آئی یہہ نہ بات پسند | آپ نام خدا ہین دانشمند
قول تاجر یقین جو آیا ہی | کیا کلام خدا کا آیا ہی

کسطرح یہ ہوا ثبوت فتور | کہ نہین ایمین کچھہ بھی مکر و فتور
جو کہی اوسنی شبیہہ کا خط و خال | ہوگا ویسا ہی اوسکا حسن و جمال

زیب تن ہو لباس عریانی / نام گھر کا ہو خانہ ویرانی
ہو گریبان کی تار پیرہن بہار / خون دل سے ہی رگ گلنار
خار صحرا اسنے پاؤں فگار رہین / ناوک غم جگر کے پار رہین
سنگ طفلان سی ہو فگار بدن / قیس کیطرح دشت ہو مسکن
کوہ سا جسم ہو تو کاہ بنی / گھر باکیطرح سے تنکے چنے
نہ کہوں گھر عشق نے کیے برباد / جان شیرین کو کہو گیا فرہاد
قیس کو اوسنے کردیا مجنون / اسنے وامق کا بھی کیا ہی خون
اری کس بات پر ہی تو بھولا / تیری گلشن مین طرفہ گل پھولا
کبھی راحت کا پھل نہ پائے گا / بلکہ اکدم بھی کل نہ پائے گا
دل بلبل وسی ہی بریان ہے / اور شبنم اسی سی گریان ہے
دل لالہ ہے داغ کھائی ہوے / ہے چراغ اس سے دل جلائے ہوے
آسمان کو اسی نے گردش دی / اک جہانکو اسینے گردش دی
چشم اختر سے اسنے کھویا خواب / برق کو اوسنے کردیا بیتاب
ہے رگ ابر پر یہ نشترزن / بھر دیا دلمین عدو کے شیون

بیان بیتابی شہزادہ اور نصیحت کرنا وزیرزادے کا

ساقیا کب تلک ہوں بیتاب / دور ہی دختر رز سے دل کباب
پاس آداب سے ہیں حیران ہم / کسطرح شکوۂ خمار کرون
آج ایسی پلا مے سرجوش / زندگی بھر نہ آئے مجھکو ہوش
غم و اندوہ کا سوا ہی ہجوم / سینے اک دل یہ کیا ہی ہجوم
مجھپہ پہلے پہل یہ آفت ہے / ہر گھڑی اک نئی مصیبت ہے
دن کو غم مین بسر ہوئی اوقات / اور آئی بلا جو آئی رات
شب غم دیکھکر جو گھبرایا / یہ سخن وہ زبان پر لایا
شب آفت یہی ہے بتلا دو / کیا قیامت یہی ہے بتلا دو
کیا یہی عاشقونکی دشمن ہے / یہی ڈسنے کو کالی ناگن ہے
جس سے بچا نہ ہو یہی ہے وہ شب / ملک الموت ہے اسیکا لقب
نام لیتے ہین اسی شب کا / کہتے ہین سب اسیکو کالی بلا
یہی ہے شب کی تیرگی مشہور / نام ہی شب کا یہی شب دیجور
موت یاد آتی ہے اسی شب مین / دم پہ بنجاتی ہے اسی شب مین
یہی بے تیغ قتل کرتی ہے / یہی زخمون مین مشک بھرتی ہے
شور اسی شب کی ہے درازی کا / کہتے ہین کیا اسی شب یلدا
یہی شب کیا عدوی جانی ہے / کیا یہی کالکا بھوانی ہے
کیا یہی شب ہے رشک زلف اجل / یہی میل فنا کی ہے مکحل
سرمۂ دیدۂ لحد ہے یہی / ساری راتون مین ایک ہے یہی
یہی بیمار غم پہ ہے بھاری / دشمن عاشقان شب ہے یہی
کبھی کرتا تھا اسطرح تقریر / کبھی خاموش صورت تصویر
گاہ تصویر رکھکے سینے پر / پیار کرتا بلائین لے لیکر
چین آتا نہ تھا کسی صورت / شدت غم سے تھی بری حالت
دن سے بھی بڑھکے تھی آہ و زاری / شب وہ بیمار غم پہ بھاری تھے
کبھی تصویر سے یہ تھی تقریر / رحم لازم ہے اے بت بے پیر
یاد نے تیری اے ستم آرا / ہمکو افسوس بے اجل مارا
قید خانہ سے کم نہین اب گھر / بلکہ ہے قبر تنگ سے بدتر
گاہ کہتا تھا اے مقدر واہ / تیری اس رنگ سے نہ تھا آگاہ
ہاے کیسا مجھے خراب کیا / مفت برباد یہ شباب کیا
ایک اوسکا وزیرزادہ تھا / نام مونس اوسی قمر کا تھا

تصویر شہزادہ و وزیرزادہ صفحہ ۳۵ مین ہے

راست تھا تیرا قول ای ناجرا
دیکھوں ہوتا ہے کیا مآل اوسکا
اوس گل تر کا دیکھکر احوال
کہتی ہیں سب اوسی جمال نگر
خوبرو ایسی ہے وہ جان جہان
آگئی اوس رشک حور کے در پر
صورت گل کوئی گریبان چاک
رنگ ماہی کیطرح اک انسان
کوئی جامہ سے اپنے ہے باہر
ہاتھ اک رکھے ہے کلیجے پر
کوئی کچھ آپ ہی آپ بکتا ہے
ہے کوئی سیر زندگانی سے
ایڑیاں اک پڑا رگڑتا ہے
بی اجل کوئی شخص مرتا ہے
کوئی بیٹھا ہے آنکھیں بند کیے
کوئی مشغول ذکر دلبر ہیں
دوش پر اپنے سر یہ بار ہے اب
سنگدل جانتے جو تجھکو ہم
جو کہ شیدا اسی زلف پیچان ہے
ہے قسم تجھکو اپنی زلفوں کی
ہے بقولہ یہ عاشق قدکا
اسی پر سر ہے اب احوال
الغرض اپنی اپنی کہتی ہیں

جو تو کہتا تھا وہ ہوا آخر
اب بیان کر تو مجھسے حال اوسکا
ملتمس یون ہوا وہ نیک خصال
وانکی حالت ہے یہ پری پیکر
مرتے ہیں جسپہ شاہدان جہان
بیٹھے ہیں سب فقیر بنکر
کوئی بلبل کیطرح ہے غمناک
کسی جا سب ہے خاک پہ غلطان
درد دنیا کی ہے نہیں ہے خبر
حسرت آگین ہے سوے چرخ نظر
یاس سے کوئی در کو تکتا ہے
پر ہے مجبور سخت جانی سے
منتظر دل سے وہ قضا کا ہے
اور کوئی ٹھنڈی سانسیں بھرتا ہے
ہے تصور میں اپنے دلبر کے
جوش سودا کسیکے ہے سر میں
قتل کر کسکا انتظار ہے اب
کبھی دیتی نہ دل خدا کی قسم
سب سے بڑھ کر وہی پریشان ہے
اب نکر دیر جلد دے پھانسی
دار پر کھینچ دے برای خدا
جانکہ ذرہ کر مجھے پامال
دل کی ہاتھوں وہ صدمے سہتے ہیں

کیا کہوں تجھسے میں نے دلکا حال
ہے یہ کس رشک ماہ کی تصویر
ہے دیار ایک رشک لندن میں
حسن آرا ہے اوس پری کا نام
سیکڑوں بادشاہ عالیجاہ
قابل دید وہانکا نقشا ہے
ایک کو شغل آہ و زاری ہے
کف افسوس کوئی ملتا ہے
کوئی تو پکڑے ہے جگر اپنا
کوئی پڑھ پڑھ کے درد کے اشعار
آئینہ سان کسیکو حیرت ہے
کوئی خندان ہے اپنی قسمت پر
تنگی خفتنا ہے کوئی دیوانہ
کوئی خاموش کوئی ہے بیہوش
حالت نزع میں ہے کوئی بشر
کہہ رہا ہے یہ کوئی عاشق زار
کوئی کہتا ہے او بت ترسا
سمجھے پہلے سے گر خبر ہوتی
دم اولجھتا ہے جبکہ شدت سے
کرتا ہے عاشق مژہ یہ سخن
جو کہ رفتار کا ہے وارفتہ
تا یہ مٹی میری خراب نہو
ہیں جو بیچین درد فرقت سے

زیست اب مجکو ہوگئی ہے وبال
عشق جسکا ہوا ہے دامنگیر
رہتی ہیں اوس جگہ تمام حسین
حسن میں ہیں وہ رشک ماہ تمام
ملک و دولت کو اپنی کر کے تباہ
سیر طرفہ نیا تماشا ہے
ایک کی دل کو بیقراری ہے
تپ فرقت میں کوئی جلتا ہے
کوئی ٹکرا رہا ہے سر اپنا
رو رہا ہے برنگ ابر بہار
نظر آتا ہے وہ یہ حسرت ہے
کوئی گریاں ہے اپنی حالت پر
کوئی کہتا ہے اپنا افسانہ
ہے کسیکو زیادہ عشق کا جوش
اور کسیکا ہے حال نوع دگر
بی تیری مجکو زیست ہے دشوار
اسقدر تو نہ دید کو ترسا
دل پہ برچھی نہ کارگر ہوتی
یوں وہ کہتا ہے کوی منت سے
تیر باران کر آگئی اسی پر فن
کہہ رہا ہے یہ وہ جگر تفتہ
حشر تک پھر کوئی عذاب نہو
دیکھتے ہیں فلک کو حسرت سے

اونہین سو زمین ایک سوداگر — اوترا اوس ملک مین کہین آکر
شاہزادی نی اوسکو بلوایا — مال و اسباب لیکے وہ آیا

جو جو چیز اوسکی پاس عمدہ تہی — صورت مہر جو کہ یکتا تہی
اوسنی شہزادی کو وہ دکہلادی — اور قیمت بہی سبکی بتلادی

ایک صندوقچہ تہا اوسکی پاس — اوسنی اوسکو چہپایا بہی وسواس
پڑگئی اتفاقاً اوسکی نظر — یون لگا پوچہنے وہ رشک قمر

کیون نہین ہمکو یہ دکہاتا ہی — کیا سبب ہی جو تو چہپاتا ہی
عرض کی اوسنی ای سلیمان جاہ — قابل دید یہہ نہین واللہ

پر حضور اسمین چیز ایسی ہی — نہ سنی ہی کبہی نہ دیکہی ہی
کوئی دیکہی گر اوسکو ایک نظر — چین اوسکو پڑی نہ پہر دم بہر

ہو کی مجنون پہر بیابان مین — مثل یوسف ہو قید زندان مین
شمع الفت کی لو لگی یہ اوسے — نکلے پروانہ روز و شب وہ جلے

ماہ کامل ہو تو بنے وہ ہلال — ایک ساعت کی زندگی ہو محال
پائی رحمت مین غم کی ہو زنجیر — مثل مجرم ہو کو بکو تشہیر

جب کیا اوسنی اسطرح کا بیان — سنکی یون بولا وہ مہ تابان
تیری تقریر نی غضب ڈہایا — آفت تازہ جان پر لایا

تو نی اچہی اوٹہائی ہی تمہید — ہمہ تن چشم کردیا پئے دید
آتش شوق اور بہڑکادی — خوب اسوقت تو نی گرمی کی

نہین ہی وجہ یہہ تیری گفتار — اس سبب ہی ہوتا ہی صفایہ اظہار
یا تو تیری یہ خوش بیانی ہی — جو تو کہتا ہی سب کہانی ہی

یا ہی واقع مین کوئی شی عمدا — بی سبب یہہ نہین ہی مدح و ثنا
اب نکر ہرچہ تو کچہہ تکرار — مجکو بہی دیکہی آئیگا نہ قرار

دل مین اپنی تو کچہہ خیال نکر — مجکو دکہلادی اوسکو ایک نظر
گر تو بیچیگا مول لونگا مین — ایک کی چار ہزار دونگا مین

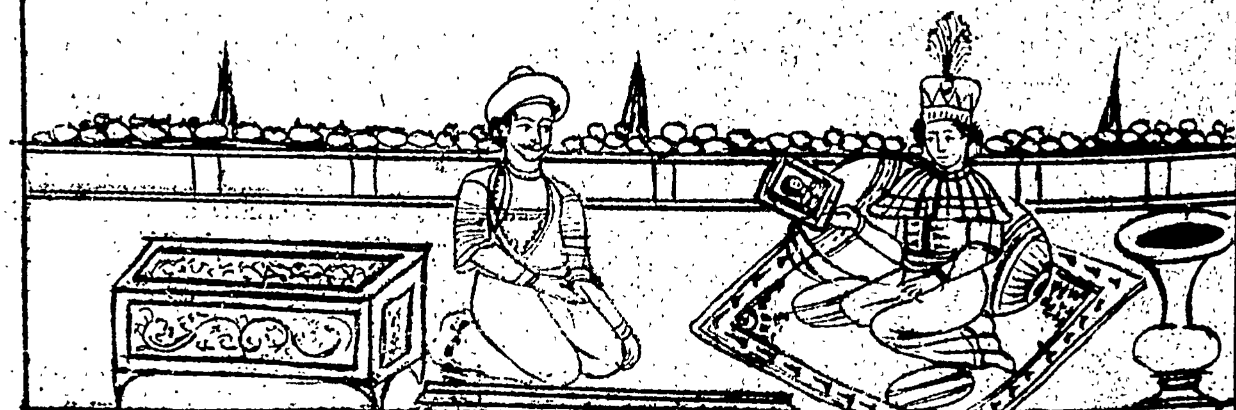
ورنہ ہی اپنی چیز کا مختار — ضد نہ اسمین کرونگا مین زنہار
صدمہ ہوگا اگر اوٹہا لونگا — تجکو الزام ہی نہ مین دونگا

جب یہہ تاجر سی اوسنی کی گفتار — سنکی اوسدم وہ ہوگیا ناچار
لاکہہ صورت سی اوسنی سمجہایا — پر نہ اوسکی خیال مین آیا

کب مٹا ہی نوشتۂ تقدیر — نہ گئی پیش اوسکی کچہہ تدبیر
جب ہی عذر کی نہ جا اوسکو — کرکے وہ پیشکش کیا اوسکو

اک پری رو کی اوسمین تہی تصویر — دلربا دلفریب برق نظر
دیکہتی ہی وہ شکل ہوش ربا — اوٹہہ گیا ننگ و عار کا پردا

حضرت عشق کا گذار ہوا — تیر الفت جگر کے پار ہوا
تہی وہ تصویر اسقدر زیبا — دیکہکر دفعتاً ہوا بیتاب



شمع رخ پر ہوا وہ پروانہ — کعبۂ دل بنا صنم خانہ
جوشش عشق سی جو گہبرایا — اوسنی تاجر سی پہر یہ فرمایا



سانولی شکل دیکھکر وہ حسین
نام رکھتا تھا یہ نہین نمکین

رسم الفت سی یہی تھا وہ چمن
تھی حسینونسی صحبت آٹھہ پہر

مجمع مہوشان تھا لیل و نہار
پر کسی سی تھا اوسی ور کا

اونمین اک اک خوبصورت تھی
آگی اوسکی پریکو خجلت تھی

شوخ دیدہ کوئی کوئی چنچل
چال مین اونکی سیکڑون چھل بل

اوٹھتی کونپل نئی جوانی تھی
بات جو تھی وہ لنترانی تھی

چال مستانہ کوئی چلتی تھی
کوئی پاؤن سی لنکو ملتی تھی

مکھڑی حورونکی آن بان نئی
وہ بنا جوبن اور وہ شان نئی

بادۂ حسن سی ہر اک سرشار
چور مستی مین صورت میخوار

قتل کرنیکی یاد کھاتین تھین
سحر آمیز اونکی باتین تھین

عمدہ زیور نفیس سب ملبوس
خوب آراستہ مثال عروس

ناک مین کیل کوئی پہنی تھی
نتھہ کسیکی تھی ایک موتی کی

سبکو بالا بتاتے تھے بالے
طائر دل کی جال تھی جھالے

نیلے ڈورے کسیکی نتھنون کو
انتیان لو مین سرن دل وحشی

بجلیان پہنی کوئی ماہ جبین
حسن کی بالیان کسیکی تھین

ایک گلرو کی ناک مین تنکا
تنکی چھنوا ہی حسن کمسن کا

طوق منت کی پہنی ایک پری
تھی کسی گل کی پاونجنین تری

نورتن تھی کسیکی بازو پر
پہنی ہیکل کوئی پری پیکر

تھا کسیکا تو لقری موباف
سر کسیکا گندہا ہوا شفاف

اونچی چوٹی کسیکو دلسی پسند
ماتھے ہونیکا کسیکی حسن دوچند

رخ پہ چھوڑے ہوے کوئی پیچ
کوئی جوڑا ادا سی باندہی ہوے

تھی دھوان دھار ایک کی مستی
تھرتھراتی تھی پانکی سرخی

انگرکھا تھا کسیکے زیب بدن
قتل کرتا تھا گوٹ کا جوبن

حسن سحر ہم غضب تھا نکا اوبھار
تنگ کرتی دکھا رہی تھی بہار

لپٹے تھی دل کسیکے مہندی نے
فندق پایہ صدقے تھی گل تر

باغ کی سیر کوئی کرتی تھی
کوئی انگیائین لی رہی تھی

کوئی گلرو کی محو گلباری
کوئی دکھلا رہی تھی طنازی

گلبدن اک کھڑی تھی سینہ سپر
تھی لب نہر اک پری پیکر

کوئی جھولے پہ بیٹھی گاتی تھی
کوئی طنازہ سر لگاتی تھی

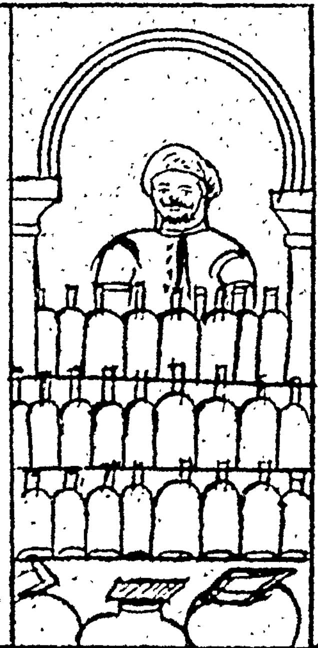
کہین کوئی بجا رہی تھی ستار
خوش گلو کوئی گا رہی تھی ملار

چھیڑ چھاڑ ایسی ہوتی تھی باہم
سننے والی بھی ہوتے تھے بیدم

کوئی ہنسکر کسی سے کہتی تھی
کتنی چھوٹی ہے تو بھی اے رنڈی

کتنی مسی بری لگائی ہے
ہونٹھہ کی نیچے جھلک آئی ہے

آئینہ لیکے مونہہ تو دیکھہ ذرا
تجھپہ جلدا اسکو تو برائی خدا






کوئی بیٹھا خمار آلودہ
میلشی سی تھا کوئی آسودہ
کوئی پیتا تھا بھر کے جام شراب
کوئی تیار کر رہا تھا کباب

کوئی کرتا تھا باتین مستانہ
کوئی کہتا تھا لانا پیمانہ
کوئی بوتل کا کھولتا تھا کاگ
کوئی گاتا تھا دخت رز کا سہاگ

لب ساغر کو کوئی چومتا تھا
کوئی مدہوش ہو کے جھومتا تھا
قابل دید وہ بھی تھا سامان
شور قلقل ترانۂ مستان

اسطرح کا وہ گرم تھا بازار
مست یوسف لقا ہر ایک میخوار
کونسی شی ہے جو نہ اوسجا تھی
چیز ہر قسم کی مہیا تھی

شہر کا ہیکو ہے پرستان ہے
ہے پریزاد جو کہ انسان ہے
کوچۂ زلف مہوشان کوچے
رونق شہر اصفہان کوچے

ہر سڑک اسقدر مصفا ہے
جلبی آئینہ سا رستا ہے
ہر طرف بید مشک کا چھڑکاؤ
خوبرویونکا ہر جگہہ پہ جماؤ

بگھیون پر سوار لاکھون حسین
حسن سے اونکی ہے جدا آئین
پھرتے تھے اسطرح ہوا کھاتی
ہوش پریونکی تھی اوڑی جاتی

جانتا تھا نہ کوئی غم کا نام
عیش کرتی تھی سب خواص و عوام

صفت باغ شہزادہ مہ لقا

مے گلرنگ جلد دے ساقی
دیکھ فصل بہار آپہونچی
ہر شجر نے لباس نو پہنا
تازہ تازہ ہے پھولونکا گہنا

ہین شگفتہ ہر ایک شاخ مین گل
نغمہ سنجی مین مست ہے بلبل
باغ بھی اوسنے وہ بنایا تھا
نہ زمانے مین مثل اوسکا تھا

وصف اوس باغ کا کرون جو رقم
نغمۂ بلبل کا ہو صریر قلم
سیم و زر کی بنی تھی ہر دیوار
اور جواہر کے اوسپہ نقش و نگار

سبز سبزے سے ہر روش تھی ہری
لعل و یاقوت کی گٹی سرخی
روشونپر ستارے جڑے تھے
ذرونکی طرح وہ چمکتے تھے

جو شجر تھا پھلا تھا پھولا تھا
رشک جنت جو کہیے تو ہے بجا
تھے جواہر کے جسجگہہ اشجار
لائق دید تھی وہانکی بہار

صحن گلشن تھا آسمانکا جواب
پھول سب غیرت گل مہتاب
چہچہے بلبلون کی تھی ہر سو
قمریون کی وہ سر بسر کو کو

کہین کوئل شجر پہ کوکتی تھی
کہہ رہا تھا پپیہا بھی پی پی
نسترن اور رای بیل کہین
کہین سوسن کہین گل نسترین

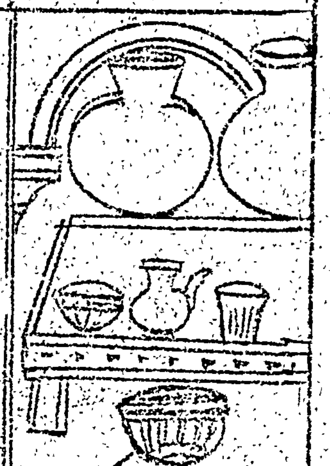
موتیا تھا کہین کہین بیلا
کہین نرگس کسی جگہہ چنپا
جعفری تھی کہین کہین لالا
چوگلا تھا کہین کہین کلغا

تجکو پیر مغاں کی سیر کی قسم ہے
صحبت دوستاں غنیمت ہے
دیکھیے اسطرح اونہیں جھنجھی

دی ہی آئین خیر و بند بہر کو قلم
ہوش میں آئی کیسی غفلت ہے
وادوین سنکے سب مدک والے

ایک بہرے کو ہم پلا شیشے
کچھ مدک کی صفت کرین سچ ہے
کچھ مدک والے بھی یہان بیٹھے

خوب زاہد کا دل جلاتے تھے
بہر دم وان یار وہ مری تقریر
تو جوانونکو جھنجھی دیتے تھے





حال کیا اوسجگہ کا کیجیے بیان
نخیر ست مہر و ماہ سے تھے میسر
دیکھی لالہ فام ای ساقی
غم ہی سے ہوا ہوں لاغر

طرفہ میلا لگا ہوا تھا وہان
ہنس ... تھے گیسو

لنگا جمنی بنی ہوی حیر
شعلے اوٹھتے تھے ...

افیون والے کی دکان کا بیان

پوست بھی تھے بار ہیں ...
ورنہ چسکی پیونگا اوسکی

رکھے تھی مہر و پونکے آگے
سنگ سے جسطرح شرر نکلے
نشہ آنکھون میں اب نہیں باقی
سیکڑون مجمع ہین افیونی





نہیں دیکھا کہیں ہے ایسا ...
کچھ عجب شکل وہ بناتے ہیں
... کی بات کرتے ہیں

چسکیاں چل رہی ہیں ...
سر ہنپک نئی دکھاتے ہیں
... کی فرہاد سی ہے اونکا حال

... فروش کی دکان کا بیان

بات کب محتسب سے چلتی ہے
میفروشونکا تھا عجب سامان

لذت انگیز اونکی ہین باتین
آسمان سے زمین پہ لاتی ہے
کیون نہ شیرین لبونپہ ہیکر ال
آگے ہر اک کے ایک حقا ہے
اتنو گھر گھر شراب ڈھلتی ہے
قابل دید اونکی تھی دکان

کچہ ضرر کا نہ اوسکو وسواس آئے | جان جاتی مگر اوسکو کہائے | چٹ پٹی وہ کباب جو کہائے | زیست کا اوسکو لطف نہ آئے



ساقیا کیون اودا سی بیٹھا ہی
نہین لبے لنشار کی قرا ہمین
سبزہ رنگو ہمین جاکی بیٹھین گے
اک طرف ساقنین ہین بیٹہا

ساقن کی دکان کا بیان

سو کہی کہاتون تو اتار ہمیز
جو پلائینگے ہم وہ پی لینگے

ورنہ جاتی ہین میکدے ہم
میکدہ مین ہی یہ بہار کہان

دکان ساقن

دو ساغر مین دیراب کیا ہی
کسی ساقن کو جاکی دینگے دم
یہ نزاکت یہ سبزہ زار کہان
جان انسان ہیچ تھی جن



ہون جو سبز کی کچہ صفات رقم
روزمرہ جہانسی اونکا جدا
ایک تو دائرہ بجاتا تھا
ساقنونکا عجیب نقشا تہا
وہ نشیلی ہین انکہڑیان اونکی
بی پئی اسقدر سرور ہوا
کتنے بیلے ہو دم لگاؤ تو
ساقیا دیکہ نہ ہمکو دم دہاگے

بی بہی لڑکھڑائی یاہی قلم
کیا دہوان بار تہا ہر اک فقرا
اک چکارے پہ بیٹہا گاتا تہا
قابل دید تھا ٹہاٹھ اونکا تہا
کیا صفت ہو سکی بیان اونکی
دفعتًا نشہ مین وہ چور ہوا
اشرفی کی حلم ہی پی دیکھو

پیچے حقے عجب بہار کے تھے
طرفہ ہنگامہ اونکی دکان
دل سے کیا کیا اوچکی لیتے تہے
جو خریدار گرد بیٹہے تہے
گر کسی کبھی بہی وہ دو چار
نام رکھی جس کو کوئی اگر
نہ رہے ہوش پہر تمہیں اصلا

صدقے دل ہونیہ سو ہزار کو تہے
جمع تہی سیکڑون ہی بیکہ
اور خود اوسکی اد دیتی تہے
اونکو بھر بھر کے دیتی تہین حقے
ہو گیا مست صورت بیخود
دینی اوسکو جو اتّ جلکر
بہول جاؤگے راستہ گہر کا
تیری جہنیو نہین ہم آئینگے

والے کی دکان کا بیان

گوٹهہ و تو بچها وی اب سراه
وه چمک رکھتی تهی کان فرنگی
اونچین گوٹا تها ابدار الیبا

تانه آئے اودہر کو وه بدخواه
معدن کی جنبه مو بهیتی

گوٹے والی تهی وه قمر صورت
بیٹیاں سنکے بهی تهیں گوٹهیں

که لکھوں کب میں جنکی صفت
رکھی تهیں آگے اک تخرہی سے
سامنے جسکے برق شرمندہ

دکان گوٹے والے کی



اور جٹلی بهی اس بناوٹ کی
اس چمک کا سنهری لپکا تها
کار چوبی بنت ستارونکی

لیلے گانهکے دلمیں جو جٹلی
اک ڈلا سونیکا وه گویا تها
آنکھ جهپکاتی تهی وه تارونکی

وه کرن تهی اگر چمک جائے
وه غضب سیہ لهر کا اتو
پهول ہر ایکیپن چمکتا تها

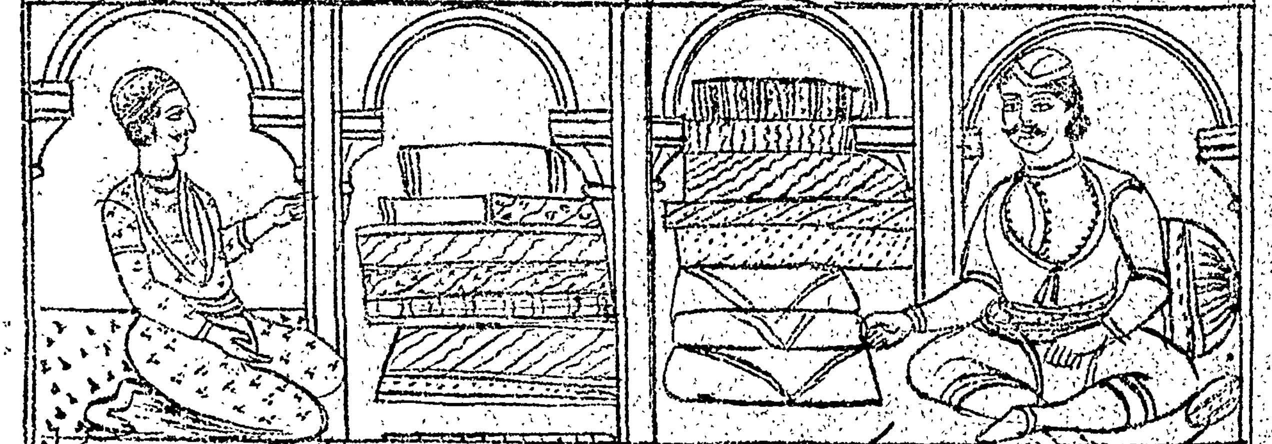
آنکھ خورشید کی جهپک جائے
جسپہ لہرای ہر بت خوش رو
شبہه ہوتا تها مهر گردون کا
یہه تو خود قول ہے مرا ساقی
نہ ہا لطف بادہ خواری کا
شاد ہو کر مجھے پلا اب جام
خوب برو نوجوان سراپا ناز

بزاز کی دکان کا بیان

آگرا تر چها عبث ہوا ساقی
حرف کیا دختر رز کے عصمت پر
ہاتهہ ململ کے خوب تهان ہون
خوشنما ایک سو تها بزاز

چهینٹ ایسی پڑی تهی فلق کر
جان شیرینی کی سی کهو تها
ہر طرح کا وان تها تهان بنا

ترے رنجش نے کیا ستم ڈهایا
عرق شرم میں ہی تر انداز
بانکا ترچها ہر ایک تها بزاز

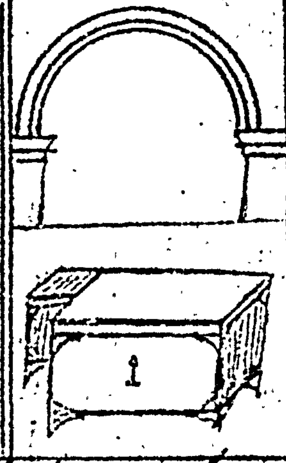


کلبدن تهی کوئی تنک قمر
تهی سخن کی بهی سعد ربورے
تهان گاہک کو جو نظر آیا

اور نرالت بن غیرت گل تر
بات دلکی جو کوئی ہوں تر
باغ کی سیر کا مزا پایا

اپنی اپنی سجی ہوئی دکان
اطلسین ہر طرح کی صورت دار
بیل بوٹیکی تهی چکن پہ بہار

کیا ہی انداز سے تهی جلوہ کنان
گلاچ کی تهان غیرت گلزار
دیکھ بلبل تو دهو کی کهاتی ہزار






ساہ جی کوئی سیٹھہ جی کوئی
کوئی کھوٹا کھرا پرکھتا تھا
پوچھتا تھا کسی سے یون دلّال
ساقیا مجھکو مے پلا رنگین
پھر صفت جوہری کی نظم کرون
جوہری بیٹھتے قرینے سے

دولت آباد ہر دکان اونکی
کوئی کرتا تھا گن جواہر جدا

دل کو ملتا تھا بانکپن اونکا
کہین پھر روی کوئی سکھاتا تھا

جوہری کی دُکان کا بیان

جو ہو یا قوت سے سوا رنگین
خوب دکھلاؤن جوہر مضمون

اور موتی کیطرح ہو شفاف
قابل دید جوہری بازار

دُکان جوہری

تھا جہان سے جدا چلن اونکا
دیکھتا تھا کوئی کبھی کھاتا
مُہر کا بھاو کیا ہے کُندن لا
تا نہایت ہو لشان اوسکا صاف
ہر دکان غیرت عروس بہار
تھی جواہر نفیس پاس رکھے






آنکھ رکھی تھی پھول کے کانٹے
خوشنما تھی وہ موتیونکی لڑی
لعل اولسے اگر مقابل ہو
سنگ سر سے کیطرح سے ہو سیاہ
عینک آنکھو پہ اک لگائے ہوے
کسقدر سنگ کا یہ اچھا ہے
ساغر زرنگار لا ساقی

اوسمین سب بانٹتے تھے جواہر کے
جس سے تھے عقد پرین بھی
دعوی اب رنگ باطل ہو
پھر نہ اوسیر پڑے کسیکی نگاہ
دیکھتا تھا نگینے ہیرے کے
بھر کے مے اوسمین اب پلا ساقی

تھا جواہر ہر ایک رنگ کا وان
جوہری بھی تھی انتہا کے حسین
آتش رشک مین جلے ایسا
وہ مسلسل تھی گفتگو اونکی
کوئی باہم یہ کر رہا تھا کلام

گوٹے والے کی دُکان کا بیان

خوف گر محتسب سے آتا ہے

زرتشت طلح جان تھے ہر دکان
اونکا یاقوت لب تھا رنگین
رنگ جلجائے لعل کا سارا
کہیے عقد تھے موتیونکی لڑی
دیکھنا کیا ہے یہی تیکارام
عیب ہے کہ رنگ پھیکا ہے
سہل سا یہ علاج اوسکا ہے






سب تھے آراستہ مثال عروس ۔ مشتری ہی تھا کسطرح مانوس
صاف شفاف آئینے ایسے ۔ جو نہ چشم فلک نے بھی دیکھے

رخ محبوب سے اونھین نسبت ۔ دیکھنے سے ہوا اونکی حیرت
لال ٹین بھی اسقدر نایاب ۔ کہیے شمس و قمر کا اونکو جواب

کوئی جوہری اگر لاکر آئے ۔ پھول سورج مکھی کا شرمائے
دانت کی کنگھیان بھی نایاب ۔ شیشہ مین نہ آئی دیکھکے تاب

نگینہ تراش کی دُکان کا بیان

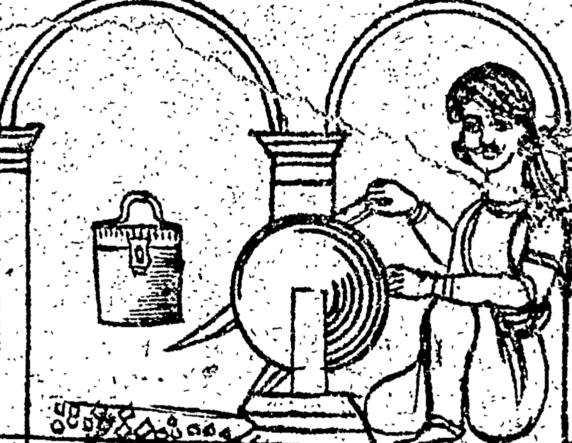
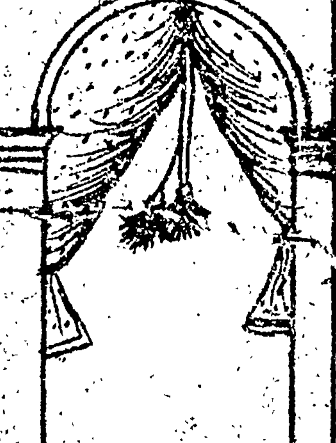
اور جو چیز تھی وہ تھی عمدا ۔ کہیے گلدستہ باغ خوبی کا

ساقیا بھر دے آبگینہ دل ۔ تا جلا پائے یہ نگینہ دل
مے سرجوش ایسی جو کہ دے ۔ سنگ غم کو کریں جو ہوکے لگی

رفع ہوجائے ساری غمناکی ۔ کہ ہے در پیش وصف حکاکی
کرون مضمون کی وہ تراش خراش ۔ سخت حیران ہون نگینہ تراش

ایک جانب کو بیٹھے تھے حکاک ۔ رنگ سب سے جدا غضب چالاک

دُکان نگینہ تراش

جھوٹی ٹانک اسطرح بناتے تھے ۔ دیکھنے مین بھی آگئے تھے
رنگ دیتی تھی جھوٹی کو ایسا ۔ سچے کو بھی رہتا تھا رتبہ

تھی خجل برق ہر نگینے سے ۔ کشتیو مین چنے قرینے سے
جوہری فلک بھی دیکھے اگر ۔ بھول جائے نگین شمس و قمر

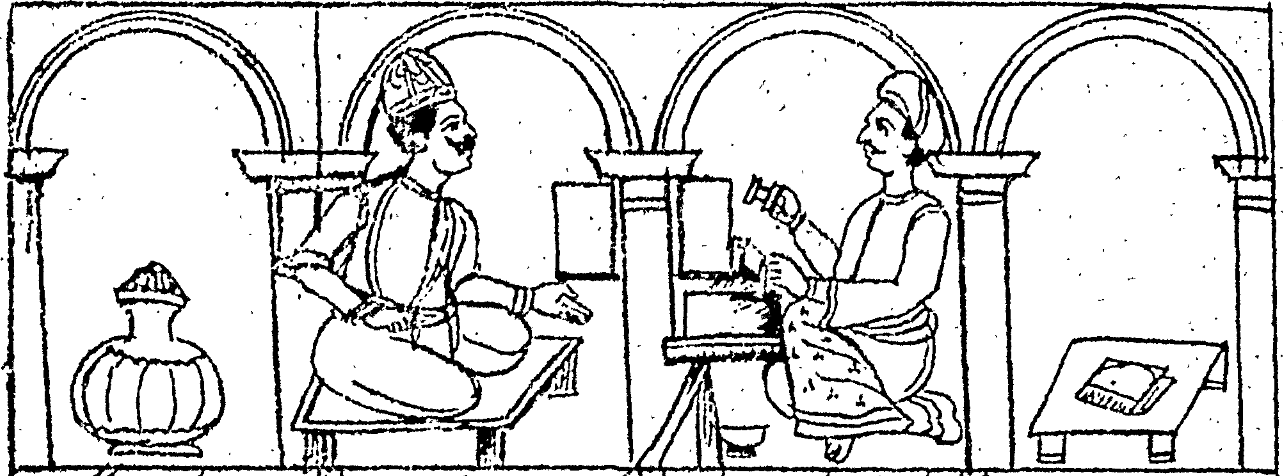
لال رنگ شوخ رنگ ایسا تھا ۔ رنگ یاقوت جس سے پھیکا تھا
جسطرح چاہی امتحان کرلے ۔ دخل کیا ہی جو اوسکا عیب کہلے

جوہری منہ کی جاکے کھاتے تھے ۔ ہر گھڑی کے یہ رنگ اوٹھاتے تھے
رکھتی تھی سبکو سب کمال ایسا ۔ جھوٹی کو وہ بناتے تھے سچا

مرصع ساز کی دُکان کا بیان

ساقیا بی بہا شراب پلا ۔ وس جواہر نگار جام مین لا

جام جم کی نہ جس سے قدر رہے ۔ جلوہ گر جو ہر رنگ بدر رہے
تھی غضب کے وہاں مرصع ساز ۔ قابل دید جنکے تھے انداز



کوئی مشغول اپنے کام میں تھا — اور کوئی محو فکر نام میں تھا
آرسی کو ملاحظہ فرمائیں — کلمۂ حق زبان پر یہی لائیں
کہتا تھا یوں کسی سے اک پرفن — صرف کیجیے اگر سوا کمند(ن)
تھی کسی مشتری کی یہ حجت — دو مہینے کی ہو گئی مدت
ہو چکے تیری سیکڑوں وعدے — کون دربار آکے روز کرے

سبکے سب اپنے فن میں تھے ہشیار — کرتی تھی گانٹھ کو لنسے یہ گفتار
کیا ہی ہمنی جڑی ہیں انگوٹھی — کبھی جڑتا تھا اور لیے بیٹھ
پائداری ہو یہ نگینے کو — کبھی پڑتا تھا سکو جنبش ہو
اب نہ جاونگا بے مشکل — نہ کرے کہیں میری پڑیگا خلل
پھیر دی گر نہ ہوسکے تیار — ہیں بنائی کو تجھسے اور نہرا

ساده کار یعنی زرگر کی دکان کا بیان

نہیں کچھ صفت تجھسے نوائی
زرگری بولتا ہے کیا ساقی — میں سمجھتا ہوں مدعا ساقی
می اعلیٰ سے غم میں ہوں بیہوش — جڑ دے آنکھوں کی حلقہ میں یاقوت
بھر دے فنجان چشم رندانکے — بخش انگشتری سلیمانکی
سیمتن کوئی کوئی ماہ جبیں

دیکھا ہو نہیں بہار نوائی
شہ بنا دل سے باتیں گرہ گرہ کر — لیلے تو مجھسے قیمت ساغر
بادہ خوار ونکی واسطے ہیں بنا — دہن شیشہ قول کا چھلا
کچھ دکانوں میں بیٹھے سادہ کار — کرتے تھے انگوٹھیاں تیار
دلبر کا دیار دیر نگین

دکان ساده کار یعنی زرگر



جھلے وہ خوشنما بنائے تھے — دیکھنی میں خ الیسی آسکے تھے
دیکھیں میں معشوق بھی کرا کے — او نکو گل کھا میں شوق سے لیم

صراف کی دکان کا بیان

ساقیا وہ مجھے شراب پلا
کے رکھتا ہو جو چلن اچھا
ایک جانب کو بیٹھے تھے صراف — ہر زر ... تیرا اسکا
ناپر کسنے لگوں کھرا کھوٹا
لکھوں ان کو چلن کیا اونکا







سب شے آراستہ مثال عروس
رخ محبوب سے انکو نسبت
کوئی چھتری اگر نظر آئے
اور جو چیز تھی وہ تھی عمدا
ساقیا بھر دے آبگینۂ دل
رفع ہو جاے ساری غمناکی
ایک جانب کو بیٹھے تھے حکاک

مشتری تھے یہ کسطرح مانوس
دیکھنے سے ہوا انکی کہ حسرت
پھول صبح ٹکٹکی کا شرمائے

نگینہ تراشوں کی دُکان کا بیان

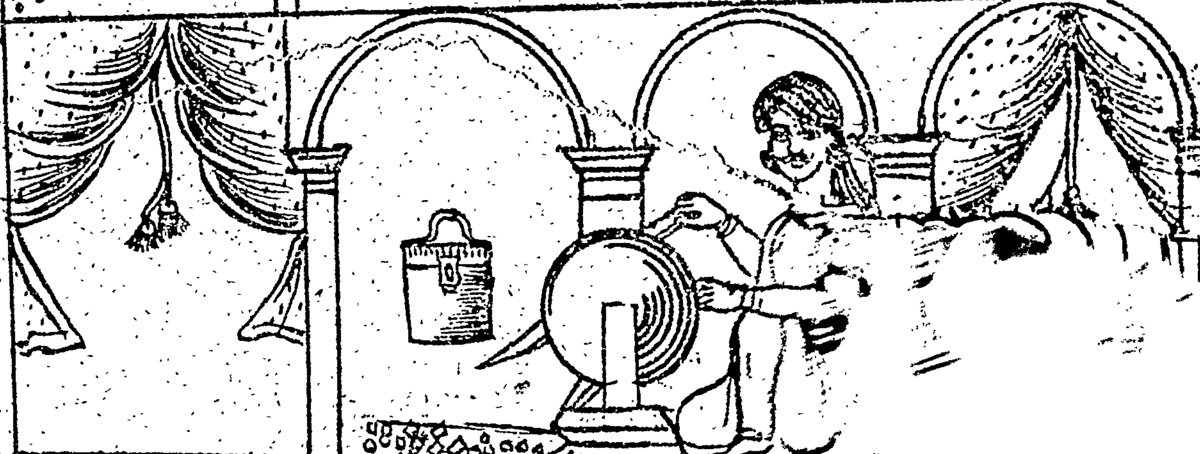
تا جلا پائے یہہ نگینۂ دل
کہ ہی ور بیش وصف حکاکی

صاف شفاف آئینے ایسے
لالٹینیں بھی اسقدر نایاب
دانت کی کنگھیاں بھی ونایاب

مے سرجوش ایسی جو کھی دے
کروں مضمونکی وہ تراش خراش

دُکان نگینہ تراش

جو نہ چشم فلک نے بھی دیکھے
کہیے شمس و قمر کا انکو جواب
شیشہ نہیں نہ آئی دیکھکے تاب
کہیے گلدستۂ باغ خوبی کا
سنگ غم کو کریں نہ ہوسکے ٹکڑو
سخت حیران ہوں نگینہ تراش
رنگ سب سے جدا غضب چالاک



... تھے آئے تھے
... قرینے سے
... سے پھیکا تھا
... اٹھالیے تھے

مرصع ساز کی دُکان کا بیان

... بدر رہے

رنگ دیتی تھی جھوٹی کو ایسا
جوہری فلک بھی دیکھے اگر
جسطرح چاہے امتحان کرلے
رکھتی تھی سبکو سب کمال ایسا

تھی غضب کے وہاں مرصع ساز

سچے کو بھی رہتا تھا رتبہ
بھول جائے نگین شمس و قمر
دخل کیا ہے جو اوسکا عیب کھلے
جھوٹی کو وہ بناتے تھے سچا
اوس جواہر نگار جام میں لا
قابل دید جنکے تھے انداز